10

U0353

اطلاع یہ کتاب فوائد مذہبی شیعہ کے غرض سے چھپی ہے اہلسنت نہ خریدیں نہ ملاحظہ کریں

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

بیمن تفضلات خالق الارضین والسموات درین زمان
سعادت آیات رسالہ شریفہ وعجالہ منیفہ متضمن جواب آیات بینات
موسوم بدفع التحریفات و رفع التلبیسات وملقب بہ

رمی الجمرات

از افادات ملکی ملکات قدسی صفات قاطع اعناق الجاحدین
قامع اساس الضالین المتعب نفسہ فی حمایۃ الدین المقتفی لآثار
آبائہ الطاہرین جناب الخال المعظم مدظلہم تصحیح المتمسک بذیل الثقلین سید عباد حسین

در مطبع بستان مرتضوی بحلیہ طبع پوشید



بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدك اللهم يا ملهم الخيرات ومجيب السؤلات ومقيل العثرات على ما وفقتنا
لدفع التحريفات ورفع التلبيسات عن الآيات البينات وازاحة الشبهات
تاويل المتشابهات الى المحكمات وانقذتنا من شفا جرف الهلكات
بركوب سفن النجاة واتباع اهلبيت نبيك خير البريات المتطهرين
عن رجس الخطيئات عليه وعليهم افضل الصلوات التامات الناميات
الفائقات واكمل التحيات الطيبات الزاكيات وعلى اصحابه الاخيار
السابقين في الخيرات المتمسكين بالثقلين في الفتن المضلات
لا المقتحمين في ورطات الضلالات المخرجين من النور
الى الظلمات المؤمنين بافواههم دون صدق النيات المنافقين
في الدنيا الدنية وما يحويها من اللذات الموقرين ظهورهم باوزار الآثام
والتبعات ما دامت السموات حول الارضين دائرات وفي ذرات الذراري سائرات

امابعد حمد و ثنای ایزد منعام و اہدای ہدایای صلوٰۃ و سلام بحضرت
خیر الانام و آلہ الکرام اوپر منصفین اہل ایمان و اسلام کی مخفی و محتجب نرہی کہ بالفعل
ایک رسالہ آیات بینات نام تصنیف عظیم قمقام عالی مقام والا احتشام
جناب سید مہدیعلی صاحب ہداہ اللہ الی سبل السلام اس عبد مستہام اقل
الانام کی نظر سی گذرا دیکھا یہ نے کہ تمام ملو از اتہام اور مبتنی اوپر خیالات خام و تقریرات
مختل النظام کی ہی اور ہرگز صلاحیت اسکی نہین رکہتا کہ خدام علمای کرام
متوجہ اُسکی نقض و ابرام کی ہون اور کیونکر ایسا نہو حالانکہ بعد اسکی ظاہر ہوگا
کہ مصنف رسالہ فہم عبارات فارسیہ مین قاصر اور اصطلاحات علوم رسمیہ سے
مطلقا غیر ماہر ہین اور زیور علم و کمال سے بالکل عاری اور عاطل اور اپنی تئین
صاحب لیاقت منصب تصنیف سمجہنا اُنکا محض خیال خام اور ہوس باطل ہی
اور علماے فن مناظرہ و کلام اور قدمائی کملای والا مقام نے فرمایا ہی
کہ ضرور ہی کہ ایسے حضرات سے مخاطبہ اور محاورہ متروک ہو جاوے انکے
مسلک مجادبہ و مناظرہ مسلوک ہو مگر چونکہ یہ رسالہ اونکا بزبان اُردو موجب
فریب عوام الناس اور ہیجان وسواس اُن لوگون کا ہی جو تفاصیل دلائل اور
اصول مسائل سی آگاہ اور ماہر نہین اور طریق تحقیق حقائق اور تنقیب دقائق کے
اُن پر ظاہر نہین اور مقاصد کلام اور غایات مرام اور مواضع اتہام اور کجی افہام
اور تخیلات خام اور اباطیل اوہام سے بیخبر ہین لہذا ضرور ہوا کہ حقیقت حال
اور کماہی ہر مقال سے اُنکو آگاہی دیجاوے تا قطاع الطریقان راہ دین و ایمان سے
بچین اور در میان ضالین اور مضلین اور ہادیان راہ دین کے تمیز دین اور فریب شیاطین

مین نہ آوین اور بنا دانی دہو کا نکہا وین بدین لحاظ اس خاکپای طلاب مؤمنین
وتراب نعال ارباب دین ویقین سنے یہ چند سطرین فی اللہ واسطی کشف تمویہات
وتلبیسات وازالہ تلمیعات وتدلیسات صاحب رسالہ کے لکہین لیکن افسوس
دوام کاہی ایک یہ کہ معروف ومشہور ہی کہ لطف خطاب ساتہہ مخاطب صحیح کی
ہوتا ہی اور ہماری حضرت مخاطب قطع نظر عدم استقامت فہم اور اعوجاج طبع کی
مصطلحات فن میزان ومناظرہ سے بہی بالکلیہ کوری ہین اور ماہرین فن پر بخوبی
ظاہر اور روشن ہی کہ طرح مناظرہ جیساکہ مخاطب نی کی ہی جز عوام کی بتقریر علمای
اہل علم سی نہین ہوسکتی دوسری اس زمانہ مین کوئی ایسا مرد میدان مباحثہ ومناظرہ
نہین نظر آتا کہ سختیان حملات ضربت حیدریہ اور صدمات بوارق موبقہ غضنفریہ
اور طعن رماح فرقہ جعفریہ اور کرمی چوٹین صمصام اور صوارم متکلمین اثنا عشریہ کی اوٹہاوے
اور پہر متحمل اُسکا ہو جای اور واغوثاہ واغوثاہ زبان پر نہ لائی ہان صاحب رسالہ
بسبب اسکی کہ خود بادی بدرشتی ہی شاید تحمل کو کام فرمائی اور جواب ترکی بہ ترکی
سنکر پیشانی شریف پر شکن نہ لائی لیکن ہم اکثر اُن درشتیہای بیجا سی جو صاحب رسالہ نی
شیعون کی حق مین کی ہی چشم پوشی کرتی ہین اور بمقتضای قولالہ قولاً لیناً جواب سختی
بملائمت دیتی ہین اور امید خدا سی ہی کہ انصاف کو کام فرما کی ہدایت ہادی لم یزل
راہ باطل سے پہر راہ حق پر آوی — واللہ ولی التوفیق وما علینا الا البلاغ —
س من انچہ شرط بلاغ ست با تو میگویم ❊ تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال ❊ اور بیی
کیا ہمنی اس رسالہ کو ساتہہ دفع التحریفات ورفع التلبیسات کی اور ملقب کیا ساتہہ
رمی الجمرات کی و ہا انا اشرع فی المقصود متوکلاً علی مفیض الخیر والجود

شارہ است بعون
یکہ درین زمانہ حضرات
سنت خود بادرست
درشتیہای بیجا مینمود
اگر احدی از اہل تشیع
مقتضای اکثر جزای سیئۃ
سیئۃ مثلہا عوابش کلام
ن و او چون قوت تحمل
ازو بر نمی آید سر
ست وبنای مظلومانہ
رع ابتدا بدست می آرند
بی انصافی از بادی
چشم می پوشند ۱۲
۱۲ ۱۲

قال المخاطب المقام هداه الله سبل السلام

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ وحبیبہ سید المرسلین محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ وامتہ اجمعین ۞

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

واضح رہی کہ معرکۂ مناظرہ مین قدم رکہنا اور علم کلام مین تصنیف کرنا کام ان علمای اعلام کاہی جو اسکی لیاقت اور اس فن مین حذاقت رکہتی ہون نہ ہر صاحب عقل خام اور عامی عامی کالانعام کا علمای اہلسنت وجماعت سی جو اصحاب فہم وبراعت اور حاذقین فی الصناعۃ تھی اور جملہ اہل سنت کو انکی فضائل اور کمالات کا اقرار اور اونکی افادات کا اعتبار اور اونکی تحقیقات اور تدقیقات پر افتخار ہی وہی لوگ مصنفین علم کلام ہین وعلی ہذا القیاس امامیہ اثنا عشریہ سی بہی اس فن کی متکفل اور حامل وہ علمای اعلام ہین جو علمای اہلسنت کی نزدیک صنوف علوم مین پیشوا اور امام ہین اور جمیع فنون کمال مین رئیس اور مقدام ہین جسطرح جناب سید مرتضیٰ علم الہدی جنکو امام یافعی فی اہلسنت کی ان الفاظ سی اپنی تاریخ مرأۃ الجنان وعبرۃ الیقظان مین یاد کیاہی — کان اماما فی علم الکلام والادب والشعر اور ابن بسام اندلسی نی کہ اعظم علمای اعلام اہلسنت سی ہین علی مانقل عن کتابہ الذخیرۃ انکی شان مین لکہاہی کہ امام ائمۃ العراق الیہ فزع علمائہا وعنہ اخذ عظمائہا — اور جناب محقق نصیر الدین طوسی علیہ الرحمہ اونکی شان رفیع مین علامہ قوشجی اہلسنت کی یہ الفاظ آغاز شرح جدید تجرید مین لکہتی ہین — المولی الاعظم والحبر المعظم قدوۃ العلماء الراسخین اسوۃ الحکماء المتالہین نصیر الحق

والدین محمد بن محمد الطوسی قدس اللہ نفسہ وروح رمسہ اور اسی طرح بقیۂ اہلسنت
اونکی کمال عدیم المثال کی معترف ہین اور اونکی بحور افادات سی آجتک مغترف ہین
اور جو شخص کہ رتبۂ کمال کو نہ پہونچا ہو اور تحصیل مبادی اور بوادی ضروریہ نکرچکا ہو
اُسکو اس معرکہ مین قدم رکہنا اور مطالب کلامیہ اور فنون اصول اسلامیہ مین
بحث وکلام کرنا نہایت ممنوع ہی بلکہ غیر مشروع امام ہمام اہلسنت کی امام محمد غزالی
ربع اول احیاء العلوم مین فرماتی ہین — یحترز الخائض فی العلم فی مبدء الامر
عن الاصغاء الی اختلاف الناس سوآء کان ماخاض فیہ من علوم الدنیا او من
علوم الاخرۃ فان ذلک یدہش عقلہ ویحیر ذہنہ ویفتر رایہ ویؤیسہ من الادراک
والاطلاع الی ان قال ومنع المبتدی عن الشبہ یضاہی منع الحدیث العہد بالاسلام
عن مخالطۃ الکفار وندب القوی الی النظر فی الاختلافات یضاہی حث القوی علی
مخالطۃ الکفار ولہذا یمنع الجبان عن التہجم علی صف الکفار ویندب الشجاع لہ الی
ان قال وتشبیہ الضعیف بالقوی فیمایری من ظاہرہ انہ ہفوۃ تضاہی اعتزار
من یلقی نجاسۃ یسیرۃ فی کوز ما ویعلل بان اضعاف ہذہ النجاسۃ قد یلقی
فی البحر والبحر اعظم من الکوز فما جاز للبحر فہو للکوز اجوز ولا یدری المسکین ان البحر
بقوتہ یحیل النجاسۃ ماء فتقلب النجاستہ باستیلائہ علی صفتہ والقلیل من النجاسۃ
یغلب علی الکوز ویحیلہ علی صفتہا انتہی باسقاط الزوائد والتقاط الفوائد خلاصہ اُن افادات کا
باختصار واقتصار یہ ہی کہ جو شخص مبتدی ہو اُسی اختلافات مذاہب مین دخل دینا
نہ چاہئی اُسلئی کہ اگر دخل دیگا تو عقل اُسکی مدہوش اور ذہن اوسکا حیران
اور رای اُسکی سُست ہوجاویگی اور اُسکو یاس ہوجاویگی اطلاع وادراک

حقائق سے اور مبتدی کو جو منع کیا گیا ہے تو ویسا ہی ہے کہ جیسا نومسلم کو کفار کی
مخالطت سے منع کرتے ہین اور قوی کو یعنی شخص کامل کو جو اجازت اختلاف مذاہب کے
دیکھنے کی دیتے ہین تو یہ مثل اسکی ہے کہ قوی شخص کو مخالطت کفار کی بھی اجازت دیجاتی ہے
اور اسی وجہ سے بُزدل کو مقابلہ سے کفار کے منع کرتے ہین اور شجاع کو اُس معرکہ مین
پیش قدم کرتے ہین اور اگر کوئی یہ خیال کرے کہ ضعیف العقل وکم علم اگر اختلافات
مذاہب مین دخل دے تو کیا مضائقہ ہے اسلئے کہ عالمون کو اور متبحرون اور ماہرون کو
اجازت ہے تو یہ خیال ویسا ہی ہے کہ جیسا کوئی شخص ایک آبخورے مین تھوڑی سی نجاست
ڈال دے اور یہ کہے کہ اس سے کئی مرتبہ زیادہ اور مضاعف نجاست دریا مین پڑتی ہے
اور دریا نجس نہین ہوتا تو اگر تھوڑی سی نجاست آبخورے مین پڑگئی تو آبخورہ کاہے کو
نجس ہوگا یہ خیال کرنیوالا نادان اور بیمایہ یہ نہین سمجھتا کہ دریا ایسی قوی چیز ہے کہ
نجاست کو اپنی صفت پر کھینچ لاویگا اور آبخورہ بھر پانی اتنا بیمقدار ہے کہ خود نجس ہو جائیگا
یہی حال کم علم آدمی کا ہے انتہی محصلاً مخفی نرہے کہ حضرت مصنف رسالہ اگرچہ
عہدہای جلیلہ انگریزی پر ممتاز ہین اور قانون فہمی کی لیاقت بدرجۂ کامل رکھتے ہین
مگر علوم اسلامیہ اور فنون کلامیہ سے اسدرجہ ابتک دور ہین کہ خبر متواتر اور اخبار آحاد کے
معنی بھی نہین جانتے جو طالب علم تہذیب خوان بھی جانتا ہے بلکہ فارسی عقائد کی
کتابین جنہون نے پڑھی ہین وہ بھی اسے جانتے ہین جیسا کہ حدیث نجوم مین واضح ہوگا
اور جو کچھہ دقیقہ سنجی اور نکتہ شناسی انکی اس کتاب کے معائنہ سے واضح ہوئی ہے اسکا بیان
بقدر ضرورت آئندہ ہوتا رہیگا ایسے بزرگوار کو ارباب کمال مبتدیون مین بھی شمار کرنے مین
تامل فرماوینگے چہ جای اینکہ اس سے زیادہ رتبہ اُنکا بڑھاوین پس حضرت نے جواب

استعداد علمی اور لیاقت پر ارادہ کیا کہ جو نزاع اور مباحثہ فیما بین اہل سنت اور امامیہ
کی ہی اسکو طی فرماکی امور متنازعہ مین احقاق حق کرین تو حضرت کا وہی حال ہوا
جو امام غزالی نی بیان کیا ہی اور کاش بعد اختیار مذہب اہلسنت کی امام غزالی کی
کلام پر عمل فرماتی تو اس آفت سی محفوظ رہتی کہ جسطرح پہلی بقول خود شیعہ سی سنی ہوئی
ویسا ہی اب بقول فحول علمای اہل اسلام جنکی فتاوی اور افادات اخبار نور الآفاق
وغیرہ مصنفات و منمقات مولوی امداد علیخان صاحب ڈپٹی کلکٹر وغیرہ مین مذکور
اور مسطور ہین دائرہ اسلام سی قدم اٹھاکر اس احاطہ مین رکھا ہی جسکو یہ سب علما
حظیرۃ الکفر قرار دیتی ہین بہرکیف اگر کوئی شخص شہرۂ جاہ وجلال حضرت مصنف
سنکر استبعاد اور استغراب کری کہ ایسا جلیل العہدہ کیونکر استعداد علمی سی بی بہرہ
ہوگا تو الطاف خفیہ رحمانیہ سی یہ امر ہی کہ اس شخص کو زیادہ اس کتاب کی سیر کی احتیاج
نہین ہی خطبہ یک سطری اس رسالہ کا دیکھ لے اور سمجھ جاوی کہ بیان اس قسم
ضعیف البنیان کا بلا کم وکاست صحیح اور درست ہی اسلئے کہ یہ تعمیم صلوۃ تمام امت پر
کہ جس سی متبادر کل وہ لوگ ہین جو شہادتین زبان پر جاری کرین اگرچہ مصداق
لما یدخل الایمان فی قلوبہم کی ہون اور داخل زمرۂ۔ یقولون بافواھم مالیس فی
قلوبہم — کی ہون اور گو کہ اصحاب فسق وفجور اور ارباب شیطنت وذور سی ہون
یا اہل بدعت وغرور سی ایسی قباحت بکمال وضاحت رکھتی ہی کہ اگر تھوڑا سا بھی علم
وفہم انسان رکھتا ہو تو سمجھے گا کہ مبتدیان طلبہ بھی جسارت تسطیر ایسی عبارت کی نہ کرینگی
اگر تحصیل دنیا مانع تکمیل وتحصیل علوم تھی تو کاش قرآن مین فقط آیہ — ولا تصل علی
احد منہم مات ابدا — ساتھہ ضمیمہ اس بیان مفسرین کی کہ صلوۃ سی یہان مصطلح

تمرحمی مراد نہین بلکہ مطلقاً دعای رحمت مراد ہی ملاحظہ فرماتے اور لفظ اجمعین جو تاکید مفید استغراق ہے نہ لاتی اور منافقین امت کو قابل صلوۃ نہ ٹہراتے اور اگر فوج یزید اور قاتلان امام مظلوم شہید کو کہ سب امت سول ہی سعد و دمین اور اونہین کی شان مین جماعۃ من امتی لا ینالھم اللہ شفاعتی وارد ہی مورد صلوۃ اور مرجع تحیات ٹہرانا حضرت مصنف پر کمال تسنن تازہ سے شاق نہو تو کوئی جای استعجاب نہین ہے اسلئی کہ امام غزالی نے بہی یزید کی بارہ مین لکہا ہی علی ما نقل عنہ فی حیوۃ الحیوان الکبری تحت لغۃ الفھد اما الترحم علیہ فجائز بل مستحب بل داخل فی قولنا اللھم اغفر للمومنین والمومنات فانہ کان مومنا یعنی رحمت بہیجنا یزید پر جائز ہی بلکہ مستحب ہی بلکہ یزید داخل ہے ہماری اس قول مین نہ خداوندا تو مغفرت کر سب مومنین اور مومنات کی اور یہ بات محقق ہی کہ یزید مومن تہا تمام ہوا کلام امام غزالی کا حالانکہ یزید وہ پلید ہی کہ جسکی حق مین جناب علامہ ثانی سعد الدین تفتازانی شرح عقائد نسفیہ مین ارشاد فرماتی ہین کہ الحق ان رضا یزید بقتل الحسین واستبشارہ بذالک واہانتہ اھل بیت النبی مما تواتر معناہ وان کان تفاصیلہ احادا فنحن لا نتوقف فی شانہ بل فی ایمانہ لعنۃ اللہ علیہ وعلی انصارہ واعوانہ یعنی حق یہ ہے کہ یزید کا خوش ہونا امام حسین کو قتل کر کے اور اس فعل پر راضی ہونا اوسکا اور اہانت کرنا اوسکا اہلبیت نبوی کی اون امور ہی سے ہے کہ جسکی خبر متواتر معنوی ہے اگرچہ تفاصیل احادیث سے معلوم ہوئی ہین پس ہم نہین توقف کرتی اوسکی شان مین بلکہ اوسکے ایمان مین لعنت خدا اوس پر اور اوسکی اعوان اور انصار پر انتہی لیکن قیامت بپا ہوئی ہی کہ قاتلان حضرت عثمان بن عفان اور شجاع الدین ابو لؤلؤ قاتل حضرت عمر ابن الخطاب سب

سورہ و رحمت ٹھہرگئی معلوم نہین کہ اگر حضرات مقتولین مقبولین اہل سنت زندہ ہوتے
تو اونکی قاتلون پر رحمت اور صلوۃ بھیجنی پر حضرت مصنف سی کسطرح پیش آتی غالبا
فرمانا امام غزالی کا و منہم من تعصب لابی بکر الصدیق و لو رآہ لکان اول عدو لہ
صادق آجاتا اور تعجب یہ ہی کہ یہ فقرات معمولی ہین ہزار ہا مصنفین درج کتب و خطب
کرتی ہین مگر یہ ترقی و اضافہ و تعمیم صلوۃ جو حضرت نی کے ہی کسینے بہی نہین سے
حضرات اہل سنت کا عجب حال ہے کہ کبہی تو صلوۃ مین ایسا مضائقہ ہوتا ہے
کہ آل محمد پر بہی بھیجنے پر اعتراض ہوتا ہی چنانچہ مناظرہ بعض علمای شیعہ کا ساتھ بعض فضلای
اہلسنت کی کہ مدعی سیادت تہی مشہور اور بعض کتب مین بطور لطیفہ مذکور ہی کہ عالم
شیعی سے آل محمد پر صلوۃ بھیجی فاضل سنے نی فرمایا کہ کیون صلوۃ بھیجتی ہو کیا دلیل
ہی واسطی جواز صلوۃ کی غیر انبیا پر عالم شیعی سے کہا کہ دلیل آیۂ کریمہ اذا اصابتهم
مصيبة قالوا انا لله و انا اليه راجعون اولئك عليهم صلوات من ربهم و رحمة
ہی فاضل سنی سے از راہ کمال عناد و بلا لحاظ عقوق آبا و اجداد کی کہا کہ علی ابن ابیطالب
اور اونکی اولاد کو کیا مصیبت پہونچی جو بمصداق اس آیہ کی ہوسکین عالم شیعی سے ذکر
مصائب اہلبیت کو نظر بشہرت ترک کرکے واسطے زیادتی تخجیل مناظر کی فرمایا کہ اس سے
زیادہ کیا مصیبت ہوگی کہ تم سا ناخلف فرزند اونکی اولاد مین پیدا ہوا ہی کہ بعض منافقین
کو اون پر ترجیح اور تفضیل دیتا ہی اور اپنی آبا و اجداد پر صلوات بھیجنی کا بہی روادار نہین
ہوتا ہی اہل مجلس اس لطیفی پر ہنسے اور فاضل سنے منفعل اور خفیف اور خجل ہوئی اور
بعض شعرائی جو حاضرین مجلس تہی یہ اشعار تصنیف کئی اذا العلوی تابع ناصبیا بمذہبہ
فما هو من ابيه وان الكلب خير منه طبعا فان الكلب طبع ابيه فيه اور کبہی بلحاظ اسکی کہ شیعہ

صلوۃ آلِ محمد پر بہیجتی ہین یہ امر ایسا ناگوار خاطر ہوا کہ حضرت مصنف نی استعداد اوسکو ازلن
اور بی حقیقت کردیا کہ قاتلان جگر گوشہای رسولؐ خدا بلکہ کشندگان مقتدایان با عزّ و علا
حضرت مصنف کی بہی اوسمین داخل ہوگئی اور یہ بہی لطیفہ قابل ملاحظہ ہی کہ وہان
جو صاحب مانع تصلیہ آل رسول تہی وہ بہی مدعی سیادت تہی اور یہان جو صاحب صلوۃ
کو اس درجہ بی قدر اور ارزان کرتے ہین وہ بہی ادعای سیادت رکہتی ہین الحاصل
یہ عبارت فصیح و بلیغ جو مخاطب نی تحریر فرمائی مخدوش ہی بچند وجہ اول یہ کہ آلہ کو صحابہ
پر مقدم کرنا خلاف مذاق جمہور اہل سنت و جماعت ہی اسلئی کہ اونکی عقیدی مین تو بعد
جناب رسولؐ خدا کی کل خلایق پر من حیث الثواب و الرتبہ تفضیل شیخین کو ہی جیسا کہ
عقائد نسفی مین جو معتبر کتاب اہل سنت کی ہی موجود ہی افضل البشر بعد نبینا ابوبکر الصدیق
ثم عمر الفاروق انتہی بلکہ ظاہر عبارت تفضیل انبیای اولی العزم پر بہی ہی فما ظنک بغیرہم
اور ہرگاہ مخاطب نی دامن آل کا چہوڑا اور اصحاب ثلثہ کا محکم پکڑا ہی تو لازم تہا کہ
لفظ آلہ کو صحابہ پر مقدم نکرتا تا کہ زبان ساتہہ قلب و جنان کی موافق اور مطابق ہوتی
یہ نہین کہ فریب عوام کی لئی دلمین کچہہ اور زبان پر کچہہ دوسری لفظ صحابہ عام ہی
شامل ہی کل صحابہ کو کسیکو استثنا نہین کیا بلکہ لفظ اجمعین سے تاکید شمول کرکی سبکو
گہیر لیا حالانکہ بعض صحاب ایسی ہین کہ جنکی حق مین جناب رسول خدا نی فرمایا کہ
من الاصحاب من لا یرانی بعد ما یفارقنی یعنی بعض صحاب ایسی ہین کہ بعد اونکی
مجہسی مفارقت کرینگی پہر مجکو نہ دیکہین گی اور حضرت خلیفہ ثانی حضرت ام سلمہ سے
پوچہتی تہے کہ آیا مین بہی اونہین مین سے ہون جیسا کہ نہایہ ابن اثیر مین کہ معتبر کتاب
اہل سنت کی ہی موجود ہے اور بہی اصحاب بدعت ہین وہ لوگ جنکا ذکر حدیث حوض

ین سے یعنی فرشتے اونکو حوض کوثر پرسی دور کرینگی جیسا کہ صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور
دیگر صحاح مین ہے اور محصل بعض طرق حدیث کا یہی کہ بعض صحابہ کو ذات الشمال
یعنی فرشتگان عذاب گرفتار کرلین گے پس جناب رسول خدا اون ملائکہ سی فرمائینگی
کہ اصحابی صحابی یا اصیحابی اصیحابی یعنے یہ اصحاب میری ہین پس ملائکہ عرض کرینگے
کہ جس روز سی آپنے انسی مفارقت کی اوسی روز سی یہ مطہر ارتداد ہوی اور الٹی پاون
راہ کفر پر پہری پس رسول خدا اون اصحاب کی حق مین سحقاً سحقاً فرماینگے یعنی رحمت
خدا سے انکو دوری ہو اور یہی معنے ہین لعنت کی بالجملہ اگر ان سب صحابہ پر حضرت
مخاطب صلوات بہیجتی ہین تو اونکو اختیار ہی اور اگر کچہ لوگ انکو سستے کرتی ہین تو یہہ اشتا
کالمعنی فی بطن الشاعر ہوگا تیسری لفظ ازواجہ شامل ہی جمیع ازواج کو شیعون کو
آمین اور کچہ جای کلام نہین ہے مگر اسیقدر کہ بعض اینمین سی جو مصداق آیۂ فقد صغت
قلوبکما ہین یعنی ای عائشہ وحفصہ تم دونون کی دلون فی میلان بہ بدی کیاہی پس کوئی
خبر مثل خبر قرانی کے اور پر حسن حال و حسن مآل انکی قائم کرنے چاہئی حالانکہ حسن حال
و مآل مخالف نص قرآنی وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ سی ظاہر ہی کہ خدانی تو حکم کیا کہ گہر سی
باہر نہ نکلو اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ مجتہدہ تا بصرہ کہ مدینہ سی منزلون دور
ہی تشریف لیگئین اور درمیان فوج کثیر کے معرکہ آرا ہوئین اور سگہای دنیا کی حمایت
مین حدیث تنبحہا کلاب جوآب وایاک ان تکونی یا حمیرا پر علی ما فی المواہب و کنز العمال
لحاظ نہ فرمایا اور فریب شیاطین کہایا محصل حدیث علی ما فی النہایہ یہی کہ جناب رسول خدا
فرماگئی تہے کہ ایک زن میری ازواج سی لڑنی کو نکلی گے اور کتی حواب کی کہ وہ
ایک مقام ہی درمیان مدینہ اور بصرہ کی اسکو دیکہکر بہوکین گے پہر اونحضرت

نی خود حضرت عائشہ سی مخاطب ہو کر فرمایا کہ ذرا اس بات سی کہ وہ تو ہی ہوای حمیرا
لیکن با این ہمہ باغوای طلحہ و زبیر قدم معرکہ جدال و قتال مین رکہا اور نفس رسول سے
جنگی ٹہانی جن حرکت جبلی مشہور و معروف ہی لڑین یہانتک کہ تیس ہزار مسلمانون کو
قتل کروا ڈالا اور بعد خرابی بصرہ مدینہ کو پہرین آور عذرات اہل سنت اسمقام پر قابل
تماشای اہل انصاف ہین کبہی کہتے ہین کہ یہ معرکہ عظیم لا عن قصد و شعور سرزد ہوا کہ کسی
بانی صبیان ستہے وھذا مما یضحک علیہ الصبیان کبہی عذر خطا فی الاجتہاد بیان فرماتے
ہین اگرچہ یہ اجتہاد مخالف نصوص قرآن وحدیث ہو کہ بالاتفاق جائز نہین آور کبہی عذر
توبہ و ندامت پیش لاتی ہین اور کلام اولا اوسکے ثبوت مین ہے آور ثانیا اوسکی مقبولیت
مین خصوصًا نظر بخون ناحق مسلمانان کہ تعلق بحقوق الناس ہی چونکہ لفظ امتہ جو ایجاد
طبعزاد مخاطب ہی اسمین جو قباحتین ہین پیشتر اس سے معرض بیان مین آئین کہ منافقین
امت آور قاتلین ذریت حضرت رسالت بلکہ قاتلین بمقتدایان سنیان مثل قاتلان عمر و
عثمان سب اسمین داخل ہین کسیکو استثنا نہین کیا بلکہ لفظ اجمعین نے سبکو گہیر لیا اب اس
مقام پر بطور لطیفہ یہ گذارش ہوتا ہی کہ خود ہی حضرت مخاطب نی بعد چند سطرون کی
اشارہ طرف حدیث تفرق امتی کی فرمایا ہی یعنی جناب رسول خدا نے فرمایا کہ میری
امت کی تہتر فرقہ ہونگی اور جز ایک کی کلہم فی النار ہین پس جب لفظ امتہ اجمعین سے یہ
کل فرق امت مورد صلوۃ ہوی تو شیعونکو شکر گذار اسکا ہونا چاہئے کہ حضرت مخاطب
نی ہمکو بہی قابل صلوۃ جانا لیکن مقام افسوس یہ ہی کہ ہم اسکی مقابلہ مین بجز اون صلوتون
کے جو مقابل صلوۃ ہین کچہ کہہ نہین سکتے اسلئے کہ مخالف کلہم فی النار ہو جاویگا اور
ایمان بحدیث نبوے مثل مخاطب کی ہاتہہ سے جاتیگا پس امید یہ ہے کہ

کہ اس باب مین ہمارا عذر قبول ہوے   والعذر عند کرام الناس مقبول +

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام بعد حمد و صلوۃ کی جاننا چاہیے

کہ خدای عز و جل نی ہماری ہدایت کیواسطی اپنا محبوب پیغمبر بہیجا اور اپنا خاص کلام اوسپر

نازل کیا اور چراغ رہنمائی کا اوسکی ہاتہہ مین دیا اور اپنی کمال مہربانی سی شرک اور کفر

کی تاریکی سے نکال کر ہماری دلونکو نور ایمان سی روشن کیا پس ایمان اور اسلام

ایک ایسی اوسکی نعمت ہی کہ ہم اوسکا شکر ادا نہین کرسکتی لیکن شیطان نی بعد ایام کے

اکثر مسلمانون کو بہکایا اور اونکے دلون کو باطل عقیدون سے پہر تاریک کردیا اور

مسلمانون مین ایسا تفرقہ ڈالدیا کہ بہتر فرقے گمراہ ہوگئی جنکی نسبت ہمارے

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نی پہلی ہے سی خبر دی تہی پس ہم لوگون کو فقط اسلام

کے نام پر خوش ہونا اور صرف توحید اور نبوت کی اقرار پر اپنی آپکو ناجی سمجہنا نچاہیے

بلکہ ہر عقیدی کے تحقیق کرنا اور ہر اعتقادی مسئلہ کی تطبیق کتاب اللہ اور کتاب

الرسول سی دینا ضروری ہی اور یہ ممکن نہین ہے کہ جو شخص اپنی سچی اور صاف دل سے

صرف اپنی نجات کی امید پر خدا کی کتاب کو دیکہی اور تعصب اور عناد کو دخل ندے

وہ حق اور باطل مین تمیز نکرسکے اور ایسی حق کے طالب کو خدا گمراہی مین پڑا

رکہی ہان جو کوئی پہلے ہی سی سچائی کا طالب نہو اور مذہبی تعصب مین گرفتار ہو اور

سوای مجادلہ اور مکابرہ کی اوسی اور کچہہ منظور نہو اور اپنی آبائی دین اور مذہب

کو تقلیداً سچ جانتا ہو اور انا وجدنا اباءنا علی امۃ وانا علی اثارہم مقتدون

کہتا ہو وہ بیشک اپنی گمراہی مین پڑا رہیگا اور دل کو باطل عقیدون سی کبہی پاک

وصاف نکرسکیگا بقول کمہ تمسک بولا یہ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

یہ بھی جاننا چاہیے کہ جب خدانے چراغ رہنمائی اپنے پیغمبر کے ہاتھ مین دیا تو اوسوقت
لوگ تین قسم پر ہوئی ایک تو کافر محض جنکی بصر بصیرت پر عصبیت کی پردی پڑے
ہوئے سے پس اس چراغ ہدایت سے اونکو کچھ نفع نہ ہوا اور وہ لوگ محض ضلالت
وغوایت وجہالت مین پڑے رہ گئے جیسے امثال ابوجہل وابولہب دوسری مومن
محض کہ جنہون نے اقرار باللسان اور تصدیق بالجنان بلکہ عمل بالارکان بھی کیا
اور ظاہر اور باطن اونکا ازسرتاپا نور ایمان اور ضیاء ایقان سے منور ہوگیا اور چونکہ
یقین اعتقاد جازم ثابت مطابق للواقع ہے پس ممکن الزوال نہوگا تیسری وہ لوگ
کہ جنکی زبان پر کلمہ ایمان جاری ہوا لیکن تصدیق جنانی سے عاری تھی پس ظاہر
اونکا تو نور ایمان ظاہری سے منور تھا مگر باطن اونکا ظلمت کفر وشک وریب سے
تیرہ و تار رہا اور یہ لوگ مذبذبین بین ذلک لا الی ہولاء ولا الی ہولاء
رہے چنانچہ ابتدای کتاب خدا مین ان تینون قسمون کی لوگون کا ذکر ہی اور مذمت
مین اس قسم ثالث کی جو مصداق فی قلوبہم مرض کی تھی جناب باری سے نے
نہایت مبالغہ فرمایا ہی آور اونکے تفضیح حال کی لیئے مثالین لطیف اور نادر بیان
کی ہین چنانچہ فرمایا ہی مثلہم کمثل الذی استوقد نارا فلما اضاءت ما حولہ ذہب اللہ
بنورہم وترکہم فی ظلمات لا یبصرون پھر فرمایا او
کصیب من السماء فیہ ظلمات ورعد وبرق تا اینکہ فرمایا کلما اضاء لہم
مشوا فیہ واذا اظلم علیہم قاموا لطف ان تمثیلون کی تفاسیر مین مثل بیضاوی
وغیرہ کی بوجہ احسن مذکور ہین کہ جس سی ثابت ہوتا ہی کہ ایسے لوگون کا نور ایمان
ناقص ہی کو بسبب ایمان ظاہری کے فوائد ایمانی دنیوی سے متمتع ہوی آور مال وقسمت

وزکوٰۃ کو پایا اور جان و مال اپنا بچایا مگر حقیقت مین ظلمات ضلالت او غوایت
مین گرفتار رہی ہیں یہ اصحاب ایمان ناقص منافقین امت تھی کہ داخل زمرۂ اصحاب
رسول اللہ تھی جیسا کہ بعد اسکی امام نووی سی شرح مسلم مین نقل ہوگا کہ انہم کانوا
معدودین فی اصحابہ یجاہدون معہ اما حمیۃ او لطلب الدنیا یعنی منافقین
امت اصحاب رسول خدا مین معدود و محسوب تھی اور آنحضرت کی ساتھ
جہاد وغیرہ مین شریک ہوتی تھی یا بحمیت یا بطلب دنیا پس ایسی ہی لوگ مبدا
او منشا کل فسادات کی ملت اسلامیہ مین ہوسے اور انہین لوگون کی شبہات
شک و ریب سی ایک فرقہ کی تہتر فرقی ہوی کہ جنکی شان مین کلہم فی النار الا
واحدۃ ہی جیسا کہ اوائل کتاب ملل و نحل مین کہ معتبر کتاب اہلسنت کی ہی بیان
شبہات ملت اسلامیہ مین مذکور ہی ان شبہاتہا نشأت کلہا من شبہات
منافقی زمن النبی اذ لم یرضوا بحکمہ فیما کان یامر و ینہی یعنی کل شبہات ملت اسلامیہ
منافقین زمانۂ رسول خدا ہی سی پیدا ہوی ہی جسوقت کہ وہ منافقین حکم جناب رسول خدا پر
راضی نہوی اور اونکی امر و نہی کو نہ مانا بعد اسکی چند مثالین ذکر کین کہ منجملہ اونکی قصہ
اوس منافق کا ہی کہ جسنی جناب رسول خدا کو تقسیم غنائم مین عیاذاً باللہ بہ بی انصافی
متہم کیا اور کمال وقاحت سی برزو آنحضرت کی کہا اعدل یا محمد فانک لم تعدل
یعنی انصاف کرو ای محمد کہ تمنی تقسیم مین بی انصافی کی ہے اور آنحضرت نی
کمال خلق سی جواب مین اسیقدر فرمایا ویحک ان لم اعدل فمن یعدل یعنی ای وای تجھ پہ
اگر مجھسی بی انصافی ہوگی تو پھر دنیا مین کون انصاف کریگا صحیح مسلم و بخاری
مین ہے کہ بعض صحابہ نی اجازت چاہی کہ اوس منافق کو قتل کرین پس آنحضرت

نی فرمایا دعه لایتحدث الناس ان محمدًا یقتل اصحابه یعنی چھوڑدے اسکو تاکہ
لوگ نہ کہین کہ محمدؐ اپنی اصحاب کو قتل کرتے ہین بعد ذکر اس منافق کی صاحب ملل
فرماتی ہین کہ اس منافق لعین کا معترض ہونا جناب رسولؐ خدا پر نہ تھا مگر اس راہ سی کہ
اپنے قیاس اور استحسان عقلی کو مقابل مین نص کے جاری کیا یعنی جسطرح شیطان
نے مقابل حکم خدا السجدہ آدمؑ اپنی عقل کو دخل دیا اور حکم خدا نمانا اوسیطرح منافقین بھی
حکم رسولؐ خدا پر راضی نہوتی تھے اور مقابل نصوص صریحہ اپنی عقلون کو دخل دیتے
تھی یہانتک کہ فرماتی ہین کہ فهذا ما کان فی زمانه وهو علی شوکته وقوته وصحته والمنافقون
یخادعون فیظهرون الاسلام ویبطنون النفاق یعنی بس یہ تھا حال منافقین صحابہ کا آنحضرتؐ
کی زمانہ مین جسوقت تھین وہ حضرت اپنی شوکت اور قوت اور صحت بدنی پر تھی کہ یہ منافقین
خدع وفریب کرتی تھی اور اسلام کو ظاہر کرتی ستھے اور نفاق کو دلونین چھپای ہوئی
تھی انتہی الحاصل جب حال منافقین کا اون حضرتؐ کی حالت صحت اور قوت مین یہ تھا
کہ سرتابی اونکی احکام سے کرتی تھی تو قیاس کرنا چاہئی کہ حالت ضعف اور مرض مین
اور بعد او نحضرتؐ کی بدرجہ اولی سرتابی کی ہوگی اور کیا فرق ہی درمیان ان
منافقون کی اور اون منافقون کی جو مانع کتابت وصیت نامہ ہوئی اور جب آنحضرتؐ
نی کاغذ ودوات واسطی لکھنے وصیت نامہ کی طلب فرمایا تو لانی نہ دیا اور نسبت
ہذیان العیاذ باللہ اونکی طرف دی اور کہا کہ اس شخص پر درونی غلبہ کیا ہے اور
کتاب خدا ہمکو کافی ہے اور اسیطرح جب اون حضرتؐ نی فرمایا کہ جهزوا
جیش اسامة لعن الله من تخلف عنها یعنی سامان کرو لشکر اسامہ کی ساتھ
جانیکا خدا لعنت کری اوسپر جو لشکر اسامہ سی پیچھے رہجاسے پس اس باب مین بھی

اونحضرت کی حکم کی تعمیل نہ کی اور اپنی عقل وقیاس کو مقابل نص کے جاری کیا چنانچہ جناب
ملل سنے اون مخالفتونکا بہی ذکر بعد اسکی کیا ہی اور بسبب حسن ظن کی اپنی خلفا رسی
اسکو اختلافات اجتہادی قرار دیا ہی حالانکہ یہ اجتہادات بہی مثل اجتہادات سابقہ
کی مقابل نص صریح کے تہی بہرکیف جو کچہ حضرت مخاطب اسمقام پر ارشاد فرماتی ہین کہ
مسلمان بعد ایمان کی راہ ایمانی سی منحرف ہوگئی اگر غرض یہ ہی کہ اصحاب ایمان
ناقص منحرف ہوگئی تو مسلم ہی لیکن اونکی دل توکبہی نور ایمان سے منور ہی نہین ہوئی
تہی بلکہ ظلمت وشک وریب سی ہمیشہ تیرہ وتار رہتے ہان زمانۂ اول وآخر مین بقدر
فرق ہوا کہ حالت قوت اور شوکت اور صحبت جناب رسول خدا مین مجال سرتابی کم
تہی اور بعد اونحضرت کی بالکل خلیع العذار اور گستہ مہار ہوگئی اور بی خوف وخطر
مطابق اپنی خواہشہای نفسانی کی کاربند ہوی قولہ لیکن شیطان سنے بعد ایمان
کی اکثر مسلمانونکو بہکایا اقول ہم آپکی بہت تعریف کرتی ہین کہ یہ بات آپنے
خوب تحریر فرمائی ہے یہ فرمانا خیال مین رہی انشاء اللہ آگی کام آویگا ہم بہی
کہتی ہین کہ بہت لوگ ایمان لائی اور بعد اغوای شیطان منحرف ہوگئی اور انجام
منجر بارتداد ہوا اور ظاہر ہی کہ شیطان کا بہکانا مخصوص ساتہہ کسی وقت کی نہین
ہی بلکہ از بعد آدم تا ایندم جاری ہی جیسا کہ سابق مین لوگ راہ ایمان سے بہکی
ویسا ہی اب بہی راہ حق چہوڑکر راہ باطل اختیار کرتے ہین قولہ اور صرف توحید
اور نبوت کی اقرار پر اقول صفحہ ۹۰ کی آخر مین آپ اپنی کتاب کی لکہتی ہین کہ
جب پیغمبر صاحب نی نبوت کا دعوا کیا اور اسلام کی دعوت فرمائی اوسوقت خدا
کی توحید اور اپنی نبوت کی تصدیق ایمان کی علامت رکہی انتہی موضع الحاجہ جب

ایمان کی علامت صرف اقرار شہادتین ٹھہرا تو اس مقام پر یہ لکھنا کہ صرف توحید اور نبوت کی اقرار پر اپنے آنکو ناجی نہ سمجھنا چاہئی اسکی کیا معنی ہین سے این تناقص ور تکلم کی روایت * قولہ کتاب اللہ اور کتاب الرسول

اقول کتاب اللہ تو ہم سمجھی مگر کتاب الرسولؐ کی کیا معنے ہین اگر مراد وہی کتاب اللہ ہی تو تکرار بیکار ہی اگر مراد اہلسنت کی صحاح ہین تو شیعون کے نزدیک اس مقام مین اور اگر مراد وہ کتاب ہی کہ جسکی لکھنے سی حضرت عمر مانع ہوئی تو وہ لکھی ہی نہین گئی اوسکو کوئی کیا مانی چنانچہ صحیحین وغیرہ مین بتفاوت الفاظ موجود ہی کہ اونحضرت نے فرمایا ائتونی بدوات و قرطاس اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدی ابدا یعنی اونحضرت نی وقت وفات فرمایا لاؤ میری پاس دوات و کاغذ کہ لکھون مین واسطی تمہاری ایک کتاب کہ نہ گمراہ ہو بعد میری سب پس حضرت عمر نی ان الرجل لیہجر وما فی معناہ فرمایا اور حسبنا کتاب اللہ کہا یعنی اس شخص کو معاذ اللہ ہذیان ہے ہمکو کتاب اللہ کافی ہے آری اگر کتاب اللہ کو مقارن باقوال عترت طاہرہ کرتی تو البتہ حدیث متفق علیہ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی کے مطابق ہوتا یعنی اونحضرت نی فرمایا کہ مین تم مین دو چیزین بزرگ چھوڑی جاتا ہون ایک کتاب خدا اور دوسری اہلبیت میری ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی کہ اگر ان دونون کی ساتھ تم تمسک ہوگی تو بعد میری گمراہ نہو گی فانھما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض پس تحقیق کہ یہ دونون آپس سے جدا نہونگی یہانتک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آئین لیکن جب خود حضرت عمر نے حسبنا کتاب اللہ فرمایا اور عترت سے ہاتھہ اوٹھایا تو اتباع انکی کتاب و عترت پر کب نظر کرینگی قولہ سچی اور صاف دل اسی

اقول تعجب ہی کہ سچائی اور صاف دلی کو آپ واسطی احقاق حق کے ضروری
سمجھتے ہین اور پہر خود اونکی مطلقاً کاربند نہوے اور تحریفات اور تلبیسات اور خیانت فی
نقل العبارات عمل مین لائی جیسا کہ آئندہ واضح ہوگا علاوہ اسکی محض سچائی اور
صاف دلی کافی نہین ہے بلکہ لیاقت فہم مقاصد عبارات قرآنی اور خطابات
یزدانی بہی ضرور ہی جو بمراحل آپ سی دور ہی اور اگر محض تبدیل مذہب پر مدار ہی
تو ہزاروں سنی بہی شیعہ ہوجاتی ہین بلکہ بہت مسلمان کرسٹان بہی ہوجاتی ہین خدا
کا شکر ہی کہ آپ بہی اونہین سی ہون **قولہ** تمیز نکرسکی **اقول** لاریب تمیز بین الحق والباطل
ہر ذی عقل کو لازم ہی ورنہ حجت خدا تمام نہو اور ﷲ الحجۃ البالغۃ غلط ہوجاوی
مگر جحدوا بہا و استیقنتہا انفسہم کا کیا علاج ہی **قولہ** آبائی دین ومذہب کو
تقلیداً سچ جانتا ہو **اقول** الحمد للہ فرقہ حقہ شیعہ اپنی مذہب کو تقلیداً سچ نہین جانتا
بلکہ تحقیقاً سچ جانتا ہی اسلئی کہ اول مسئلہ انکی کتب کلامیہ کا یہی ہی کہ تقلید مسائل
اصول دینیہ مین جائز نہین ہے اور بالاتفاق اسمین تقلید باطل ہی پس ایسے
فرقہ کی سامنے ذکر اِنّا وَجَدنا آباءنا کا محض لغو اور بیکار ہی برخلاف اون لوگون
کے جنہون نی تقلید علما کی فی الاصول جائز رکہی ہی انکی سامنے اِنّا اطعنا سادتنا
وکبراءنا فاضلونا السبیلا پڑہنا چاہئی اور اگر حضرت مخاطب کو معلوم نہو کہ
تقلید فی الاصول کسنی جائز رکہی ہی تو ہم سی سنین کہ وہ ائمہ اہلسنت وسلف صالح
انکی ہین جنہون نی فرمایا ہی کہ اَلنَّظَرُ فِیْہَا مَظِنَّۃُ الْوُقُوعِ فِی الشُّبْہَۃِ وَالضَّلَالِ لِاِخْتِلَافِ
الْاَفْکَارِ بِخِلَافِ التَّقْلِیْدِ فَاِنَّہٗ طَرِیْقٌ اٰمِنٌ فَوَجَبَ اِعْتِیَاطًا وَلِوُجُوْبِ الْاِحْتِرَازِ عَنْ مَظِنَّۃِ
الضَّلَالِ اِجْمَاعًا یعنی اصول عقائد مین فکر و غور کرنیسی احتمال ہی کہ آدمی ضلالت و شبہہ

مین پڑجاسے ہلتی کہ نظرین مختلف رہتی ہین برخلاف تقلید کی کہ وہ ایک امان کا
طریقہ ہی واضح رہی کہ یہ استدلال ان بزرگوارون کا بعینہ وبعبارتہ شرح مختصر الاصول
علامہ تفتازانی مین مذکور ہی اور اوسی سی ہمنی نقل کیا ہی اور ائمہ اربعہ اہلسنت کیطرف
یہی مذہب منسوب ہی اور اکابر محدثین اور ائمہ متقدمین سی بہی یہی الفاظ ماثور ہین بخوف
تطویل نقل اونکی عبارتونکی نہین کی گئے تفصیل اسکی ملاحظہ کتاب قواعد العقائد احیاء العلوم
امام غزالی سی معلوم ہوسکتی ہے بلکہ خود امام غزالی بہی اسیطرف مائل ہین چنانچہ احیاء العلوم
مین فرماتی ہین کہ اِعتِقَادُ الْعَامِیِّ فِی الثَّبَاتِ کَالطَّوْدِ الشَّامِخِ لَاتُحَرِّکُہُ الدَّوَاہِیُ
وَالصَّوَاعِقُ وَعَقِیْدَۃُ الْمُتَکَلِّمِ الْحَارِسِ اِعْتِقَادَہٗ بِتَقْسِیْمَاتِ الْجَدَلِ کَخَیْطٍ مُرْسَلٍ فِی الْہَوَاءِ
یُصِیْبُہُ الرِّیَاحُ مَرَّۃً ہٰکَذَا وَمَرَّۃً ہٰکَذَا اِلَّا مَنْ سَمِعَ مِنْہُمْ مُعْتَقَدَہٗ تَقْلِیْدًا کَمَا تَلَقَّفَ نَفْسُ الْاِعْتِقَادِ
یعنی عامی جاہل کا اعتقاد ثبات مین ایسا ہی جیسا کہ ایک پہاڑ کہ جسکو کوئے ہلا
نہین سکتا اور متکلم کا اعتقاد جیسی ہوا مین ایک ڈورا لٹک رہا ہی کہ ہوا سی اوڑکر
اودہر اودہر ہوجاتا ہی مگر یہ کہ متکلم دلیل کو تقلید سے اعتقاد کر ہی جیسا کہ اصل مسئلہ
کو عامی سے نے تقلید سی اعتقاد کر لیا ہی انتہی خلاصتہ کلام الغزالی قال المخاطب
المقام ہداہ اللہ سبل السلام بعد اس تمہید کی بندہ گنہگار مہدی علی بن سید ضامن علی
غفر اللہ ذنوبہ اپنی بہائیون کی خدمتین التماس کرتا ہی کہ منجملہ مذاہب مختلفہ مسلمانون
کے دو مذہب زیادہ جاری ہین ایک اہل سنت وجماعت دوسرا امامیہ دونون
اپنی مذہب کو حق اور دوسری کی مذہب کو باطل کہتے ہین اور اپنی آپکو ناجی اور دوسرے
کو ناری سمجھتے ہین ہزارون کتابین تالیف ہوگیئن اور صدہا رسالی تحریر ہوسے
مگر یہ جھگڑا اتبک طی نہوا جسکا جو عقیدہ تہا وہ اوسپر قائم رہا بہت کم ایسے ہین جنہون

غضبت فاطمة ولم تتكلم حتى ماتت اور ساعو لفاطمة بضعة مني من اغضبها فقد
اغضبني ومن اغضبني فقد اغضب الله كما في البخاري وغيره ملاکرو فتیجہ نکالتے
ہین کہ جس بطلان خلافت ایکطرف بطلان ایمان ہی ہوا جاتا ہی اور بعد اسکی رکوع اول
سی ومن الناس من يقول امنا بالله وباليوم الاخر وما هم بمؤمنين يخادعون
الله والذين امنوا وما يخدعون الا انفسهم وما يشعرون في قلوبهم
مرض فزادهم الله مرضا ولهم عذاب اليم الايات لیکر تا من الجنة والناس
جتنی آیات منافقین کی شان مین ہین اوسکا راس و رئیس حضرات ثلثہ کو ثابت کرتی
ہین اور جتنی آیات مومنین کی شان مین ہین سبکا راس و رئیس امیر المومنین اور اولاد
طیبین اونکی کو بتاتی ہین تو بصورتیکہ آپکا مخالف یا موافق سمجھنا شیعونکی کسکام آتا ہی ہان آپکی
ہم مذہب جانکین اور جانتین او روالاکین جنکو ہر و بر مین تمیز نہین ہی آپکی باتین سنکی
البتہ خوش ہونگی اگر آپ بڑی مدعی موافقت کتاب اللہ ہین تو ایک مختصر بات قصۂ
غصب فدک ہی جو صحاح اور غیر صحاح سب مین موجود ہی آپ اوسکو مطابق آیات
کلام اللہ کر دیجیی اصلی یہ کہ جب جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا طالب میراث رسول اللہ
ہوئین کہ اوسمین باغ فدک بھی تھا جیسا کہ کتاب الجہاد صحیح مسلم اور صحیح بخاری مین سات
جگہہ موجود ہی بعد اسکے کہ اولاً دعوای ہبہ کیا تھا چنانچہ شرح مواقف مین اور صواعق محرقہ
اور دیگر کتب معتبرۂ اہلسنت مین موجود ہی کہ ابوبکر نی شہادت علیؑ و حسنینؑ و ام ایمن کو
اس بارہ مین رد کیا تب دوسری صورت وراثۃً دعوی کیا اور فرمایا کہ ای ابوبکر کتاب اللہ
کے خلاف ہی کہ تو وارث ہو اپنی باپ کا اور مین نہ وارث ہون اپنی پدر بزرگوار
کی تب خلیفہ صاحب سے بجز اسکی کہ جواب مین ایک جعلی حدیث بنائی اور کہنے بن پڑی فلما

کہ جناب رسولؐ خدا نے ارشاد کیا ہی کہ نَحْنُ مَعَاشِرُ الْاَنْبِیَاءِ لَانَرِثُ وَلَانُوْرِثُ یعنی ہم گروہ انبیا نہ ورثہ لیتے ہین نہ ورثہ دیتے ہین اب آپ اس جھوٹی حدیث کو مطابق کلام اللہ کرتے ہین حالانکہ قرآن مجید مین خداوند تعالی نے فرمایا ہی وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاؤُدَ یعنی وارث ہوئی حضرت سلیمانؑ پیغمبر حضرت داؤدؑ پیغمبر کی اور بیضاوی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ حضرت سلیمانؑ نے ہزار گھوڑے ورثہ مین پاے تھے کیون حضرت لانرث ولانورث دونون باطل ہوگئی یا نہین اور اسیطرح اور بھی آیات ہین مثل رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ چنانچہ صنادید مفسرین اہلسنت مثل ابن عباس و حسن و ضحاک و سدی و مجاہد و شعبی بلکہ خود امام فخر رازی کما فی التفسیر الکبیر قائل بوراثت مالیہ ہوئی ہین الغرض عدم وراثت انبیا محض کذب اور دروغ بیفروغ ہے کہ کسیطرح سے مطابق کتاب اللہ نہین ہوسکتی اور لاف و گزاف بدعوے ہامی لسانی اور بات ہی اور اثبات اوسکا اور بات قولہ اپنے آبائے دین کی چھوڑنے مین اقول مشتریہ امر گذارش خدمت شریف ہوا کہ آپ خود مصرف ہین کہ آبائی دین تقلیداً اختیار کیا تھا پس تقلید دینی جو مثل کفار مصداق اِنَّا وَجَدْنَا اٰبَاءَنَا کی تھے ہماری نزدیک بھی قابل چھوڑنی کی تھے لیکن افسوس ہی کہ ایک تقلید کو چھوڑ کی دوسری تقلید مین پڑے کہ جس سے اَلْفِرَارُ مِنَ الْمَطَرِ وَالْوُقُوْفُ تَحْتَ الْمِيْزَابِ صادق آیا اور ظاہرا باعث اسکا انہماک مشاغل تحصیل دنیای دنی مین ہوا کہ بغور و فکر و تامل صادق کلام مغالطہ فرجام شاہ عبدالعزیز دہلوی اور تقریرات نوساختہ ملمع کار ہرصبح نگار ملا حیدر علی فیض آبادی مین نظر نہین فرمایا اور ظاہر کلام عوام فریب دیکہکر دہوکا کہا لیکن چنانچہ کل تقاریر مخیلہ آپکے ماخوذ انہین دونونکی کتابون سے ہین بہرکیف

گو کہ دین آبائی آپنے چھوڑا اور زبان حال آپکی گویا مترنم باین مقال ہی ؎

درجہان جملہ ناخلف پسرند　　　من بیچارہ ناخلف پدرم

لیکن لحاظ و پاس رتبت آبا و اجداد من حیث الدنیا بمقتضای صاحبہما فی الدنیا معروفا لازمۂ تہذیب اخلاق تھا مگر کچھ آپنے اسکا بھی لحاظ نکیا اور شیعونکی حق مین مطلقا علاوہ تمسخر یا استہزا کی درشت زبانی کی چنانچہ صفحہ ۲۰ مین اسی کتاب کی عبداللہ بن سبا یہودی ملعونکو جملہ شیعون کا دادا بنایا ہی اور منجملہ شیعون کی جناب والا کی والد ماجد بھی ہین تو بدین لحاظ وہ ملعون یہودی آپکا پردادا ہوا بالجملہ مثل اسکی بہت ہی کہ اونکی مقامون پر ناظرین دیکھ لین گے اور انشاء اللہ جواب بھی سن لینگے افسوس ہی کہ آپکو تو عقوق آبا کا کچھ لحاظ نرہا لیکن بعید نہین ہے کہ شفقت پدری آپکی بعض آبا کی مقتضی اسکی ہو کہ آپکو سفینہ نوح سے کہ عبارت اتباع اہلبیت سی ہے دست بدوار دیکھکر یا بنی ارکب معنا پکارین اور خدا سی ان ابنی من اہلی کہین اور وہان سے جواب انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر صالح کا ملے ؎

پسر نوح با بدان بنشست　　　خاندان نبوتش گم شد

بالجملہ جزای آخرت تو موقوف بر آخرت ہی لیکن پاداش اسکی کچھ دنیا مین بھی ہمکو نظر آتی ہی کہ بسبب الاسباب فی اخبار تہذیب الاخلاق اور نور الآفاق کو آپکی اوپر آپکے اوستاد کی فضیحتے اور رسوای کا ذریعہ از شرق تا غرب ہندوستان کروا ناہی اور شیعونکا کیا ذکر ہی اہلسنت بھی آپکو لا مذہب جاننی لگی اب وہی مثل صادق ہی کہ از ین در راندہ و ازان درماندہ نہ گھر کی نہ گہاٹکی لا الی ہؤلاء و لا الی ہؤلاء و کفی اللہ المؤمنین القتال قولہ مخالف عقائد ائمہ کرام ہی اقول العجب کل العجب اس زمانہ کی سنیون سے

کہ بلا وجہ مدعی متابعت ائمۂ کرام علیہم السلام ہین اور یہی حجت و دلیل امامیہ کو طریقۂ ائمہ سی منحرف کہتی ہین اہلسنت اپنی اصول کو تو ماخوذ ابو الحسن اشعری سی اور ابو المنصور ماتریدی وغیرہ سے کرین اور فروع کو ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد حنبل اور امام مالک سی لین اور پھر مدعی اس بات کی ہون کہ اہلسنت پیرو آئمہ ہین اور امامیہ کہ کل مسائل اصولیہ و فروعیہ کو بجز آئمہ علیہم السلام کی کسی دوسرے سے ماخوذ نکرین وہ مخالف ائمہ ہین کسے عاقل کی سمجھہ مین یہ بات نہین آسکتی ہے کہ کوئی شخص کسیکا اپنی تئین تابع سمجھے اور پھر متبوع کی ہزارون مسائل اصولیہ اور فروعیہ سی کسے مسئلہ پر عمل نکری برلے خدا ذرا آنکھون کو کھولکر دیکھیئے کتب صحاح اور غیر صحاح اور اصول اور فقہ اور تفسیر اہلسنت موجود ہین آیا کسی مقام مین کسے قول پر کسی امام کے عمل کیا ہی اور کتب شیعہ بھی موجود ہین دیکھو سوائی ائمہ معصومین کی کہین اور کسیکا قول بھی لیا ہے ایک اسی بات پر صدق وکذب دعوی فریقین ظاہر ہوا جاتا ہی بھلا ایک بھی مسئلہ ایسا فرما دیجئی کہ جسمین اہل سنت نے دامن ابو حنیفہ اور امثال اوسکی کا چھوڑا ہو اور کسی امام کا اتباع کیا ہو یہ اسماعیل بخاری ہی کہ جسنی ایک حدیث بھی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی نہین روایت کی ہی صحیح بخاری کہ اہلسنت کی نزدیک بعد بلکہ قبل کتاب باری سے ہے اوسکو نکال کر ورق ورق دیکھئے کہ آیا کوئی حدیث بھی امام جعفر صادقؑ سے نقل کی ہی حالانکہ چار ہزار راویون نی اونحضرتؑ سی اخذ احادیث کیا حافظ شمس الدین ذہبی نی کتاب مغنی مین ذکر اونحضرتؑ کا ضعفا اور مجاہیل مین کیا ہی اور کہا ہے لم یخرج لہ البخاری اور اسیطرح کتاب میزان الاعتدال مین ترجمہ مین اونحضرتؑ کی

کہا ہے لم یحتج بہ البخاری وقال یحیی ابن سعید القطان شیخ البخاری اجدفی نفسی منہ
شیئا وکان مالک لا یروی عن جعفر حتی یضمہ الی احد یعنی بخاری نی حضرت
امام جعفر صادق سے کوئی روایت نہین کی اور اونکی روایت کو قابل احتجاج نہین
جانا بلکہ اوستاد بخاری سے کہا کہ مین اپنی دلمین اونکیطرف سی کہٹکا پاتا ہون اور
مالک نی بہی اونسے روایت نہین کی جبتک کہ کسی دوسریکو اونکی ساتہہ منضم کرلیا نہ
فقط اونکی روایت کو قابل اعتبار نہ سمجہا اور امام رضا علیہ السلام کی ترجمہ مین یہ عبارت
لکہی ہے قال ابو طاہر یاتی عن ابیہ العجائب یعنی ابو طاہر نی کہا ہی کہ وہ اپنے
باپ سی عجیب عجیب باتین نقل کرتے ہین اور پہر لکہا ہی کہ قال ابو الحسن الدار
قطنی اخبرنی بن حبان فی کتابہ فقال ان علی بن موسی الرضا یروی عن ابیہ
عجایب یہم ویخطی یعنے کہا ابو الحسن دار قطنی نی کہ ابن حبان نی مجہی خبر دی کہ علی بن
موسی الرضا اپنی والدسی عجائب نقل کرتے تہی اور وہم کیا کرتی تہی اور خطا کیا
کرتی تہی انتہی اور مراد عجائب سی وہ باتین ہوتی ہین جو محل تعجب ہون اور قابل
اعتبار نہون اور وہم وخطا کی نسبت تو تصریح صریح ایسی امام عالیمقام کی نسبت
موجود ہی اور ابن الجوزی اور سیوطی نی اپنی تصانیف مین جو موضوعات حدیث
ہین ہین اور علی بن محمد عراق مدنی نی کتاب تنزیہ الشریعہ مین اور شیخ رحمہ اللہ سندی
نے مختصر تنزیہ الشریعہ مین امام حسن عسکری علیہ السلام کی نسبت لکہا ہی کہ لیس
بشیئ یعنے العیاذ باللہ وہ کچہ نہین ہین اور عقیلانی نی کہ علمای اعلام اہلسنت سی ہے
امام موسی کاظم علیہ السلام کو کتاب الضعفا مین ضعفای رواۃ مین داخل کیا ہے اور
اونحضرت کی تہمین کہا ہی کہ حدیثہ غیر محفوظ برای خدا جای انصاف ہی کہ آیا متابعت

اماموںکی کرنیوالی وہ لوگ ہین جو اماموں سے کشکتی ہین اور اونکو توہم اور ضعیف
جانتی ہین اور بیس بشتے انکی حق مین سے کہتے ہین اور اونسی روایت کرنا جائز نہین
جانتی بلکہ خوارج اور نواصب کی روایات کو تالی کتاب خدا جانتی ہین یا وہ لوگ
کہ جنکی بضاعت دین اور ایمان روایات ائمہ علیہم السلام ہین اب بیان حضرت
مصنف رسالہ اور اونکی ہم مذہبوں کو مناسب ہی کہ خاتمہ ملقبہ بسعادۃ الدارین
فی شرح حدیث الثقلین ہین کہ جزء تحفہ اثنا عشریہ کا ہی اور رابین باب پنجم و ششم تحفہ
کی واقع ہی اس عبارت شاہ عبد العزیز صاحب کو جو مقتدا کل حضرات اہلسنت کی
ہین ملاحظہ فرماوین جسکو ضعف العباد یہان بالفاظہا نقل کرتا ہی اور پہر دیکہین کہ
خود بگواہی شاہ صاحب حق کس فرقہ کی جانب ہی شیعہ کی یا سنے کی اور رہ
عبارت مشارالیہا یہ ہی بایدو دانست کہ باتفاق شیعہ وسنی این حدیث ثابت
ست کہ پیغمبر صلعم فرمود انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا
بعدی کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی پس معلوم شد کہ در مقدمات دینی واحکام
شرعی مارا پیغمبر صلعم حوالہ این دو چیز عظیم القدر فرمودہ ست پس مذہبی کہ مخالف این
دو باشد در امور شرعیہ عقیدۃً وعملاً باطل و نامعتبر ست وہر کہ انکار این دو بزرگ نماید
گمراہ وخارج از دین باشد انتہی اب مضمون کو دیکہنا چاہئی کہ باعتراف شاہ عبد العزیز
صاحب کی حضرات اہلسنت جو ائمہ کرام علیہم السلام کی شان مین ایسے الفاظ لکہتی
ہین گمراہ وخارج از دین ہوئی یا امامیہ اثنا عشریہ جو اصولاً وفروعاً قرآن اور احادیث
ائمہ کو کہ مفسرین قرآن اور حاملین علوم قرآن ہین اپنا ملجا اور ماوا جانکر کل اصول و
فروع اونہین سے اخذ کرتے ہین علاوہ اسکی خود علمای اعلام اہل سنت اقرار

کرتے ہین کہ طریقہ ائمۂ اہلبیت غیر طریقہ ائمۂ اہلسنت وجماعت ہی چنانچہ شارح
منہاج لکھتا ہی کہ انکار قیاس مسائل دینیہ مین مذہب اہلبیت ہی جیسا کہ عمل اوپر
قیاس کی مذہب ابو حنیفہ اور شافعی وغیرہ کا ہی ملا جامی نفحات مین سمنانی سے
ناقل ہی کہ مذہب امام جعفر صادق علیہ السلام حرمت خرگوش ہی ثعلبی ناقل
ہی کہ مذہب علی عدم جواز المسح علی الخفین ہی وفی شرح الشرح عن الامدی مذہب علی
جواز بیع امہات الاولاد ولم یزل علیہ الشیعہ علامہ تفتازانی شرح مختصر الاصول عضدی
مین فرماتی ہین کہ اصحاب نی اختلاف کیا ہی جواز بیع امہات الاولاد مین اور مذہب
علی جواز بیع ہی چنانچہ یہی مذہب شیعونکا ہی اور شیعہ اونحضرت کی مذہب کو
بہتر جانتی ہین اب ہم حضرات اہلسنت سی پوچھتی ہین کہ قیاس پر عمل کرنا تم جائز
جانتی ہو کہ ہم خرگوش تم کہاتی ہو کہ ہم مسح علی الخفین تم جائز جانتی ہو کہ ہم جواز بیع امہات
الاولاد کی تم منکر ہو کہ ہم کہو کسنی مذہب اہلبیت کو چھوڑا ہی ملا جلال دوانی شرح
عقائد عضدیہ مین فرماتی ہین کہ فرقہ ناجیہ تہتر مین سے طائفہ اشعریہ ہی اسلیے کہ
عمل اونکا اوپر اون احادیث صحیحہ کی سے ہے کہ جناب رسولخدا اور اونکی اصحاب سے
منقول ہین اور ظواہر احادیث سی تجاوز اور اپنی عقول پر اعتماد نہین کرتے مثل
معتزلہ کی اور نہ احادیث غیر اصحاب پر عمل کرتے ہین مثل شیعونکی کہ متابعت
کرتے ہین اونکی جو اپنی اماموں سی روایت کرتے ہین بسبب اسکی کہ معتقد اونکی
عصمت کی ہین مولوی عبد العلی صاحب شرح مسلم الثبوت مین فرماتی ہین کہ اجماع
اہلبیت حجت نہین ہی خلافاً للشیعہ بلکہ اہلبیت جائز الخطا ہین قد یصیبون وقد یخطئون
ویجوز علیہم الزلۃ وہی وقوعہم فی الذنب من غیر تعمد کما وقع من سیدۃ النساء من ہجرانہا

خلیفہ رسول اللہ حین منع فدک تھی موضع الحاجہ یہ ہی اعتقاد اہلسنت کا دربارہ ائمہ اہلبیت
کہ رتبہ اماموں کا کہین کم رتبہ اصحاب سے سمجھتے ہین اور اصحاب کی قول کو قابل
اعتبار جانتے ہین اور قول اماموں کا محل اعتماد نہین تصور کرتے اور شیعون پر
طاعن ہین کہ قول پر اماموں کی عمل کرتے ہین اور اونکو معصوم سمجھتے ہین اسی سبب سے خطبہ
کتاب مین معروض ہوا کہ لفظ اصحابہ کو آلہ پر بمذاق اہلسنت مقدم کرنا ضرور ہے
آپ فرمائیے کہ متمسک باہلبیت شیعہ ہین جو باعتراف تمہاری علما کی اقوال ائمہ پر
عمل کرتے ہین اور اہلبیت کو بنص آیہ تطہیر معصوم جانتے ہین اور اونکی اجماع
کو حجت سمجھتے ہین بلکہ ایک کی قول کا انکار بھی کفر جانتے ہین یا متمسک باہلبیت وہ
لوگ ہین جو اونکو خاطی سمجھتے ہین اور اونکا قول قابل اعتبار نہین جانتے اور صدور
ذنب او معصیت و سہو ہین غیر تعمد اونسے جائز بلکہ واقع سمجھتے ہین اور جناب بضعۃ الرسول کو معاذ اللہ
دعوای فدک مین کاذب اور گنہگار کہتے ہین کبرت کلمۃ تخرج من افواہھم ان یقولون الا کذبا ردّ ہین
خرافات کا کتاب سیف ماسح او طعن الرماح مین بخوبی کیا گیا ہی اس مقام پر ہمکو فقط اسقدر
بیان کرنا منظور ہے کہ باعتراف علماے سنیہ امامیہ اپنی اماموں کی مذہب
پر ہین شرح مواقف مین شریف جرجانی فرماتے ہین کانت الامامیہ اولاً علی مذہب
ائمتھم حتی تمادی الزمان فاختلفوا شہرستانی بھی کتاب ملل و نحل مین ضمن ذکر امامیہ
مین لکھتے ہین کانوا فی الاول علی مذہب ائمتھم فی الاصول ثم اختلفت الروایات عن
ائمتھم و تمادی الزمان اختارکل فرقۃ طریقۃ خلاصہ کلام یہ ہی کہ امامیہ ابتدا مین تو
اپنے اماموں کی مذہب پر تھے بعد اسکی زمانہ زیادہ گزرا پس بسبب اختلاف روایات
کی متفرق ہوکر مختلف ہوی اس سے صاف ثابت ہی کہ شیعہ مذہب ائمہ اثنا عشر پر ہے

تھے ولو ہ الا عبدا لیکن اہلسنت پس کبھی مذہب ائمہ پر نہ تھی ورنہ ذکر خصوصیت
ائمہ یا امیہ محض لغو ہوتا ابن اثیر کہ علمای اعلام اہلسنت سی سے ہے کتاب جامع الاصول
مین جسمین احادیث صحاح ستہ کے کئی ہین ذیل حدیث اِنَّ اللہَ یَبعَثُ لِہٰذِہِ
الاُمَّۃِ عَلیٰ رَاسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَن یُّجَدِّدُ لَہَا دِیْنَہَا یعنی خداوند تعالی ہر سیکڑے کے
سر پر ایک مجدد دین پیدا کرتا ہی فرماتی ہین کہ ضرور نہین ہے کہ مجدد دین ایک
ہی شخص ہو وَنَحنُ نَذکُرُ الاٰنَ المَذَاہِبَ المَشہُورَۃَ فِی الاِسلَامِ الَّتِی عَلَیہَا مَدَارُ
المُسلِمِینَ فِی اَقطَارِ الاَرضِ وَہِیَ مَذہَبُ الشَّافِعِیِّ وَاَبِی حَنِیفَۃَ وَمَالِکٍ وَ
ابنِ حَنبَلٍ وَمَذہَبُ الاِمَامِیَّۃِ یعنی اب ہم ذکر کرتے ہین مذاہب مشہورہ کو
الاسلام کا جس پر مدار مسلمین ہی اطراف روی زمین مین اور وہ چارون مذہب اہلسنت
کی ہین اور پانچوان مذہب امامیہ کا بعد اسکی مجددین ہر مذہب کا ذکر نام بنام
شروع کیا ہی یہانتک کہ کہا ہی کہ مائۃ ثانیہ مین مجدد مذہب امامیہ علی بن
موسی الرضا ہین اور مائۃ ثلثہ مین محمد بن یعقوب کلینی اور مائۃ رابعہ مین سید مرتضی
علم الہدی تھے اور بدیہیات جلیہ سی ہی کہ کل اہلبیت کا ایک مذہب تھا پس
جس مذہب کی مروج اور مجدد علی بن موسی الرضا تھی وہ ہی مذہب کل اماموں کا
تھا پس باعتراف علمای اہلسنت ثابت ہو گیا کہ مذہب امامیہ وہ مذہب ہے کہ جو کل اماموں کا
مذہب ہی نہ مذہب اہلسنت کہ وہ مذہب معاویہ کا اور جس بات کی خود علمای متقدمین
و متاخرین اہلسنت معترف ہین تعجب ہی جہلاسی اس زمانہ کی کہ کیونکر انکار کرتے
ہین اور کہتی ہین کہ مذہب امامیہ برخلاف اماموں کی ہے بالجملہ اگر کل شواہد
و دلائل لکھے جائین تو ایک کتاب ضخیم ہو لہذا مشتے نمونہ از خروارے حیز تحریر مین

آتا ہی قولہ برعکس نہند نام زنگی کافور اقول واقعی ہین مصداق اس مصرعہ کی اہلسنت
معاویہ ہین جنہون سے خلاف عرف بخلاف تصریحات اہل لغت مثل مجدالدین
فیروزآبادی وغیرہ اپنا نام شیعہ رکہا ہی شروع تحفہ اثنا عشریہ سے آپکو
اسکا پتہ ملا جاؤگیا کہ اوس مرد غزنوی اپنا نام شیعہ اولی رکہا ہی پس اگر اول سے
مراد خلیفہ اول حضرت ابی بکر ہین تو شیعہ ابی بکر نام رکہنا مناسب تہا جو
حدیث مین شیعۃ علیٍ ھم الفائزون ہوا اور اگر مراد شیعہ علی ہی
تو وہی ع برعکس نہند نام زنگی کافور اس مقام پر صادق آتا ہی قولہ مجہی گمراہ جانتی
ہین اقول حقیقت یہ ہی کہ آپ ہی تیسی ایسے ہی تہی کبہی شیعہ تہی کبہی سنی اب
کرستان ہونی آگے دیکہیی کیا رنگ بدلتی ہین قولہ دلائل عقلی کو ظاہر کرتا ہون
اقول دلائل عقلی ونقلی آپ کی سب سنی اوپر نقل ہو اخ کی ہین کما ستفضح عنقریب
انشاء اللہ قولہ اہل سنت کی مذہب کی خوبیون مین اقول مین بہی یہ رسالہ
فرقہ حقہ اثنا عشریہ کی مذہب کی خوبیون مین لکہتا ہون خدا کری کہ آپکے ستنی
بہائی اسکو نظر انصاف سی دیکہین اور اپنی باطل عقیدون کو چہوڑ دین اللہم آمین
ثم آمین قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام تمہید یہ سب پر ظاہر
ہی کہ دونو مذہب کا اصل اختلافی مسئلہ معاملہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالے
کا ہی کہ اہلسنت اونکو اچہا جانتی ہین اور شیعہ اونکو برا کہتی ہین بلکہ جس طرح
اہل سنت اونکو تمام امت ہی مرتبہ مین اعلی اور افضل اور ایمان اور اسلام مین
سب سی بہتر اور کامل جانتی ہین اوسیطرح پر شیعہ اونکو سب سی زیادہ تر برا اور
خراب حتی کہ کافر اور مرتد جانتی ہین پس درحقیقت یہی مسئلہ ایسا ہی جسپر دونو مذہب

کی حقیت اور بطلان کا مدار یہی ہے تقے اگر موافق اصول مذہب اہلسنت کی صحابہ
کا ایمان اور اسلام مین کامل ہونا اور مرتے دم تک اونکا اوسپر ثابت قدم رہنا
ثابت ہو تو بلاشبہ سنیونکا مذہب حق اور شیعون کا مذہب باطل اور اگر خلاف
اسکی اونکا کافر اور مرتد ہونا نعوذ باللہ من ذالک معلوم ہوا تو شیعونکا مذہب سچا
اور سنیون کا مذہب جھوٹا ہی اسواسطی ہم اول صحابہ کی فضائل بیان کرتے
ہین پھر خلافت راشدہ کو ثابت کرینگی پھر جواب مطاعن کا جو صحابہ پر نسبت امامیہ
کرتی ہین دینگے **یقول المتمسک بولاۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام**
اصل اختلافی مسئلہ ماخذ دین و ایمان ہے بعد جناب رسول خدا کی امامیہ کل
اصول و فروع کو ماخوذ کرتے ہین اہلبیت طاہرین سی کہ بموجب حدیث متفق علیہ
مثل اهلبيتي كسفينة نوح سفینہ نجات ہین اور بموجب حدیث متفق علیہ
اني تارك فيكم الثقلين كتاب الله وعترتي اونکا حکم ہرگز حکم
خدا سی جدا نہین ہوتا اور سابقاً شاہ عبدالعزیز صاحب کی عبارت نقل ہوئے
ہی کہ فرماتی ہین کہ در معتقدات دینی و احکام شرعی مارا پیغمبر حوالہ باین دو چیز عظیم القدر
فرمودہ است پس مذہبی کہ مخالف این دو باشد در امور شرعیہ عقیدۃً و عملاً باطل
و نامعتبر ست پس شیعونکا عمل قولاً و فعلاً اسی بات پر رہا جسکو چار و ناچار
شاہ صاحب کو بھی و لو کرہاً قبول کرنا پڑا ہی اور شیعون نے انہین کا دامن
تھاما اور از توحید تا معاد و از طہارت تا دیات انہین کی قول و فعل پر عمل کیا اور
انہین کی احادیث کو اپنا دین و ایمان جانا اور اہلسنت نی صحابہ اور تابعین اور
تبع تابعین کو ماخذ اپنی مسائل دین و ایمان کا ٹھرایا اگرچہ بعض انکی سی ناصبین

عداوت اہلبیت طاہرین اور قاتلین ذریت سید المرسلین اور مارقین اور قاسطین
اور ناکثین سے ہون جیسا کہ ملاحظہ رواۃ صحاح اور غیر صحاح اہلسنت سے ظاہر
ہے ہر چند جہال زبانی مدعی تمسک باہلبیت بھی ہوتی ہین مگر علمای اعلام
اونکی فخر کرتے ہین کہ ہم فقط منقولات صحابہ پر عامل ہین نہ مثل شیعون کے
منقولات ائمہ پر عامل ہین جیسا کہ ابھی اقوال ملا سعد تفتازانی اور سید شریف جرجانی
اور ملا جلال الدین دوانی اور حکیم شہرستانی وغیرہ سے بخوبی ظاہر کیا گیا اب ان دونون نحلون کی
اختلاف پر نظر کرنا چاہیی کہ اصول مین از توحید تا معاد اختلاف کثیر ہی اور اسیطرح
فروع مین از طہارت تا دیات اختلاف کثیر ہی پس اپنے جو اصل اختلافی مسئلہ فقط معاملہ
صحابہ ٹھہرایا ہی یہہ جو ہی اسلیئے کہ اگر بفرض محال مثل شریک الباری سب صحابہ عدول
ہی ٹھہر جائین اور برخلاف احادیث متواترہ مثل حدیث حوض وغیرہ کے اور
سیکڑون دلائل عقلیہ و نقلیہ کی جسمین کتب ضخیمہ تصنیف ہوئی ہین ناجی ہونا کل
صحابہ کا ثابت ہو جائے تو اس سے ماخذ مسائل اصولیہ و فروعیہ ہونا اونکا
ثابت نہوگا اسلیئے کہ عدم عصمت اونکی اتفاقی بین الامتہ ہی اور شیعون کے
نزدیک بجز اہلبیت معصومین کی کوئی ماخذ اصول و فروع نہین ہو سکتا پس کیونکر
ہو سکتا ہی کہ اسی ایک مسئلہ صحابہ کی طی ہونے سی رفع اختلاف لاکھون مسائل کا از توحید
تا دیات ہو جای اور اگر غرض آپکی اثبات حقیت احد المذہبین بلزوم خرق اجماع
مرکب ہی تو تخصیص مسئلہ صحابہ لغو ہی بلکہ ایک ادنی مسئلہ کا ثبوت مسائل مختلفہ
سی آپ کر دیجیی تو قصہ طی ہو جائیگا بسم اللہ ایک ترکیب وضو ہے کی
اب اسطرح سے ثابت کر دیجیی کہ آپکے خصم کو جای کلام نرہی بلکہ ایک جز ہی

وضوکا ت یعنے بطلان مسح اور وجوب غسل پا آپ ثابت کر دیجیے تو نہ آپ کے اور آپ کے امثال کی کلہ سے یہ بات خارج ہے کہ ادنی بات کا ثبوت کر سکین فما ظنک باصول المسائل وغوامضہا یہ آپ ناحق زق زق و بق بق کرکے اپنا سر پھراتی ہین اور دوسرونکی اوقات کو ضائع کرتے ہین قولہ معاملہ صحابہ کرام سے کہ اہلسنت اونکو اچھا جانتی ہین اور شیعہ اونکو برا سمجھتی ہین اقول اگر لفظ کرام صفت احترازیہ ہی اور مقصود اس سے احتراز ہی صحابہ لیام سے تو حاشا و کلا کہ شیعہ صحابہ کرام کو برا سمجھتے ہون بلکہ اپنی نزدیک جن لوگونکو لیام جانتی ہین اور اونکا لیام ہونا کتب فریقین سے ثابت کرتی ہین اونہین کو برا سمجھتی ہین اور اگر لفظ کرام کو مخاطب نی صفت کاشفہ ٹھرایا ہی اور مقصود یہ ہے کہ جملہ صحابہ کہ کلہم کرام ہین اہلسنت اونکو اچھا اور شیعہ کلہم کو برا سمجھتی ہین تو یہ بہی غلط ہی اسلئی کہ ہرچند مذہب جمہور اہلسنت کا یہ ہی کہ صحابہ کلہم عدول ہین جیسا کہ صاحب فتح المغیث علی ما نقل فرماتی ہین کہ الصحابۃ کلہم عدول وعلیہ الجمہور کما قال الآمدی وابن الحاجب انہم عدول کلہم مطلقاً وحکی ابن البر فی الاستیعاب اجماع اہل الحق من المسلمین وہم اہل السنۃ والجماعۃ علی ان الصحابۃ کلہم عدول انتہی ملخصاً یعنے کل صحابہ عادل ہین اور یہی مذہب جمہور اہلسنت کا ہی اور آمدی اور ابن حاجب نی بہی یہی کہا ہی کہ کلہم مطلقاً عدول ہین اور ابن بر نی استیعاب مین سبھی کہا ہی کہ عدول ہونا کل صحابہ کا مجمع علیہ اہلسنت وجماعت ہی اور صفحہ ۱۱ مین حضرت مخاطب کی کلام سی بہی سمجھا جاتا ہی یعنی سب ایمان لانیوالی کامل الایمان سے تھی لیس یہ بات کو شیعونکی نزدیک غلط ہے

ونعم ما قال مولانا و مقتدا الناس السید عباس شستری ادام اللہ ظلالہ ؎

ان الصحابۃ منہم المجہول ‌‌ و الہالکون المہلکون الغول

و منافقون نفاقہم مقبول ‌‌ عجبًا من القاب کیف تقول

ان الصحابۃ کلہم لعدول

مگر یہ مسلم ہی کہ یہ مذہب اہلسنت ہی لیکن شیعہ جیسا کہ ابھی ہمنے بیان کیا کل صحابہ کو برا نہین سمجھتی بلکہ بعضے ہی کو برا جانتے ہین خدا خیر کری آپ نی ابتدای تمہید سی فریب دہی عوام شروع کی اور ایسے گول باتین کہتی ہین جس سے یہی ظاہر ہوتا ہی کہ شیعہ کل صحابہ کو برا جانتے ہین حالانکہ صفحہ ۲ مین اسی کتاب کی آپ خود مقر اس بات کی ہین کہ امامیہ کی نزدیک فضائل کی مصداق صرف وہی اصحاب ہین جنکو علمای شیعہ نی قبول کیا ہے پھر صفحہ ۳ مین فرماتی ہین کہ مابہ النزاع درمیان ہمارے اور حضرات کی صرف یہ امر رہگیا کہ مراد اس سی تمام مہاجرین اور انصار ہین یا نہین بلکہ خلفای ثلثہ اسمین داخل ہین یا نہین اسنتے موضع الحاجۃ پس اسصورت مین مناسب یہ تھا کہ اسمقام پر بجای لفظ صحابہ کرام کی ثلثہ عظام اور خلفای نیک نام آپ فرماتی تا فریب عوام اور تطرق ابہام اور اوہام سے آپکا کلام دور رہتا قولہ تمام امت سے مرتبہ مین اعلی اور افضل اقول شیعہ بھی صحابہ مقبولین کو تمام امت ہی مین بعض الوجوہ اعلی اور افضل اور کامل تر جانتی ہین لیکن ویسا ہے بعض دیگر کو جو اہل نفاق و شقاق سی تھے یا بعد ایمان کی شیطان نی انکو طمع ریاست اور حب دولت دنیا مین ڈالکر بمصداق امنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا کی راہ دین و ایمان سے پھیر اکو بظاہر مصلحۃ زبان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کہتی ہے اونکو بہت برا اور بہت خراب جانتی ہین بلکہ کسی عاقل کی مجال نہوگی
کہ ایسونکو برا بھی باقی رہا کلام تعیین اور تشخیص ابرار و فجار مین تس بھی امر معرکۃ الآرا
مین الفریقین سے ہے بہت سی لوگونکو اہلسنت برا جانتے ہین اور شیعون کے
نزدیک اونکی برائی ثابت نہین ہے جیسی امثال مالک نویرہ کہ جنکو خلیفہ اول
نے زبردستی اہل ردہ ٹھہرا کر قتل کروا ڈالا اور امثال سعد عبادہ جنکی حق مین حضرت
خلیفہ ثانی قتل اللہ سعداً فانہ صاحب فتنۃٍ فرماتے تھی کما فی النہایہ اور بہت
سی لوگ بالعکس اسکے ہین یعنی شیعونکی نزدیک اونکی برائی ثابت ہی اور اہلسنت
اونکو اچھا جانتی ہین **قولہ** درحقیقت یہی ایک مسئلہ **اقول** درحقیقت کل مسائل
مختلفہ فی ما بین الفریقین کہ ضروریات ہر ہر فرقہ سی ہون ایسے ہی ہین تخصیص
اس ایک مسئلہ کی لغو بحت ہی کما بینا سابقاً اول مسئلہ مسائل دینیہ سی توحید
ہے اسمین دیکھیی کہ کسقدر باہم اختلاف ہی اہلسنت صفات کو زائد بذات سمجھتی
ہین اور لزوم تعدد قدما سے کچھ پروا نہین کرتی اور شیعہ اسکو عین شرک جانتی
ہین اہلسنت خلافاً للنص الصریح لا تدرکہ الابصار روت خدا کی قائل ہین اور کہتی
ہین کہ ہم خدا کو کا لقمر فی لیلۃ البدر دیکھین گی شیعہ اسکو منافی لیس کمثلہ
شی ہو کے جانتے ہین اہلسنت خالق عادل کو جابر اور بندونکو مجبور سمجھتی ہین شیعہ
اسکو ظلم قبیح جانتے ہین الغرض اصولاً و فروعاً ہزارون مسئلہ مختلف فیہ مین کہ مدار
حقیت اور بطلان ہر ایک پر ہو سکتا ہی کل حزب بما لدیہم فرحون تخصیص مسئلہ صحابہ
بیکار ہی نہ شیعہ کبھی تبعیت اہلبیت نبوی سے جنکو معصوم جانتے ہین اور اونہین
کے منقولات پر کہ تا قلین اونکے ہر ہر طبقہ مین ہزار ہا ہین عمل کرتی ہین

دست بردار ہونگی نہ سنی تبعیت ابو الحسن اشعری اور ابو حنیفہ اور امثال اونکی سے
ہاتہہ اوٹہا وینگی ستے یظہر اللہ حجتہ المنتظر صلوات اللہ علیہ وعلی آبائہ الکرام بالیالی
اللیالی والایام اللہم عجل ظہورہ واتمم نورہ ولوکرہ المشرکون انہم یرونہ بعیداً ونراہ
قریباً قولہ اگر موافق اصول مذہب اہلسنت کی اقول اگر غرض اس عبارت
سقیم سی یہ ہی کہ ثبوت ایمان حضرات ثلثہ نبابر اصول مذہب اہلسنت سے
ہو جائی تو شیعہ اوس اصول کو غیر معقول اور غیر مقبول جانتی ہین اور اگر غرض
یہ نہین ہے تو عبارت کی تصحیح فرمائیے کہ ایہام خلاف مقصود اوس سے دفع
ہو جاوے قولہ اسواسطی اول ہم صحابہ کی فضائل اقول نبابر اسکی ہمکو بہی ضرور
ہو گا کہ بمقابلہ اونکے ہم حضرات ثلثہ کی رذائل بیان کرین پہر خلافت غیر راشدہ
کو باطل کرین پہر جواب مطاعن کا جو اہلسنت دیتی ہین رد کرینگے الغرض در پردہ
دوستی اہلسنت آپ نے سنیونکی ساتہہ برا سلوک کیا کہ اونکی پیرون کو فضیحت کرنیکا
ارادہ کیا جاہل تو قبل ظہور تنفر آپ سی بہت خوش تہی مگر شاید عقلائے اہلسنت اسکو
پسند نہ کرتی ہونگی ؎ چو سنگ انداختی بر سوی دشمن حذر کن کند را حبس نشستے
قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام دلائل عقلی صحابہ کی فضیلت مین
پہلی دلیل یہ بات سب جانتی ہین کہ جب پیغمبر خدا کو خدا نی عرب مین مبعوث کیا اور مکہ
معظمہ مین اول حضرت کو اظہار نبوت کا حکم دیا تو اوسوقت مین سب لوگ کافر اور
مشرک تہی اور آپکی عزیز اور قریب اور رشتہ دار اور بہائی بند اس خبر کو سنتی ہی
آپکی دشمن ہو گئے تہی اور آپکی تکذیب کرتے تہی کوئی مجنون کہتا تہا کوئی دیوانہ بتاتا
تہا نعوذ باللہ من ذلک اور چہہ برس تک باوجود دعوت اور اظہار معجزات کی

صرف چند آدمی جو چالیس سے کم تھی مسلمان ہوی مگر چھ برس کے بعد کسی قدر
جماعت مسلمانونکی ہوگئے اور دعوت عام اسلام کی علانیہ ہونے لگی اور ارکان دین کو
حضرت نبی علی رؤس الاشہاد ظاہر کرنا شروع کیا تب اہل مکہ نے یہانتک تکلیف اور
ایذا دینی شروع کی کہ آخر مکہ کو چھوڑنا اور مدینہ کو ہجرت کرنا پڑا اور بعد آہستہ آہستہ
دین اسلام کی ترقی ہونی شروع ہوئی اور پھر اس قدر جلد اسلام پھیلا کہ چند سال کے
عرصہ مین سیکڑون سے ہزارونکی اور ہزارون سے لاکھونکی نوبت آگئی اور جماعت
کی جماعت اور فوج کے فوج دین خدا مین داخل ہوگئی پس غور کرنیکا مقام ہے کہ
جن لوگون نے ابتداء دعوت مین اسلام قبول کیا اور سب سے پہلے پیغمبر خدا کی کہنے کو
سچ جانا اور اول ہی اول آپکی نبوت کو تصدیق کیا اور بلا توقف اور بلا تامل کلمہ شہادت
پڑھا اور بغیر صلاح اور مشورہ اپنی عزیزون اور رشتہ دارون کی قدیمی دین کو چھوڑ دیا
اور اپنی بھائی بندونسی علحدہ ہوکر اول ہی اول آپکا دامن رحمت پکڑا اور اپنے
دوست آشناؤن سے مخالفت کرکی غاشیۂ اطاعت نبوی اپنی دوش پر رکھا تو
ایسے لوگون کی اسلام کا جو سبب تھا کہ یک وقتمین اپنی باپ دادا کی دین کو چھوڑ کر
نئی دین مین آگئے کوئی نہایت قوی سبب ہوگا ورنہ یہ بات سب جانتی ہین کہ
اپنے قدیم دین کا چھوڑنا اور نیا دین اختیار کرنا نہایت ہی مشکل ہوتا ہے اور اپنے
عیش و آرام کا ترک کرنا اور مصیبت اور ایذا مین پڑنا اور تکلیفین اوٹھانا بلا کسی
خاص سبب کی کسیکو گوارا نہین ہوتا پس اگر ہم اون اسباب کو سوچین جن سے
اول اول صحابہ نے دین قبول کیا تو صرف دو سبب معلوم ہوتے ہین یا دین کی خواہش
اور نجات کی امید یا دنیا کی طمع اور مال و دولت کا لالچ اگر پہلی سببکو ہم تسلیم کرین

اور اوس کو مانین کہ صحابہ نی اپنی نجات کی امید پر دین اسلام قبول کیا تہا اور حضر
خدا کی رضامندی سے کے لئے اپنی گہر بار کو چہوڑا تہا تو ہماری وہم مین بہی یہ بات
نہین آتے کہ پہر ایسی لوگ کسیوقت مین اوس دین سی پہر گئی ہون اور کبہی
اونہون نی اوس محبت کو جو ایمان اور اسلام کی ساتہ تہی دل سی نکال دیا ہو بلکہ
ہم یقین کر سکتے ہین کہ جن لوگون نی صرف خدا کی رضامندی حاصل کرنیکی لئے
اسلام کو مصیبت اور تکلیف کیوقت اختیار کیا ہوگا اور برسون اوسی کی لئے
رنج اور دکہہ اوٹہائی ہونگی وہ کبہی اوس دین سے نہ پہری ہونگے بلکہ
مرتے دم تک اوسپر ویسے ہی ثابت قدم رہین
ہونگی اور اگر ہم دوسری سبب پر نظر کرین کہ وہ لوگ دنیا کی طمع پر اور مال و
دولت کی لالچ سے مسلمان ہوئی ہون تو یہ ایسی بات ہی کہ جسکی نسبت ہم فرضی
خیال ہی نہین کر سکتے اور نہ کوئی شخص جسکو ایمان اور عقل اور شرم کا پاس ہوگا
اسکو خیال کر سکتا ہے اسلئی کہ ابتداء اسلام مین جو کچہ دنیا کی طمع تہی وہ ظاہر جو کچہ
دولت و مال سے کے حرص تہی وہ معلوم پس ثابت ہوا کہ صحابہ کا ایمان لانا اور مسلمان
ہونا صرف نجات آخرت کی امید پر تہا اور جب اوس امید پر ایمان لانا اونکا ثابت
ہوا تو پہر اوس سے پہرنا اونکا غیر ممکن تہا **بقول المتمسک بولایۃ علی بن
ابیطالب علیہ السلام** جو شخص کہ متمذہب بمذہب اشعریہ ہو کیونکر وہ متمسک
بدلائل عقلیہ ہو سکتا ہی اسلئے کہ اونکو حسن و قبح عقلی سی انکار ہجت ہی پس اگر
آپکی عقل ناقص سے کچہ دلائل زخرف ایجاد بہی سکئے تو بنابر اصول اہلسنت قابل
صحت نہین ہو سکتی مع قطع النظر عن ذالک پس نفس اس طول تقریر کا یہی ہے

کہ جو صحابہ اوائل زمان دعوت مین ایمان لائے ضروری ہی کہ واسطی آخرت بہی ایمان لائی ہون
اور جو لوگ کہ واسطی آخرت ہی کی ایمان لائی ہون ضروری ہی کہ مرتے دم تک اوس دین پر رہین
پس اگر یہ تقریر تمام ہو تو والات نکر سکے مگر اوپر حسن وخوبی بعض صحابہ کی ولا انکو اعتقاد ہو اور یہ
خوبی کل صحابہ کی ہے یا کہ دعوی آپکا ہے کہ کل صحابہ عدول ہین باقی رہے گفتگو
اسمین کہ ثلثہ اہل سنت اول زمانہ دعوت مین ایمان لانیوالو مین سے تھی پس
شیعہ انکو مسلم ہی نہین رکہتے خصوصاً سابق الاسلامی حضرت خلیفہ اول تو کتب
شیعہ سے بالکل باطل ہے بلکہ کتب مخالفین بہی اوسکی خلاف پر شاہد ہین
شیعہ اہلبیت عصمت وطہارت سے کافی الامالی ناقل ہین کہ سات برس
تک جناب رسول خدا کی پیچہے بجز علی بن ابیطالب اور جعفر بن ابیطالب سے کے
کوئی نماز پڑہنے والا نتہا بلکہ ایمان لانیوالی سر آنحضرت ابیطالب اور علانیہ حضرت
حمزہ اور عبیدہ اور ابوذر غفاری اور عمر ابن عبسہ سلمی اور زید بن حارث اور خباب
ابن الارت اور خالد بن سعید وغیرہم سے تہے جب اسلام کو یوماً فیوماً ترقی شروع
ہوئی تب اہلسنت کی شیخین نے بہی بظاہر قبول اسلام کیا اور عقل کسی عاقل
کی اسکو مستبعد نہین جانتی کہ اگر کوئی اولوالعزم کمر اوپر اولوالعزمی کی باندہے
اور اوسکا امر یوماً فیوماً ترقی پذیر نظر آوے تو بعضے عقلا بہی بطمع حصول مدارج
دنیوی اوسکا ساتہ دیتے ہین بدین امید کہ ہرگاہ اوسکو کوئی ثروت اور ریاست
ہاتہ لگی تو ہمارا بہی کچہ بہلا ہو جاویگا چنانچہ ابتدای ریاستون اور سلطنتون
مین ہمیشہ ایسا ہے واقع ہوا جیسا کہ اہل تواریخ پر مخفی نہین ہے اور
جبکہ خیال عقلا کا یہ ہو خصوصاً تمسک باستغناء الفقراء آنکہ کتب مخالفین سے کے

خلیفۂ اول وثانی سے بہی قایل ہے کہ اوسنے کہا کہ جمہور المحدثین لم یذکروا ان
ابا بکر اسلم الا بعد عدۃ من الرجال منہم علی بن ابیطالب وجعفر اخوہ وزید بن حارثہ
وابوذر الغفاری وعمرو بن عنبہ السلمی وخالد بن سعید بن العاص وخباب ابن الارث
وغیرہم انتہی اب ہم بحث کرتی ہین آپکے صغریٰ اور کبریٰ دلیل مین کہ دونون
ممنوع ہین لیکن صغریٰ پس اسوجہہ سی کہ آپ فرماتے ہین کہ جو اوائل دعوت
اسلام مین ایمان لاے ضرور ہی کہ واسطی آخرت ہی کے لای ہون ہم
کہتے ہین کہ لا نسلم یہ ہرگز ضرور نہین بلکہ جائز ہے کہ بعضے آخرت کی واسطے
ایمان لائے ہون اور بعضی بطمع اوس دنیا کی کہ حصول اوسکا زمانۂ آیندہ مین
مرجو تہا علی الخصوص جو لوگ کہ علاوہ قرائن حال اولوالعزمی صاحب دعوت اور
حمایت رئیسان قوم وقبیلہ مثل ابوطالب اور امیر حمزہ وغیرہ موافقین سی بلکہ بحمیت
قومیت امثال ابولہب تک مخالفین مین سے جیسا کہ شعب ابوطالب مین کل بنی
عبد المطلب اور کل بنی ہاشم شریک حراست جناب ختمی مآب تہی کوئی امر خاص بہی
بہی باعث اونکی طمع اور امید کا ہو جیسا کہ شیخین اہلسنت کیواسطے ہوا کہ کاہنین
اور منجمین یہودی اونکو خبر دیتے تہی کہ قریب ہی کہ ایک شخص مدعی نبوت ہو اور
امر اوسکا ترقی پذیر ہو اور جو لوگ کہ اوسکا ساتہہ دین اور اوسکے دین مین آئین
وہ معزز اور مکرم اور مخالفین اوسکے خوار اور زار رہون اور یہی حضرت شیخین کو
بشارت دی تہے کہ اگر تم دونون ایمان لاؤگے تو تمکو ایک سلطنت سے
بخلافت حاصل ہوسکے گی یہی وجہہ ہوئی کہ شیخین کے ایمان ظاہر لانیکے

[illegible] آیا یہ تقریر ہماری سب جنسے ہی

اوپر منع کلیت صغریٰ کے آب ہم یہ تقریر آخر کہتے ہین کہ صغریٰ مین لفظ ایمان جو مستعمل ہوا اگر مراد اوس سے ایمان حقیقی ہے اور غرض یہ ہے کہ جو لوگ اوائل دعوت مین ایمان حقیقی لائی وہ ضرور ہے کہ آخرت کیواسطے لائی ہون تو یہ کلیہ مسلم ہے مگر خصوصیت اوائل دعوت کی لغو ہے بلکہ اوائل اور اواخر سبکا حال یکسان ہے اور آپکی ثلثہ کیواسطے یہ کلیہ کچہ نفع نہین پہنچاتا اسلئی کہ ایمان حقیقی اونکا اول بحث ہی شیعہ اونکی ایمان کو بجز ایمان ظاہری کے کبھی ایمان حقیقی ہونیکی قائل ہی نہین ہین اور اگر کہیئے کہ ایمان ظاہری لانیکی کیا وجہ تو ہم کہین گے وہی طمع حصول دنیا زمانہ آینده مین جو بقرائن حال اور بقول کاہنین ملحوظ نظر کرامت اثر تھے جیسا کہ آپ خود حملۂ حیدری سے ناقل ہین ؎

دگر وعظ و ارشاد و براہین حق
نکردی ولی کار در مشرکان
نمودی اثر گفتہ اش گاہ گاہ
یکی بہر دنیا یکی بہر دین
چنین است فی نیانہ بود آن زمان
کہ دین محمد بگیرد جہان
یکی کرده ایمان ازین رہ قبول

در ابطال اصنام و اثبات حق
بخواندی ہمی ایم از کلام مجید
کہ بگذاشتی یک دو کس پا براه
نباو ان رسد گر بگیرد خطا
ولی بود آینده منظور شان
ہمہ پیروانش بعزت رسند
یکی شخص بہر خدا و رسول

نمودی حبیب خدای جہان
بران قوم آیات وعد و وعید
ولیکن نہ جملہ ز راه یقین
کہ دنیا کجا بود با مصطفا
خبر داده بودند چون کاہنان
تمام اہل انکار ذلت کشند

اور اگر صغریٰ مین ایمان ہی مطلق ایمان مراد لیا ہے اعم اس سی کہ ظاہری ہو یا حقیقی تو ایسی ایمان عام کا آخرت کی لیے ہونا ایسا بدیہی البطلان ہے کہ قابل ضحک صبیان اور نسوان ہے

لیکن کبری آپکے دلیل کا پس آپ کہتی ہین کہ جو لوگ وعطی آخرت کے ایمان

لائے ہون ضرور ہی کہ مرتے دم تک راہ دین سے نہ پہرین ہم کہتے ہین

کہ یہ ہی کلیہ آپکا جیز منع مین ہے کیون نہین جائز ہے کہ ایک زمانہ مین عقل اوسکی

درست اور مزاج اوسکا صحیح ہو اور ایمان للآخرۃ لایا ہو اور بعد اوسکے بوجوہ واسباب

خارجیہ یا داخلیہ مثل صحبت ہای بد یا غلبہ حرص وحسد یا مستی دولت وثروت یا طمع

حکومت وریاست یا عجب وکبر وغرور یا قلت صبر بر نوائب دہور یا غلبہ شہوات

نفسانی یا خدع وفریب شیطانی طریقہ استقامت کو چھوڑکر راہ اعوجاج اختیار کری

الغرض انسان کے ایک طریقہ پر تا دم مرگ رہنے کی لئے کوئی دلیل نہین

قایم ہو سکتے ابہی چھٹی سطر صفحہ ۲ اوسی مین آپ خود ہی فرماچکی ہین لیکن شیطان

نی بعد ایمان کے اکثر مسلمانونکو بہکایا کیون حضرت کیا آپ جلد بات بھولجاتی

ہین نہین معلوم اس اختلال حواس کے کیا وجہ ہی اور اسقدر تناقض اور تہافت

کلام کا کیا باعث ہی اب ہم آپ سی پوچھتی ہین کہ آیا شیطان کا بہکانا مخصوص

آپ ہی کے سی لوگون کیواسطے ہی یا صدر اول مین بہی شیطان کو مداخلت

تہی اگر تہی تو آپ کا کلیہ باطل ہو گیا اور اگر نہ تہے تو ان کی شیطانا یعتر سنہ

فان زغت فاستقیموا نے کی کیا معنی ہین کما اعترف بہ فضل ابن روزبہان فی

کتابہ ابطال الباطل افسوس ہے کہ جسوقت حضرت صدیق اکبر بر سر منبر یہ ارشاد

فرماتے تہی کہ اوس شخص پر شیطان سوار ہوتا ہے تو اوسوقت مین کہ ئے

آپکے دستارون مین سے حاضر مجلس معلی نہ تہا کہ آپکی تحقیقات گوش گزار

خلیفہ صاحب کرتا اور دست بستہ بصد ادب عرض کرتا کہ خلیفہ صاحب آپ غلط

فرماتی ہین ہمارے دوست میان مہدی صاحب نی تحقیق اسکے کی ہی کہ
صدر اول سکے پاس جو کلمہ فقط ایمان واسطے آخرت کی لائے ہین
شیطان کہان مداخلت سہے اور اسعورتمین فرماتا جناب رسول خدا کا
حق حضرت عائشہ مین قد جاءک شیطانک اور من ہنا یطلع قرن
الشیطان کما فی صحیح مسلم محض غلط ہوا جاتا ہے اسلئی کہ شیطان کو
وہان کیا دخل تہا اور حدیث ان الشیطان یفر من ظل عمر بھی بیکار ہے
اسلئی کہ جب کسی کی پاس شیطانکو دخل نہ تہا تو تخصیص عمر کے لغو ہوگئی اور
اگر فقط عمر ہی سے شیطان ڈرتا تہا تو وہ حضرت کی خدمتمین مشرف ہوتا ہوگا
تو بھی تخصیص صدر اول بعدم مداخلت شیطان باطل ہوگئی اور خدا خود
مداخلت شیطان کو صدر اول مین بیان فرماتا ہے حیث قال فی قصۃ
احد حین انہزموا و ترکوا الرسول ان الذین تولوا منکم یوم التقی
الجمعان انما استزلہم الشیطان ببعض ما کسبوا اور اسمین کچہ شک نہین کہ روز احد کی
فرار یون مین حضرت عمر سے بہی تہی بلکہ خود فرماتی ستہے لقد رایتنی یوم احد وانا
اعدو فی الجبل منہزما مثل اروی یعنے مین مثل مادہ بزکوہی پہاڑ ونپر اوچکتا تہا
کما فی الدر المنثور للسیوطی و نقل عن کنز العمال لما کان یوم احد ہزمنا وفررت
حتی صعدت الجبل فلقد رایتنی انزو کانی اروی یعنی روز احد ہزیمت کہائی
ہمنے اور بہاگا مین یہانتک کہ پہاڑ پر چڑہ گیا مین پس پایا مینے اپنی تئین
اوچکتا ہوا مثل بزکوہی کی انتہی پس آیہ شریفہ سے کذب حدیث ان الشیطان
یفر من ظل عمر سے ثابت ہوگیا اب ہم جواب اجمالی دیچکی پس مناسب معلوم ہوا

کر اُنکی فقرات سے شگفتے بہی کرین قولہ سب لوگ کافر اور مشرک تہی اقول اس
قصہ خوانی حضرت مخاطب لاثانی سے بجز اظہار تاریخ دانی اور کوئی مطلب
نہین ظاہر ہوتا خصوصًا مقام استدلال مین سب بے سند باتین کہنی بجز کمشار سے
کی کس چیز پہ محمول ہو عالیجاہا ہو سکتا ہے کہ یہ کلیہ آپکا کہ کل آدمی کافر اور مشرک
تہے کوئی منع کرے اور کہی کہ امثال جناب امیر علیہ السلام جنکو اہل سنت
کرم اللہ وجہہ فرماتی ہین سے یعنے خداوند تعالی نی انکی وجہ مکرم کو سجدہ اصنام سی
بچایا مثل شیوخ کبار کی نہ کافر تہی نہ مشرک تہی اور عذر خوردسالی غیر مسلم ہے
اسلئی کہ تکلیف اعتقادی غیر تکلیف اعمالی ہے اور باوجود اسکی بعض روایات
معتبرہ دال ہین اسپر کہ سن شریف انحضرت کا پندرہ برس کا تہا اور بنابر مذہب
حق ابوطالب بہی ویسی ہی تہے کہ وصایای انبیائی سابقین کو تفویض جناب
رسول خدا فرمایا پس علمای آل محمد انکو کافر جانتے ہین نہ مشرک بلکہ احادیث مین
انکو تشبیہ بمومن آل فرعون کہ جسکی حق مین جناب باری سے یکتم ایمانہ فرمایا
ہے دیگئی ہی اور اسیطرح علمای نصاری جو مشرف باسلام ہوئی کہ جنکے
شان مین جناب باری سے فرمایا منھم قسیسین و رھبانا وانھم لا
یستکبرون ٥ واذا سمعوا ما انزل الی الرسول تری اعینھم تفیض من الدمع مما عرفوا
من الحق ہم انکو اپنے دین کا مومن سمجھتے ہین آپ چاہین کافر کہین چاہین
مشرک کہین شاید کہ حدیث سیدا قسیسین سے فی الجنۃ حق عم حضرت خدیجہ مین آپکے
نظر مبارک سی نہین گذرے الغرض کلیہ آپکا باطل ہے ہر چند ہمکو تعرض کرنا امثال
ایسے مقامات کا کچھ ضرور نہتہا اسلئے کہ اصل مطلب سے ہماری ان قصہ خوانیونکو

کچھ علاقہ نہین ہے لیکن بنظر اسکی کہ آپکی لغو بیانی سب پر واضح ہو جاے بعض مقامات
پر ہمنے تعرض اسکا کر دیا ہی قولہ آپ کی دشمن ہو گئے اقول یہ قول بھی مثل
قول سابق کے لغو ہی ہرگز سب دشمن نہین ہوئی جناب امیر علیہ السلام مثل عمر کی
کب دشمن تھے حضرت ابوطالب جو حافظ اور حارس جناب رسول خدا تھے
کب دشمن تھے حضرت امیر حمزہ جسنے امثال ابو جہل کے موچہو نمین مشیمہ ملوایا
کب دشمن تھے حضرت سلامت ذرا بھی تو شہب تیز گام زبان کو لگام دیجئے
شتر سنے مہار ہونا مناسب نہین ہی اپنے خصم کی سامنی بات سمجہہ بوجہہ کے
موںہہ سی نکالیئے قولہ کوئی مجنون کہتا تہا کوئی دیوانہ بتاتا تہا اقول مجنون اور
دیوانہ کہنے والی خود مجنون اور دیوانے تہی عقلا اوس زمانی کی حجت ہای شافیہ
کو سنتی تھے او معجزات کو دیکھتی تھے اور ایمان بصدق دل لاتی تہی گو ایسے
لوگ قلیل ہون مثل سلمان اور ابوذر و مقداد و عمار یاسر وغیرہم کے وقلیل من
عبادی الشکور قولہ دعوت عام اسلام کی علانیہ ہونگی اقول اس تقریر دلپذیر سے
صاف ثابت ہی کہ پیشتر اس سے دعوت علانیہ نہ تہی بلکہ باستتار من الاشرار
سیما من اشد الکفار تھے اور یہی اخفا اور استتار مثل استتار فی الغار کی قسمے
از تقیہ ہی جسکے نام سی آپ کی طبیعت جل بن کر خاک ہو جاتی ہے اور چند
نیز اوچہل اوچہل کے آپ زمین پر گرتے ہین اگر یہ بات یعنی سچ کہی تو برا ماننے
کہ آپ نی موںہہ کی بہل ٹہوکر کہائی اور اگر آپ کی سمجہہ مین خلاف واقع ہے تو
قصور معاف کیجئے کہ اپنی اپنی سمجہہ ہے قولہ بلا تامل کلمۂ شہادت پڑہا اقول
ظاہرا یہ ایمان لانا اون بزرگون کا ہے مثل فلتہ بیعت بکری واقع ہوا تہا

سبب جسکے حق مین خود حضرت عمر جو بانی اس فلتہ کی ستھے فرماتی ہین فمن عاد اسلے
بیان
مثلہا فاقتلوہ کما فے صحیح البخاری والنہایہ والملل والنحل وغیرہ ورنہ بی غور وتامل
کسے امر کا اختیار کرنا دلیل سفاہت ہی خداوند تعالی حکم فرماتا ہے کہ حضرت
دین مین غور وفکر کرو قل انما اعظکم بواحدۃ ان تقوموا للہ مثنی وفرادی ثم
تتفکروا ما بصاحبکم من جنۃ فکر وتامل موجب ایمان تحقیقی ہی کہ وہ زوال پذیر نہین ہی
اور جو شخص کہ دین تحقیقی نہین رکھتا ہو اوسکو مثل حضور والا کی ایک دین سے
طرف دوسری دین سکے بدل جانا کچہ بات نہین ہے ظاہرا صحابہ مرتدین کا
ایمان مثل آپہی کی ایمان کی ہوگا کہ اونہون سنے بلا تامل وفکر اختیار کیا تہا ہی
وجہ سی وہ راہ دین سے بہت جلد پہر گئی گو انکی تشخیص اور تعین مین ہمارے
آپکی اختلاف ہی آپ اہل ردہ کو کہتے ہین اور ہم دوسرون ہی کو کہتے ہین
والعاقل تکفیہ الاشارہ قولہ کوئی نہایت قوی سبب ہوگا اقول قوت اور
ضعف سبب موقوف اوپر استعداد کی ہی جیسی جسمین استعداد ہے ویسا ہی اوسکی سلئے
سبب چاہئی اور وہ بہی ہر شخص کیواسطی مختلف ہی کیسکو ہتیاس بہت جیسی اکثر نصرین
کو کسیکو طمع مال ومنال دنیا کسیکو طمع عزت ومنزلت کسیکو طمع ریاست وحکومت
کسیکو طمع آخرت پس جیسا مادہ اور جیسی استعداد قوی ہوگی ویساہی سبب ضعیف کافی
ہوگا اور جسقدر کم ہوگی اوسیقدر سبب قوی کی احتیاج ہوگی پس ہر شخص کی سلئے
سبب قوی کی ضرورت نہین ہی یہ بہی فرمانا آپکا غلط ہوا قولہ نہایت ہی مشکل ہوتا ہے
اقول مگر آپکی سی متلون المزاج کو تو کچہ مشکل نہین نظر آتا ہی بہت سی سفہا کو دیکہا کہ دن
رات مثل گرگٹ کی رنگ بدلتی رہتے ہین جسطرف کچہ بہی منفعت دنیا اور خوشی

۷
سبب نسبت کرنا [illegible] بعد [illegible] قابل [illegible] ہو [illegible] قابل قتل [illegible] فتنہ [illegible] ۱۲ منہ

نفسانی سے کے موافقت پائی اوسطرف تعالی سے کے یکین کیطرح جہک پڑی ہرچند
زبانسی نکالنا ترک ادب ہی مگر شیعو نکا گمان جو آپکی نزدیک سراپا باطل ہے
حق خلفای راشدین مین ایسا ہے ہی چنانچہ خطبہ شقشقیہ مین کہ باقرار مجد الدین
فیروزآبادی وابن اثیر وغیرہ کلام جناب امیر علیہ السلام سے ہے بیان عہد عمری مین
مذکور ہی سے فمنی الناس لعمر اللہ بخبط و شماس وتلون واعتراض اور بہی مشکوۃ شریف
اور نہایہ ابن اثیر اور ازالۃ الخفا مین حدیثین میلان حضرت خلیفہ ثانی کی طرف
یہودیت ونصرانیت کی مذکور ہین سب کہے نسخہ من التوراۃ لاتی ستے اور جناب رسول خدا
کو پڑہکر سناتی ستے تہے کہ جس سی رنگ چہرۂ مبارک غیظ وغضب سی متغیر ہوجاتا تہا اور
فرماتی تہی والذی نفس بیدہ لو بدا لکم موسیٰ ع لاتبعتموہ یعنی قسم ہے
اوسکی کہ جان محمدؐ جسکے قبضہ قدرت مین ہی اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام تمہاری
واسطی ظاہر ہون تو ہر آئینہ تم متابعت اونکی کروگی اور کبہی خدمت اقدس مین
عرض کرتی ستے تہے کہ ہمکو احادیث یہود بہت پسند آتی ہین اگر آپکی رای مبارک مین
آئی تو ہم اسمین سے کچہ لکہین اور جناب رسول خدا جواب مین فرماتی تہی امتہوکون
انتم کما تہوکت الیہود والنصاری بعد ما جئتکم بیضاء نقیۃ
ولو کان موسیٰ حیا ما وسعہ الا اتباعی فی النہایۃ التہوک کالتہور ہو الدخول
فی امر بغیر رویۃ یعنی بے سمجہی اور بن سوچی کسی باتکو اختیار کرنا وقیل التہوک
التحیر بعضون نی تفسیر تہوک بہ تحیر کی ہے الحاصل وہ حضرت فرماتی تہی کہ تم لوگ
مثل یہود ونصاری متحیر ہو یا کہ سمجہی بوجہی سے چلتے ہو آیا مین تمہاری واسطی طریقہ پاکیزہ
روشن نہین لایا ہون اور اگر حضرت موسیٰ ع آج زندہ ہوتی تو بجز میری اطاعت ومتابعت

کی اونکو چارہ نہوا و فی النہایۃ فی حدیث آخران عمر اتی بصحیفۃ اخذہا من بعض اھل
الکتاب فغضب رسول اللہ وقال متہوکون فیہا یا ابن الخطاب بالجملہ تزلزل الایمان
ہونا خلیفہ صاحب کا اسی سبب سے تہا کہ بے فکر و تامل ایمان لائے تہے اگر ایمان مین
ثابت القدمی ہوتی تو ہزار موسیٰ آتے تو اونکا قدم نہ ہٹتا حالانکہ جناب رسولخدا
بقسم شدید فرماتے ہین کہ اگر موسیٰ ظاہر ہوتی تو تم بیشک ملت اسلام بیضاء نقیہ
کو چھوڑ دیتے اور یہودیت کو اختیار کرتے علاوہ اسکے تزلزل ایمانی حضرت
خلیفہ ثانی تو ماجرای روز حدیبیہ سے علی ما فے الصحاح والسیر خود اونکی اقرار
سے ثابت ہے کہ فرماتی ستے کہ جیسا کہ شک آج مجکو نبوت مین ہوا ایسا کبھی
نہین ہوا اس سے صاف ظاہر ہے کہ شک ہمیشہ تہا مگر اوس روز او بڑہ گیا تہا
کما نقل عن زاد المعاد للعلامۃ ابن القیم اور عجب تر شارح نووی سے ہے کہ قول
عمر کو فعلت است رسول اللہ فرماتی ہین کہ یہ کہنا از راہ شک نہ تہا بلکہ از راہ غیظ و
غضب بہ ردوین تہا سبحان اللہ خود قایل تو اقرار کری کہ مجکو شک ہوا اور راوسکے
محبین فرماوین کہ شک نہین ہوا وہی مثل صادق ہے کہ مدعی سست گواہ چست
کیا دینداری ہے کہ فعل رسول اللہ موجب غیظ و غضب ہو بہر کیف اب خدا کو
حاضر و ناظر جانکی فرماسیے کہ ایسی طبیعت اور مزاج والونکو ایمان لانا اور ایمان سے
پہر جانا کونسی مشکل بات ہے کہ جسکی لئے سبب قوی کی آپ خواہان ہین قولہ تو صرف
دو سبب معلوم ہوتی ہین اقول کوئی دلیل عقلی او نقلی انحصار پر قایم نہین ہوتی
کیون نہین جائز ہے کہ سفاہت اور تلون طبعی باعث اسکا ہوا اور کیون نہین جائز
ہے کہ دیگر اسباب خارجیہ یا داخلیہ سبب ہون کما مر قولہ صحابہ نے اقول

اگر مراد صحابہ سے کامل الایمان مثل ابوذر و سلمان ہین تو ایمان لانا اونکا واسطے آخرت
کی سلامتی الغیر یقین ہے اور اگر مراد وہ اصحاب ہین جو ہمیشہ متزلزل الایمان رہے
اور مصداق امنوا بافواھھم ولم تؤمن قلوبھم و لما یدخل الایمان فی قلوبھم
کے تھے تو اصل ایمان ہی اونسے منتفی ہے فضلاً عن کونہ للآخرۃ قولہ تو ہمارے
وہم مین بھی یہ بات نہین سماتی اقول واہمہ خلاق صور باطلہ ہے اور یہ توہم آپکا
سراسر باطل ہے عقل عقلاً حکم کرتی ہے اسبات کا نہ فقط حکم صحیح امکانی بلکہ حکم
وقوعی اتفاقی کہ اکثر ہوا کہ ایمان لانیوالون اور ایذائین اوٹھانیوالون نے بخواہشہای
نفسانی یا بغوای شیطانی راہ ایمان کو چھوڑا اور طریقۂ جنت سے مونہہ موڑا اور
مستحق دخول نار اور وصال دارالبوار کے ہوئے ففی صحیح المسلم عن ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ قال ان الرجل لیعمل الزمن الطویل بعمل اہل الجنۃ ثم یختم عملہ بعمل اہل
النار وان الرجل لیعمل زمن الطویل بعمل اہل النار ثم یختم عملہ بعمل الجنۃ کبھی شیاطین جن
باعث اسکے ہوئے کہ تمام عمر کی محنتین اور مشقتین اور عبادتین مرتے دم بیکار
ہوگئین چنانچہ قصۂ برصیصا اسپر شاہد عدل ہے اور کبھی شیاطین انس باعث اسکے
ہوئے چنانچہ بنی اسرائیل کہ ایذائین اوٹھانا اونکا حضرت موسیٰ کیواسطے
اوذینا من قبل ان تاتینا من بعد ما جئتنا سے ظاہر ہے ایک فقرہ
سامری سے کہ ہذا الھکم واله موسیٰ فنسی وہ حضرت موسیٰ سے یکبارہ برگشتہ
ہوگئی اور حضرت ہارون کے قتل پر مستعد ہوگئی جیسا کہ جناب باری نے فرمایا ہے
یابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی پس اگر اسیطرح جناب امیر
علیہ السلام کہ صاحب منزلت ہارونی سے تھے فرماوین یابن عم ان القوم استضعفونی

تو کرنا امر خلاف عقل و نقل لازم آتا ہے حالانکہ اُنکی صحاح مین موجود ہی یکون
سے فی ہذہ الامۃ کلما کان سے فی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل والقذۃ بالقذۃ
اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری مین یون ہے لتتبعن سنن الذین من قبلکم شبرا بشبر و
ذراعا بذراع حتی لو دخلوا فی جحر ضب لاتبعتموہم قلنا یا رسول اللہ الیہود والنصاری
قال فمن وسے فی النہایۃ لترکبن سنن من کان قبلکم حذو القذۃ بالقذۃ
اے کما یقدر کل واحدۃ من ریاش السہم علی قدر صاحبتہا و تقطع یضرب مثلاً
للشیئین یستویان لا یتفاوتان انتہی خلاصہ جو بنی اسرائیل مین واقع ہوا اور جو اگلی
امتون نے کیا وہ سب یہ امت بہی کرینگے یہانتک کہ اگر وہ لوگ داخل سوراخ سوسمار ہوئے
ہونگی تو یہ امت بہی داخل ہوسکے الغرض اگلی امتون کے ساتھہ یہ امت ایسی
مساوی ہے جسطرح ایک جوتی سے مقابل دوسرا جوتہ ہوتا ہی اور ایک پر تیر کی
برابر دوسرا پر تیر ہوتا ہے اور حذو النعل بالنعل اور حذو القذۃ بالقذۃ ایک مثل
ہی کہ دو شی مساوی مین بولے جاتی ہی جسمین کچہ تفاوت نہو اور بعض طرق حدیث
مین سے عمرانی لا اعلم تعبدون العجل من بعدی ام لا یعنی جو بنی اسرائیل
نی کیا وہ تم سب کروگی بجز اسکے کہ مجکو معلوم نہین کہ تم بعد میری گوسالہ پرستی بھی
کروگی یا نہین حضرت سلامت گوسالہ پرستی کا حال تو معلوم نہین مگر اسمین کچہ شک
نہین کہ اس امت نی گاو کہن سالہ پرستی سے باغوای سامری اس امت کی اور
صفورہ کا لڑنا حضرت یوشع سے معروف اور مشہور اور کتب تواریخ مین مذکور ہے
مثل جنگ جمل سے کہ مفصح جمال با کمال افعال مخدرات حجال اور متبرجات علی الجمال
ہے مختصر و تذکرہ قولہ اور برسون اوسکی پیچہے رنج اور دکہہ اوٹہائی اقول ان

مفصح عن رفضائیہ

۹۷

برسونکی مدت کبہی اون برسونکی مدت سی کہین شیطان نے رنج وتعب عبادت خدا
مین اوٹہای ہین نہین بڑہے ہوگی رنج ومشقت حضرات ثلثہ اگر بارہ برس تک
تہا تو شیطان کا رنج وتعب عبادت بارہ ہزار برس کا تہا تو یہ بات آپکی تو وہم
مین سے بہی نہ گذرتی ہوگی کہ شیطان کبہی فرمان خالق انس وجان ہی جسکے
رضامندی کیواسطی ہزارون برس سے کے عمر عزیز کو رنج وتعب عبادت مین ضایع
کیا ہو پہر کیا ہو **قولہ** مرتی دم تک ثابت قدم رہی **اقول** اسبات مین ہم بہی آپکے
موافقت کرسکتی ہین کہ جسقدر دین کو اونہون سے دنیا کیواسطی اختیار کیا تہا مینے
بظاہر کلمہ شہادتین پڑہنا اوسپر مرتی دم تک باقی رہی اور کیونکر نہ باقی رہتی حالانکہ
حصول سلطنت مسمی بخلافت اوسی پر موقوف تہی لیکن کلام اوس ایمان حقیقی
مین ہے جو موجب نجات آخرت ہو نہ اوس ایمان مین جو موجب حصول دنیا
ہو بہ اتفاق مفسرین اہلسنت راس ورئیس تریدون عرض الدنیا کی حضرت
خلیفہ اول تھے کہ جنکی تجویز مبارک سی اسارای بدر سی فدیہ لیا گیا گورواۃ کذبین
نے واسطی چہپانی عیب خلیفہ صاحب کی جناب رسول خدا کو بہی سمیٹ لیا ہو مگر
تمیز دینی والی نیک وبد مین جہوٹہ اور سچ کو بخوبی سمجہہ لیتی ہین تبس جس شخص کی
طمع مال دنیا پر خدا گواہی دے تو اگر آپکی ایسے لوگ ہزار شہادت علی التقی
اور عدم طمع دنیا کی دین تو ہم کب مانین گے ومن اصدق من اللہ قیلا
قولہ فرضی خیال بہی نہین کرسکتے **اقول** ہم بہی ہرگز فرضی خیال نہین کرتے اور
نہ کوئی شخص جسکو ذرا بہی عقل وایمان وشرم کا پاس ہوگا وہ فرضی خیال کرے گا
بلکہ صاحبان عقل وایمان واقعی خیال کرتے ہین کہ ایمان حضرات ثلثہ فقط بہ طمع

جیفۂ دنیا تہا اور جو شخص کہ فقط ماجرائی روز سقیفہ کو بنظر انصاف صحیح بخاری وغیرہ مین دیکہی
اوسپر صبح صادق سے روشن تر ہوگا کہ یہ تخالف اور تشاجر صحابہ کا باہم تہا مگر
بطمع حرص دنیا کہ ایک کہتا ہی مین امیر ہونگا دوسرا کہتا ہی کہ نہین مین امیر ہونگا
تیسرا کہتا ہی منکم امیر و منا امیر اور کوئی کہتا ہی نحن الامرآء وانتم الوزرا کچہ لوگ
کہتے ہین کہ ہم انصار مستحق خلافت ہین کچہ لوگ کہتے ہین کہ ہم مستحق تر ہین کہ مہاجرین
اور قریشے ہین آپس مین لڑنا اور منصوص خم غدیر کا کچہ ذکر بہی نکرنا اور باوجود اوس
لیاقت اور اہلیت و علم و فضل و زہد و ورع و شجاعت اور جانفشانیونکی رواج دین
مین اونکو خبر تک نکرنا اور نعش مطہر جناب رسولخدا کو بی غسل و کفن چہوڑنا اور شریک
دفن و کفن نہونا اور قبل اسکے تخلف جیش اسامہ سی کرکے اپنی تئین مور د لعن خدا
اور رسولؐ کرنا اور بعد اسکی غصب فدک کرنا اور بضعۂ رسولؐ کو ستانا اور جہٹلانا جیسا
کہ اکثر کتب معتبرۂ صحاح اور غیر صحاح اہلسنت مین مذکور ہی اور کسی قدر ابتدای کتاب
ملل و نحل مین کہ کتب معتبرۂ اہلسنت سی سے ہے اسکا ذکر ہی الغرض یہ سب حالات
شقاوت و لالات نہ تہی مگر واسطی طلب زخارف دنیویہ کی اور بطمع ریاست و حکومت
اور نہ تہا یہ مگر تکالب اوپر جیفۂ دنیا کی بکمال حرص جیسا کہ جناب رسولؐ خدا نی پیشتر سی خبر
اسکی دی ستہے اور فرمایا تہا ستحرصون علے الامارۃ وستکون ندامۃ یوم القیٰمۃ
کما فی صحیح البخاری یعنے قریب ہی کہ تم لوگ ای صحابہ حرص امارت کی کروگی اور یہ
امر تمہاری لئی روز قیامت موجب سراسر ندامت ہوگا انتہی حال قیامت تو روز قیامت
معلوم ہوگا مگر ثمرۂ دنیاوی تو آپ خود دیکہتی ہین کہ زبان ایک خلائق کثیر کی جنکے عدد
لاکہون سی تجاوز ہی جن لفظوں سے اونکی حق مین گویا ہی آپ پر مخفی نہین ہی قولہ

اصلی کہ ابتدا اسلام مین اقول اگر یہ غرض ہے کہ ابتدای اسلام مین جمع مال و دولت
دنیای موجود نہ تھے تو مسلم ہی لیکن انحصار طمع کا طمع دنیای موجود مین غیر مسلم ہی جب
جناب والا حفظ قانون تحصیلداری اور ڈپٹی کلکٹری مین اوقات عمر عزیز کہ صنائع
کرتے تھی اوسوقت مین نہ تحصیلداری موجود تھی نہ ڈپٹی کلکٹری اور اگر غرض یہ ہی کہ
طمع مال و دولت دنیائی موجودة الحصول سے ہے نہ تھی تو غیر مسلم ہی بسا ہی کہ انسان
اپنے تئین تعب اور مشقت مین ڈالتا ہی بطمع حصول دنیا زمانہ آئندہ مین کو وہ قطعی
و ظنی نہو بلکہ موہوم ہو پس اس امید پر کیا کیا زحمتین اوٹھاتا ہے اور مشقتین کھینچتا ہی
فما ظنک اذا کان مظنونا بقرائن الحال و مقرونا بمقالات الکہنة المخبرین عما یطلع
فی المآل من الاحوال کما مر قولہ پس ثابت ہوا کہ صحابہ کا ایمان لانا اقول
ہمنی جو تقریر رد اقوال مخاطب مین بیان کی اوس سے بخوبی ثابت ہوا کہ ایمان
ظاہری ثلثہ کا اور شہادتین زبان پر جاری کر کے بظاہر مسلمان ہونا فقط بطمع حصول
دنیا زمانہ آئندہ مین تھا جب اس امید پر ایمان ظاہری لانا ثابت ہوا تو پھر
اوس سے پھرنا اونکا غیر ممکن تھا اس لئے ایمان ظاہری نہ طرف ایمان حقیقی کی
پھری نہ طرف کفر ظاہری کے فتامل حتی یاتیک الیقین والحمد للہ رب العالمین ۔

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

دوسری دلیل جبکہ ہم خلفائی راشدین اور مہاجرین و انصار کی حالات پر نظر کرتے
ہین اور اونکی چال و چلن پر خیال کرتے ہین تو اوس سے ہمکو یقین کامل ہوتا
ہے کہ وہ قدم بقدم اپنی پیغمبر ؐ کے چلتی تھی اور حرص و ہوا کو کسی کام مین دخل
نہ دیتی تھے اور شب و روز خدا اور اوسکی رسول ؐ کے رضا کی طالب رہتی تھی

اونکی دشمن بہی اس سے انکار نہین کرسکتی کہ اونہون نی حضرت کی رفاقت کا حق نہایت
خوبی سے ادا کیا اور اپنی جانون اور مالون کو نہایت خوشی سے حضرت پر فدا کیا
کونسی مصیبت تہی کہ جو کفار نی اونکو نہین دے کونسی تکلیف باقی رکہی کہ مشرکین
نی اونکو نہین پہنچائی جب کفار نی پیغمبر خدا کو ستانا اور ایذا دینا شروع کیا اوسوقت صحابہ
نے کیسی حمایت اور رفاقت کی اور دعوت اسلام مین کیسے سعی بلیغ فرمائی
جب عرب عامۃً اور قریش خاصۃً حضرت کی ایذا دہی پر مستعد ہوگئی اوسوقت یاران
خود را سپروی ساختہ از شرب عشق چہ بادہا کہ نخوردند و چہ میتہا کہ نکردند و ہرگاہ کہ آنجناب
بہجرت و جہاد مامور شد صحاب وی در مقابلۂ کفار چہ رنجہا کہ نہ کشیدند و چہ غمہا کہ نچشیدہ
پس اگر خدا اور اوسکی رسول کی محبت اون لوگون کو نہ تہی تو کیون اپنے جانون
اور مالون کو تلف کرتی ستہے اور کیون سختیان اور مصیبتین اپنی اوپر اوٹہاتی تہی
سوچنا چاہئی کہ مہاجرین کو کسکے عشق نے گہرون سی نکالا انصار کو کسکی محبت نی
دیوانہ کیا آخر سے رنگین کہ کرد پنجۂ مژگان نہ چنین لعل و گہر کہ ریخت بدامان نہ چنین
مین حضرات شیعہ سی پوچہتا ہون کہ صحابہ کبار اور مہاجرین و انصار مصیبت اور رنج
کیوقتین حضرت کی شریک ہوی یا نہین اور مال اور جان اور عزت اور آبرو کو آپ
پر نثار کیا یا نہین حضرت کی پیچہے اونہون نے اپنی عزیزون اور قریبونکو چہوڑا یا
نہین اسلام کی پہیلانی مین اونہون نی تکلیف اور ایذا پائی یا نہین پس یا ایسے
بدیہیات سی انکار کیجئے یا اقرار چونکہ انکار ہی نہین سکتی اسلئی لازم آیا کہ اقرار کرین
اور اگر اونکی محنتون اور کوششون کا اقرار کرین تو پہر ذرا انصاف بہی کرین
کہ جسکی پیچہے اونہون نے یہ تکلیفین گوارا کی ہونگی اوسکی نگاہ مین کیا کچہ بہے

قدر و منزلت اونکی نہوئی اور جسکی خاطر اونھون سے اپنی گہر بار کو چہوڑا ہوگا اور
ویسین کچہ بہی محبت اونکی نہوسگی ای یارو تمکو علی مرتضی سب کی قسم ہے کہ اگر
مصیبت کیوقتمین کوئی تمہارا شریک ہو اور رنج و درد کی حالت مین کوئی تمہارا
ساتہہ دیے اور اپنی جہاسے بندونکو چہوڑ کر تمہاری ہمراہ ہوسے اور اپنے
جان و مال کو تمہاری سپرد کیے نشانہ کرے تو تمہاری نگاہ مین اوسکی کچہ عزت اور
تمہاری دل مین اوسکی کچہ محبت ہوگی یا نہین اگر ہوگی تو ان مہاجرین اور انصار
کی نسبت حضرت کیطرفسے سمجہو اور انصاف کرو کہ جسوقت لوگ چارو طرفسے
یا ساحر یا مجنون کہکر آپکا دل دکہاتی ہوسنگے اوسوقت جو لوگ یا رسول اللہ اور
یا حبیب اللہ کہکر آپ کو پکارتی ہوسنگے اور جبکہ خویش و اقارب آپکی آپکو ستاتی
اور تکلیف دیتی ہوسنگے اوسوقت جو لوگ اپنا سینہ سپر کرتی اور حضرت کو بچاتی
ہونگی اونکی اس اعانت کی کیا کچہ قدر و منزلت آپکی نزدیک ہوتے ہوسنگے
ای یارو انصاف کی آنکہہ بند نکرو تو صحابہ کرام سے مرتبونکی کوئی انتہا نہین ہی
کون شخص اس دنیا مین ایسا ہی کہ اب اونکی مرتبہ پر پہنچی یا اونکی سا درجہ پاسکی
کہان ہین اب رسول خدا کہ وہ دعوت کرین اور اونکی کنبہ قبیلہ سے لوگ اونکو
جہٹلاوین اور ہم مین سے کوئی سامنی آکر صدقت یا رسول اللہ کہکر آپکی دل کو
خوش کری کہان ہی وہ وقت کہ پیغمبر خدا ہجرت کرین اور غار مین جا کر چہپین اور
کوئی ہم مین سے اوسوقت ساتہہ ہوئی اور یار غار کہلاوی کہان ہی وہ زمانہ
کہ فقرآ مہاجرین کو لیکر حضرت مدینہ مین پہنچین اور مدینہ والی سب اپنے اوپر مصیبت
گوارا کرکی اونکو اپنی گہر وہین اوتارین اور انصار کہلاوین کیا اب پہر وہ دن

مل سکتے ہین کہ پیغمبر خدا بدر کی لڑائی پر جاوین اور ہم ہوں حضرت کی ساتھ
ہون اور ہماری مدد کی سے لئے خدا ملائکہ کو بہیجی اور لقد رضی اللہ عنہم کہکر
اپنی رضامندی ظاہر فرماوی اسے ہائیو وہ زمانہ گذر گیا وہ وقت باقی
نہین رہا جنکو غنیمت سے ملنے والی تہی اونکو مل سے گئے جنکو یہ دولت حاصل
ہونیوالی ستہے وہ مہاجرین مین داخل ہوگئے جو انصار مین شامل ہونیوالے تہے
وہ انصار مین شامل ہوچکے اب ہزار ہا ان دولتمندی کو کیسے شمار کریں مگر والسابقون
الاولون من المہاجرین والانصار کی فضیلت پا نہین سکتا تمام جہان سے
دولت کوئی لاوی مگر صحابہ بدر یا یاران بیعت الرضوان مین داخل نہین ہوسکتا
ان دولتون کو لینے والی لیگئے ان نعمتونکو لوٹنیوالے لوٹ لی گئے

حریفان بادہا خوردند و رفتند ٭ تہی خمخانہا کردند و رفتند

ہی یارو جن لوگون سے بلا واسطہ پیغمبر خدا سے تعلیم پائی اور جن شخصون نی خود
صاحب شریعت سی ہدایت حاصل سے کی کیونکر تمہاری دلمین اونکی محبت اور
تمہاری نظر مین اونکی قدر و منزلت نہین ہی کیا تمہاری عقل اسکو قبول کرتی ہی کہ
اون ہزارون لاکہون آدمیون مین جو برسون پیغمبر صاحب کی صحبت اور رفاقت
مین رہے کیسیکی دل پر ایمان کامل کا اثر نہوا اور اون بیشمار آدمیون مین جو نمازون
اور جہادون مین حضرت کی شریک رہی کوئی اسلام پر ثابت قدم نرہا باوجودیکہ حضر
اور سفر مین آپکی ہمراہ رہی شب و روز اپنی کانون سے وعظ و نصیحت سنتی رہی
اپنی آنکہون سے جبرئیل کا آنا وحی کا لانا دیکہتے رہی لیکن اپنی نفاق اور کفرسی
العیاذ باللہ منہ باز نہ آئی کوکہ حضرت نی طرح طرح کی معجزے اونکو دکہلائے

انواع انواع سے دعائین اونکی حق مین فرمائین لیکن نہ کسے معجزہ کا اثر
اثر ہوا نہ کوئی دعا اوسنکے حق مین مقبول ہوئی بہلا انصاف کرو کہ کوئی مسلمان
ایسا عقیدہ رکہیگا اور اپنی پیغمبر کی شان مین داغ لگاویگا اور اوسکی تمام
شاگردون اور کل مریدونکو کافر اور مرتد کہیگا ذرا تو سوچو کہ اگر کسی عالم کے
تمام شاگرد جاہل رہین اور کسے امیر کی مصاحب سب کی سب بدچلن ہون اور کسی
ولی کے مرید کلہم اجمعین فاسق و فاجر ہون تو کیا اوس سے کچہہ بدظنی اوس عالم
اور اوس امیر اور اوس ولی کی نسبت لوگونکو نہو سکے بیشک ضرور ہوگی
پس اسیطرح پر تمام صحابہ کی کفر اور ارتداد پر اعتقاد رکہنا درپردہ حضرت کی نبوت
مین داغ لگانا ہے نعوذ باللہ من ذالک قیقول المتمسک بولایۃ علی بن
ابیطالبؑ یہ دلیل عجیب و غریب دلیل ہی کہ جسکا صغری و کبری و نتیجہ کا پتہ
نہین ملتا ہے تقریر عا سیانہ ہی مبتنے اوپر اقناعیات اور دعاوی بلا دلیل کی
کاش صغری و کبری منطق سے کبہی دیکہہ لی ہوتی کہ ایسے تقریر مختل النظام
واقع نہوتے بعد بہت فکر و غور سے کے مختل تقریر یہ معلوم ہوا کہ بدیہیات سی ہے
کہ ثلثہ اور کل مہاجر و انصار تبعیت جناب رسول خدا مین کامل تہی اور نہایت
سختیان اور مشقتین راہ خدا مین اوٹہائین اور خود رسول خدا سے تعلیم پائی اور
جو ایسے ہون وہ منافق اور مرتد نہین ہوسکتی نتیجہ یہ کہ خلفای ثلثہ اور مہاجر و انصار
مرتد اور منافق نہین ہوسکتے جواب اجمالی یہ ہی کہ بداہت نہین ہے مگر بداہت
وہم کہ جسکا منشاء سفاہت یا غباوت فہم ہے جس مسئلہ مین آج بارہ سو برس
سے ہزارون عقلا اختلاف کرتے چلی آتے ہین اگر وہی بدیہی ہے

تو پہر نظری کس جانور کا نام ہے جناب والا شیعہ کسی مقدمہ کو آپکی مقدمات مجہ لیل
سے مسلم نہین رکہتے نہ تو اسکو مانتے ہین کہ آپکے ثلثہ متابعت جناب رسول خدا
مین کامل ستہے بلکہ اونکو متابعت حرص وہوس مین کامل سمجہتے ہین نہ اسکو
مانتے ہین کہ اونہون نے راہ خدا مین کچہ اذیتین اوٹہائین بلکہ جو اذیتین اوٹہائین
راہ طلب جیفہ دنیا مین اوٹہائین چنانچہ جناب رسول خدا کی سامنے اموال
غنائم سے متمتع ہوئے اور بعد اونکی بہ تکرار می حق اونکی اولاد کا چہینا اور نہ اونمین
تعلیم جناب رسول خدا کا کچہ اثر ہوا اور نہ اونہون نے مثل ابوجہل وابولہب کے
معجزات کی دیکہنے سے ہدایت پائی ونعم ما قال الجامی سے آنکہ اوروی بہبودی
نداشت • دیدن روی نبی سود نداشت • اور نہ شیعونکا اعتقاد بہ نسبت کل
مہاجر وانصار کی ایسا ہے کہ کل موسوم بخیر وخوبی وحسن عاقبت ہین کما قال
التفتازانی نے فی شرح المقاصد لیس کل صحابی معصوما ولا کل من لقی النبی بالخیر
موسوما آری بعض کی بہ نسبت ایسا سمجہتے ہین کہ وہ مدارج عالیہ ایمان اور ایقان
پر فائز ہوئے ولاکن قلیل ماہم لیس للثلاثہ منہا نصیب پس اگر مراد موضوع کبری
سے ایسی لوگ ہین تو البتہ وہ منافق اور مرتد نہ ستہے لیکن اس صورت
مین صغری غیر مسلم ہے اور اگر مراد وسیی لوگ ہین سیعنے طالبین جیفہ دنیا تو کبری
غیر مسلم ہے اور اگر محمول صغری مین ایسے اور موضوع کبری مین وسیی بالعکس مراد
ہین فلم یتکرر الاوسط اب ہم آپکی فقرات شلی سے فقرات پشت اعادی اہلبیت کو
توڑتے ہین قولہ جبکہ ہم خلفاے راشدین اقول جبکہ ہم خلفائی غیر راشدین
اور اکثر انصار ومہاجرین کے حالات پر نظر کرتے ہین اور اونکی چال وچلن پر

جو خود جناب رسول خدا اور اونکی اہلبیتؑ سے کے ساتھہ کیا خیال کرتے ہین تو اونکی
ہمکو یقین کامل ہوتا ہے کہ وہ ہر ہر قدم راہ مخالفت پر چلتے تھے اور اپنے
حرص و ہوا کو ہر ہر کام مین دخل دیتے تھے اور شب و روز خدا و رسولؐ کے راہ
رضا سے ہارب اور جیفہ دنیا کی طالب رہتے تھے اور اونکی دوست بھی جب اپنے
صحاح کو بنظر انصاف دیکھین تو اس سے انکار نہین کر سکتی اور بہت سی آیات
اور روایات اسپر شاہد ہین بمقتضائی مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ بعض کیطرف اشارہ
کیا جاتا ہی پس مہاجرین و انصار مین سے ہین وہ طالبین دنیا جنکی شان جلالت
نشان مین تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الاخرۃ خداوند عزوجل فرماتا ہے
یعنی اے صحابہ پیغمبر تم لوگ خواہان مال دنیا ہو اور خدا چاہتا ہی ثواب آخرت کو
کما مرت الاشارۃ الیہ آنفا اور پھر فرماتا ہے منکم من یرید الدنیا و منکم
من یرید الاخرۃ یعنی ای صحابہ تم سے بعض طالبین دنیا ہین اور بعض طالبین
آخرت ہین اب ہم آپ سی پوچھتی ہین کہ جن لوگون سے آپ مدعی کمال دینداری
ہین اونکے حق مین خدا گواہی دنیا طلبی کی دیتا ہے پس یا اپنی تئین آپ
سچا کیجئے یا اپنی خدا کو سچا کہیئے خدا کو تو معاذ اللہ جھوٹا کہہ نہین سکتی تو لازم
ہوگا کہ اپنے تئین جھوٹا فرمائی اور دعویہا سے بی سر و پا سی ہاتھہ اوٹھائیی
اور سنئی اونہین مہاجر و انصار مین سے ہین وہ لوگ جنکی شان مین خدا فرماتا ہے
تسرون الیہم بالمودۃ وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم ومن یفعلہ منکم
فقد ضل سواء السبیل خلاصہ یہ ہی کہ اے اصحاب پیغمبر تم لوگ دوستی
کفار و لو نہین چھپاتے ہو ظاہر اور باطن تمہارا ایک نہین ہے اور مین خوب

جانتا ہوں جس چیز کو تم چھپاتے ہو یعنی کفر کو تم چھپاتے ہو اور ایمان کو ظاہر
کرتے ہو یا محبت کفار کو چھپاتے ہو اور محبت مومنین کو ظاہر کرتی ہو اور جو
شخص تم میں سے ایسا کرتا ہے تحقیق کہ وہ گمراہ ہوا راہ راست سی انتہے
محصلاً کیون صاحب یہی قدم بقدم پیغمبر کے چلنا اور حرص وہوا کو دخل نہ دینا اور
سب ورروز خدا اور رسول کی رضا کے طالب رہنا ہی کہ دشمنوں سی ملیئے اور
خدا و رسول کے راز کو فاش کیجئے ہم نہین سمجھتے کہ اگر دینداری و دین طلبی
اسے کا نام ہی تو بیدینی کسکو کہتے ہین اور اونہین مہاجرو انصار مین سے
ہین وہ لوگ جنکی شان مین سے ہے واذا راوا تجارۃ او لہوا انفضوا الیہا و ترکوک
قائما قل ما عند اللہ خیر من اللہو ومن التجارۃ یعنی جب دیکھتی ہین صحابہ
کسے تجارت کو یا لہو ولعب کو تو جاتی ہین طرف اوسکی اور چھوڑ دیتی این
تجکو کھڑا ہوا نماز مین کہہ اسے پیغمبر کہ جو کچہ خدا کے نزدیک ہی وہ بہتر ہی لہو
اور تجارت سی انتہے کیون حضرت دیندار ونکی سیے چال اور چلن ہین کہہ پیغمبر
کو تنہا نماز مین چھوڑ کر نماز کو توڑ کر عبادت خدا سی مونہہ موڑ کر وہلی سنتی صدای
دف وطبل کے دوڑ کر جائین اور تجارت کو عبادت خدا پر مقام جانین کاشکہ
پیغمبر کو تنہا نماز سے مین چھوڑ کر اکتفا کرتے یہ حضرات تو پیغمبر خدا کو بزغہ
کفار مین تنہا چھوڑ کر رو بفرار ہو جاتے تھی اور مصداق فولیتم مدبرین کے
ہو جاتی ستے اگر سب مہاجرو انصار کا چلن اچھا تھا تو کیون مصداق فقد باؤ
بغضب من اللہ وماویہ جہنم وبئس المصیر کی ہوتے کیون فرار من الزحف
کرتے اور خلفای راشدین کا بھاگنا احد اور حنین مین تو متفق علیہ بین الفریقین

ہی پس جب تک جناب رسولؐ خدا کا فرار مین معاذ اللہ پیش قدم ہونا ثابت
ہوگیے گا تب تک خلفای راشدین کا قدم بقدم چلنا نہ ثابت ہوگا اب دو
ایک حدیثین سنئے سن لیجیئ کہ جس سے کامل الاتباع ہونا خلفاء کا اور کل مہاجر
و انصار کا بخوبی واضح ہو جائ صحیح مسلم مین اور تفسیر دُر منثور مین حذیفہ سے
روایت ہی واللفظ للاخیر کہ لیلۃ الاحزاب مین ہم جناب رسول خدا کی ساتہہ تھی و
کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ یصلی من اللیل فی لیلۃ باردۃ لم ار قبلہ ولا
بعدہ برداً کان اشد منہ یعنی جناب رسولؐ خدا نماز شب پڑہتی تھی اور وہ رات
ایسی سرد تھی کہ میںنے کبھی ایسی سردی نہ پیشتر اسکے دیکھی تہی نہ بعد اسکے
فقال الا رجل یذہب الی ہولاء فیاتینا بخبرہم جعلہ اللہ معی یوم القیامۃ یعنی آیا کوئی
شخص ایسا ہے جو لشکر کفار کیطرف جای اور انکی خبر لای اور جو شخص ایسا کری یعنی خبر
کفار لائی تو عوض مین اسکے خداوند عزوجل اوسکو روز قیامت کی میری ساتہہ
کریگا قال فما قام منا انسان قال فسکتوا ثم عاد فسکتوا حذیفہ کہتے ہین پس ہم مین
سے کوئی شخص نہ اوٹہا اور سب نی سکوت کیا پہر حضرت نی مکرر اسی سخن کا اعادہ
فرمایا مگر کسی نی جواب نہ دیا تب اونحضرت نی فرمایا یا ابا بکر فقال استغفر
اللہ ورسولہ یعنی بالخصوص یار غار کا نام نامی لیکر پکارا تب بھی خلیفہ صاحب نہ اوٹھے
اور پڑی سے ہے پڑی فرما نیلگے کہ خدا اور رسول خدا مجکو معاف رکہین ثم قال
ان شئت ذہبت پہر جناب رسولؐ خدا نی فرمایا کہ اگر تو چاہتا تو جا سکتا تہا فقال یا عمر
فاستغفر اللہ ورسولہ ثم قال ان شئت ذہبت جب حضرت ابو بکر
نہ اوٹھی تب اونحضرت نی بالخصوص نام نامی خلیفہ ثانی لیکر پکارا اونہون نے بہی

پڑی ہی پڑی کہا کہ مجکو بھی معاف کیجیی او نحضرت نی فرمایا تو بھی اگر چاہتا تو جا سکتا تہا
ثم قال یا حذیفۃ فقلت لبیک فقمت سے حتے آیت پھر حضرت نی فرمایا
ای حذیفہ پس سینے کہا لبیک اور اوٹہا اور حاضر خدمت بابرکت ہوا الحدیث
کیون حضرت یہی تبعیت کامل اور رضا طلبی خدا و رسول او ر خدمتگزاری اور اوا
حق رفاقت تہا کہ وہ حضرت پکارا کرین اور کوئی صاحب جواب تک ندین اور
وم چرائی پڑے رہین اور جب نام بنام پکارین تب بہی حاضر خدمت نہون اور
قبل اسکے کہ وہ حضرت تکلیف کسی کام کی دین پڑے پڑی ایک کہی مجہی
معاف رکہئے دوسرا کہی مجہے معاف رکہی سبحان اللہ کیا محبت تہی اور کیا
اطاعت تہی جسپر حضرات اہلسنت کو ہزار جان سے قربان ہونا چاہئی اور اگر
کاش کہین سے مال غنیمت یا زکوۃ آیا ہوتا تو بہت جلد اوٹہکر دوڑتے کیا
خوب گنواری مثل یاد آئی ہے کام چور نوالی حاضر اور حدیث سنئی صحیح بخاری
بعد کتاب الباری نکالے اوسمین حضرت صدیقہ فرماتے ہین کہ ایک روز
جناب رسول خدا نے بر سر منبر فرمایا من یعذرنی فی رجل قد بلغنی اذاہ فی
اہلی یعنی کون شخص ہے کہ مجکو معذور رکہی سزا دہی مین اوس شخص سے کے
کہ پہنچی ہے میری تئین اذیت اوسکی دربارہ اہل میرے کی فقام سعد ابن معاذ
الانصاری فقال یا رسول اللہ انا اعذرک منہ انکان من الاوس ضربت عنقہ و
وانکان من اخواننا من الخزرج امرتنا ففعلنا امرک قالت فقام سعد ابن
عبادۃ الانصاری وہو سید الاوس وکان قبل ذالک رجلا صالحا ولکن احتملتہ الحمیۃ
فقال لسعد کذبت لعمر اللہ لاتقتلہ ولاتقدر علی قتلہ فقام سید ابن حضیر وہو ابن عمہ

سعد بن معاذ فقال لسعد بن عبادة کذبت لعمر اللہ لنقتلنہ فانک منافق تجادل عن المنافقین فثار الحیان الاوس والخزرج حتے ھموا ان یقتتلوا ورسول اللہ قائم علی المنبر فلم یزل رسول اللہ یخفضھم حتے سکتوا وسکت انتہی حاصل یہ ہی کہ سعد بن معاذ انصاری اوٹھہ کہڑا ہوا اور کہا کہ مین معذور رکہتا ہون آپکو اوس موذی سے اگر وہ قبیلہ اوس سے ہی تو مین اوسکی گردن مارونگا اور اگر ہے ہماری برادران خزرج سے پس جو آپ اوسکی بارہ مین حکم فرمائینگے ہم آپکی امر کے تعمیل کرینگی حضرت صدیقہ فرماتی ہین پس اوٹھا سعد بن عبادہ انصاری اور وہ سردار اوس تہا اور قبل اسکی مرد صالح تہا لیکن برانگیختہ کیا اوسکو حمیت جاہلیت نی پس کہا سعد بن معاذ سے قسم بخدا تونی جہوٹ کہا تو اوسکو نہین قتل کرسکتا ہے اور نہ تیری مجال اوسکی قتل کرنے کی ہے پس اوٹھا اسید بن حضیر ابن عم سعد معاذ اور کہا سعد عبادہ سے قسم خدا کی تو جہوٹ کہتا ہی ہر آئینہ ہم اسکو قتل کرینگے اور تو خود منافق ہی کہ منافقونکی جانب داری کرتا ہی پس جوش و خروش مین آئے دونو قبیلے اوس اور خزرج اور قصد کیا باہم قتال کرنے کا درحالیکہ رسول خدا منبر پر کہڑی ہوئے ہین پس آنحضرت نی دونونکی شور و شغب کو پست کیا یہانتک کہ اونہون نے سکوت کیا اور حضرت بہی ساکت ہوئے انتہی اب ملاحظہ فرمایی اس حدیث صحیح بخاری کو کہ اس سی صاف ظاہر ہی کہ بعض صحابہ کس قدر بیباک کے اور بی اعتنائی اور وقاحت اور بیحیائی مین کامل تہے کہ جنکو جناب رسول خدا کا مطلق پاس ادب نہ تہا اور کسقدر نفسانیت اونپر غالب تہی کہ دین و ایمان کا کچہ لحاظ نہ تہا اور موذیان رسول خدا کے

جانب داری پر کمر باندہتی ستہے کیونکہ حضرت صحابہ کا روز و شب طالب فانی
خدا اور رسولؐ ہونا اسے نامری اور اپنی ہوا و ہوس کو مداخلت نہ دینا اسے کہ
کہتے ہین اور قدم بقدم پیغمبرؐ کے راہ پر چلنے کے یہی معنی ہین یہ تہا حال اون
صحابہ کا جو بشہادت صادقہ صدیقہ صالحین مین سے تہی فما ظنک بالطالحین
منہم و لکن اذا لم تستحی فقل ما شئت اور حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین روایت
کی ہے ان اناسا من الانصار قالوا یوم حنین حیث افاء اللہ علی رسولہ من اموال
ہوازن ما افاء وطفق رسول اللہ یعطی رجالا من القریش المائۃ من الابل فقالوا
یغفر اللہ الرسول یعطی قریشا ویترکنا وسیوفنا تقطر من دمائہم وقال الحمیدی عن
انس ان الانصار قالت اذا کانت الشدۃ فنحن ندعی ویعطی الغنائم غیرنا خلاصہ یہ ہے
روز حنین خدا نے غنیمت مال ہوازن عنایت کی تو جناب رسول خدا نے اوسمین سے
کچہ قریشیون کو سو سو شتر دیے پس کہا انصار نے کہ خدا مغفرت کرے رسولؐ کی کہ وہ
قریش کو دیتے ہین اور ہمکو نہین دیتے حالانکہ ہماری تلوارون سے خون قریش
ٹپکتا ہے حمیدی کہتا ہے کہ انس نے یہ بہی روایت کی ہے کہ انصار نے کہا کہ جب
وقت شدت ہوتا ہے تو ہم پکارے جاتے ہین اور اموال غنایم ہمارے غیرون کو
دیے جاتے ہین انتہی اس حدیث سے کیسی دنیا طلبی صحابہ کے معلوم ہوتی ہے
کہ جناب رسولؐ خدا کو معاذ اللہ متہم بخیانت اور عدم عدالت کرتی تہی بلکہ جیسا کہ صحیح بخاری
اور بیضاوی مین ہے بعضی کمال وقاحت سے بر رو اون حضرتؐ کے کہتے تہی
اعدل یا محمدؐ اور وہ حضرتؐ اپنے خلق عظیم سے جواب مین اسیقدر ارشاد
فرماتے تہے ویحک ان لم اعدل فمن یعدل الغرض جو جو صحابہ طالبین دنیا کے

حجب حیات رسول خدا مین باین مرتبہ ہوکہ موجب ان بی باکیونکی ہو یہانتک کہ خدا
بہی اونکی شان مین فرماے منہم من یلمزک فی الصدقات فان اعطوا
منہا رضوا وان لم یعطوا منہا اذا ہم یسخطون پس اسی پر قیاس کرنا چاہیے
کہ بعد وفات آنحضرت کی حرص وہوا سے کیا کیا نہ اونسی سرزد ہوا ہوگا یہ تہا
مختصر حال حضرات ثلثہ اور اکثر مہاجرین اور انصار کا جو سامنے جناب رسول خدا
کے تہا کہ اگر بتفصیل لکہا جاے تو ایک دفتر طویل بہی گنجایش نکری لیکن
حال مابعد کا آنحضرت کی پس اوسکا احصا تو ممکن سے ہے نہین ہی اور کیونکر ایسا
ہوتا حالانکہ خود جناب رسول خدا فرما گئے تہی انی لست اخشی علیکم
ان تشرکوا ولکن اخشی علیکم الدنیا ان تنافسوہا کما فی البخاری یعنی
بعد اپنی تم سے اسبات کا ڈر مجہی نہین ہے کہ تم لا الہ الا اللہ چہوڑکر پہر مشرک
ہو جاؤگے لیکن مین ڈرتا ہون اسبات سی کہ حرص دنیا تمکو گمراہ کریگی اور تم
بالکلیہ طالب دنیا ہو جاؤگے جیسا کہ یہ حدیث صحیح بخاری مین موجود ہے
اور یہ بہی اوسی صحیح بخاری مین ہے کہ جناب رسول خدا نی فرمایا انکم ستحرصون
علی الامارۃ وستکون ندامۃ یوم القیامۃ یعنی قریب ہی کہ تم حرص امارت
و ریاست کروگی اور یہ امر تمہاری لئے روز قیامت موجب ندامت ہوگا قولہ
اور اپنی جانون اور مالونکو نہایت خوشی سے حضرت پر فدا کیا اقول حضرات
ثلثہ کے مال فدا کرنیکا حال جہان آپنے ایمان کو زبردستی اونکی گلی منڈہا ہے
علی التفصیل معرض بیان مین آویگا بالاجمال یہ ہے کہ ہمیشہ آباعن جد مفلس
مفلوک اور قلندر صعلوک تہے جب صاحب ذوالفقار حیدر کرار کی جوتیون کے

صدقہ نسی کچہ استطاعت بہم پہنچاپی تو طلعت مجلل اس قدر دامنگیر ہوا کہ روز نزول
آیہ نجوی انفاق سی ایک درہم کے بہی مونہ چرایا یہانتک کہ حضرت ابی ذر
عثمان غنی کو ویلکل آیہ یوم تکوی بہا جباہہم وجنوبہم پڑہتی تہی جیسا کہ
علامہ قوشجی نے کہا ہی اور فی الجملہ اسکے پڑہنی کی شاہجی دہلوی نے بہی
اثبات خرافت ابی ذر مین مقر ہین اور یہی سبب ہوا اونکی اخراج بلد کرنی کا
حالانکہ یہ وہ بزرگ ہی جسکے حق مین جناب رسول خدا نی فرمایا ما اقلت الغبراء
وما اظلت الخضرآء علی اصدق لہجۃ من ابی ذر یعنی نہین اوٹہایا زمین
نے اور نہین سایہ ڈالا آسمان نے کسی پر کہ صادق اللہجہ تر ہو ابی ذر سے
باقی رہا جانون کا فدا کرنا پس ثم ولیتم مدبرین سی بہت ظاہر ہے
حالانکہ خداوند عزوجل نے کس تاکید سی فرمایا تہا فلا تولوہم الادبار ومن
یولہم یومئذ دبرہ الی ان قال فقد باء بغضب من اللہ وماواہ
جہنم وبئس المصیر یعنی اے مسلمانو جب صف جنگ مین کفار سی
ملاقات کرو تو اونکو پشت ندو اور جو شخص کہ پشت دیگا وہ گرفتار غضب خدا ہوگا اور
جگہہ اونکی جہنم ہی آہ رکیا بری بازگشت ہی مگر صحابہ کبار ویاران جان نثار کو بر وقت کار
ہمیشہ جز فرار کے کچہہ نہ سوجہتا تہا بہلا فرماییے تو کس شخص کو کفار نابکار سی آپکے
خلفاء عالی وقار نی زیر شمشیر آبدار کیا اور جز فرار کی کہان ثبات قدم اختیار کیا ہے
رسول خدا با علای ندا فرماتے تہی الی این یا معشر المسلمین مگر کوئی صاحب اپنا نون
مین سے نہ سنتی تہی کبہی فرماتی تہی یا اصحاب البقرۃ مگر اونکو جز گاو تازی اور
وغا بازی سے کچہہ نسوجہتا تہا یار غار نہین معلوم کہ کس غار تیرہ و تار مین چہپ جاتی تہی

کو سو ر دہاڑ تک بہی اونکا پتا نہ پاتی ستہے حضرت آقای نامدار فلک شہسوار خود

اپنی تعریف فرامین زبان گہربار سی اقرار فرماتی ہین کہ لما کان یوم احد ہزمنا ففررت

حتے صعدت الجبل فلقد رایتنی انزو کانتی اروی کما رواہ السیوطی فی الدر المنثور

یعنی بہاگا مین اور پہاڑ پر چڑہ گیا اور اسطرح اوچکتا تہا جیسے مادہ بز کوہی اوچکتے

ہے حضرت عثمان ایسا بہاگتی ستہے کہ تین تین روز اونکا پتا نہ ملتا تہا اور جناب

رسول خدا فرماتی ستہے کہ لقد ذہبت عریضا یا عثمان کمافی الاستیعاب

الغرض کیا جان نثار اور کیا رفاقت شعار تہی کہ رسول ایزد غفار کو مجمع کفار نابکار

مین تن تنہا چہوڑ کر راہ فرار اختیار کرتی تہی آپ اگر اس فرار کا انکار کیجئی تو انکار کلام اللہ

ہوگا پس لاریب کہ اقرار کیجئی اور نہایت اعتذار اپکا یہ ہوگا کہ ایزد کردگار نی بخش دیا تو ہم کہین گی

کہ اگر کسی بار بخشش دیا تو بخش دینا کار ایزد غفار تہا آپکی خلفا کا اوسمین کیا کردار تہا

اور بار بار بخشدینی کا بہی ثبوت کہان سے ہوسکتا ہی احد مین خیبر مین حنین مین

ہمیشہ انکی یہی اطوار رہی ایک خطا دو خطا تیسری خطا تو آپ جانتی ہی ہونگی کہ

کون خطا ہی قولہ وسوقت یاران وی خود را سپر ساختہ از شرب عشق اقول

ابہی تو آپ ہندی مین باتین کرتے تہی دور از حال کونسا اختلال مزاج صورت

زوال اعتدال ہوا کہ موجب تبدیل مقال ہوگیا اور آپ فارسی چہانٹنی لگے شاید

زبان پر لفظ شرب کی جاری ہونے نی ہم مشربونکی یاد دلائی اور از خود رفتگی

غالب آئی حالت صحو سے عالم سہو ومحو مین جاتی رہے اور عالم سکر ومستی

مین عشق اللہ پاک ذات اللہ پکارنے لگی حالانکہ اطلاق عشق عرف قرآن و

حدیث سے بہی خارج اور مفہوم لغوی مین خروج اوسکا از حد اعتدال داخل ہی اسی سبب سے

حکما نے اسکو قسمی از جنون و مالیخولیا ٹھہرایا ہی اور بقول ابن جوزی اطلاق اسکا
عرف و لغت مین علی الصحیح بہ انجان کی آیا سبب آرہی آپکے اولیاء اللہ نے
کچھ احادیث مفتعلہ اس باب مین بنا کے المجاز قنطرۃ الحقیقۃ ٹھہرایا ہی لیکن مشرب
متکلمین اونکی مشرب سی جداگانہ ہی آپ کہان سے کہان جاتی ہین ذرا ہوش
مین آئیے اور سنئے کہ سپر جناب رسول خدا کی حقیقت مین حفظ حافظ حقیقی تھا
معقبات من بین یدیہ و من خلفہ یحفظونہ اور ظاہر مین حفظ و حمایت
کرنیوالی اونکی اجلا سے قوم تھی مثل ابیطالب و علی بن ابیطالب و جعفر بن ابیطالب
اور حمزہ اور عبیدہ و امثالہم نہ اذلای قوم پرانی جوتیان کہانیوالی ابن ربیعہ کے
کہ ایسے لوگون کے جان تو خود آنحضرت کی نعلین مبارک کی صدقہ سی بچتے
تھی پس وہ حضرت بخلق عظیم خود سپر انکی تھے نہ بالعکس کما ستعلم عنقریب قولہ چہ بادہا
کہ نخوردند و چہ مستیہا کہ نکردند اقول ذکر مستی و بادہ خواری در امثال این مقامات
مشعر از رندی و بیباکی ہست و بادہ از شرب و نوش پیر مغان شماست کہ شراب
تہنیدی نوش می نمود و اضر بود شیطانہ بالمآمیز سوداگر پیر و صادق او ہستید
البتہ در عالم مستی و بیہوشی و حالت نوشانوشی و گرم جوشی و ہوای ہم آغوشی ساقی
ساغر کشی لذت چشی ترکمان وشی از طلع منشئی بہم رسانیدہ باشید کہ پیاپی گردن
صراحی در پیالہ و بادۂ کہن سالہ را حوالہ کند و بخون ارغوانی لعل گون تا زیر دامن رنگین
و دامان ستمی را بیواقیت و لآلی منی لبریز رنگین سازد آنوقت در عالم از خود رفتگی
میگفتہ باشید سے رنگین کہ گرد دامن تمنا نم اینچنین لعل و گہر کہ ریخت بدامانم اینچنین
قولہ مین حضرات شیعہ سی پوچھتا ہون اقول مین حضرات اہلسنت سی پوچھتا ہون

کہ آپکے ثلثہ کبار اور اکثر مہاجر اور انصار بہت بڑی رنج و مصیبت کیوقتونمین
جب جان و آبرو پر آبنی اور رسول ایزد کردگار زمرہ کفار مین گہر گئے بلکہ زخمی
بہی ہوئے تب تنہا اوس جان جہان کو چہوڑ کر اپنی اپنے جان بچاکر بہاگی یا
نہین اور بجز سعد و دی چند کے جنکو آپ صغار بلکہ نمبر چہار مین سمجہتے ہین آپکی
کبار بہی شریک ہوئے یا نہین اور مال اور عزت و آبرو کیا اپنی جان عزیز پر نثار
کیا یا نہین آور اپنی جان اور اپنی زن و فرزند کی دہیان مین اور محبت زندگانی
دنیای فانی کی سے پیچہے اونحضرت کو بار دین و ایمان کو چہوڑا یا نہین اور ایسی
نازک وقتون مین اور ایسے معرکہای مردانہ مین نام اسلام کی مٹا دینی مین کچہہ
کوتاہی کے یا نہین پس یا ایسے بدیہیات کا انکار کیجئے یا اقرار چونکہ انکار کبہی
نہین سکتے اسلئی لازم آیا کہ اقرار کرین اور اگر اونکی دغابازیون اور نمک حرامیون کا
اقرار کرین تو پہر ذرا انصاف بہی کرین کہ جسکے ساتہہ انہون سنے ایسی برے
وقتونمین دغا کی ہوگی اور ایسی تکلیفونمین اوسکا ساتہہ چہوڑا ہوگا اوسکے نگاہ
مین کیا کچہ بہی بیدینے اور بے ایمانی اونکے نہ ثابت ہوئی ہوگے اپنی یار و محب
اپنی عمر عزیز ہی کے قسم ہی کہ اگر کوئے تمہاری نوالے پیالی مین حاضر اور وقت
مصیبت کی تمہارا شریک نہو اور دکہہ درد کی حالت مین تمہارا ساتہہ ندی اور بدریغ
واسطی حصول دنیا کی اپنے تئین تمہارا فدائی کہے اور باطن مین اپنے بہائی
بندون سے جو تمہاری دشمن ہین ملا رہی اور اپنی جان یا مال کو بُری وقتونمین
تمسے عزیز کری تو تمہاری نگاہ مین کچہہ کونکی اوسکے اور ذلت و خواری اور
تمہاری دل مین کچہہ اوسکی بیدینی اور بے اعتباری ہوگے یا نہین اگر ہوئی تم

وہی مہاجرین فارین اور انصار سب بے اعتبار کی نسبت حضرت صلعم کیطرف سہی
سمجہو اور انصاف کرو کہ جسوقت لوگ چارونطرف سے ہزار در ہزار کفار بستم شعار
اقتلوا الساحر والمجنون کہکر آپکا دل دکہاتے ہونگی اور روبرو قتل و جرح ہوتے
پس جب اون لوگون سے نے جنسے امید ایسی وقت مین ساتہہ دینی کے تہی ساتہہ
ندیا ہوگا اور کچہہ ادای حق رفاقت نکیا ہوگا بلکہ اسنے اپنی جان بچا کر بہاگ گئے ہوئے
ہونگی اور اونحضرتؐ کو تنہا درمیان تشنگان خون کے چہوڑ دیا ہوگا تو اونحضرت
کے دلمین ایسی کمینون کے کیا قدر و منزلت رہی ہوگے یہ اطوار تو اونحضرت
کی سامنی کی تہی اور بعد اونحضرتؐ کے جو کچہ کیا وہ عیان ہی کہ نعش مطہر کو بیگور و
کفن چہوڑا اور تجہیز و دفن بادشاہ دین و دنیا سے مونہہ موڑا اور خود مثل نادرشاہ
کے بادشاہ بن بیٹہے اور اسپر ہی راضی نہوئی فدک تک چہین لیا اور اونکی
اولاد کو نان شبینہ کا محتاج کر دیا اور ایسی حالت ذلت و خواری مین چہوڑ دیا
کہ ہر ایک حجر او ر مدر کی نیچے اونکا خون بہایا گیا فالی اللہ المشتکے اور بفرض محال
مثل شریک الباری اگر اونحضرتؐ نی روز غدیر اور بمقامات کثیر نص اوپر خلافت
کسی کے نکی ہوتی اور اونکی اہلبیتؑ مین معاذ اللہ کسیکو لیاقت خلافت بہی
نہوتے تو مقتضای نمک حلالی و وفا شعاری یہ تہا کہ خلافت کو خاندان نبوت
سے نہ نکالتی کو انتظام کار اسنے قبضۂ اقتدار مین رکہتے مگر خلافت کو مخصوص
باہلبیت کرتے تب بہی اونحضرت کی اولاد کو ایک عزت اور وقعت رہتے
اور ہر سفلہ و دون کو ادعای خلافت نہوتا اور ہر فاسق و فاجر مثل بنی امیہ
اور بنی عباس کے طمع خلافت نکرتے اور اگر مسند خلافت پہ بیٹہنا جلاف نکرتی

تھا اہل شام معاویہ اور یزید کی متابعت کرنے مین مستعد تھی اور نوبت انکی نہ
پہنچتے کہ معرکۂ کربلا مین کل بہتر دیندار اور لاکھون بنام مسلمان اور درحقیقت بدتر از
کفار سے پہونچتی اور یہ خرابیان جو سبب بدم بنیان ایمان و اسلام ہوئین نہ پڑتین آہی
یارو اگر انصاف کی آنکھ بند نکرو تو صحابۂ لیام کی تفاوت کی انتہا ہئین ہی کہ اونھون
نے خاندان نبوت کو مٹا دیا قولہ صدقت یا رسول اللہ کہکر آپ کی دلکو خوش
کری اقول جن لوگون نے صدقت تصدیق جنانی کہا اونکی ورتب تعریفین
ہین جو آپ اشقیا کی سلے منڈہتی ہین اور جن لوگون نے فقط لسانی کہا وہ
لوگ مصداق قالوا انک لرسول اللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشھد ان
المنافقین لکاذبون کی ہین قولہ یار غار کہلاوی اقول سے
بس کن حدیث غار کہ عارست نزد عقل آن حزن و بیقرار سے شیخ مسمم
یار غار سے جو اذیتین اونحضرت کو پہنچین اونکا چرچا آجتک زبانون پر ہے
اہلسنت سیکڑون تاویلین کرکے چھپاتی ہین اور بیسرفہ باتین بناتی ہین ولاکن
لا یصلح العطار ما افسد الدہر حقیقت مین بجای یار غار اگر کوئی مار زہر دار
ہوتا تو خلیفہ صاحب کی رہرو نے سی اوسکا ضرر کم ہی ہوتا ونعم ما قال السعدی
تر از دہا گر بود یار غار ازان بہ کہ جاہل بود غمگسار قولہ بدر کی لڑائی پر جاوین الی
قولہ لقد رضی اللہ عنہم کہکر اپنے رضامندی ظاہر کری اقول یہ بات کبھی
گوشش زد ہماری نہین ہوئے کہ بالخصوص اہل بدر کی شان مین خدا نے
کہین لقد رضی اللہ عنہم فرمایا ہے بلکہ اس کلام اللہ مین جو اہلسنت وہلی پڑہتے
تھے اور بچون سے ازبر کراتے ہین کہین لقد رضی اللہ عنہم موجود ہے

نہین ہے آئی اون قرانون مین جنکو حضرت عثمان محرق القرآن نے جلایا
تہا مگر نہین موجود ہو اور آپکو شاید کوئی نسخہ جلا ہوا اوسمین سے مل گیا ہو لیکن
مشکل یہ ہی کہ کوئی مفسر اور محدث بہی تو نہین لکہتا ہے کہ لقد رضی اللہ عنہم
اہل بدر کی شان مین نازل ہوا جناب والا جو سابقین اہلسنت نی اہل بدر کے
شان مین بنایا تہا وہ خود کیا کم تہا کہ آپکو نے تصنیفو کی احتیاج اونکی شان مین
پڑہی اس سے بڑہکر کیا ہوگا کہ خدا نے اونکو بقول اہلسنت اجازت تامہ عامہ
کل فسق و فجور کے علی کرالدہور و مرالشہور دی ہی اور فرمایا کہ اعملوا ما شئتم فانی
قد غفرت لکم بعد از بدر کی جو اونکا جی چاہتا زنا اور لواطہ اور شرب خمر اور
قتل نفوس کرتے اور خلیع العذار اور گسستہ مہار رہتی اس سے بڑہکر اور کیا فضیلت ہوگی
آگے نی زاد نعمۃ علی الطنبور کیا اور لقد رضی اللہ عنہم بہی اوسپر رکہہ دیا آئی مومنین کی
شان مین رضی اللہ عنہم مثل لقد رضی اللہ عن المومنین کی وارد ہی پس وہ مخصوص
مومنین سے ہے آپکی ثلثہ کو جنکا ایمان ہی ثابت نہین اور اسیطرح منافقین اور قرندین
کو اس سے کچہہ بہرہ نہین ہے فاسئل بہ خبیرا لعلک ما کنت بہ
بصیرا ولنضحک قلیلا ولتبک کثیرا **قولہ** والسابقون الاولون
من المہاجرین والانصار **اقول** یہ آیہ شریفہ مثل آیہ سابقہ البتہ بالخصوص فضیلت پر
اون مومنین کے دلالت کرتا ہی جو سابقین اولین مین سے تہی خواہ مہاجرین
مین ہون خواہ انصار مین سے نہ منافقین مہاجرین اور انصار خواہ سابقین سی
ہون خواہ لاحقین سے سلئی کہ اونکی مذمت پر ہزارون آیتین اور حدیثین دلالت
کرتے ہین بالجملہ تعریف اونہین مہاجرین اور انصار کے ہی جو سچ نہ فی اللہ ایمان لائے

اور اوس ایمان پر مرتے دم تک قایم رہی آپ ناحق منافقین اور مرتدین کو ائمین
داخل کرتے ہین آپ اپنی ثلثہ کی خبر لیجیے اور اونکا ایمان ثابت کیجیئے آپکو مومنین
مہاجرین اور انصار سے بحث کرنا لغو ہی اسلیئے کہ شیعہ جملہ مومنین خالص الایمان
کو خواہ سابقین سے ہون خواہ لاحقین سے خواہ مہاجرین سی ہون خواہ
انصار سی اچھا سمجھتی ہین ولو قل عددھم وقلیل من عبادی الشکور قولہ
اصحاب بدر یا یاران بیعت رضوان اقول اصحاب بدر اور بیعت رضوان مین بھی
تو بعض مومنین سے ہے کی ہی نہ منافقین سے کے وسیظھر علیك نبئھم بعد
حین فکن من المنتظرین قولہ ان دولتونکی لینے والی لیگئے اقول جس طرح
دولت دین کے لینی والی اوسکو لیگئے اوسیطرح دولت دنیا کی لینے والی
بے دنیا کی فریب لوٹ لیگئی یاران بے وفا اور حریفان پر دغا نی جس تمنامین
ایک عمر صرف کی ستھے اور جسکی واسطی محنتین اور مشقتین اور اذیتین اوٹھائین
تھین بعد جناب رسول خدا کی اوسکا موقع ملا اور نفاق باطنی کا راز پوشیدہ کھلا
مریفون سے بیخوف وخطر نرد دغا کھیلی اور حسب خواہش دلی مقصود اصلی
پی لی سے حریفان باوفا خوردند ورفتند لیکن جب زمانہ مین آپ ایسے لوگ
سرشی مردونکی چلانے والی اور سنت خلفای جورکی تھامنے والی موجود ہین
تو کہہ سکتے ہین سے ہست محفل بران قرار کہ بود ہست مطرب بران ترانہ
ہنوز قولہ آسی یار جن لوگون نے بلا واسطہ پیغمبر خدا سی تعلیم پائی اقول
جن لوگون نے تعلیم پائی باین معنے کہ تعلیم پذیر ہوئے اور ہدایت پائی اور
اوس ہدایت پر باقی سبہے رہی ہماری دلونمین اونکی نہایت محبت سے ہے

اور ہماری نظرون مین اونکی بڑی قدر و منزلت ہی مگر جن لوگون مین باوجود تعلیم اور
ہدایت کی کچھ اوسکا اثر نہین ہوا ہم اونہین کو برا سمجھتے ہین اور مہتدی نہونا اونکا
نقص تعلیم اور نقص ہدایت ہادی نہین ہے بلکہ نقص قابلیت اور نقص لیاقت بسبب
سوء اختیار غیر مہتدین کی ہے جیسا کہ عدم تاثیر قدرت قادر علی الاطلاق ایجاد
شریک الباری مین نقص قدرت نہین ہے بلکہ نقص اس ماہیت کا ہی کہ
قابلیت اور لیاقت خلعت وجود ہی نہین رکھتے اسیطرح نہ مہتدی ہونا فرعون
اور ہامان کا نقص ہدایت و تعلیم حضرت موسیٰؑ و ہارون نہین ہی اور نہ مہتدی
ہونا ابوجہل اور ابولہب کا اور فرعون اور ہامان اس امت کا نقص تعلیم و ہدایت
جناب رسولخدا نہین ہی و نعم ماقیل ؎ ہر کرا او روی بہبودی نداشت ؎ دیدن
روی نبی سودی نداشت ؎ وکذا قال الآخر ؎ دون شود از قرب بزرگان خراب ؎
جیفہ ہر بوی بدا زافات ؎ قولہ ان ہزارون لاکھون آدمیون الی قولہ کسیکی دل پر
ایمان کامل کا اثر نہوا **اقول** اس اضطراب کلام کا باعث بجز فریب وہی علوم
کالانعام اور کچھ نہین ہ علوم ہوتا ہی کبھی مدعی حسن خوبی مطلق صحابہ ہوتی ہین کبھی
تخصیص صحابہ کبار کرتی ہین کبھی مطلق مہاجر و انصار کہتی ہین ایک صفحہ مین
آپ کتنی رنگ بوقلمونی بدلتی ہین آپ یہان پوچھتی ہین کہ کیا کسیکی دل پر ایمان کامل
کا اثر نہوا کون کہتا ہی کہ دنیا مین کوئی مومن کامل نتھا ہماری آپکی فرق اسیقدر ہی
کہ آپ کل کو مومن کامل ٹہراتی ہین بدین طمع کہ سبکی صدقہ مین کچھ آپکی ثلثہ کو بھی حصہ
ملجائیگا ہیہات ہیہات یہ تمنای محال ہی آپ خود صفحہ اولی مین لکھ چکی ہین
کہ تہتر مین سی ایک ناجی ہی پس وہی ایک کامل الایمان تھا اور شیعون کی نزدیک وہ ایک نہین ہے

مگر علی و شیعتہ فانھم ہم الفائزون نہ ابوبکر و اہل سنت فانھم ہم الخاسرون قولہ
جو نماز و نہین اور جہاد و نہین حضرت کی شریک ہے اقول منافقین کا نماز و نہین شریک ہونا
مصداق یراؤن الناس تھا یعنی بریا و سمعہ تھا اور جہاد و نہین بطمع مال غنیمت تھا
پس ایسی نمازین اور ایسی جہاد کہان موجب ثبات قدم ہو سکتی ہین قولہ لیکن سے اپنے
نفاق اور کفر سے باز نہ آئے اقول کفار اور منافقین تو کیسے معتقد الوہیت او رسول
نہ تھی سفر او حضر مین ساتھہ رہنا اور شب و روز وعظ و نصیحت سنا اگر اونکو مفید نہوا اور
معجزات کو اونہون سنے سحر پر محمول کیا اور ان ہو لا سحر یوثر کہا اور جبرئیل
کی تشریف لانیکو اور وحی پہنچانیکو افتری علی اللہ کذبا ام بہ جنۃ سمجھا تو یہ کچہ جائے
تعجب نہین ہے کہ یہ سنت قدیمہ کفار اور منافقین کی بہ نسبت انبیای سابقین
کی سے چلے آتی ہے آپ کسیقدر آپکو تعجب کرنا ہی تو اس سے کیجئے کہ جو لوگ کسی
زمانی مین ایمان بخدا اور رسول لائے تہی پہر وہ کیونکر ثابت قدم نرہی اور مصداق
ثم قست قلوبکم بعد ذلک فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ الآیہ کی ہوئے
لیکن یہ بات بھی چندان جائے تعجب نہین ہے آپنی خود صفحہ اولی مین فرمایا ہے
لیکن شیطان نی بعد ایمان سے اکثر مسلمانون کو بہکایا انتہی جناب والا شیعہ بہی
یہی کہتے ہین کہ اکثر کو بہکایا تو قلیل سے ہے ایمان پر باقی رہی اور اکثر نے اون اقل
کو ایسا ضعیف کر دیا کہ احقاق حق اور ابطال باطل کما ینبغی نکر سکتے فصار اہل
الحق مستضعفین مشارق الارض و مغاربہا و اہل الباطل تملکوا مداخلہا
و مناحلہا و مشاربہا قولہ کسی معجزہ کا اثر اونپر نہوا اور نہ کوئی دعا اونکے حق
مین مقبول ہوئے اقول آری منافقین اور کفار کی حق مین ایسا ہی ہے کہ نہ کسی

معجزہ کا اثر ہوا انکو سوئے دعا کا اثر ہوا اور یہ بھی ایک سنت قدیمہ ہی اہلسنت
کیون نہین نظر کرتے کہ تسع آیات موسوی کو کب فرعونیون مین اثر ہوا اور دعاے
ابراہیمی کو مغفرت آزر مین بقولہ واغفر لابی انہ کان من الضالین کب اثر ہوا اور
دعای حضرت نوح کو نجات مین اپنے بیٹے کی بقولہ ان ابنی من اہلی کب اثر
ہوا اوسیطرح دعای جناب رسولخدا کو کفار اور منافقین کے بارہ مین بمقتضاے
ان تستغفر لھم سبعین مرۃ لن یغفر اللہ لھم اگر اثر نہوا تو کیا جای تعجب ہی
قولہ کوئے مسلمان ایسا عقیدہ رکھیگا اقول مدعی آپکی سے مسلمان سے
کہ جسنی مسلمانی کو چھوڑکر بغض اختیار کیا ہی سب مسلمانونکا یہی عقیدہ ہی کہ کفار اور
منافقین مین معجزات کی اثر نہونے سی کسی پیغمبر کے پیغمبری مین داغ نہین
لگتا ہی بعثت پیغمبران اور تعین حافظان شرع و وصی اتمام حجت خدا کی ہی تا کہ اہل
دنیا یہ نکہین کہ لو لا ارسلت الینا رسولا پس اگر اہل دنیا سی کوئی شخص
ایمان نہ لاوی تو پیغمبر کے پیغمبری اور وصی کا وصی ہونا نہین باطل ہوتا ہے
حجت خدا بمقتضای وللہ الحجۃ البالغۃ تمام ہوجاتی چنانچہ کتب سیر مین
منقول ہے کہ حنظلہ پیغمبر نے بمجرد اسکی کہ اظہار نبوت کیا اشقیای ایام نے
اونکو قتل کیا تو اس سے کچھ داغ اونکی نبوت مین نہین لگ گیا مگر متنصرین داغ
لگانیکی بوسطے اسلام مین جو چاہین سوکہین قولہ اوسکی تمام شاگردون اور کل مریدون
کو کافر و مرتد کہیگا اقول اگر تمام اور کل سے معنی حقیقی اوسکے مراد ہین یعنی
کل الافراد بحیث لا یشذ منہ فرد تو یہ کذب محض اور افترے بحت ہی اسلئے کہ
باتفاق امت شیعۃ علی و صحابہ کسی زمانہ مین از ابتدا تا انتہا کافر و مرتد نہ تھی

آرہی امت مین اختلاف ہی تو اہل سنۃ ابی بکر و عمر و احبابہم مین ہی کہ بعضے اونکو کافر
اور منافق سمجھتے ہین مثل شیعونکی اور بعضی اونکو مومن سمجھتے ہین مثل اہل سنت
کی اور اگر تمام اور کل سے معنی مجازی اونکی مراد ہین یعنے اکثر تو خود آپ صفحہ
اولی مین فرما چکے ہین کہ شیطان نے بعد ایمان کی اکثر مسلمانونکو بہکایا پس
اگر اتنا ہی امر آپکے لئے موجب بدظنی اور پیغمبری مین داغ لگنے کا ہوا ہے تو
آپکی ایمان کا خدا حافظ ہے آور شاید یہی بدظنی موجب آپکی تفسیر کی ہوئی لیکن اسکو
خوب جانیگا کہ اگر مثل آپکے اور آپکی اوستادوں کے ہزار در ہزار بگڑ جائین اور
گردن مڑور ٹیڑی مرغیان کہائین تو دین اسلام مین کچہ خلل نہ پڑیگا بلکہ آپ خود
اسلام سی خارج ہوجائینگے قولہ اگر کسی عالم کی تمام شاگرد جاہل اقول علم
عالم اور ولایت ولی اور امیری امیر اگرچہ بسبب شاگردون اور مریدون اور مصاحبونکی
ہی جیسا کہ مشہور ہی کہ پیران نمی پرند مریدان می پرانند تو البتہ شاگردونکے
جہالت اور مریدون اور مصاحبونکی نالائق اور فاجر و فاسق ہونی سی عالمیت
اور ولایت اور امارت مین بیشک بٹہ لگیگا اور اگر علم اور ولایت اور امارت
اوسکی فی نفسہ ہی اور صفت ذاتی اوسکی ہے اور بمقتضائی آنکہ مشک آنست
کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید شاگردون اور مریدون پر موقوف نہین ہی تو اگر تمام
شاگرد جاہل ہوئے اور تمام مرید مرتد ہوئے اور تمام مصاحب فاسق
ہوئے تو اوس عالم اور ولی اور امیر کو کیا ضرر ہی قولہ پس اسیطرح تمام صحابہ
کی کفر اور ارتداد پر اعتقاد رکہنا اقول کفر اور ارتداد قوم حضرت موسیٰ سے بلکہ گوسالہ
پرستے آپکی نزدیک حضرت موسیٰ کی نبوت مین کیا داغ لگ گیا

نعوذ باللہ من ذالک الاعتقاد الفاسد اور درحقیقت حضرت موسیٰ کی نبوت
مین داغ لگانا جناب رسولؐ خدا کے نبوت مین داغ لگانا ہی اسلئے کہ
وہ حضرت مصدق اونکی ستہے فنعوذ باللہ من ذالک بلکہ اسی تقریر سی حضرت
عیسےٰؑ کی نبوت مین سب داغ سے لگے گا کہ وہ بہی مصدق حضرت موسیٰ
کی تھی تو آپکو سے منظرف تصر کی بھی نرہے گا بلکہ نبوت کل انبیا مین داغ
لگ جائیگا لان کلھم مصدقون لمن مضی ومبشرون لمن یاتی فنعوذ
باللہ من ذلک اور اگر کوئی سے کہے کہ داغ نبوت حضرت موسی بسبب رجوع قوم
کی اسے الحق مٹ گیا تو ہم کہین سگے کہ اسیطرح جب قوم نی رجوع طرف
جناب امیر علیہ السلام سے کی تو داغ نبوت جناب رسولؐ خدا بھی مٹ گیا یہ تقریر
بنا بر آپکی تخیل فاسد کی ہے ورنہ ہمنی سابق مین بیان کیا کہ مومنین کاملین اپنی
ایمان پر آجتک باقی ہین اور چند منافقین امت نی دنیا طلبونکو طمع مال و دولت
اور بوعدہ ہای حکومت و ریاست نواہم کرکی مومنین متزلزلین کو بقہر و تعلا تصنعف
کردیا تو اوس سی نبی کی نبوت اور امام کی امامت مین کچہ داغ نہین لگتا اسلئی
کہ ثبوت نبوت اور امامت بدلائل باہرہ و معجزات قاہرہ متواترہ ہوتا ہی کسی سی
چند دنیا طلبونکی سبکے کفر و ایمان سے ہے مین ماین اہل الاسلام جھگڑمی پڑے
ہوسے ہین پس اونکی حسن و خوبی سی نہ نبوت اونکی مخالفین ملت سے
نزدیک بن جاتے ہی اور نہ اونکی بگڑنی سی بگڑ جاتے ہی الغرض کفر و ارتداد
حضرات ثلاثہ واتباعہم سے داغ نبوت جناب رسولؐ خدا مین لگانا آپ سے
کی منہ سے باایمانون کا کام ہے فنعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ من ذالک

قال المخاطب لقمقام ہراہ اللہ سبل السلام تیسری دلیل اسکا کوئی انکار نہین کرسکتا ہی کہ پیغمبر خدا ایسے وقت مین مبعوث ہوئی کہ لوگ توحید سی منکر ہوگئی تھی عبادت اور استعانت مین شرک کرینگی تہے معاد پر یقین نرکہتی تھے عبادت کی طریقونکو بہول گئے تہی دین ابراہیمی مین تحریفین کرینگی تھے جانورونکی طرح اپسمین لڑتی اور وحشیونکی مانند باہم جھگڑتے تہی علم اور حکمت سی بی بہرہ ہوگئے تھے اخلاق حسنہ کو چھوڑکر جاہلانہ رسمونکی پابند ہوگئے تہی چنانچہ اللہ جلشانہ نے توحیدکی تبلانے شرک کی چھوڑانی عبادت کی طریقی سکھلانی دین ابراہیمی کی جاری کرنے اخلاق حسنہ کی تعلیم دینے کی لئی حضرت کو نبوت اور رسالت کا مرتبہ دیا اور تمام بنی آدم کی ہدایت کا بار آپکی اوپر رکہا اور چونکہ بعد حضرت کے خداکو دوسرا نبی بہیجنا منظور نہ تہا اور سلسلہ نبوت کا آپکی ذات پر ختم کرنا منظور تہا اسلئے جو فضائل اور کمالات اور معجزات جدا جدا اور انبیا علیہم السلام کو دئی گئے تہی وہ سب حضرت کو دئی گئے اور جو طریقی ہدایت اور تعلیم کی علحدہ علحدہ اور پیغمبرونکو سکھلائے گئی تہی وہ سب حضرت کو سکھلائی گئے بلکہ اس نظر سی کہ کوئی فرقہ کوئی گروہ آپکے فیضان نبوت سی محروم نرہی اور آپکے ہدایت اور تعلیم شل بعض اور نبیوںکے بی اثر نہو جای اور کسیکو کوئی عذر ایمان اور اسلام لانی پر باقی نرہی اور کسیکو موقع آپکی نبوت کی انکار کرنیکا نملی وہ معجزات حضرت کو دئی گئے جو اور کسی نبی کو نہین دئے گئی اور اون باتون کی اجازت آپکو دیگئی کہ اور کسی پیغمبر کو نہین دیگئے اسیواسطی آپکے ہدایت کا اثر جلد اور کامل ہوا اور کچھہ ایک ہی ذریعہ سی نہین بلکہ مختلف ذریعون سے لوگون نی ایمانکو قبول کیا

جو لوگ فصحا اور بلغا مشہور تھی وہ قرآن مجید کی فصاحت دیکھ کر قائل ہو گئی اور جو لوگ
علم اور حکمت کا دعوی کرتے تھی وہ آپکی تعلیم حکیمانہ دیکھکر معتقد ہو گئی جو شخص معجزہ
کی طالب تھی وہ معجزات دیکھکر ایمان لائے جو لوگ شجاعت و مردانگی مین مشہور
تھی وہ میدان جنگ مین مقابلہ کی تاب نلا سکی آخر مغلوب ہو کر مطیع بن گئے
اور جو غرض اللہ جل شانہ کی آپکی نبوت سی تھے کہ دین اسلام تمام دنیا مین
پہیل جاوی اور سب باطل دینون پر غالب ہوجای وہ حاصل ہو گئی لیکن یہ فائدہ
جو بعثت نبوی سے ہوا صرف اہل سنت کی اصول کی مطابق ثابت ہوتا ہی
اور موافق اصول مذہب شیعہ کی ہرگز ثابت نہین ہوتا اسلئی کہ جو لوگ حضرت کی
سامنی ایمان لائے جب اونکی نسبت یہ اعتقاد کیا جای کہ وہ ایمان اور اسلام مین
کامل تھے اور دل سے حضرت کی نبوت کی معتقد تھی اور مرتے دم تک اوسپر
ثابت قدم رہی تو یہ امر البتہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ حضرت کی ہدایت سی جو غرض
تھی وہ حاصل ہو گئی مگر جبکہ اون لوگون سے نسبت یہ گمان کیا جائی کہ وہ ظاہر
مین مسلمان تھے اور باطن مین معاذا باللہ کافر یا حضرت کی وفات کی بعد ہی
مرتد ہو گئی تو کسکے موںہ سی یہ بات نکل سکتی ہی کہ حضرت کی ہدایت سی کچہ فائدہ
ہوا حقیقت یہ ہی کہ جو اعتقاد شیعونکا بہ نسبت صحابہ کی ہی اوسکی الزام آپکے
نبوت پر آتا ہی اور نیز اوسے کو مذہب اسلام پر شبہہ ہوتا ہی اسلئی کہ جب کوئی
اس امر پر یقین کری کہ جو لوگ حضرت پر ایمان لائے اونکی دلون پر کچہ اثر ایمان
اور اسلام کا نتہا اور وہ صرف ظاہر مین مسلمان اور معاذا باللہ باطن مین کافر تھی یا
حضرت کی انتقال کرتے ہی وہ اوس سے پہر گئی وہ حضرت کی نبوت سے

تصدیق کر نہین سکتا ہی اور کہہ سکتا ہی کہ اگر حضرت سچے نبی ہوتے تو کچھ نہ کچھ اونکے
ہدایت مین تاثیر ہوتے اور کوئی نہ کوئی دل سے اونپر ایمان لایا ہوتا اور سیکڑون ہزارون
لاکھون آدمیونکی جو اونپر ایمان لائے سعدودے سوآدمی تو ایمان پر ثابت قدم رہتے
اگر صحابۂ کرام تمہاری عقائد باطلہ کے موافق اسلام اور ایمان مین کامل نہ تھے
توپھر وہ لوگ کونسے ہین جن پر حضرت کی ہدایت کا اثر ہوا اور وہی لوگ کتنی
ہین جنکو حضرت کی نبوت سی فائدہ ہوا اگر اصحاب نبویؐ سوای معدودی چندکی
بقول تمہاری سکے سب عیاذاً باللہ منافق اور مرتد تھی تو دین اسلام کو کسنی قبول
کیا اور پیغمبر صاحب کی تعلیم اور تلقین سے کسکو نفع پہنچا کن لوگون سے نے حضرت
کی سکنسی شرک چھوڑکر توحید پر اعتقاد کیا کن شخصون سے نے عبادت کی طریقون
کو سیکھا کس گروہ نی دین محمدؐ کو جاری کیا کس فرقہ نے ایمان کو پھیلایا آتی
یارو تمکو تو اسلام کا نام لینا اور پیغمبر صاحب کی نبوت کا اقرار ظاہری سے بھی کرنا
نہ چاہیے اگر پیغمبر صاحب کی ایمان لانیوالون مین سے سو دو سو ہزار دو ہزار کو
تم کافر کہتے یا اون لوگون کو جو بعد غلبۂ اسلام کی مسلمان ہوئے تم منافق جانتی تو
صبر آتا مگر افسوس تو اسی بات پر آتا ہے کہ تم اونہین لوگون پر اعتراض کرتے ہو
جو سب سی پہلے ایمان لائے اور اونہین کو منافق بتاتے ہو جنہون سے نے خدا
کی دین کو جاری کیا اور اون ہزارون لاکھون آدمیون مین سی جو حضرت پر ایمان
لائے تھی سوای چار چھ شخصونکی کسیکو اچھا نہین کہتے ہو بھلا کیونکر ایسے
عقیدہ پر تعجب نہ آوے اور کیونکر تمہاری اس گمراہی پر افسوس نہ ہووے

قولہ تمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام اس تیسری دلیل کا

محصل بعد از قصہ خوانی گویا کرستانے کی نشانی سے ہے یہ معلوم ہوا کہ غرض خدا
کی مبعوث کرنے سے خاتم الانبیا کی سے یہ تہی کہ کل سب نبے آدم ہدایت پاوین اور
ایمان لاوین پس اگر کل صحابہ بظاہر ایمان لانیوالے مرتے دم تک کامل الایمان
ٹہرجاوین جیسا کہ مذہب اہل سنت ہی تو غرض خدا کی حاصل ہوگی اور پیغمبر سب سے
سچے پیغمبر ہونگی بلکہ اگر سو دو سو بہی ایمان پر باقی رہجائینگی تو سب
مخاطب کو صبر آجائیگا اور آنسو پونچہ جائینگی لیکن غضب تو یہی کہ بنا بر مذہب شیعہ
کی کل چار ہی پانچ مومن کامل سے ہتے ہین تو خدا کی غرض بالکل نہ حاصل ہوئے
اور پیغمبر کا بہیجنا بالکلیہ لغو ہو گیا پس ایسے پیغمبر کے بہیجنی سے کیا حاصل کہ جسکی
ہدایت کا کچہ اثر سے ہے دنیا مین نہ پایا گیا سبحان اللہ نہی فہم نہی دانش نہی
حدت ذہن رسا ہزار حکماے یونان اس طریقہ برہان پر قربان آور جان بو علی سینا
بلا گردان ایسے دلیلین سواے مخاطب کی بہلا کسے کو کب سوجہتی ہین اہل علم
کو نہایت افسوس ہوتا ہی کہ ایسی دلیلہائی لاطائل کی جواب مین اپنے عمر عزیز چند روزہ کو ضایع
کرین سے آنست جواب شکہ جواب شنہی لیکن کیا ستیجیے کہ عوام
کالانعام نہین سمجہتی اور ترک جواب کو محمول عجز پر کرتے ہین لہذا بالاجمال کچہ
گزارش خدمت شریف کیا جاتا ہے کہ یہ دلیل نامربوط آپکی از قسم تخیل اوہام
اور اضغاث احلام ہی اسلئے کہ لاریب کہ خداوند عزوجل نے اپنی فضل وکرم
اور مقتضای مصالح وحکم سی بنی آدم کو جس جس چیز کے حاجت واسطی اصلاح حال
اور حسن مآل کے ضروری تہے سب عنایت فرمائی پہلے عقل ممیز بین الخیر
والشر عطا کی فالہمہا فجورہا وتقویہا کہ یہ حجت باطنی خداکا

بعد اوسکی ہجرت ظاہری بارسال رسل و انزال کتب اور نصب اولیا تمام سے تاکہ
ممکن ہو کہ کافۃ الناس ہدایت پاوین اور راہ راستی پر اوین پس جو کچہ بمقتضای فیض
ازلی اور جود لم یزلی تہا اوسکی طرف سی وہ سب عمل مین آیا اور یہ سخن قابل انکار
نہین اور اسیطرح انبیا اور اوصیا پر جن جن باتونکو خدا نے دربارہ اصلاح احوال
عباد واجب کیا تہا حتی المقدور وہ بہی عمل مین لائے وما ارید الا الاصلاح
ما استطعت کی کاربند رہے اور انتہای درجی سے کوششین اور محنتین اور
مشقتین ہدایت امت مین کین اور اذیتین اجرای دین مین صابر اور محتسبا اوٹہائین
اور اونکی ثبات قدم مین سے لغزش نہین آئے اور یہ امر بہی الطاف جلیلہ
جناب باری سے تہا کہ اہلسنت اسکو از تفضل بحت کہتی ہین اور شیعہ نظر اوسکی
غنای ذاتی سے کے تفضل اور نظر حکم و مصالح سے کے معبر بواجب کرتی ہین پس
بعد اسکی کہ خداوند عزوجل سے تکمیل مدارج لطف ممکن و متعرب فرمایا بعضی لوگون
نے بحسن اختیار بمقتضای عقل و نقل پر عمل کیا اور اونہون نے ہدایت پائے
وماهم الا قلیل وقلیل من عبادی الشکور اور اکثر لوگ بمقتضای واکثرهم
لا یعقلون ولتجدن اکثرهم فاسقین بخواہشہای نفسانی اور اغوای شیطانی
بمقتضای عقل و نقل سی بسوء اختیار دست بردار ہو کر راہ دین سی درگذرے
اور متاع عاجل دنیای فانی کو بعوض ثواب آخرت باقی کے خرید کیا اور
حکمت اور مصلحت خدا مقتضی اسکی نہین ہوئے کہ ایسی لوگون کو بمشیت الجائی
بجبر و اکراہ راہ دین پر لاوے ولو شاء ربک لآمن من فی الارض کلهم جمیعا

ولو یشاء اللہ لھدی الناس جمیعا پس بندونکو اختیار اوپر حال اختیار کی
چھوڑا چنانچہ خود فرمایا لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی اور فرمایا
من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر پس اگر فرض کیا جاوی کہ کل بنی آدم
کافر ہو جاوین تو جب خدا اور رسول سے جو انپر لازم تہا وہ عمل مین لا چکی ہین تو نہ
خدا پر کوسے الزام عائد ہو سکتا ہی نہ اوسکی رسول پر آری چونکہ حجت خدا تمام
ہو چکی سے ہے پس سراپا الزام عائد طرف عباد کے ہوگا اسلئی کہ اونپر لازم تھا
طلب انقیاد انبیاء اور اونہون سے نکیا نا بر اسکے اب ضرورت ترتب
ہونے اثر ہدایت کی نرہی اور اگر کوئی خوش فہم شل مخاطب کے کیے کہ
جب اثر ہدایت مترتب ہونا ضرور نہوا تو ایسے نبی کا بہیجنا عبث اور بیکار ہوا تو ہم
جواب دینگی کہ ہرگز عبث نہین ہے اسلئی کہ حجت خدا بسبب مبعوث کرنے
نبی کے تمام ہوگئی اور کسیکو مجال اسکے نرہی کہ کہی لولا ارسلت الینا
رسولا فحجتهم داحضة ولله الحجة البالغة آب آپکی ما نحن فیہ ین اور
فرمائیی کہ اگر سو دو سو صحابہ سے ایمان پر باقی نرہی اور دس ہی پانچ ایمان پر
باقی رہ گئے گو یہ معتقد شیعہ نہین ہے جیسا کہ عنقریب معلوم ہوگا مگر اسمین کیا
قباحت لازم آئے اور پیغمبر کی پیغمبری اور خدا کی خدائی مین کیا خلل پڑا اگر خدا
اسباب ہدایت کی پیدا کرنے اور نبی اداء رسالت اور تحمل بار نبوت مین کچھ
کوتاہی فرماتا تو آپ کا جو جی چاہتا سو فرماتے اب اہل انصاف ذرا انصاف
کرین کہ خداوند تعالی کے اسباب ہدایت پیدا کرنیسے کو نبی کی اداء رسالت
کرنیسے اور اکثر صحابہ کی منافق نہ رہنی اور مرتد ہو جانے سی کیا علاقہ ہے اور

کیون ناقص پایا گیا ہے کہ ایک کا وضع مستلزم دفع آخر ہوا اگر اصحاب ہدایت اور
اوای رسالت خواہی نخواہی مستلزم ایمان ہوتے تو امثال ابولہب و ابوجہل
کیون کافر رہتے اور منافق اپنی نفاق پر کیون باقی رہتے اور اہل ردہ کیون
مرتد ہو جاتے پس اسیطرح کیون نہین جایز ہے کہ مثل قوم حضرت موسے
ایک زمانہ مین اکثر صحابہ مرتد ہو جاوین گو پہر بعد چندے راہ پر آوین اور جب
خود ایمان لازم ہدایت نہو تو بقا علی الایمان کب ضرور ہوگی آپ نے خود صفحہ اولی
مین فرمایا ہے کہ اکثر مسلمانون کو شیطان نے بعد ایمان کی بہکایا ہے اور
اونکی دلونکو عقائد باطلہ سے بہر دیا اگر تقریر آپکی کو سنکے کوئی کہے کہ خدا اور رسول
کی اہتمام نے کچہ فائدہ نہ بخشا کہ تہتر فرقہ مومنین سے بہتر فی النار ہوئے
اور فقط ایک ہی فرقہ ناجی ٹہرا تو پیغمبر کے ہدایت اور خدا کی کفالت کا کیا اثر ہوا
اگر کاش دس پانچ سب بہشتی ہوتے تو کچہ صبر آتا نہ یہ کہ فقط ایک ہی
بہشتی ہو تو آپ کیا جواب دیجئیگا فما ہو جوابکم فہو جوابنا قولہ اسکا کوئی
انکار نہین کر سکتا اقول لفظ اسکا مشار الیہ اگر کل کلام مختل النظام ہے
تو آپکا خصم اوسکا منکر ہے اور اگر بعض کلام دون بعض مراد ہے تو اوسکے
تشخیص کرنے ضرور تہے اور اگر فقط فقرہ اولی مراد ہے تو ایک کلام
کے تحت مین کل کلام کو لکہنا عوام کو دام فریب مین لانا ہی تا لوگ سمجہین کہ
کل کلام مسلم الثبوت ہین الا غیر یقین ہے قولہ لوگ توحید سی منکر
ہو گئی تہے اقول اگر مراد لوگ سی امثال آپکی ثلاثہ و احزابہم ہین تو
مسلم ہے کہ وہ بت پرست تہے پس بت پرستی سی طرف خود پڑتے

کی رجوع کرنے مین کچھ استبعاد نہی بلکہ افریت من اتخذ الٰہہ ہواہ اور اگر مراد کل دنیا
کی لوگ ہین فلا نسلم والمدعی مطالب بالبرہان اور یہی حال فقرات مابعد سمجھنا چاہئی
قولہ تمام بنی آدم کی ہدایت کا بار آپکے اوپر رکھا اقول مراد ہدایت سی اگر
ارآءة الطریق ہے تو مسلم ہی کہ وہ حضرت اہی سلئے بہنچے گئی تہی اور آنحضرت
نے اس بار کو باحسن ماکان فی حیز الامکان اپنے سرسی اوتارا اور بصداق
قد ابلغوا رسالات ربھم کی ہوئے لیکن اس ارارة الطریق کو ایصال
الی المطلوب لازم نہین ہے وہو بیّن و مبیّن نے فواتح کتب المیزان تبلیغ
ایمان لانا اسکو لازم نہوا فما ظنک بالبقاء علی الایمان اور اگر مراد ہدایت سے
ایصال الی المطلوب ہی فیکذبہ قولہ تعالی انک لاتھدی من احببت فما ظنک
بالاغیار ولو کان صاحب النار قولہ آپکے فیضان ہدایت سی محروم نرہی
اقول لاریب کہ جناب رسول خدا کی موصوف ہونے سی باین صفات
جلیلہ امکان فیضان ہدایت و عطی کل بنے آدم کی ہوا لیکن ہر
ممکن الوقوع کے لئی وقوع لازم نہین ورنہ ہزارون لاکھون بلکہ کرورون
کفار اس فیض سے محروم نرہتی بلکہ خود حضرت کی قوم و قبیلہ کی لوگ مثل
ابوجہل و ابولہب کی بلکہ حضرت کی ہر وقت کی صحبت مین رہنی والی اور ایمان
ظاہر کرنیوالی اور کفر چھپانیوالی اسعنے منافقین تو البتہ محروم نرہتے بالجملہ
فیض یاب ہدایت فقط وجود ہادی سے نہین ہی بلکہ موقوف ہی اسپر
کہ لوگ بہی بحسن اختیار ہادی کے ہدایت کو مانین اور اوسکی ہدایت پر چلین
پس جو لوگ کہ تشدد سے فی اللہ راہ ہدایت پر چلی وہ فیضیاب ہوئی و قلیل

اور جن لوگون نے اونحضرت کے کہنی کی تصدیق نکی اور اونکو معاذ اللہ ساحر
اور کاہن اور مجنون اور شاعر سمجہا کئے یا زبان سے فقط صدقت یا رسول اللہ
صدقت یا رسول اللہ کہتے رہے اور دل مین سنکر رہے اور ہمیشہ
اسکی فکر مین رہے کہ وہ حضرت جلد وفات پاوین تو مطالب دلی برآوین
اور ہمیشہ محروم فیض ہدایت سے رہے **قولہ** اور ایکی ہدایت اور تعلیم مثل
بعض اور نبیونکی سنے اثر نہو جاے **اقول** آپکا آخر کا دلیل تباہی کا دلالت کرتا
ہے اس بات کے اوپر کہ جس نبی کی تعلیم اور ہدایت اور صحبت اور رفاقت
اور معجزات اور دعوات مین اثر نہوا اسکے نبوت سے مین داغ لگتا اور اسی دلیل
مین آپ بعد چند سطر کے فرماتے ہین کہ اگر حضرت سچے نبی ہوتے تو کچہ نکچہ اونکی
ہدایت مین تاثیر ہوتے اب عرض خدمت شریف مین یہہ ہے کہ یہان
جن نبیونکی بہ نسبت آپ فرماتے ہین کہ اونکے تعلیم اور ہدایت بے اثر ہوگئی
کچھ داغ اونکے نبوت مین لگا یا نہین وہ جہوٹے بنا بر اپکے افادہ کے
ٹہری یا نہین پس عقیدہ اپ ہی کی ایسے متعصبین کا ہوگا ورنہ کل
اہل اسلام خواہ شیعہ خواہ سنی سب نبیون کو برحق سمجہتے ہین
اور بسبب نہ پاے جانے اثر ہدایت کے کہ جسکا منشا سوء اختیار
عباد ہی نہ اون پیغمبرون کے پیغمبری مین داغ لگاتے ہین نہ اونکو
معاذ اللہ جہوٹا سمجہتے ہین اور اگر فرمائی کہ ہماری غرض نفی اثر تعلیم
اور ہدایت سی بہ نسبت بعض انبیاء کے نفی بقاے اثر ہے تو ناکحن فیہ
مین بہی ہم ایسا ہی کہین گے کہ فی الجملہ اثر ہدایت اور تعلیم کا مرتدین

کو ہوا تہا مگر باقی نرہا بلکہ یہان فی الجملہ باقی بہی رہگیا کہ ارتداد من حیث الاسلام
بعد جناب رسول خدا کے واقع ہے نہین ہوا یا ہوا تو شاذونادر ہوا بلکہ جو واقع
بکثرت ہوا وہ ارتداد من حیث الایمان و ارتداد من حیث الاعمال تہا
چنانچہ خود آپ نے صفحہ اولے مین فرمایا ہے کہ اکثر مسلمانونکو شیطان نے
بعد ایمان کے بہکایا اور اونکی دلو ونکو انعقاد باطل سے بہر دیا اور ہمارے
نزدیک اصل اصول اون عقائد باطلہ کا یہہ تہا کہ لوگون نے اعتقاد اسکا کیا
نہ متابعت اہلبیت کچہ ضرورے امر نہین ہے اور کتاب خدا ہمکو کافی ہے
اور حدیث ثقلین کو بالاے طاق رکہہ دیا اور حسبنا کتاب اللہ
پکارنے لگے یہانتک کہ پیغمبر کو لیہجر کہا اور وصیت نامہ تک جسکی شان
لن تضلوا بعدی سے تہا نہ لکہنی دیا ہرچند بادی اسکے منافقین ہوئے مگر اثر
اوسکا مرتدین مین ہوا کہ راہ سفینہ نجات سے پہرے اور مآل کار اوسکا یہ ہوا
کہ ذریت رسول مقبول تحت کل شجر و حجر مقتول ہوے فجزاہم اللہ شر الجزاء یہہ تہا حال
منافقین اور مرتدین کا لیکن کاملین فی الایمان اپنے ایمان پر باقی رہے ولو
کانو اقلیلین مستضعفین فی الارض قولہ کوئی عذر اور اسلام لانے پر باقی
نرہے اقول واقع مین خدا اور رسول نے ایسا ہی اتمام حجت
کیا کہ کوئی عذر باقی نرہا مگر نفس امارہ نے بمقتضاے انہ
لیکید الملک سولت لی نفسی اور
شیطان نے بمقتضائے لاغوینہم اجمعین الا عبادک منہم
المخلصین یون سامریان امت کو گمراہ کیا کہ لوگون سے بجاے گوسالہ پرستی

کی گاو کسن سالہ پرستی کرائی ولقد صدق علیھم ابلیس ظنہ فاتبعوہ الا فریقا من المومنین قولہ اور جو غرض اللہ جلشانہ کی آپکی نبوت سے تہے کہ دین اسلام تمام دنیا مین پہیل جاوے اقول اولا سابق مین بیان ہو چکا ہی کہ غرض خدا کے تمام کرنا حجت کا کل اہل دنیا پر تہا و مبعوث کرنے نبی سی اور موید کرنے اوسکی سے آیات بینات باہرہ اور معجزات قاہرہ بحوبی عمل مین آیا اور حجت خدا کل مخلوقات پر تمام ہوگئی خواہ اسلام ساری دنیا مین پہیلتا یا نہ پہیلتا لیکن آپکے نزدیک تصدیق حقیت نبوت اسلام کی پہیلنی پر موقوف ہی پس یہ عجب تحقیق ہے کہ جس سی تصدیق نبوت مصدقین اولین مین خلل آتا ہے اسلئی کہ جنکو آپ مصدقین اولین سمجھتے ہین اور انکی بلا تامل صدقت یا رسول اللہ کہنی پر فخر کرتے ہین انکو بجز تصدیق لسانی کے تصدیق جنانی نہ حاصل ہوئے اور کیونکر حاصل ہوتی حالانکہ اوسوقت تک تو دین اسلام قبیلہ بنی ہاشم مین سب مین نہین پہیلا تہا فضلا عن القبائل الآخر اور بقول آپکی تصدیق حقیت بغیر پہیلنے اسلام کی ہوتی ہے نہین یہ کیا تحقیق آپکی ہے کہ جس سی آپ اثبات ایمان ثلاثہ کیا چاہتی تہے اوسی سے اونکا ایمان ہی باطل ہوا جاتا ہے ثانیا اسلام کا پہیلنا مستلزم ایمان کے پہیلنی کو نہین ہے اسلئی کہ اسلام فقط اقرار بشہادتین ہی بقولہ تعالی قالت الاعراب امنا قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبھم تو ما تسلمنا کہ اسلام و ایمان سب پہیلا لیکن پہیلنے کی سے لئے بقاء علی الایمان سے فی کل عھد وفی کل ان کچھ ضرور

نہین جائز ہی کہ ایک وقت خاص مین اکثر لوگ ایمان سے پھر جائین گو بعد
چندی پھر راہ راست پر آوین کما دفع فی قوم موسیٰ ویؤیدہ قوله
علیه السلام لتركبن سنن بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل
والقذة بالقذة بعدی کما ہم من صحابکم قوله اور سب اہل دینون پر غالب
ہوجائی اقول مراد غلبہ سی اگر من حیث الحجۃ ہے تو مسلم ہی و لن یجعل اللہ
للکافرین علی المومنین سبیلا وقال البیضاوی المراد بالسبیل الحجۃ
قال السدی والزجاج والبلخی لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا بالحجۃ وان
جاز ان یغلبوہم بالقوۃ لکن المومنین منصورون
بالدلالۃ والحجۃ انتہی لیکن اسکو پھیلنے اور نہ پھیلنے دین
سے کچھ علاقہ نہین ہے اور اگر مراد غلبہ سی تسلط تام ہی پس حصول اوسکا
اتبک محل کلام ہے قال الضحاک تحت قوله تعالی لیظہرہ علی
الدین کلہ اراد عند نزول عیسی بن مریم لایبقی اہل دین الا الاسلم
اوادی الجزیۃ وقال السدی ذلک یکون عند خروج المہدی من آل محمد فلا
یبقی احدا الا اقر بمحمد وہو المروی عن الباقر وقال الکلبی لایبقی دین الا ظہر
علیہ السلام وسیکون ذلک ولم یکن بعد ولایقوم الساعۃ حتے تکون ذلک
محصل سب اقوال مفسرین کا یہی ہی کہ تسلط تام اسلام کا جو مصداق
لیظہرہ علی الدین کلہ ہو ہنوز ظہور مین نہین آیا بلکہ اسکا ظہور زمانہ صاحب الامر
علیہ السلام مین ہوگا باقی رہا تسلط فی الجملہ پس لاریب جاننے کلام
نہین ہے کہ عہد جناب رسالت مآب مین حاصل ہوا لیکن یہ مستلزم عدم نفاق

بعض صحابہ اور بقای علی الایمان فی کل الاحیان کل صحابہ کا نہین ہے
فلایتم التقریب قولہ جو لوگ حضرتؐ کے سامنے ایمان لائی اقول متفق علیہ
بین الفریقین ہے بلکہ صدہا آیات اور احادیث صحاح او غیر صحاح کے اسپر
دلالت کرتی ہین کہ حضرت کی سامنی ایمان لانیوالے دو قسم کے لوگ
تھی ایک وہ جو للہ فے اللہ حقیقت مین ایمان لائی اور دوسرے گروہ جو
بطمع دنیا بظاہر ایمان لائے امنوا بافواھھم و لم تومن قلوبھم
پس اگر ان سبکو آپ ایمان و اسلام مین کامل کہتی ہین تو فائدہ بعثت نبویؐ
مطابق اصول اہلسنت بہت درست ہوگیا ہمکو کچہ حاجی بحث نہین ہے
لکم دینکم ولی دین ہ قولہ اور دل سی حضرت کی نبوت کے معتقد تھی
اقول منافقین صحابہ کی دل و زبان کا باہم مختلف ہونا اجلا ے بدیہیات
سی ہے گو آپ اسمقام مین لسانا کل ایمان لانیوالونکو مصدق نبوت فرماتی ہین
مگر لاریب کہ قلب آپکا مکذب اسکا ہی یقولون بافواھھم ما لیس فی قلوبھم
قولہ مرتی دم تک اوسپر ثابت قدم رہے اقول کل کا ثابت قدم رہنا
بہی اتفاقیات سی ہے اسلئے کہ اہلسنت بہی مرتدین صحابہ کو ثابت قدم نہین
کہتے اگر اختلاف ہی تو اونکی تعئین اور تشخیص مین ہے کہ ماذالوا مرتدین
منذ فارقتھم کے مصداق کون صحابہ ہین بہرکیف ہمکو اس
سی انکار نہین ہے کہ حقیقت مین مومنین اور ظاہر مین منافقین
بہی تا عہد حیات جناب رسالتمآب اوس دین پر جسکو جناب
ختمی مآب نے پہیلایا تہا قایم رہے لیکن بعد آنحضرت کی منافقین

امت نے وہ فتنہ وفساد برپا کیا کہ جس سے اکثر مومنین کو جادۂ ایمان سے لغزش
ہوئی گو اسلام مین باقی رہے اسلئے کہ شہادتین کا زبان سے انکار نہین
کیا اور مصدق اسکا خود آپکا فرمانا ہے کہ اکثر مسلمانون کو شیطان نے بعد
ایمان کے بہکایا اب فرمایئے کہ اس بہکانے نے دین اسلام کو باطل کر دیا
یا قائم رکہا اگر رکہا تو بنا بر مذہب شیعہ کے بہی دین اسلام قایم رہگیا اور اگر باطل ہو گیا
تو بنا بر مذہبین کے باطل ہوگیا پہر آپکا ارشاد کہ سنیون کے اصول کی موافق
یہ ہے اور شیعونکی اصول کے موافق یہ ہے محض غلط ہوا **قولہ**
حضرت کے ہدایت سے جو غرض تہے وہ حاصل ہو گئی **اقول** مراراً
گزارش ہوا کہ غرض ہدایت خلق سے تمام کرنا حجت خدا کا تمام خلق پر تہا
وہ غرض جب حضرت نے اداے رسالت فرمائی تو بہر کیف حاصل ہو گئی
خواہ کفار و منافقین کفر و نفاق پر باقی رہین یا نہین خواہ اکثر مومنین بطمع
زخارف دنیویہ و بفریب شیاطین جن و انس ایک زمانہ مین راہ ارتداد
عن الایمان پر جاوین یا نہین علاوہ اسکے جب نفاق بعض صحابہ کا اور ارتداد
بعض دیگر کا مختلف فیہ نہین ہی گو اونکے تعین و تشخیص مین اختلاف
ہو تو اگر تقریر آپکے تمام ہی تو اعتراض مشترک الورود علے الفریقین ہوگا
فما ہو جوابکم فہو جوابنا غایت الاعتذار آپکا یہ ہوگا کہ شیعہ اکثر کو اہل نفاق اور
ارتداد سے جانتی ہین اور ہم اقل کو تو ہم کہین گے کہ قرآن اور حدیث اور
تواریخ سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ از عہد آدم تا خاتم ہر ہر زمانے مین کاملین
فی الایمان اقل قلیل ہین اور دنیا طلب اور کفار و فجار اعلے یومنا ہذا

کثیر مین یہانتک کہ کئی ہزار بلکہ بنا بر بعض روایات کی سے کئے لاکھہ مین جناب سید الشہدا کا ساتھہ دینی والی بہتر ہے نکلی قولہ تو کس مونہہ سے یہ بات نکل سکتے ہی کہ حضرت کی ہدایت سی کچہ فائدہ ہوا اقول آپکی مونہہ سے یہ بات نکل سکتی ہے کہ موذیان عترت رسول اور قاتلان ذریت بتول فائدہ مند ہدایت خدا اور رسول خدا سے تھی ہم کیونکر کہین قولہ حقیقت یہہی اقول حق حقیق فوق کل حقیقتہ کے یہ ہی کہ جو اعتقاد سنیون کا اسانے بہ نسبت کل صحابہ اور اونکی اذناب کے ہی جنکو تابعین اور تبع تابعین سے کہتے ہین اور جنکی حق مین حدیث خیر القرون بنائی گئے ہی جب کوئی اونکی شنائع اعمال اور قبائح افعال پر بہ نسبت ذریت رسول رب متعال کی صحاح اور غیر صحاح و نیز و تواریخ اہلسنت سی نظر کری اور غصب حقوق او قتل نفوس ناحق کو دیکھی اور جانی کہ ایسے ظالمین سب ہی مسلمانون کی نزدیک خدا اور رسول کے ہدایت سی بہرہ یاب ہین تو الزام اونحضرت کی نبوت پر بلکہ خدا کی خدائی پر یکا کہ یہ کیسا فائدہ ہدایت ساری دنیا مین پہیلایا کہ جسکا نتیجہ یہ فساد فی الارض ہوا اور البتہ سنی والیکو شبہہ مذہب اسلام کی حقیت پر ہوگا کہ جب اسلام مین ایسی مفسدین سے فی الارض اچہی کہلاتے ہین تو ایسی اسلام سی کفر ہی بہتر ہے پہر حضرت کی نبوت کی تصدیق کیونکر کرسکتا ہے قولہ کہہ سکتا ہی کہ اگر حضرت سچے نبی ہوتی تو کچہہ نہ کچہ اونکی ہدایت مین تاثیر ہوتے اقول اولا سابق مین توضیح بیان ہوچکا ہے کہ ہدایت واسطی اتمام حجت خدا کی سے ہے تاثیر ہو یا نہو ثانیا اگر تاثیر ہونا ضرور ہے تو اگر ایک آدمی مین تاثیر ہو تو وہ بھی

تاثیر ہی کیا حدیث صحیح مسلم کے آپکی نظر سے نہین گذری ومن الانبیاء من لا یصدقه الا رجل واحد چہ جای انکہ ہزارونین تاثیر ہوئی ہو گو بقول آپکی نزدیک شیعونکی بقای تاثیر انکو قت خاص مین چار سے پانچ مین رکہی ہو اس سے انتفای تاثیر فی کل حین نہین لازم آتا ہے ثالثاً عدم بقای تاثیر بہتر فرقو نمین مسلم بین الفریقین ہے پس اگر ایک فرقہ مین تاثیر کا باقی رہنا کافی ہے تصدیق النبوة سے فذاک علی المذہبین والا فالاعتراض مشترک اور اسکا مدعی ہونا کہ ضروری ہی کہ قرن اولی مین تاثیر کل مین باقی رہی اور قرن ثانی مین اسکی ضرورت نہین ہے یہ بعینہ وہی دعوی ہی کہ شیطان کو صدر اولی مین مداخلت نہ تہی وقد منعناه اسند المتع فهو محتاج الی البیان و المدعی مطالب بالبرهان رابعاً آنحضرت کی ہدایت ہی کا یہ اثر ہے کہ آپکی سے لوگ باوجود میلان قلبی کے الی الذنفہ اتبک اور ظاہری لا اله الا الله محمد رسول الله کا کرتے ہین خامساً آنحضرت کی ہدایت ہی کی تاثیر ہی کہ سب سنی الایمان اقرار آنحضرت کے نبوت کا کرتی ہین گو اونکے اثبات خطاؤ نخ طبیة الانبیاء لکہتے ہین اور اونکی طرف ایسی رذائل کی نسبت کرتے ہین کہ سنی والے کو معاذ الله موجب تنفر ہوتا ہی مثل اسکے کہ بی بی لوکا نذسے ہے پر چڑہا کی ناچ دکہلایا کما سیجی انشاء الله سادساً آنحضرت کی ہدایت ہی کا یہ اثر ہے کہ ہر دیار و امصار مین ہزارون بلکہ لاکہون شیعہ عقائد حقہ پر ثابت اور قایم ہین اور آنحضرت کو منزہ جمیع عیوب اور

رزائل سے بچتی ہین رابعًا تاثیر کے لئے ضرور ہے لیاقت
موثر بالفتح جیسے آگ کی تاثیر جلانا ہی مگر گیلی لکڑی نہین جلتی پانی کا کام
ڈبونا ہے مگر سوکھی لکڑی نہین ڈوبتی ایمین موثر اور تاثیر کا عدم تاثیر مین کچھ
نقص نہین ہے پس اگر بسبب عدم لیاقت فریق من الصحابہ کی اونمین ہدایت
کی تاثیر نہ پائی جاے یا بقا اوس تاثیر کے لئی نہ رہی تو موثر کا کیا قصور ہی
ثانیًا تاثیر کا اطلاق تاثیر ناقص اور کامل دونو پر ہوتا ہی پس مطلق تاثیر کی
شیعونکو انکار نہین ہے اور شیعہ بھی یہی کہتے ہین کہ ہزارون مین تاثیر
ہوئی مگر حسب لیاقت اور استعداد کی ہر شخص بہرہ یاب ہوا لیکن اکثر مین تاثیر
ناقص ہوئی کہ فقط لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی قائل رہی گو منافقین
لسانا سہی اور قلیل مین تاثیر کامل ہوئی کہ وہ طالب جیفۂ دنیا نہوئے
اور راہ دیانت پر قایم اور ثابت قدم رہی اور ادای حقوق اہلبیت رسالت
مین بقدر قاصر نہین ہوئے وانکانو اقل قلیل وقلیل من عبادی
الشکور ثالثًا جناب رسالتمآب حضرت خود اسکی خبر دیگئی ہون کہ تاثیر کلی میرے
ہدایت کی بعد میری باقی نہ رہیگی اور اکثر صحابہ بعد میری طالب جیفۂ دنیا
ہونگی اور حریص طرف ریاست اور امارت کی ہونگی اور مال زکوٰۃ اور غنیمت
کہا جائین گے طمع دنیا مین ایک دوسری کی گردن پر سوار ہوگا تو اگر ایسا
نہوا ہوا اور کل ایمان لانیوالی اثر تامہ ہدایت پر باقی رہگئے ہون جیسا کہ مذہب
اہلسنت کا ہی تو تصدیق نبوت آنحضرت کی ہو ہی نہین سکتے اور کوئی کہہ
سکتا ہے کہ اگر سچی نبی ہوتی تو کچھ نہ کچھ اونکی کلام کا اثر پایا جاتا

بخلاف مذہب معتقد شیعہ کی کہ جب کوئی منافقین اور مرتدین کی حالات
کو دیکھیگا تو کہیگا کہ وہ بیشک نبی برحق ستہے کہ جیسی جیسی خبر غیب دیگئی
ستے ویساہی واقع ہوا باستقرار اخبار آنحضرت کا پس اہلسنت
سکے صحاح اور غیر صحاح سے بخوبی ثابت ہی ففی صحیح البخاری انکم
ستحرصون علے الامارۃ وستکون ندامۃ یوم القیامۃ فنعمت المرضعۃ وبئست
الفاطمۃ وعدہ قریب یعنی اسے صحابہ عنقریب تم حرص امارت کروگی وہ امر تمہاری لئے
بروز قیامت موجب ندامت ہوگا وفی المشکوٰۃ عن ابی ذر قال قال
رسول اللہ کیف انتم وائمۃ بعدی یستاثرون بہذا الفئے قلت اما والذی
بعثک بالحق اضع سیفی علی عاتقی ثم اضرب حتی الحاک
قال افلا ادلک علی خیر من ذالک تصبر حتی تلقانی رواہ ابوداؤد انتہی
یعنے اے ابوذر کیا کروگے تم جسوقت کہ بعد میری ائمہ جور رہو سنگے اور
اور مال زکوٰۃ کو اپنی واسطے اختیار کرینگی کہا اسنے فدنی کہ قسم ہے
خدا کی کہ مین اپنی تلوار کو کندہی پر رکہونگا اور اون اشقیا کو مارونگا یہانتک
کہ آپ سی ملاقات کرون فرمایا آنحضرت سنے کہ مین تمکو اس سے بہتر
بات بتلاتا ہون تم صبر کرو یہانتک کہ مجہسی ملاقات کرو اور شیخ عبد الحق دہلوی
سنے ترجمہ مشکوٰۃ مین تصریح سکے ہی کہ انتقال ابوذر زمانہ عثمان مین ہوا
پس غور کرنا چاہئیے کہ وہ کون ائمہ جور ستہے عہد ابوذر مین کہ جناب
رسول خدا نے جنکی ظلم پر صبر کرنے کو ابوذر سی حکم فرمایا تہا وفی
صحیح المسلم عن حذیفۃ قال قلت یارسول اللہ انا کنا بشر فجاء اللہ بخیر

فنحن فیہ فہل من وراء ہذا الخیر شر قال نعم قلت ہل وراء ذلک الخیر شر قال نعم قلت ہل وراء ذلک الخیر
شر قال نعم قلت قال تکون بعدی ائمۃ لا تہتدون بہداے ولا یستنون بسنتی و
سیقوم فیہم رجال قلوبہم قلوب الشیاطین فی جسمان انس
قال قلت کیف اصنع یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک قال تسمع وتطع وان ضرب
ظہرک واخذ مالک فاسمع واطع صحیح مسلم مین حذیفہ سی منقول ہی کہ مینے
عرض سے کے خدمت رسول خدا مین کہ ہم لوگ ایک شر مین تہی کہ خداوند
تعالی بعد اوسکے ایک خیر لایا یعنی ضلالت سے راہ ہدایت دکہلائی
اب آیا بعد اس خیر سے کے پھر کوئی شر ہی حضرت نی فرمایا کہ ہان پس
حذیفہ نی تعجبانہ یہی سوال تین دفعہ کیا اور اونحضرت نی ہر مرتبہ یہی
فرمایا کہ ہان بعد اس خیر سے کے شر ہی پس پوچھا حذیفہ سے نے کہ کیونکر ہوگی وہ
شر فرمایا اونحضرت نی کہ ہونگی بعد میری ائمہ ضلالت کہ میری ہدایت
پر نرہینگے اور میری سنت پر نچلینگے اور قریب ہی کہ قائم ہون
بحکومت بیچ مسلمانون کے ایسی آدمی کہ دل اونکے شیاطین کی
ہونگی اور صورت اونکے آدمیون کی ہوینگے کہا حذیفہ نی کہ عرض کی
مینی کہ اوسوقت مین کیا کرون یا رسول اللہ حضرت سے نے فرمایا کہ مناسب
یہ ہے کہ تو اونکی بات سنے اور اونکے اطاعت کری اور اگر تجہکو
مارین اور اگر تیرا مال چہین لین تب بہی تو سن اور اطاعت کر یہ
حدیثین جسطرح سے خلفای جور کے ضلالت پر دلالت کرتی ہین ویسطرح
اوپر حکم تقیہ کی بہی دلالت کرتے ہین فلا تغفل عاشر الاریب تجھکو

اثر ہدایت انحضرت کا ہوا مگر یہ امر مستلزم عصمت مہتدین نہین ہے ولا
معصوم الا من عصمہ اللہ پس ممکن ہے کہ مہتدین بعد ہدایت گمراہ ہو جائین
خصوصاً بعض عقائد مین مثل عقیدۂ لزوم اتباع اہلبیت مین اور گمراہی اگر بعد
ہدایت ممکن نہوتی تو خدا کیونکر فرماتا افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن
ینقلب علیٰ عقبیہ فلن یضر اللہ شیئاً اور کیونکر فرماتا فمن نکث فانما
ینکث علی نفسہ الیٰ کہ اگر انقلاب اور نکث ممکن نہ تہا تو ذکر کرنا امر محال
کا ایک امر لغو اور باطل تہا تعالی اللہ عن ذلک پس لاریب کہ ممکن ہت اور
ممکن وہی ہے جسکی فرض وقوع سے کوئی محال نہ لازم آوی اور بنا بر تقریر
مخاطب کی اسکے فرض وقوع مین پیغمبر کی پیغمبری سے بلکہ خدا کی خدائی
باطل ہوئی جاتے ہی کہ جسنی معاذ اللہ ایسا پیغمبر بہیجا پس اس سے
محال تر کون امر ہوگا اور جب ممکن کی وقوع سے محال لازم آیا تو ممکن ممکن
نرہا نہا خلف فتلك عشرة كاملة قولہ اور کوئے انکو ئی دل سے
اونپر ایمان لایا ہوتا اقول صاحبان انصاف اس تہافت اور تخبط تقریر مخاطب
کو ملاحظہ فرماوین کہ خود بعد دو سطر کے ارشاد فرماتی ہین حکایۃ عن اعتقاد
الشیعۃ علی زعمہ کہ سوائی معدودی چند کی سب کی سب منافق اور مرتد
تھی انتہی پس آیا یہ معدودی چند مصداق اون کوئی نکو سے کی کہ جو دلسے
ایمان لائے تھی نہ تہی اور جب یہ معدودی چند بقول تمہارے نزدیک
شیعون کی دلسے ایمان لائے تھی تو پہر یہ کہنا تمہارا کہ کوئی انکو سے
دلسے ایمان لایا ہوتا تمہاری سے ہی زبان سی باطل ہو گیا یا نہیں فتح لہ سو دو سو

آدمی تو ایمان پر ثابت قدم رہتے اقول شیعون کے نزدیک سو دو سو سے
زیادہ صحاب مقبولین سے ہین کو انمین کامل اور اکمل اور اکمل درا کمل ہین
مگر وہ سو دو سو درمیان ہزارون دنیا طلب کی ویسے ہی مغلوب ہوئے
جیسی کہ بہتر اصحاب جناب سید الشہدا کے لاکھون مین ہان فرق اتنا ہی ہی
کہ بنا بر عقیدہ شیعہ انکو مقتضای مصلحت وقت خدا اور رسولؐ کیطرفسی
اجازت جہاد فی سبیل اللہ ملی ستھے اور اونکو حکم صبر و تقیہ ملا تھا جیسا کہ حدیث
ابی ذر مین گزرا اصبر حتیّٰ تلقانی اور حدیث حذیفہ مین گزرا تسمع وتطع وان
ضرب ظہرک فاسمع واطع اور تصدیق اس بات کی کہ شیعہ سو دو سو کو
صحابہ مین مقبول کہتے ہین کتب رجال شیعہ ہی طبقۂ اصحاب مین نظر کرنی
سے معلوم ہو جاتی ہے اگر اور کوئی کتاب کتب رجال سی نہ ملے تو
فقط مجالس المومنین جو زمانہ مین اور وسائر ہی اسے کی طبقہ صحابہ کو دیکھیے
کہ سو دو سو کا پتا اوسی سی لگ جائیگا قولہ تو پہر وہ لوگ کون سے ہین جن
پر حضرت کی ہدایت کا اثر ہوا اقول وہ لوگ تو ہزارون ہی ہین کہ جن پر
ہدایت کا اثر ہوا مگر اوس ہدایت پر باقی بروجہ کمال رہنی والی فقط وہی
سو دو سو ہین اور اونکو خدائی اثر پڑا یعلی باتے رکہا کہ آپ ایسی لوگون کو
کچہ عذر تصدیق نبوت جناب رسولؐ خدا مین نرہے اور عند اللہ اس تقصیر پر
بنا بر مذہب شیعہ کی اب آپ مجوج رہین قولہ اور وہی لوگ کتنے ہین
اقول وہی سو دو سو قولہ تو دین اسلام کو کسنے قبول کیا اقول قبول
کرنیوالی بہت ہین مگر اوسکے مقتضا پر باقی رہنے والی ایکو قت خاص مین

وہی سو دو سو تھی کو بعد مراجعت کرنیکی طرف جناب امیر علیہ السلام کی بہ ہزار دن ہو گئی **قولہ** کسکو نفع پہونچا **اقول** الجواب الجواب **قولہ** کن لوگون سنے **قولہ** کن شخصون سنے **اقول** الجواب ہو الجواب **قولہ** کس گروہ نی دین محمدؐ سے کو جاری کیا **اقول** اعتقاد شیعہ مین دین محمدؐ سے کسی گروہ کی جاری کرنی سے جاری نہین ہوا بلکہ خود خدا نے اوس دین کو بقوت ید اللّٰہی جاری کیا قال امیر المومنینؑ ان ہذا الامر لم یکن نصرہ ولا خذلانہ بکثرۃ ولا بقلۃ وہو دین اللہ الذی اظہرہ اور آپکے عقیدہ مین یہ ہی کہ دین محمدؐ سے چند نالایقون بزدلونکی جاری کرنیسے جاری ہوا شیعہ ایسی عقید دسی پرہیز کرتے ہین **قولہ** اے یارو تمکو تو اسلام کا نام لینا **اقول** اے یارو تمکو تو اسلام کا نام لینا نچاہیے اسلئی کہ تمنے منافقین اور مرتدین کو اپنا پیشوا بنایا ہے اور کلاب جیفۂ دنیا کو اپنا امام ٹہرایا ہی کیون نام اسلام کو ایسے امامون سے ہنسواتی ہو اور ظلمہ بنی امیہ اور بنی عباس سے بیعت کرکی اونکو خلیفۃ اللہ بناتے ہو یہ جتنی خلفا جو ہین اونکو خدا نے خلیفہ بنایا تھا یا رسول نے یا بیچاری شیعون نے بنایا تھا تمہین نے اسلام مین خرابیان ڈالین جس فاسق و فاجر کو جانا کہ اوس سے کچہ دنیا حاصل ہو گی اوسی سے بیعت کرکی اوسکو خلیفہ بنا لیا شیعون نے بجز ائمہ اہلبیتؑ کی کسکو امام اور خلیفہ برحق سمجھا اور شیعونکی کس امام کی ذات سے خرابیان دنیا مین پیدا ہوئین کہ جس سے زبان طعن یہود و نصاریٰ سے حسن و خوبی اسلام پر دراز ہوئی **قولہ** نبوت کا اقرار ظاہری سبکو کرنا چاہیئے **اقول** سوای منافقین

کے ہم سب مسلمانونکو جناب رسول خدا کی نبوت کا مقر ظاہری اور باطنے سمجھتی ہین گو بعضے عرفان مدارج نبوت مین قاصر ہین مگر اس زمانہ کے مسلمانان متعصبین کو البتہ مثل منافقین صحابہ کی فقط اقرار ظاہری پر جانتے ہین ہم نہین سمجھتے کہ کس جرم پر شیعونکو آپ حکم انکار نبوت دیتی ہین فقط اسی جرم پر کہ ثلاثہ کو دوست نہین رکھتے آپ کیون اسقدر برہم ہوتی ہین مثل وجوب ولای اہلبیت کی بالخصوص دوستے ثلاثہ کے واسطی کوئی آیت یا حدیث نکالتے یا خلافت کو مثل شیعون کے اصول دین سے کہتی تو البتہ شیعون پر کسی قدر برہمی بجا تھی و ان لیس فلیس پیچ پوچھئے تو سنیونکو مناسب ہے کہ جناب رسولخدا کی نبوت کا انکار کرین اسلئی کہ جو نبی بپناہ بخدا ایسا مبتذل ہو کہ بی بی کو کندہی پر چڑہا کے ناچ دکھلاتا پہری اور احکام شریعت مین ٹھوکرین کہا وے اور خطائین کرے اور حضرت عمر کے اتالیقی سے اوسکا کام چلے تو ایسی سے نبی کی نبوت کا اقرار کرنا کیا ضرور ہی بلکہ مناسب ہی کہ حضرت عمر کی نبوت کا اقرار کرین قولہ سعہ دو سو ہزار دو ہزار کو تم کافر کہتی اقول ہم نہ ایک کو نہ سو کو نہ ہزار کو بکفر اسلام کافر کہتے ہین یہانتک کہ کفر نفاق والون کو بھی بکفر اسلامی نہین کافر کہتے آپکی بعد جناب رسولخدا کے اکثر کو بکفر ایمانے اور بکفر طاعتے کافر کہتے ہین لیکن تاہم سو دو سو کو آپکی سے لوگون کے تسکین خاطر کیواسطے مومن بھی کہتے ہین قولہ بعد غلبہ اسلام کے مسلمان ہوئی اقول محبت دنیا مین جو بعد غلبہ

اسلام سے کے اور جو قبل غلبۂ اسلام کی مسلمان ہوئے سب مساوی تھے اور
ہوای نفسانی اور اغوای شیطانی کو سب مین مداخلت تھی الا من عصمہ اللہ
وانما ہم اقل قلیل فی کل عہد وفی کل عصر یہ اپکا زعم باطل ہے
کہ صدر اولی مین طمع دنیا اور ہوائی نفسانی اور اغوای شیطانی کو
دخل ہی نہ تھا ہم سابق مین تریدون عرض الدنیا اور انما استزلہما
الشیطان سی ہم اپکی مزعوم کو باطل کر چکے ہین فتذکر قولہ تو صبر آتا اقول
جب جناب والا شکے خواہش درونی کے مطابق شیعہ عمل کرتی تو
بیشک آپکو صبر آتا اور آپکی جگر مین ٹھنڈک پڑتے لیکن حق تابع خواہشہای
نفسانی نہین ہے کیونکہ آپکی خوشنودی کے لئی کوئی حق کو ناحق اور
ناحق کو حق کرے قال اللہ تعالی ولو اتبع الحق اہوائہم لفسدت
السموات والارض ومن فیہن پس شیعہ بیچارونکو آپ معاف رکھئی
کہ بجز سیدہی کے ٹیڑہی بات نکرینگی قولہ جو سب سی پہلے ایمان لائے
اقول کچہ ضرور نہین ہے کہ جسکو آپ سب سی پہلے ایمان لانیوالا جانین
ہم بہی اوسیکو جانین شیعیان علی ابن ابیطالب سب سی پہلی ایمان لانیوالا
بروایات فریقین علی ابن ابیطالب کو جانتی ہین اور اونپر کوئے اعتراض
نہین کرتے بلکہ معترض کو خارجی کہتے ہین قولہ جنہون نے دین کو جاری
کیا اقول بفرض تنزل اگر کسی منافق سے بہی دین خدا جاری کیا ہو تو
مصداق ان اللہ یؤید ہذا الدین برجل فاجر کی ہوگا کما فی صحیح البخاری
حقیقت یہ ہی کہ جو لوگ فقط آپکے عقیدہ مین مجرے دین ہین وہ شیعہ کی

اعتقاد مین مخرب دین ہین ورنہ شیعونکو انکی برا سمجھنے سی کیا حاصل تہا اور
ظاہر ہی کہ باعث اسکا در دین سے ہے نہ کوئی غرض دنیاوی برخلاف اہلسنت
کی کہ اونہون سنے ہمیشہ اہل ظلم و جور کو خلیفہ بنا کی اور اوسکے مدح و ثنا
کرسکے کیسی کیسے مزی دنیا کی لوسٹے **قولہ** سوای چار چہہ شخصون کے
کسیکو اچہا نہین سکتے **اقول** یہ عوام فریبی اور افترا سازی شاہ جی دہلوی کی
ہی آپ ناحق اونکی دہوسکے مین آستے ہین کتب رجال شیعہ تو موجود ہین
طبقہ صحابہ مین دیکہہ لیجئی کہ شیعہ کتنونکو اچہا کہتے ہین اور جن چار چہہ کو اپنی
نانہون خاطر عاطر کیا ہی البتہ شیعہ اونکو ایسے درجی مین اکمل الکملا جانتے
ہین کہ طرفۃ العین جادۂ ایمان کامل سے اونکو لغزش نہین ہوئی اور ایک
آن بہی ذہین اونکا مسبوق بہ شبہ نہین ہوا یہانتک کہ درجۂ عالیۂ مستا
اہل البیت تک اونہون سنے ترقی کی اس سے لازم نہین آتا کہ جو مدارج
کمال ایمانی مین اونسے کم ہون ہم اونکو برا سمجہین اور واضح ہو کہ جسطرح کفر
کی سے لئے معانی مختلفہ ہین مثل کفر اسلامی اور کفر ایمانی اور کفر طاعتی اور کفر نعمتی
اوسیطرح ارتداد کی سے لئے بہی معانی مختلفہ ہین کہ وہ سب معنی تحت معنی لغوی
مندرج ہین کہ مودی جسکا پہر جانا ایک حال سے طرف دوسری حال
کے ہی پس جو شخص شہادتین سی پہرا وہ بہی مرتد ہی جیسا کہ یہی سے معنی مشہور
ہین اور طبقہ صحابہ مین ایسے لوگ شاذ و نادر ہین جیسے روایت در حق
کاتب الوحی صحاح اہلسنت مین سے ہے اسیطرح جو شخص اصول ایمان سی
پہر جای اوسپر بہی اطلاق ارتداد کیا جاتا ہی و ہذا کثیر سنے فی الصحابۃ بلکہ جو ضروریات

اور مقتضیات اوسکی سی پہر یا درجہ یقین کامل سی مدارج ناقصہ کی طرف رجوع کری
یا ذہن اوسکا کسی وقت مین مسبوق بشک وشبہ ہوجای وہ بہی مصداق
اسکا ہی اور اسیطرح سے جو حسن حال اور محاسن افعال سی پہری اور حال
زہد وتقوی سے طرف حال فسق وفجور اور طمع اور حرص دنیا کی جاوے
ان سب پر اطلاق ارتداد کا کرسکتی ہین پس کفر اور ارتداد کا اطلاق نسبت
صحابہ کی جہان کلمات علمای امامیہ یا اونکی احادیث مین پایا گیا ہے
کہین مراد اوس سے معنی اولین کفر اور ارتداد کی نہین ہین بلکہ کوئی سے معنے
معانی دیگر سی حسب قرائن مقام مراد ہوستے ہین اور اسیطرح سے ایمان
اور اسلام کبہی مترادف ہین اور کبہی اپس مین نسبت عموم وخصوص سے ہے
اور فسق وکفر مین بہی نسبت عموم وخصوص سے ہے پس چاہیی کہ اسبات کا
مومنین کو خیال رہے کہ رفع تلبیسات عامہ مین بکار آمد ہی قولہ کیونکر ایسی
عقیدہ پر تعجب نہ آوی اقول جای تعجب عقائد اہلسنت ہین کہ نیک وبد کی
تمیز نہین دیتی اور سب صحابہ کو عدول کہتی ہین حالانکہ خود ہی اونکی فسق وفجور
کی تصریحات کرتے ہین کہ فلان صحابی پر فلان خلیفہ نے حد زنا جاری
کی اور فلان پر حد شرب خمر جاری کے کتاب احیاء العلوم مین آپکے
امام غزالی فرماتے ہین ماترک الناس الدنیا باجمعہم کما لم یترکوا شرب الخمر
وسائر المعاصی حتے روی ان بعض اصحاب النبی باع الخمر فقال عمر لعن اللہ
فلانا ہو اول من سن بیع الخمر اور شاہ ولی اللہ ازالۃ الخفا مین فرماتے ہین
عن ابن عباس ذکر لعمر ابن خطاب ان سمرۃ باع خمرا فقال قاتل اللہ

سمرة ان رسول الله قال لعن الله الیهود حرمت علیهم الشحوم فجملوها وباعوها انتهی
محصل یہ ہی کہ لوگون سے نے رہا نہین چہوڑا جس طرح شرب خمر اور سائر معاصی کو
نہین چہوڑا یہانتک کہ بعض اصحاب نبی نے شراب بیچی پس کہا عمر نے خدا
لعنت کری فلان پر کہ وہ اول جاری کرنیوالا طریقہ بیع خمر کا ہی اور ابن عباس
نے روایت کی ہی کہ عمر ابن خطاب سے کسی نے کہا کہ سمرہ نے شراب بیچی
عمر نے کہا قاتل اللہ سمرة قاتل بمعنی لعن کے ہی کما صرح بہ اہل اللغة الحاصل
با این ہمہ فسق و فجور پر کل صحابہ عدول ہین اے حضرات اہلسنت تمہاری
ایسے عقیدہ پر کیونکر تعجب نہ آوی اور کیونکر تمہاری اس گمراہی پر افسوس نہو
اور واقفان رموز اسرار کہ چشم ابروسی سے بحقیقت کار لیجاتی ہین بمقتضای
ے ان العیون لتبدی فی تقلبہا ما فی الضمائر من ود ومن حنق خوب
جانتے ہین کہ اصل غرض قایل ہونی عدالت کل صحابہ سے نہین ہی مگر حفظ
حریم ثلاثہ ارتداد و نفاق سے پس جو ثلاثہ کو اچھا کہی تو اگر کل صحابہ کی فسق و فجور
کو ثابت کری تو اہلسنت بطیب خاطر اوس سے راضی ہین بلکہ اوسکو اپنا امام
اور پیشوا بناتے ہین ای حضرات ذرا تو غور کرو اور کچہ تو خدا سے ڈرو کہ
اون ہزارون لاکہون کروڑون درکرورون آدمیون سے جو حضرت پر
ایمان لائے سوای تین شخصو نکے ولیکن تم کسیکو اچھا نہین سمجھتے ہو بہلا کیونکر
ایسے عقیدۂ باطنی تمہاری پر تعجب نہ آوے اور کیونکر تمہاری اس گمراہی
پر افسوس نہو قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام
جو ستہے دلیل ہم لوگ کیا شیعہ اور کیا سنی پیغمبر صاحب کی زیارت کو افضل ترین

سعادات اور بہترین قربات سے سمجھتے ہین اور چونکہ اب زمانہ آپکی حیات کا نہین
رہے اسلئے آپکی قبر مبارک کی دیکھ لینی کو اور آپکی روضۂ انور کی خاک آنکھون مین
لگانیکو غنیمت جانتے ہین اور اسکو بہترین سعادات سمجھتے ہین اور اگر کوئی
شخص خواب مین آپکے زیارت سے مشرف ہو جاتا ہے تو وہ بڑے
بزرگون مین شمار کیا جاتا ہے اور حقیقت مین جبتک کوئی شخص نہایت ہی نیک اور
مخلص اور پرہیزگار نہین ہوتا وہ خواب مین بہی سعادت زیارت سے مشرف
نہین ہو سکتا ہے پس نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ہم اون لوگون کے
بزرگے اور فضیلت کا کچہہ بہی اعتقاد نکرین جو برسون حضرت کی زیارت کرتے
رہے اور رات دن آپکی صحبت مین حاضر رہے اور ہر لحظہ اور ہر ساعت
آپکے دیدار سے مشرف ہوئے اور ہمیشہ آپسے ہمکلام رہے اور نہ صرف
زیارت اور صحبت کی سعادت پائی بلکہ حضرت کی غم اور خوشی مین شریک
رہے اور آپکی یاری اور مددگاری اعلاء کلمۃ اللہ مین کرتے رہے ؎

از وطنہا مہاجرت کردند ۔ برالمہا مصابرت کردند ۔ در سفر ہمرکاب او بودند
در حضر ہمخطاب او بودند ۔ ہمہ آثار وحی دیدہ ازو ۔ ہمہ اسرار دین شنیدہ ازو
یاوری در شدائد و اہوال ۔ بذل ارواح کردہ و اموال ۔ پایۂ دین بلند از ایشان شد
کار شرع ارجمند از ایشان شد ۔ رضی اللہ عنہم از سوی حق ۔ بہر ایشان بشارت مطلق

غرضکہ صرف زیارت اور صحبت ہی حضرت سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کے
ایسی فضیلت ہے کہ کوئی بزرگی اوسکو نہین پاتی نہ کہ جب اوسکی ساتہہ اور
فضایل فراتی سب صحابہ مین موجود ہون تو پہر اونکی مراتب او مدارج کی کیا انتہا ہے

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ دلیل اول دلیل سے ہے اور پر اجنبیت مخاطب کی طریقہ استدلال سے چاہتا ہی کہ ثواب زیارت وزائرین سے عدم نفاق اور عدم ارتداد منافقین اور مرتدین صحابہ ثابت کریں تا سکے کہ ثواب کل اعمال مشروط بایمان ہے شاید آپ فی کلام خدا من شالیین عمل کفار کے نہین دیکھین قال اللہ تعالیٰ والذین کفروا اعمالھم کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمان ماء حتی اذا جاءہ لم یجدہ شیئا الایہ پھر فرماتا ہے مثل الذین کفروا بربھم اعمالھم کرماد اشتدت بہ الریح فی یوم عاصف خلاصہ اعمال کفار کے مثل سراب بیابان کی ہین کہ پیاسا اوسکو پانی گمان کرتا ہی یہانتک کہ جب اوسکی پاس آیا پایا اوسکو کوئی شے اور مثل راکھ کی ہین کہ ہوا تند اوسکو اوڑا دیتی ہے بسبب کفر نفاق ارتداد کے ایمان سے خالی ہین تو اعمال کس کام آسکتے ہین جب ثواب فی ایمان حضرات ثلاثہ ثابت نہین ہے شرف اسلامی نیکی کیا ثابت ہوگا آپ یہ نہین سمجھتے کہ اگر آپ ان کی حسن اعمال سے ایکا ایمان اور اوسکی بزرگی ثابت کرینگے تو پہلی ہم اہل نفاق کے اعمال کو بہ نیت خاص ہونا مسلم ہے مگر نگلی اہم مرتدین کے اعمال کو اب شبہ ہو اعمال اونکا کہین گے آور حبط ہوا وہین داخل گئے اور ثانیا اونکی نقصان اعمال اور شنایع افعال کو بیان اونکے کفر ارتداد ونفاق سے کے کردانین گی چونکہ فی الجملہ تفصیل حالات مشاہدہ ہوا قول مابعین

مناسب ہر مقام کی آوینگے لہذا یہان بالاجمال اشارہ طرف بعض کے
بیہودہ ای مالا یدرک کلہ لایترک کلہ مناسب معلوم ہوا پس وہ اوصاف جمیلہ
اس قسم کے ہین طالب دنیا ہونا اسے تریدون عرض الدنیا ہونا
نبوت مین ہمیشہ شک کرنا اور روز حدیبیہ اوسکا ظاہر کردینا افعال جناب
رسولخدا پر معترض رہنا ترک ادب رسالت کرنا یہانتک کہ دامن شریف کو
مثل کتونکے پکڑ کر کھینچنا اور اونحضرت کا دھکا دینا اطریقہ مین اونحضرت
کو تنہا چھوڑ دینا اور اپنی جان بچا کر بھاگ کھڑی ہونا انتہا بت وحیت سے
ہونا نسبت ہذیان طرف اونحضرت کی ویکرانِ اجہا جیہا وعلی طالب ایت
دنیوی کے سقیفہ بندی کرنا نعش مطہر کو بے غسل وکفن چھوڑنا غصب
خلافت کرنا غصب فدک کرنا بضعہ رسول کو آزار دینا و تے دم تک انکو
غضبناک رکہنا قصد احراق خانہ نبوت کرنا بلکہ دروازہ کو جلانا بضعۃ الرسول
پر بعض اشقیا کا تبت ید ہاتھ اوٹھانا مال خمس وزکوۃ بغیر حق لینا امانت بیت
لٹانا خزانہ جمع کرنا مطرودین رسول اللہ کو بلانا مال خدا انکو کہلانا قرآن کو
جلانا اصحاب خاص حمل اللہ کو مارنا اسے عزت کرنا جلاے وطن کردینا
الغرض بیان حسن وخوبی حضرات ثلاثہ کی سے لئے وفا تطوال چاہئی کتب
کلامیہ فرقہ حقہ انکی مطاعن سے بہری ہوئے ہین طرفہ یہی کہ یہ حالات
شرافت دلالات حضرات اہلسنت کی کتب ہی لکہی گئے ہین سن شامہ
خلیج نے تشئید المطاعن وغیرہ من کتب الکلام قولہ پس نہایت افسوس
کا مقام ہے کہ تب اون لوگون سے بزرگی اور فضیلت کا کچہ بہی نہ اعتقاد

کرین اقول آپکو اسپنے اعتقاد کا اختیار رہے مگر شیعہ تو مومنین سے نہایت
فضیلت اور بزرگی کا اعتقاد کرتے ہین آری منافقین اور مرتدین کو البتہ
کافر کفر ایا نے سمجھتی ہین قولہ جو برسون حضرت کی زیارت کرتے رہی
اقول برسون کفار ہی مثل ابولہب و ابوجہل کے زیارت کرتے
رہی اور راتدن منافقین بھی صحبت مین حاضر رہی اور ہر لحظہ و ہر ساعت دیدار
سے مشرف رہی مگر ہمیشہ مذبذبین بین ذلك لا الی ھؤلاء ولا
الی ھؤلاء رہے اور باوجود انتہا سے سلوکات کی جو خاندان رسالت سی
اونکی حق مین عمل مین آئے وہ اپنی مقتضای بدطینتی سے باز نہ آئے
اور وہ ہمکو اسیان کین کہ تا قیامت یادگار زمانہ رنگین و لنعم ما قیل سے درختی
کہ تلخ ست ویرا سرشت گرش بر نشانی بباغ بہشت ور از جوی خلدش بہنگام آب
بہ بیخ انگبین ریزی و شیر ناب سرانجام گوہر بکار آورد ہمان میوہ تلخ بار آورد
قولہ غم اور خوشی مین شریک رہی اقول منافقین صحابہ خوشی مین
توالبتہ شریک رہی کہ تر حلوے زہر مار کرنیکو ملے مال غنیمت بمصداق مفت راحہ
گفت ہاتہہ لگا لیکن وقت غم پس شرکت آپکی اصحاب ثلاثہ کی غیر مسلم ہی اسلئے
کہ قرآن اور احادیث اور سیر اور تاریخ سے ظاہر ہی کہ یہ لوگ ہر مقام سختی
اور ترشی مین بہاگ کہڑی ہوتے تہی اور وقت ضیق اور شدت جان
بچا جاتی تھے پس جو ایسے تہی وہ آپکی یاری اور مددگاری
کیا کرتے تھے وفاداری اور جان نثاری کام اور ہی لوگون کا تہا جنکو شیعہ
اپنا پیشوا سمجھتی ہین نہ پیشوایان سنیان کہ کل کام اونکی مکر و خدع و فریب

تھی اور غرض اصلی اونکے تحصیل جیفہ دنیا تھی قال اللہ عز من قائلہ ومن
الناس من یقول امنا باللہ وبالیوم الاخر وما ھم بمومنین یخادعون
اللہ والذین امنوا وما یخدعون الا انفسھم وما یشعرون فی قلوبھم
مرض فزادھم اللہ مرضا ولھم عذاب الیم بما کانوا
یکذبون الآیات الی اثنا عشر آیات من اول البقرۃ اور یہی بارہ آیتین آپکی
بارہ مصرع کے جواب مین کافی اور وافی ہین اور شعریات کو کہ تخیلات
بحت ہین براہیات سے کچھ علاقہ نہین ہے خصوصًا ایسی اشعار کہ آیات
قرآنی جسکے مکذب ہین اگر حقیقت واقعی بیان کیجاتے تو مناسب تھا کہ
اشعار آپکی باین الفاظ ہوتے کما قال بعض الاحبار النظر فاد الاذکیاء

الاصفیاء شعر	ازوطنہا مہاجرت کردند	سوی دنیا مبادرت کردند
ہمہ دم در رکاب او بودند	چون مگس گرد قاب او بودند	ہمہ آثار وحی دیدہ ازو
وقت نصرت مگر رمیدہ ازو	از نبی در شدائد و اہوال	جستہ مانند روبہ از جبال
پست دین بلند از ایشان شد	کافری ارجمند از ایشان شد	بعد خیر الوریٰ حکایتہاست
از ثلاثہ بسی شکایتہاست	طمع ملک داشتند آنان	مصطفیٰ را گذاشتند آنان
بکفن بدنہ ہنوز خیر الوریٰ	منعقد گشت صحبت شورا	آن یکی غاصب خلافت شد
رخنہ در دین فتاد و آفت شد	آفت و فتنہ و فساد از ان است	روز آغاز ارتداد از انست
این خلافت اگر بگویم راست	سبب قتل سید الشہداست	پس از ان برد حق زہرا را
بستم خورد حق زہرا را	داد رنج والم بنت رسول	بخدا از جہان گذشت ملول
وان دگر بار رسول رب جہان	بخدا داد نسبت ہذیان	مصطفیٰ خواست چون کہ تحریر

ایک کتابی بحکم رب قدیر تا نہ ابتر شود دگر گمراہ گفت او حسبنا کتاب اللہ
دید چون ہر دو را دلش حیران سوختش سوخت مصحفِ یزدان ہست تبّ الیہ از سوی حق
ہر ابشان بشارتِ مطلق **قولہ** غرضکہ صرف زیارت او صحبت ہی ایسے
فضیلت ہی کہ کوسئے بزرگی اوسکو نہین پاستے **اقول** حال زیارت اور
صحبت پیشتر گذارش ہوا کہ بدون ایمان مفید نہین ورنہ ابوجہل ورابولہب
اور کل منافقین صاحبان بزرگے ہو جائین اب یہ عرض ہی کہ یہ صحبت
کفری اور نفاقی اون لوگونکی سئلے موجب زیادتی وبال و عذاب و نکال ہوئی
فضلاً عن الفضیلۃ ولنعم ما قیل ؎ دون شود از قرب بزرگان خراب
حیفہ در ہر بوی بد از آفتاب * اور ظاہر ہی کہ جو صحبتین خلوات او جلوات سکے
تہین جیسے صاحبات صحابیات کی اوسنکے بدونکی حق مین تو خدا سنے
یضاعف لہا العذاب ضعفین فرمایا پس مصاحبین بدکیواسطے لا اقل ایک
ضعف کا ہونا تو ضرور ہی پس ثبوت اس فضیلت اور بزرگی کا کہ عذاب
او نکال المضاعف ہی کلام اللہ سے واجب التسلیم ٹہرا باقی دیگر فضائل فراتی
کا حال سب آپ سن چکی تو پہر ترقے معکوس سکے مراتب اور مدارج کی کیا
انتہا ہے **قال المخاطب المقام** ہداہ اللہ سبل السلام پانچوین
دلیل اس امر کو سب مسلمان تسلیم کرتے ہین کہ مکہ اور مدینہ اسلام کی ابتدا اور
ترقی کی مقام ہین اور انہین دو جگہونکو سب دنیا سی بڑہ کر عزت ہی
ایک خدا کا گہر اور رسول کا مولد ہی دوسرا حضرت کا شہر اور آپکا مدفن ہی
مکہ معظمہ مین بنیاد اسلام کی قایم ہوئے اور مدینہ منورہ مین اوسکی ترقی ہوئی

آوران دونون جگہونکی بزرگے ایسی سے ہے کہ کبہی کوئی مذہب باطل
انمین پہر جاری نہوگا اور دجال ملعون کا بہی گذر اونمین نہوگا پس ہمکو غور کرنا
چاہئے کہ ان دونون شہرونکی رہنے والی اب تک صحابہ کی نسبت کیسا
اعتقاد رکھتے ہین جو کچہ اونکا اعتقاد ہو اوسیکو اصل ایمان سمجہنا چاہئے
پس خدا کے فضل سی اون دونون شہرونکی رہنے والی بلکہ تمام عرب
کی باشندون کا جو اعتقاد صحابہ کے نسبت ہی وہ ظاہر ہی اگر ہم موافق
شیعونکی یہ کہین کہ وہ سبکے سب گمراہ ہین اور باطل اعتقاد پر اب تک
قایم ہین تو اس سے اصل مذہب اسلام پر بڑا الزام آتا ہی کیونکہ خداوند
عالم نے جہان سے اپنے نبی کو پیدا کیا اور جہان سے اپنے پیغمبر کا مدفن بنایا
اور جن جگہون کو عرش وکرسی کے برابر رتبہ دیا اور جہانسی اسلام
اور ایمان جاری کیا اونہین جگہونکے رہنی والونکو خدا نی اب تک باطل
اعتقاد پر قایم رکہا اور اون لاکہون کرورون آدمیونکو جو اس بارہ سو
برس کے عرصہ مین وہان پیدا ہوئے اور وہان رہی گمراہ رکہا اور گمراہی
پر اونکا خاتمہ کیا اور ایک مومن کا گذر بہی وہان نہونے دیا اور اب تک خدای
عزوجل کو وہی اصرار ہی کہ اونہین بد اعتقادون سے مکہ اور مدینہ بہرا ہوا ہی
اور وہی گمراہی اور ضلالت اب تک تمام عرب مین پہیلی ہوئی ہے اور
باوجود گذرجانے اسقدر عرصہ دراز کے اب بہی کوئی مومن پاک بغیر
تقیہ کے وہان جانی نہین پاتا اور اپنے ایمان اور اعتقاد کو بخوف اپنے
عزت اور جان کے ظاہر نہین کرسکتا قیامت تو قریب آگئی اس دنیا

کے ختم ہونیکی دن نزدیک ہوگئے لیکن خدا اون ظالمون اور بد اعتقادون
سے اپنی گہر اور اپنی رسول کے گہر کو پاک نہین کرتا اور مومنین سی اون
شہرونکو آباد نہین فرماتا اور گمراہون کو ایسے پاک جگہون سے نہین نکالتا
اگرچہ بسبقہ زمانہ نبوت کا دور ہوتا گیا اور اسلام مین ضعف آگیا مذہب شیعہ ون
کا ترقی پاتا گیا اور اونکی عقائد باطلہ کو رواج ہوتا گیا اور اکثر شہرون اور
ملکون مین اونکی حکومت بھی ہوگئے اور بادشاہت اور سلطنت بہی نصیب ہوئے
لیکن باانیہمہ مکہ اور مدینہ اور عرب مین جو دین پیغمبر خدا کے وقت مین تہا وہ
جاری ہے اور جو مذہب رسول مقبول کی سامنی تہا وہی اب بہی ہی ؎

ہست محفل برآن قرار کہ بود ✧ ہست مطرب برآن ترانہ ہنوز

ہم حیران ہین کہ جب مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین اس تیرہ سو برس کے
عرصہ مین ایک مسلمان پاک اعتقاد نہوا اور ایسے پاک جگہ مین کسی مومن
پاک کا گذر نہوا تو پہر کونسا مقام ہوگا جہاں کے رہنی والی مومن اور مسلمان
ہونگے اور خدا کی گہر کو اور رسول کے گہر کو چہوڑ کر کسکے گہر مین ایمان والے
رہتی ہونگے ای بہائیو بغیر اسکے کہ یہ امر قبول کیا جاوی کہ اصل دین اور مذہب
وہی ہی جو مکہ اور مدینہ کے رہنی والون کا ہے کوئی دوسرا علاج نہین ہے

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

یہ دلیل عقلی آپکی نہایت معقول ہے کہ حسن و خوبی صحابہ بلکہ ثلاثہ اعتقاد اہل
مکہ و مدینہ سے ثابت ہی کہ وہ لوگ اونکو اچھا سمجھتی ہین اور چونکہ اہل مکہ و مدینہ
کا اعتقاد باطل پر ہونا محال ہے پس ضروری ہی کہ صحابہ اسچے ہون کیون

حضرت کیا خود صحابہ منافقین اور مرتدین بلکہ آپکے ثلاثہ اہل مکہ اور مدینہ ہی سے تھے پس جب شیعہ خود اونہین سے کے ضلالت وگمراہی بدلائل عقلیہ ونقلیہ آپ ہی سے کے کتابون سے ثابت کرتی ہین تو اونکی اخلاف واذناب کو بدرجۂ اولی فاسدالاعتقاد کہینگے آور خدمت شریف مین بکمال عجز وانکسار اس شعر دائر وسائر کو عرض کرینگے کہ مارضینا باشیطان فکیف بذرار یہ یہ ایک بات ہی دوسری بات یہ ہی کہ جہان اسپنے صفحۂ اولی مین فرمایا تھا کہ شیطان نی بعد ایمان لانیکے اکثر مسلمانونکو بہکایا اور اونکی دلون کو باطل عقیدون سے بہر دیا وہان اپنی اہل مکہ ومدینہ کو مستثنے نہین کیا تھا کہ اونکو کبہے شیطان سنے نہین بہکایا اور اونکی دلون تک اعتقاد باطلہ کا گذر نہین ہوا اور جبکہ ہمنی مداخلت شیطان کی قرن اولی مین بیشتر آیات وروایات بخوبی ثابت کی اور لاریب وہ لوگ بھی اہل مکہ ومدینہ ہی سے تھی پس قرون مابعد مین کہ بقول آپکے اسلام مین ضعف آیا بدرجۂ اولی شیطان نی عقائد باطلہ کا القا کیا ہوگا تیسری بات یہ ہی کہ اسپنے صحاح اہلسنت مین ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ جناب رسول خدا سنے فرمایا سیعود الدین غریبا کما بدء غریبا اور نہایہ ابن اثیر مین باین لفظ ہے ان الاسلام بدء غریبا وسیعود کما بدء فطوبے للغرباء اور اوسکے معنومین فرمایا ہے یعنی جیسا کہ اسلام اول اوسمین مثل اوس غریب اور وحید سکے تھا کہ جسکے اہل نہ ہون بسبب قلت مسلمین سکے اوسیطرح قریب ہی کہ پہر ہو جاسے گا اور مسلمان کم رہجائین سکے پس بنابراس معنے سکے کہ بڑی محقق اہلسنت

سے فرمایا ہی البتہ خلو مدینہ از دین حق اسلام لازم ہے اور سیغو دمین
چونکہ سین قرب وقوع پر دلالت کرتا ہی اور بالضرورت معنی حقیقی ہی معنی مجازی کیطرف
جانا نچاہی پس ضروری ہکہ محمول کیا جاوی اوس ارتداد پر جو بعد عہد رسولخدا کی واقع
ہوا اور تائید بلکہ تخصیص اسکی حیث لا زالوا مرتدین منذ فارقتہم کرتی ہی اسلئی کہ منذ منذ
وسطی ابتدای مدت کی ہی یا واسطی جمیع مدت کی بنا بر اولی وثانی مدت ارتداد کی ابتدا
روز مفارقت رسول خدا ہوگا اسلئے کہ جمیع مدت ارتداد ابتدا سی انتہا
تک جمیع مدت مفارقت رسول اللہ ہوگے اگرچہ من حیث النحو
بیان جمیع مدت کی سے معنے نہین ہوسکتے مخفی نرہے کہ دین اور اسلام
سے مراد بیان دین اور اسلام خاص ہے کہ ہم معنی ایمان ہے جیسا کہ
ایمان کبھے ہم معنی اسلام ہوتا ہی چنانچہ ایمان منافقین کا ہے بمعنی اسلام
ہے جیسا کہ ہمنے سابق مین اشعار کیا کہ دونو کبھے مترادف بہی آتے
ہین قولہ انہین دو جگہون کو سب دنیا سے بڑہکر عزت ہی اقول ہر شی
کے عزت اور حرمت کی سلئے وجوہ مختلفہ ہین جائز ہی کہ بعض کی عزت
بعض وجوہ سے ہو اور بعض دیگر سے کے بہ بعض وجوہ دیگر مثلاً مکہ معظمہ باین
جہت کہ ہمیشہ سے عبادت خانہ خدا اور مولد محمد مصطفی ہے
مدینہ سے افضل ہی اور مدینہ اس راہ سی کہ ہجرتگاہ خاتم انبیاء اور مدفن اشرف
مخلوقات خدا ہے مکہ سے رتبہ مین فضیلت رکھتا ہی الغرض وجوہ فضائل
پر نظر کرنے سی معلوم ہوتا ہے کہ مراد ایسے مقامونمین فضیلت من جمیع الوجوہ
نہین ہوسکتے پس کیون نہین جائز ہی کہ بعض وجوہ سے زمین کربلا کو زمین

مکہ پر ترجیح ہو بلکہ خود زمین کعبہ پر ترجیح ہو چنانچہ بعض احادیث ائمۂ اہلبیت مین
اسطرحکا مضمون صداقت مشحون وارد ہوا ہے لیکن آپکے امثال تو
ایسی باتونکو سنکر کمال سخریہ اور استہزا شروع کرینگے اور ستم ظریفیان کرینگے
اور کیونکر نہو کہ اگر ایسا نہو تو قول خدا عزجل وعلا اتخذ ناھم سخریا ام زاغت
عنھم الابصار محض غلط ہو جائے لیکن چونکہ خدا نے مومنین کو
کافرین پر حجت غالب کیا ہی اسلیئے ضرور ہوا کہ ہم ترجیح ارض کربلا کو ارض
کعبہ پر لیسے حجت قاہرہ سی ثابت کرین کہ ہ سنکر عرق خجالت مین نہائے
اور ہر حاسد کی دانتون تک پسینہ آجائے بیان اوسکا بمقدمات جلیۂ بدیہیہ یون ہے
کہ اسمین کسی شخص کو اہل اسلام مین سے جای کلام نہین کہ سرور کائنات
اور مفخر موجودات اشرف ممکنات وافضل مخلوقات من الارض والسموات
ہین اور اس امر بدیہی کو کچہ ضرورت نہین ہے کہ بامثال لولاک لما خلقت
الافلاک سے مستدل کرین اور اسمین بہی کچہ شک نہین ہی کہ ابعاض
جسم شریف اور ہر پارۂ جسد منیف شرف وعزت مین مثل کل کے ہے
جیسے ہر ہر پارہ قرآن مجید عزت واحترام مین بعینہ حکم قرآن مجید رکھتا
ہے اور کافۂ علماء کا انعقاد اجماع ہے اسبات پر کہ جو موضع قبر شریف
آنحضرت کا ہے جمیع بقعہائے دنیا پر ترجیح رکھتا ہے چنانچہ تصریح
اسکی شاہ عبدالحق دہلوی نے کتاب جذب القلوب مین بیان حال
مکہ ومدینہ مین کے ہی حیث قال در ترجیح یکے ازین دو بلدہ معظمہ بر دیگری
اختلاف واقع شدہ بعد از انعقاد اجماع کافۂ علما بر تفضیل انچہ ضم

بیان فضیلت کربلا بر مکہ

اعضای شریفہ سید کائنات کردہ از موضع قبر شریف بر سائر اجزای ارض حتی الکعبۃ
المنیفۃ و بعض علما گفتہ اند بلکہ بر سائر سموات حتی العرش العظیم انتہی اور بعد اثبات
ترجیح سے کے سائر سموات پر فرماتی ہین بس محصل کلام چنان آید کہ قبر شریف حضرت
سید کائنات علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات افضل و اکرم بود علی الاطلاق
و العموم چہ بر بلدۂ مکرمہ بلکہ و چہ بر خانہ کعبہ مشرفہ انتہی موضع الحاجۃ اور اسمین بہی
کوئی مسلمان سوای یزیدیون کی شک نہین کر سکتا کہ جناب سید الشہدا شہید کربلا
روحی لہ الفدا پارۂ جگر حضرت رسول اللہ ہین اور بہت سے حدیثین مثل حدیث حسین منی اسپر
گواہ ہین اور گوشت اور خون اونکا ایک جزو ہی گوشت و خون آنحضرت صلعم سی
و ہو بعض منہ و بضعۃ من جسدہ الشریف فان الفاطمۃ بضعۃ منہ کما فی الصحیح البخاری و بضعۃ البضعۃ
بضعۃ اور مقدمۂ ثانیہ مین بیان ہو چکا کہ عزت اور توقیر مین بعض کل کی ساتھہ مساوی ہی اسپر
ثابت ہو گیا کہ ارض کربلا بجہت موضع قبر شریف حضرت سید الشہدا کہ بعض من رسول اللہ ہین
ارض مکہ پر بلکہ کعبہ پر بلکہ سموات پر ترجیح رکہتی ہی حتی العرش العظیم و الحمد للہ رب العالمین
و اضح ہو کہ یہ تقریر بنا بر مذاق اہلسنت کی ہے ورنہ وجوہ ترجیح بنا بر مذاق
اہل عرفان اور صاحبان ایقان سے کے دیگر ہین کہ اگر مخاطب کی سامنے
بیان کئے جاوین تو خلاف کلموا الناس علی قدر عقولہم کی ہو گا حکمت کا
مال او سے نہ بیان کرنا وصایای حکما سے ہی قولہ ان دونو جگہون کے
بزرگی ایسے ہی کہ کبہی کوئی مذہب باطل انمین پہر جاری نہوگا اقول یہ بات
ہے یا از قبیل خرافات ہی دعوای باطل بی حجت و دلیل کرنا اور
تحت مسلمات کلمات کل مسلمین بکذب و خدع اوسکو داخل کر دینا کام

مخاطب عالی مقام کا سہے اگر اس دعوی مین سچا تہا تو کوئی چہوٹی سی
سنی دلیل اوسپر قایم سکے ہوتی کہ مقتضای شرافت مکانی یہی کہ کبہی
وہان کبہی نالایق نہو سکین اور مکینون سکے نالایق ہو بانیسے شرف
مکان نے باطل ہو جائیگا کیون حضرت یہ بات آپکو معلوم ہی یا نہین کہ شرف
کعبہ عہد قدیم سے ہی از آدم تا ایں خاتم ہمیشہ یہ مکان معزز رہا۔ نہ حرمت
اسکی عہد ابراہیمی سے تو منصوص علیہ مصحف مجید ہی کہ جسمین سکے مسلمان
کو جای گفتگو نہین ہو سکتے اور حضرت موسی علیہ السلام ہارون سکے حلج یا متسعم
ہونیکی حدیثین جذب القلوب مین موجود ہین بہر کیف ایسی مکان عزیز اور محترم
مین جسکی شان مین خدا اطہرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع
السجود فرماوی مشرکین نجس لعین رجس اوثان کو داخل کرین اور تین سو
ساٹہہ بت اوسمین رکہین اور کل اہل مکہ الامن عصمہ اللہ اوسکو پرستش کرین
پس اگر عزت مکان نے باعث عدم مداخلت اہل باطل ہوتی تو چاہئیے تہا
کہ کعبہ مین سکبہی بت پرستی نہو سکتے فضلا عن الکہ یہ تہا ذکر قبل اسلام کا اب آیئے
بعد اسلام سکے ابہی چند سطر پیشتر اس سے آخر دلیل ثالث مین آپ خود ہی
فرما چکی ہین کہ اگر اون لوگون کو جو بعد غلبہ اسلام کی مسلمان ہوسکے تم
منافق جانتے تو صبر آتا انتہی پس ظاہر ہی کہ اہل مکہ نہین ایمان لاسکے مگر
روز فتح مکہ اور یہ روز لاریب روز غلبہ اسلام تہا پس اگر شیعہ ایمان اہل مکہ
کو ایمان نفاقی کہین تو آپکو حسب اپنی اقرار سکے ضرور ہی کہ اسپر با دل
خواستہ یا ناخواستہ صبر کیجئے اور پہر اسمین کچہ چون وچرا زبان پر نہ لاسکیئے ورنہ

اقوال صبر کی خدمت ہو جائیگا اور جب آپ قرن اولی سے کے بے دینی اور نفاق پر راضی ہوئے تو ضرور ہی کہ اس قرن سے کے لوگونکی بد دینے پر بدرجہ اولی راضی ہوںنے اعلی کہ بعد گذرنے قرون متطاولہ سے کے البتہ بقول آپ ہی سے کے اسلام ضعیف ہوگیا اور شیطان نی بعد ایمان کی مسلمانکو بہکایا اور انکی دلون کو عقائد باطلہ سی بھر دیا پھر اگر اس زمانہ کی لوگونکو آپ بیدینی سے بری کرینگی تو ترجیح بلا مرجح بلکہ ترجیح مرجوح لازم آویگی اور جب حال اہل مکہ یہ ٹھہرا کہ انکی بیدینی پر آپکو حسب اقرار اپنے طوعاً و کرہاً راضی ہونا پڑا تو حال اہل مدینہ بھی اسی پر قیاس کر لیجئے کہ اصل شرف و عزت مین دونو مکان مساوی ہین گو بعض کو من بعض الوجوہ افضلیت ہو اور اگر اس مساوات پر آپکو صبر نہ آوے تو آئیے بیدینی اہل مدینہ سے کے ہم بالخصوص سبب آپکی لئی ثابت کردین اور دو واسطہ حیرہی کہ کتب معتبرہ مثل روضۃ الصفا وغیرہ کے دیکھنی سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بد معاشان چند اہل مصر سے کہ جنکی افسر بڑی خلیفہ صاحب کی صاحبزادی محمد ابی بکر تھی و سطی قتل حضرت قتیل الدار سے کے جمع ہوئی اور چھوٹی صاحبزادی سب سے بڑی خلیفہ صاحب کی باواز بلند فرمانے لگے کہ اقتلوا نعثلاً قتل اللہ نعثلاً کما فی نہایۃ ابن الاثیر و سے فی السیر ایضاً اوس وقت اہل شہر مدینہ نی کہ اونمین مہاجر اور انصار اور بدریین اور صاحبان بیعت رضوان بھی تھے سب شریک بد معاشونکی ہوگئے آری بعض اعیان مہاجر اور انصار سی اپنے دروازونکو بند کرکے بیٹھ رہی لیکن تاہم اجماع سکوتی مین تو سنے شبہہ شریک ہوئی

ولا قول اجماع کل صحابہ بلکہ کل امت اوپر عدم نصرت کی تو بیشک وشبہ
ہوا اسلئے کہ مقتول ہونا حضرت قتیل الدار کا مثل فلتہ بیعت بکری ایک
امر ناگہانی نہ تھا کہ وقی اللہ من شرہا اسمین پایا جاتا اور مثل شہادت
عمری کے بھی چوری چھپے سی نہ تھا کہ شجاع الدین ابولولو نی دھوکے
دہڑی مین شکم مبارک چہر اچلا دیا بلکہ علانیہ علی رؤس الاشہاد ہوتا
یہانتک کہ باتفاق مورخین بیس دن سے زیادہ تک محاصرہ رہا اور
آب ودانہ بند کیا گیا تھا مگر شعار فتوت ومردمی پسران ساقی کوثر کہ اپنے
دشمن کو بھی پانی دیا کرتے تھے بہرکیف اس مدت دراز مین
کوئی ایسا مسلمان نہوگا کہ جسکو خلیفہ صاحب کی محصوری کی خبر نہ پہونچی
ہوگی مگر کسی نے خلیفۃ اللہ کے اعانت پر کمر نہ باندہی یہ ہزارون
صحابہ اور مہاجر اور انصار خصوصًا اہل مدینہ کہ ہرچند بدمعاشون کی دفع پر قدرت
نہ رکھتے تھی بیشک رکھتی تھے مگر بنا بر اصول اہلسنت کلہم نی محض بیٹھنے
اختیار کرکے اور خلیفۃ اللہ کو مارا اور مروایا یہانتک کہ لاش مبارک کی
پاؤن مین رسی باندہ کی ہر ایک کوچہ اور گلی مین پہرایا آخرکار ایک مزبلہ پر
پہینکدیا اہلسنت کی المی ستم کمال رقت تو یہ ہی کہ تین روز تک لاش مطہر
اوس حوض نجاست مین پڑی رہی یہانتک کہ کتون نے وشغالون
نے نہایت گستاخی سے اور ایک ٹانگ کہا گئی کچہ لوگ یہان گوشت
حسرت دندان ساکت تہی مین لیکن ہمکو اس سے کیا مطلب ہمارا بیان
اسے تمہید تہی کہ اگر اوسوقت مین اہل مدینہ عدم نصرت خلیفۃ اللہ مین ہیب

حق پرستے تو ستر ہو رہی کہ اب مذہب باطل پر ہون اسلئے کہ اثنا و نکا بزعم کفر
جانتے ہین چہ جائی اینکہ اونکے قتل اور غارت پر راضی ہون اور عدم
نصرت اونکی مباح جانتے اور اگر اوسوقت مین مذہب باطل پرستے اور
اجماع اوپر عدم نصرت کی اجماع باطل تہا تو اسیطرح اجماع خلافت بکری
بہی اجماع علی الباطل ہوسکتا ہے گو متقدا اوس اجماع کا ابتک
باقی رہے وکیف ما کان سکبے جاری نہونا مذہب باطل کا اہلبیت مین
بہر تقدیر باطل ہوگیا اور اگر مخاطب کو اسپر بہی تسکین نہوا ویسر نہ آدمی اور دوسرے
دین باطل سکے تاولین لاوے تو ہم ایک دیگر مذہب باطل کی جاری
ہونیکا نشان سبے مخاطب کو دیتی ہین کہ اسمین کچہ شک نہین ہی کہ کل
مسلمانان ہند سواداہیون اور افغانیوسنکے کہ بہ تقلید امام غزالی سے
لعنت مکرر ابر یزید سے کتے ہین سب یزید پلید ماجن ولد الزنا مدمن الخمر کو
اکفر الکفرہ وافجر الفجرہ دستہ ہین پس اس سے باطل تر اور کون مذہب ہوگا
کہ سوائی اہلبیت نبوی کی کل اہل مکہ اور مدینہ نے ایسی شقی ترین اولین و آخرین ہی
بیعت کی اور اوس لعین کو امام اور پیشوا اپنا سمجہی اور ازانجملہ خلیفہ زادہ صاحب
عبداللہ بن عمر ستے کہ ایک رات بہی سنے بیعت انسی امامونکی رہنا
اونکو گوارا نہ تہا اور بے بیعت کی مرنا موت جاہلیت سمجہتی ستے کما
فی شرح ابن ابی الحدید اور جبکہ بعض اہل مدینہ نے بعد شہادت
خامس آل عبا کے نقض بیعت یزیدی کرنا چاہا تو خلیفہ زادہ صاحب کو
بہت ناگوار گزرا چنانچہ اصح الکتب بعد کتاب الباری صحیح بخاری کی

کتاب بعض مین مذکور ہے لما خلع اہل المدینۃ یزید بن معویۃ جمع ابن
عمر حشمہ وولدہ فقال انی سمعت النبی یقول نیصب لکل غادر
لواء یوم القیامۃ وانا قد بایعنا ہذا الرجل علی بیعۃ اللہ ورسولہ
وانی لا اعلم غدرا اعظم من ان یبایع رجل علی بیعۃ اللہ ورسولہ
ثم نیصب لہ القتال وانی لا اعلم احدا منکم خلعہ ولا تابعہ فی
ہذا الامر الا کانت الفیصل بینی وبینہ انتہی محصل یہ ہے کہ جب اہل
مدینہ یزید ابن معویہ کو خلافت سے معزول کرینگے تب ابن عمر نے
اپنے اولاد اور اقربا کو جمع کیا اور کہا کہ مینے سنا ہی جناب رسول خدا
کو کہ فرماتے تھی کہ روز قیامت ہر غادر کیواسطی ایک جھنڈا کھڑا کیا
جاویگا اور بدرستیکہ ہمنے بیعت کی ہے اس شخص سے یعنی یزید
بن معویہ سے بیعت خدا اور رسول پر اور مین نہین جانتا کوئی
غدر اس سے زیادہ کہ جس سے ہمنی بیعت خدا و رسول پر
بیعت کی ہو پھر اوس سے قتال وجدال برپا کرین پس جو شخص
تم مین سے بیعت یزید کو خلع کریگا پس درمیان ہمارے اور اوسکے
جدائی اور جدا ہونا ہوگا اور صاحب فصل الخطاب صحیح مسلم سی ناقل ہی کہ لما
حدث امر یزید جمعوا الی علی بن مطیع اتاہ ابن عمر فقال لہ عبداللہ
بن مطیع اطرحوا لابی عبدالرحمن وسادۃ فقال لہ ما جئتک لاجلس
اتیتک لاحدثک حدیثا سمعتہ من رسول اللہ یقول من خلع یدا
من طاعۃ لقی اللہ یوم القیامۃ ولا حجۃ لہ ومن مات ولیس فی

عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاہلیۃ یعنے جبکہ لوگون نے بیعت یزید سے کو
خلع کیا اور ابن مطیع پر بتابع ہوسے تو خلیفہ زادہ صاحب ابن عمر نزدیک
ابن مطیع کے تشریف لائے اوسنے کہا کہ مسند لاؤ واسطے خلیفہ زادہ
کے لئے بچھاؤ اور باعزاز و احترام اوسپر بٹھاؤ یہ سنکر حضرت سلالہ خلافت
نے فرمایا کہ مین مسند پر بیٹھنے کے لئے نہین آیا ہون بلکہ تیری وعظ
و نصیحت کی سے لئے آیا ہون اور جو حدیث جناب رسول خدا سے سنی
ہے اوسکی بیان کرنیکو آیا ہون جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جو
شخص ہاتھ سکے کی بیعت سی اوٹھاوے اور اطاعت خلیفہ سے
باہر جاوے تو ملاقات کریگا خدا سے درحالیکہ کوئی حجت پیش
خدا نرکھتا ہوگا اور جو شخص کہ مرے اور اوسکی گردن مین پٹہ کسے خلیفہ
کے بیعت کا نہو تو وہ موت کفر اور جاہلیت پر مرا ہوگا فقط انتھی
اس کلام بلاغت نظام سی یہ تہا کہ لوگ خلع بیعت یزید پلید
نکرین لیکن ہر چند نصیحت سکے مگر اکثرون نے وعظ و پند کو انحضرت
کے نمانا اور اوسکی سزا اسطرح سے پائی کہ یزید نے لبر واری
مسلم بن عقبہ ایک لشکر واسطے قتل و غارت اہل مکہ و مدینہ کی بہیجا کہ
اونہون نے تین روز تک تیغ بیدریغ اہل مدینہ پر جاری سے
چنانچہ شاہ عبد الحق دہلوی کتاب جذب القلوب مین سے لکھتے ہین کہ
لشکر یزید نے اس واقعہ مین کہ موسوم بواقعہ حرہ ہی ایک ہزار
سات سو شخصون کو جو بقایا سے مہاجر اور انصار اور علماء تابعین اخیار ہی

اسس قول کا واقع ہونا کہ بزرگان اسلام خلیفہ بنانا یزید کی اہلسنت سے بھی کرائی تھی خلیفہ زادی سے کرائی سے خلافت تھا اور وہ بیعت پر بیعت یزید و معاویہ تھا جس کا قتل جناب سید الشہدا بھی ہوا افسوس صد افسوس دیرینہ سبب ہوئی

سے تھے قتل کیا اور عامۃ الناس سے سوای عورتون اور اطفال
کے دس ہزار آدمی کو مارا اور سات سو حاملان قران مجید اور بہت سے نیکو
بندگان خدا کو تیغ بیدریغ کیا اور فسق اور فساد اور زنا کو مباح
کر دیا یہانتک کہ ہزار عورتون سے بعد اس واقعہ کے اولاد زنا کی پیدا
ہوئی اور گھوڑونکو مسجد پیغمبر مین جو لا کیا اور روضۂ شریف مین کہ نام ایک
مقام کا ہے درمیان قبر اور منبر کے کہ جسکی حقمین آنحضرت نے
ما بین قبری و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ فرمایا تھا
گھوڑون نے ہگا اور موتا اور لوگون سے بیعت یزید پلید پر عہد
عبودیت لیا اس طرح پر کہ اگر چاہے یزید تو بیچ ڈالے اور اگر چاہے آزاد کرے اور اگر چاہے
طاعت خدا کرائے اور چاہے معصیت خدا کرائے اور جو نام طاعت
خدا کا زبان پر لایا اوسکو فوراً قتل کیا اور اہل اخبار نے لکھا ہے
کہ اوس زمانہ مین مدینۂ منورہ بالکل آدمیون سے خالی ہو گیا تھا اور فواکہ
اور ثمرات اوسکی نصیب وحوش و بہائم ہوتی تھی اور کلاب اور
دیگر حیوانات نے مسجد شریف مین آرام گاہ اپنا قرار دیا تھا انتہی محصل
بعض العبارۃ ومن شاء التفصیل فلیرجع الیہ ولیرجع ما کنا بصددہ جناب
مخاطب نے جو فرمایا کہ اہل مدینہ مین کبھی مذہب باطل جاری نہین ہوا
ہم پوچھتے ہین کہ یہ بیعتین جو بعض برضا و رغبت اور بعض بجبر و قہر
اہل مدینہ مین جاری ہوئین اگر کلہا مذہب حق تھا پس باوجود قتل
باجتماع النقیضین کے دنیا مین کوئی مذہب باطل نہین ہو سکتا اور اگر

عنقه بیعة مات میتة جاهلیة یعنے جبکہ لوگون نے بیعت یزید سے کو
خلع کیا اور ابن مطیع پر سب مجتمع ہوئے تو خلیفہ زادہ صاحب ابن عمر نزدیک
ابن مطیع کے تشریف لائے اوسنے کہا کہ مسند لاؤ واسطے خلیفہ زادہ
کے لئے بچھاؤ اور باعزاز واحترام اوسپر بٹھاؤ یہ سنکر حضرت سلالہ خلافت
نے فرمایا کہ مین مسند پر بیٹھنے کے لئے نہین آیا ہون بلکہ تیری وعظ
ونصیحت کی لئے آیا ہون اور جو حدیث جناب رسولؐ خدا سے سنی
ہی اوسکی بیان کرنیکو آیا ہون جناب رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جو
شخص ہاتھ کے کی بیعت سے اوٹھاوے اور اطاعت خلیفہ سے
باہر جاوے تو ملاقات کریگا خدا سے درحالیکہ کوئی حجت پیش
خدا نرکہتا ہوگا اور جو شخص کہ مرے اور اوسکی گردن مین پٹہ کسی خلیفہ
کے بیعت کا نہو تو وہ موت کفر اور جاہلیت پر مرا ہوگا فقط مقصود
اس کلام بلاغت نظام سے یہ تہا کہ لوگ خلع بیعت یزید پلید
نکرین لیکن ہرچند نصیحت کے مگر اکثرون نے وعظ وپند کو آنحضرت
کے نمانا اور اوسکی سزا اسطرح سے پائی کہ یزید نے بسرداری
مسلم بن عقبہ ایک لشکر واسطے قتل وغارت اہل مکہ ومدینہ کی بھیجا کہ
اونہون نے تین روز تک تیغ بیدریغ اہل مدینہ پر جاری کی
چنانچہ شاہ عبدالحق دہلوی کتاب جذب القلوب مین لکھتے ہین کہ
لشکر یزید نے اس واقعہ مین کہ موسوم بواقعہ حرہ ہی ایک ہزار
سات سو شخصون کو جو بقایاے مہاجر اور انصار اور علماء تابعین اخیار سے

سے تھے قتل کیا اور عامۃ الناس سے سوای عورتون اور اطفال
کے دس ہزار آدمی کو مارا اور سات سو حاملان قران مجید اور بہت نوے
بزرگوار ونکو قوم قریش سے تہ تیغ بیدریغ کیا اور فسق اور فساد اور زنا کو سبک
کر دیا یہانتک کہ ہزار عورتون سے بعد اس واقعہ کے اولاد زنا کو جنا
اور گھوڑونکو مسجد پیغمبر مین جولان کیا اور روضۂ شریف مین کہ نام ایک
مقام کا ہے درمیان قبر و منبر کے کہ جسکی حق مین انحضرت نے
ما بین قبری و منبری روضة من ریاض الجنة فرمایا تھا
گھوڑون نے ہگا اور موتا اور لوگون سے بیعت یزید پلید پر عہد
عبودیت لیا اسطرحپر کہ اگر چاہے بیچ ڈالے اور اگر چاہے ازاد کرے اور اگر چاہے
طاعت خدا کرائے اور چاہے معصیت خدا کرائے اور جو نام طاعت
خدا کا زبان پر لایا وسکو فورا قتل کیا اور اہل اخبار نے لکھا ہے
کہ مدت تک مدینہ منورہ بالکل آدمیون سے خالی ہو گیا تھا اور فواکہ
اور ثمرات اوسکی نصیب وحوش و طیور ہوتی تھی اور کلاب اور
دیگر حیوانات نے مسجد شریف مین آرام گاہ اپنا قرار دیا تھا انتہی محصل
بعض العبارۃ و من شاء التفصیل فلیرجع الیہ و لیرجع ما کنا بصددہ جناب
مخاطب نے جو فرمایا کہ اہل مدینہ مین کبھی مذہب باطل جاری نہین ہوا
ہم پوچھتے ہین کہ یہ بیعتین جو بعض برضا و رغبت اور بعض بجبر و قہر
اہل مدینہ مین جاری ہوئین اگر کلہا مذہب حق تھا پس باوجود فعل
باجتماع النقیضین کے دنیا مین کوئی مذہب باطل نہین ہو سکتا اور اگر

بعضہا مذہب باطل تہا تو قول اپکا عدم اجرائی باطل حرمین مین باطل ہو گیا
بلکہ اگر سچ پوچہئے تو اوسی باطل کا نمونہ اہل مکہ و مدینہ مین اب تک باقی
ہے کہ روز عاشورہ کو روز عید سعید سمجہتی ہین اور کس کس خوشیون
سی حرمین مین گاتے اور بجاتی ہین اس سے باطل تر مذہب
کیا ہوگا اور کیونکر اسطرح نکرین کہ پیر دستگیر غوث الاعظم اونکی کتاب
غنیۃ الطالبین مین عید کرنے روز عاشورہ کا حکم کس شد و مد سے
دیا ہی اور پوشاک بدلنا اور سرمہ لگانا اور توسعۂ طعام کرنا مستحبات سی
جانا ہے گو بقول ابن حجر کے صواعق مین ایسا کرنیوالی نواصب
سی ہون لیکن حضرت غوث الاعظم کو نواصب سی ہون مگر پہر بہی
اونکی ضرور ہے جیسا کہ بقول اوہنین حضرت کی گو ابو حنیفہ مرجیہ میر
سے ہو مگر تقلید اونکی لازم ہے سابق ہین اہلسنت انکار ان مضامین
کا غنیۃ الطالبین سے کرتی تہی مگر الحمد للہ کہ مطبوع ہو جانی غنیۃ الطالبین
نے زبان درازی اہلسنت کو قطع کر دیا خلاصۃ الکلام جسطرح سے
زمانہ سابق مین مذہب باطل نفاق کا منافقین اہل مدینہ مین جاری تہا
ومن اهل المدينة مردوا على النفاق لا تعلمهم نحن نعلمهم اور درمیان
مین سنہ ہے بدولت اہل نفاق کے بہت سی بعتین مذاہب باطلہ
کی اوسمین جاری ہوئین اور بقول ابن حجر کی صواعق مین اب بہی
مذہب باطل نواصب کا یعنے عید عاشورہ اوسمین جاری ہے اسیطرح
اگر اب بہی مذہب باطل حسن و خوب نے بعض منافقین صحابہ کا اوس مین

جاری ہو تو ہرگز خلاف عقل و نقل نہین ہے وتستطیع علی زیادۃ توضیح
سے فی القتال الآتے بعد النبی و ہلاتے قولہ ور دجال ملعون کا بھی
گذرا و نہین ہوگا اقول سنئے نفسہ اس خبر کی اقرار و انکار مین مذہب
اہل حق کا کچھ ضرر نہین لیکن اُنکو مناسب تہا کہ بمقابل خصم مین اسپے خصم
سے ہے کی کتب معتبرہ سے نقل اس مضمونکی کرتے کہ اقرب بقبول
ہوتا لیکن ہمکو اصل کلام مین بحث کرنے سی کچھ حاصل نہین ہی آپکے
کلام اوس غرض مین سے ہے کہ جسکی واسطی یہ کلام آپنے اس مقام پر وارد
کیا ہے پس اگر غرض آپکی یہ ہی کہ عدم مداخلت دجال سے ثابت
ہوتا ہی کہ اہل باطل کا استیلا ہمین سبکی ہوگا تو یہ باطل اور غلط بحت
ہی اسلئے کہ کو بفرض وتسلیم آپکے کلام کی دجال کو ہمین دخل نہوگا مگر
بہت سی برادران دجال اکبر کو اوسمین دخل ہوچکا ہے از انجملہ
مدعا سان مصر کہ جنہون سے نے خلیفہ ثالث کو جام رحیق سرشار
شہادت سی سیراب کیا و از انجملہ معاویہ بن ابے سفیان کہ اہلسنت بیعت
کو جابر ابن عبد اللہ بیعت ضلالت سمجہتی ستہے کما فی جذب القلوب اور
اہلبیت نبوت اسکو ایسا گمراہ سمجہتی ستھے کہ قابل قتل جانتے ستھے
وکما فی صلالتہ قولہ علیہ السلام یا علی من سبک سبنی و یا علی من فارقنی فقد
فارق اللہ و من فارقک فقد فارقنی کما فی ازالۃ الخفا
و از انجملہ یزید بن معویہ و قد مر من جذب القلوب و از انجملہ قرامطہ لعنہم اللہ
کہ جنہون سنے بنیاد کعبہ ہلادی اور حجر الاسود اوکھاڑ لائی چنانچہ باتفاق

مورخین میں برس تک حجر اسود مسجد کوفہ مین رہا وازانجملہ وہابیان نجد کہ
جنہون نے کل حجاز پر تسلط کیا اور سلطان روم سے کچہ بہی نہو سکا
آخر والی مصر عفر الله نے اونکی شر کو دفع کیا اور اگر غرض آپکے عدم
گمراہی باشندگان وہاسے کی ہی تو گو دجال کا گذر نہوگا مگر شیطان اور
اخوان الشیاطین کا گذر تو بی بشبہ اہلال سے کے لئی کافی
ہی اور اگر دجال وہان نجائیگا تو وہ لوگ خود مذمت دجال مین مشرف
ہو سکتی ہین پہر دجال سے کے وہان جانیکی کیا ضرورت ہیکی اور بعید نہین
کہ یہ کلام اس اقل الانام کا کوسے صاحب محمول بر ظرافت کرین سلئی
ضروری ہی کہ ہم سند اسکے بعض کتب معتبرہ اہلسنت سی دین کہ پہر کسیکو
جای کلام نرسے ہے شاہ عبد الحق دہلوی کتاب جذب القلوب مین فرماتی
ہین کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ ایک روز جناب رسولخدا نی
یوم الخلاص کو یاد فرمایا اور ذکر اوسکا مکرر زبان معجز بیان پر آیا صحابہ نی
پوچہا کہ یا حضرت یوم الخلاص کیا ہی فرمایا کہ وہ روز ہے کہ دجال آویگا
اور کوہ احد پر چڑہکی نگاہ کرے گا اور اپنی اصحاب سی کہیگا کہ جانتے ہو
یہ قصر سفید کیا ہے یہ مسجد احمد ہے بعد اسکے قصد داخل ہونی مدینہ کا
کریگا لیکن ہر سر راہ پر ایک فرشتہ موکل پاویگا کہ اوسکی حفظ و حراست مین ہوگا
پس نواحی وادی مین کہ جانب مجمع سیول سے ہے خیمہ کہڑا کریگا اور مدینہ
مین تین مرتبہ زلزلہ آویگا پس جو جو شخص اوسمین جنس کافر و منافق اور
فاسق سے ہوگا وہ دجال کیطرف جاویگا اور مدینہ ہر خبث و نجاست سے

مطہر اور منزہ ہوجاویگا یہ ہے یوم الخلاص انتہے کیون حضرت ابی تو
یوم الخلاص نہین آیا آنسے اہل مدینہ کیونکر نجاست کفرونفاق و
فسوق سے پاک ہوئے پس اگر وہی اہل کفرونفاق وفسوق منافقین
صحابہ کو بمقتضاے الجنس یمیل الی الجنس اچھا سمجھے تو حقیقت اونکی
کہان سے ثابت ہوئی والحمد للہ کہ آجتک تو معلوم ہوا مدینہ کا اہل کفرو
نفاق وفسوق سے روایت صحیحہ اہل سنت سے ثابت ہوگیا ثم الحمد للہ
علی ذلک قولہ پس ہمکو غور کرنا چاہیے کہ ان دونون شہرونکے
سنی والے اتبک صحابہ کی نسبت کیسا اعتقاد رکھتے ہین اقول
اہل کفرونفاق وفسوق ویسا ہے اعتقاد رکھتی ہین جیسا اونکا سابق
مین اعتقاد تہا قولہ جو کچھ اونکا اعتقاد ہوا اوسیکو اصل ایمان سمجھنا چاہیے
اقول دعواے بی دلیل مسموع نہین ہے خصوصا جب ثابت ہوگیا
کہ اوسکے باشندے اتبک کفرونفاق وفسوق پر باقی ہین اور عید نماشورہ
اونکی ثبوت ناصبیت کی لیئے کافی ہی کمامر قولہ پس خدا کی فضل سی
اقول خدا کے فضل سی کوسے جگہ شیعیان علے ابن ابیطالب سی
خالی نہین ہے کہ مکہ مین محلہ غزارہ اور جبل اعلی اور مدینہ مین محلہ
بنی نخاولہ اور محلہ مسجد قبا اور مسجد ذوالشمس اور مشربہ ام ابراہیم اور عوالی
مین نبے حسین سادات فاطمی ہزارون شیعہ مین مکہ او مدین سے
تمام کو بے نہین ہے کہ اہل کفر انکو بمقتضاے انیکہ کافر ہمہ را
بکیش خود سیدانند اہل کفرسے جہین اگر مخاطب کو کشف حقیقت حال

منظور نظر ہے تو ہماری ساتھ چلی بشرطیکہ دو چار روز اب نے تمین
متمذہب بمذہب شیعہ کری تقیہ کا نام تو اپکی سامنے لی نہین سکتی کہ
آپکے تلوون سے لگی سے گے او سر نیزہ پہچی سے گے مگر ریاکاری تو ریہ
چندی دو چار کلمہ جو شیعہ کہتی ہین اونکو زبان پر لاسئے تو پہر آپکو
دکہلاسئے دی کہ کتنی شیعہ ہین کہ تقیۂ صورت اہلسنت مین ہین
اور کتنے سنی حقیقی ہین **قولہ** بلکہ تمام عرب کی باشندونکا **اقول**
جن لوگون نے کبہی گہر سے قدم باہر نہین نکالا ہے اونکو ایسے
ہی پندار باطل ہوا کرتے ہین کبتک دام تحصیل دنیا مین پہنسے رہیگا
ذرا قدم باہر نکالے سیر قری وبلدان عراقین ستیجے سیر ملک یمن کیجیی
ملک شام مین بلاد عامل کے قری اور بلاد کو دیکہئے ملک حجاز مین
ابو الفضل کی سیر کیجیے صحرا اونمین سے بنے اسد اور بنی خزاعہ کو دیکہئے تو
بخوبی واضح ہو کہ تمام ممالک عرب مین کتنے کرور شیعہ ہین
قولہ اہل مذہب اسلام پر بڑا الزام آتا ہے **اقول** اہل مذہب
اسلام پر سوای لرشا اونکے نزدیک کچہ الزام نہین آتا ہے سر بسر
آپکی غلط تصنیف ہی مسلمانون کا یہی اعتقاد ہی کہ اگر کل اہل دنیا کافر ہوجاین
جب بہی مذہب حق مذہب اسلام ہی ومن ینقلب علی
عقبیہ فلن یضر اللہ شیئا
قولہ جہان سے اپنے نبی کو پیدا کیا **اقول** ہوسکتا ہے کہ
کوئی کہے کہ بدترین خلایق اور کافر ترین دنیا وہ ہے لوگ تھی جہاں

نبی کے پیدا کرنیکی اور رسول کی مبعوث کرنیکی احتیاج پڑتی اور وہ
اسقدر کافر تہے کہ اگر سو نبی اور کہین مبعوث ہوتے تو وہ ظاہری
ایمان سے بے نلاتے اور سابق مین بیان ہوچکا کہ شرف مکان
کی سے لیے شرافت مکین لازم نہین ہے اور شرافت اضافی کی سے لئے
بہی ایمان شرط ہے ورنہ ابوجہل اور ابولہب کو بقول آپکی اپنے
سے بہتر سمجہئی ولعلہ لایرضی بہذا قولہ جن جگہونکو خدا نے عرش و
کرسی کے برابر رتبہ دیا اقول واقع مین منافقین امت نی ایسے
ایسے مقامہاے متبرک کی عزت اور حرمت کچہ نہ سمجہی خانہ رسول کو
نابکارون نے جلا دیا مسجد رسول کو ارجاس و انجاس نے جاہی
کلاب بنا دیا خانۂ خدا کو منجنیق سے گرا دیا اور اوسمین آگ لگا دی
جن جگہونکا صغیرہ و کبیرہ تہا کما فی جذب القلوب بیشک سو ہانکا کبیرہ
کفر تہا مگر ظالمان او عاصیان امت نی کچہ خوف خدا نکیا اور خود جناب
رسول خدا نے ان فتنون کی خبر دی تہی اور فرمایا تہا بادروا بالاعمال
فتنا کقطع اللیل المظلم الخ یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا
ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا یبیع احدہم دینہ بعرض من الدنیا کما فی
ازالۃ الخفا کیون حضرت یہ دین کو ساتہ دنیا کے بیچنے والی سوای
اہل مکہ اور مدینہ کے کسی اور جگہہ کی لوگ تہے اور یہ واقعات
ہائلہ سواے مقامات متبرکہ کے کسی اور جگہہ پر واقع ہوئی تہے
اور مخاطبین باین خطابات سوای صحابہ کے اور کونی لوگ تہے

منظور نظر ہے تو ہماری ساتھ چلی بشرطیکہ دو چار روز اپنے تئین
متمذہب بمذہب شیعہ کریں تقیہ کا نام تو آپکی سامنے لی نہین سکتی کہ
آپکے تلوون سے لگی گے اور سر نیچی کر گے مگر ریاکاری تو ریہ
چندی دو چار کلمہ جو شیعہ کہتی ہین اونکو زبان پر لائیے تو پہر آپکو
دکھلائیے دیں کہ کتنی شیعہ ہین کہ تقیۃً صورت اہلسنت مین ہین
اور کتنے سنی حقیقی ہین **قولہ** بلکہ تمام عرب کی باشندونکا **اقول**
جن لوگون نے کبہی گہر سے قدم باہر نہین نکالا ہے اونکو ایسے
ہی پندار باطل ہوا کرتے ہین کہتبک دام تحصیل دنیا مین پہنسے ہیں گا
ذرا قدم باہر نکالیے سیر قری و بلدان عراقین کیجیے سیر ملک مین کیجیے
ملک شام مین بہل عامل کے قری اور بلاد کو دیکہیے ملک حجاز مین
ابو الضبا کی سیر کیجیے صحراؤن مین سب نے اسد اور بنی خزاعہ کو دیکہیے تو
آپکو سب نے واضح ہو کہ تمام ممالک عرب میرے کتنے کرور شیعہ ہین
قولہ سبل مذہب اسلام پر بڑا الزام آتا ہے **اقول** اہل مذہب
اسلام پر سوای اثنا عشریہ کے شیعونکی نزدیک کچہ الزام نہین آتا ہے سراسر
آپکی علما نے کہے ہی مسلمانون کا یہی اعتقاد ہی کہ اگر کل اہل دنیا کافر ہو جاوین
جب بہی مذہب حق مذہب اسلام ہی وَمَن ینقلب علی
عقبیہ فلن یضر اللہ شیئاً ــــــ

قولہ جہان سے اپنے نبی کو پیدا کیا **اقول** ہو سکتا ہے کہ
کوئی کہے کہ بدترین خلایق اور کافرترین دنیا وہے لوگ تہی جو اوہ

نبی کے پیدا کرنیکی اور نبی کی مبعوث کرنیکی احتیاج پڑی اور وہ
استے ایسے کافر تہے کہ اگر سو نبی اور کہین مبعوث ہوتے تو وہ ظاہری
ایمان سے بہی ٹلاتے اور سابق مین بیان ہو چکا کہ شرف مکان
کی سے لئے شرافت مکین لازم نہین ہے اور شرافت انسانی کی سے لئے
بہی ایمان شرط ہے ورنہ ابوجہل اور ابولہب کو بقول آپکی اپنے
سے بہتر سمجہئی ولعلہ لا یرضی بہذا قولہ جن جگہونکو خدا نے عرش و
کرسی کے برابر رتبہ دیا اقول واقع مین منافقین امت نی ایسے
ایسے مقاماہاے متبرک کی عزت اور حرمت کچہ نہ سمجہی خانہ رسول کو
ناریون نے جلا دیا مسجد رسول کو ارجاس و انجاس نے جاہی
کلاب بنا دیا خانہ خدا کو منجنیقو نے گرا دیا اور اوسمین آگ لگا دی
جن جگہونکا صغیرہ کبیرہ تہا کما فی جذب القلوب بیشک عرصہا کبیرہ
کفر تہا مگر ظالمان او عاصیان امت نی کچہ خوف خدا نکیا اور خود جناب
رسول خدا نے ان فتنوں کے خبر دی تہی اور فرمایا تہا بادروا بالاعمال
فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا
او یمسی مومنا ویصبح کافرا یبیع احدہم دینہ بعرض من الدنیا کما نے
ازالۃ الخفا کیون حضرت یہ دین کو ساتہ دنیا کے بیچنے والی سوای
اہل مکہ اور مدینہ کے کسی اور جگہہ کی لوگ تہے اور یہ واقعات
بالجملہ سولئے مقامات متبرکہ کے کسی اور جگہہ پر واقع ہوئی تہے
یا اور مخاطبین باین خطابات سوای صحابہ کے اور کونی لوگ تہے

رکہتا ہے اور بعد اس جبر کی بظلم وجور عذاب بہی کرتا ہی چنانچہ
صاحب مسلم الثبوت اعتقاد اشاعرہ مین تصریح کرتا ہی کہ الحق انہ کفور للجبر
لیکن بنا بر مسلک حق پس خدا نہ اعتقاد باطل کسیکو دیتا ہی نہ اوسپر
قایم رکہتا ہی بلکہ معتقدین باطل خود اعتقاد باطل بسوء اختیار اختیار کیا
کرتے ہین اور خود اوسپر قایم رہتے ہین آری خداوند عز اسمہ اونپر جبر
نہین کرتا ہی کہ بمشیت الجائی عقیدہ باطل کو اونکے دل سی نکالدی
اسلئے کہ خلاف حکمت اختبار و امتحان سے ہے بلکہ بعد ہدایت اور
رہنمائی کے اور اتمام حجت کے اونکو اونکے حال پر چہوڑ دیتا ہی
کما ہو مفاد قولہ تعالی ترکہم فی ظلمات لا یبصرون و ذرہم فی طغیانہم
یعمہون - پس اس ترک کرنیکو تعبیر کرنا ساتہہ قایم رکہنے کی اوپر اعتقاد
باطل کے کہ مشعر جبر ہے سراسر جہالات اور غوایت سے ہے قولہ گمراہ
رکہا اور گمراہ ہے پر اونکا خاتمہ کیا اقول بنا بر مذہب اشاعرہ جبریہ کہ مجوس
اس امت ہین یہ سب ٹہیک ہی کما سبق لیکن بنا بر مذہب اہل حق پس
نہ خدا کسیکو گمراہ کرتا ہے نہ گمراہی پر رکہتا ہے نہ کسیکا خاتمہ گمراہی
پر کرتا ہے گمراہ کرنا کار شیاطین جن و انس ہی قال اللہ تعالی
فی ذکر الشیطان ولقد اضل منکم جبلا کثیرا وقال
اضلہم السامری وقال اضل فرعون قومہ وما ہدی پس گمراہ کرنا جو کار
شیطان اور سامری اور فرعون سے ہے معاذ اللہ وہ فعل خدا کا
نہین ہو سکتا اور جابجا کہین نقلیات مین نسبت اضلال کی طرف

خداوند ذوالجلال سے وارد ہوئی ہے وہان ہرگز معنے گمراہی نہین مراد
ہین بلکہ معنی دیگر مراد ہین کما فسرہ اہل الحق سے نے لکتبہم اور معنی گمراہ ہے
ہر جگہہ پر سمجہنا عین گمراہی ہے قولہ ایک مومن کا گزر بھی وہان نہونے دیا
اقول لاکھون مومن کا گزر ہوا گر آپ سے جہوٹونکا گزر وہین ہو گا
جہان جہوٹونکا مقر ہے قولہ وہی اصرار ہے اقول کیونکر اصرار نہو
کہ عادت قدیمہ حضرت احدیت اسی پر جاری ہوئی ہے کہ کفار اور
منافقین کو اونکی حال پر چہوڑ دیتا ہی اور اونپر جبر نہین کرتا ولن
تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ولن تجد لسنۃ اللہ تحویلا قولہ
کوئی مومن پاک بے تقیہ کے اقول اگر مومن نجس مشرکین کو
پاک سمجہنے والا نے تقیہ کیا اور کوئی مومن پاک مشرکین کو نجس
سمجہنے والا با تقیہ گیا تو نہ اونکی نجاست حنا ست مین کچہ گہٹ گیا ونعم
ماقیل سے خر عیسی اگر بمکہ رود   چون بیاید ہنوز خر باشد
سگ بدریای ہفت گانہ بشوی   چونکہ تر شد پلید تر باشد
اور نہ اونکی طہارت ظاہری اور باطنی مین کچہ خلل آگیا اگر صحیح بخاری
کو بلکہ کتاب الباری کو بسنیت عثمان نے جلا دیجئی تو البتہ التقیۃ اسے
یوم القیامۃ امد الاان تتقوا منہم تقاۃ تقیۃ کا نشان نرہے
غرض ذکر تقیہ سے اگر تعریض بحال مومنین ہے تو تعمیل حکم خدا
ورسول مین کوئی قباحت مومنین کے لئی نہین ہے
بلکہ حقیقت مین یہ توہین وتذلیل اون فساق وفجار کی ہی جنکے

ظلم وستم سے مومنین کو اختیار تقیہ ہوتے ہیں اور ان نامسلمانون
سے بحذا کہ صاحبان انصاف نصاری ہزار درجہ بہتر ہین کہ کسیکو
بہ تعصب مذہبی ایذا اور آزار نہین دیتے ہین برخلاف اون
نامسلمانونکے جو بطمع دنیا مسلمانونکو لوٹتے ہین اور بحیلہ تعصب
مذہبی ایذائین پہنچاتے ہین پس حقیقت مین ذلت وخواری دنیا و
آخرت کی اونہین ظالمونکے لئے ہے نہ مظلومون کی لئے قال
امیر المومنین علیہ السلام فی جواب کتاب معاویۃ علی ما نقلہ الطبری
وابن ابی الحدید قلت انی کنت اقاد کما یقاد الجمل المخشوش
حتی ابایع ولعمر اللہ لقد اردت ان تذم فمدحت وان تفضح فافتضحت
وما علی المسلم من غضاضۃ فی ان یکون مظلوما ما لم یکن شاکا فی
دینہ ولا مرتابا فی یقینہ یعنی اے معاویہ تو نے کہا مجھے کہ مین بیعت
ابوبکر کیواسطے اسطرحپر کھنچکر گیا جیسے بینی شتر مین لکڑے ڈالکر
کھینچتی ہین وقسم ہے خدا سے عمر وحیات بخشندہ کی کہ اس کلمہ سے
مذمت میری چاہتا ہے تونے لاکن درحقیقت مدح میری کی تونے اور
مجھے فضیحت کرنیکو چاہا اور درحقیقت تو خود فضیحت ہوا مرد مسلمان کیلئے
کیا عیب اور نقصان ہے اس بات سے کہ وہ مظلوم ہو اور اوسپر ظالمین ظلم وستم
کرین چاہیے کہ مومن اپنے دین مین شک کرنیوالا اور اپنے
یقین مین شبہ لانیوالا نہو قولہ قیامت تو قریب آگئی اسے اقولہ کہ گھر کو
پاک نہین کرتا اقول قیامت کی قریب ہونیمین شک نہین

اشراطہا اور اسکا وجود دیکھو بہی شاید ابہی نہین اشراطمین سے
ہو لیکن ابہی گہر کے پاک کرنیکا وقت نہین آیا اسلئے کہ پاک ہونا مدینہ
کا ارجاس اور انجاس سے آپ سن چکی ہین کر یوم الخلاص مین ہوگا اور
یوم الخلاص بقول رسول اللہ بعد از خروج دجال ہوگا پس اگر آپسے
ہو سکی تو الی یوم الوقت المعلوم صبر کیجئے اور اگر صبر نہین ہو سکتا ہے
اور آپکو نہایت تعجیل طہارت خانہ رسول کے منظور نظر ہے تو
اور کوئی تدبیر ہمارے خیال مین نہین آتی بجز اسکی کہ اپنے حاکم
سی چند روز کی رخصت لیکر کوئی جہاز دخانی پر جزیرۂ دجال تک
جائیے اور اگر نشان معلوم نہو تو احادیث جامع الاصول سے جسمین
ذکر اون لوگون کا ہے جنہون نے دجال سی ملاقات کی ہے
اور حدیث جساسہ سی جو کتاب الفتن صحیح مسلم مین ہے اور اوس مین
ایک مہینے کے راہ جزیرۂ دجال تک لکہی ہے اور پتہ جانب
مشرق کا دیا ہے پتہ لگائیے اور اوس پتہ سی وہان جا کی اوس فتنہ
خوابیدہ کو کسی تدبیر سی جگائیے اور اوسکو اپنی ہمراہ لائیے پس
وقت یوم الخلاص بہی آجائیگا اور امام مہدی ہادی عجل اللہ ظہورہ بہی خود
بخود واسطے دفع دجال اور ہمراہ عیسیٰ ان اوسکی کے ظاہر ہوجائینگی اس ہی
بہتر کوئی تدبیر واسطی جلد طاہر ہونی مدینہ کی ارجاس اور انجاس سے
نہین ہے آئندہ آپکو اختیار ہے قولہ جسقدر زمانہ نبوت کا اقول حقیقت
حال یہ ہے کہ جسقدر زمانۂ نبوت کو قرب تہا اور خزان علم نبوت اور معادن

وحی والہام موجود سے تہے اشقیاء امت نبی اوسیقدر خاندان نبوت سے کے
مٹادینے مین سعی وکوشش کی یہانتک کہ کربلا مین خاتمہ اوسکا کردیا مگر
خداوندتعالیٰ سے نے ذات واحد آدم آل عبا علیہ الاف التحیۃ والثنا سے پہر
اوس خاندان کو ترقی دینی شروع کے اور دین حق رسول خدا تمام عالم مین
پہیلنا شروع ہوا یہانتک کہ آج لاکہون ہر ہر قریہ اور ہر ہر بلدہ مین اوس
دین حقہ کی کلمہ پڑہنے والی موجود ہین پس زمانہ ضعف اسلام حقیقی قریب
انقضای زمانہ نبوت تہا اور ترقی مذہب باطلہ اہل جور مین ہوئی تہی بعد
اوسکی چونکہ ظلم کی سے بقا قلیل ہی خانوادہائی ظلم کو خدانی ایسا غارت کیا کہ
آج نشان اونکی قبرون تک کا دنیا مین پیدا نہین ہے اور مشاہد خاندان
نبوت خانہای عبادت خدا ہوگئی ہین یاتوھا رجالا وعلی کل ضامر
یاتین من کل فج عمیق فاعتبروا یا اولی الابصار قولہ اور ماوشاہت وسلطنت
بہی انہیں نصیب ہوئی اقول الحمد للہ دشمنونکی آنکہونمین خاک قولہ بانہیمہ مکہ اور
مدینہ مین اقول سابق مین بیان ہوچکا ہی کہ مشیت خدا مقتضی اسکی نہین ہوئی
کہ قبل یوم الخلاص مکہ اور مدینہ کو ارجاس سی پاک کیجئی لیکن معطلی زعم اناف
مخالفین سے کے خدانی جہنڈا ایمان کا دست سلاطین سادات مغربیہ سی مکہ
اور مدینہ مین گاڑدیا کہ ہر ہر در و دیوار خانہای ارجاس بہ نقش ونگار تبرا مزین
ہوچکا ہی کافی تاریخ طبقات ہم قولہ جو دین پیغمبر خدا کی وقت مین تہا اقول غلط
محض اور کذب بحت ہی جناب رسول خدا کی وقت مین ہرگز دین یزیدی جاری
نہتا اور اب مکہ اور مدینہ مین دین یزیدی جاری ہی اور عید عاشورہ منائی

جاتی ہی آپ سنی سکتے ہین ہم دیکھی سے شنیدہ کی بود مانند دیدہ الغرض بلا
لحاظ حرمت حرمین اعمال فسق وفجور عمل مین لاتے ہین روز عاشورہ گاتی
بجاتی ہین ہر ہر مقام پر محفل نشاط جماتی ہین یزید کی ہڈیان تک سڑ گیئن مگر
اونکی خوشی کا طریقہ اب تک یزیدیون نے جاری رکہا ہی سے ہست محفل
بران قرار کہ بود ہست مطرب بران ترانہ ہنوز فاسئل بہ خبیر العلک ما کنت
بہ بصیرہ اقولہ ایک مسلمان پاک اعتقاد نہوا اقول ایک یا سو یا ہزار مومن
پاک اعتقاد کی ہو نیسے خلو مدینہ از رجاس اور انجاس کفار و منافقین اور اہل
فسوق سے نہین ہو سکتا ہی جب تک یوم الخلاص نہ آوی کما م قولہ پہر نسل
مقام ہوگا جہانکی رہنے والی مومن اور مسلمان ہونگی اقول وہ مقامات
اس زمانہ مین کربلا و نجف اور کاظمین اور مشہد طوس اور ہزارون قری
اور بلاد عرب اور عجم ہین گو ر سے کیڑی کو کیا معلوم کہ دنیا کیا چیز ہی قولہ
خدا کی گہر اور رسول کی گہ اقول مکرر گزارش ہو کہ جب اشقیاء امت نی
بیت خدا کو جلا دیا اور بیت رسول مین آگ لگادی تب اہلبیت خدا و رسول
سراسیمہ و متفرق ہو سے پس جہان جہان وہ پہنچی اور نور ہدایت اونکا ر تو
افگن ہوا دین و ایمان بہی وہان چلا گیا اور بعض اہلبیت جاوس خرابہ خانہ
سوختہ مین بضرورت خاکستر نشین ہوی آجتک اونکی مرقد ہای مطہرہ پر کوئی
چراغ جلانی والا نہین ہے کیا عداوت ہی ارجاس و انجاس کو اہلبیت
نبوت سی حیف ہی کہ عبد القادر جیلانی کہ بافادات ابن حجر مکی صواعق مین
ناصبیت اونکی غنیۃ الطالبین سی ثابت ہی قبر اونکی بغداد میں دین لطلاو

نقره بنائی جاوی اوشمع کافوری جلائی جاوی اور قبور اہلبیت نبوت پر
ایک ضریح چوبی کا بہی مضایقہ ہو اور کوئی ایک تیل کا چراغ بہی نہ جلانی
پاوی سے این چہ شوریست کہ در دور قمری بینم + طوق زرین ہمہ گردن خر
می بینم، یہ ہی دین اور ایمان اہل مدینہ کا عجل اللہ ظہورہا من الارجاس ظہور
اشرف الناس قایم آل محمد علیہم السلام قولہ ای بہائیوا قول ای مخاطب
سنی بہائیوا اگر اسلام کی کچہ عزت اور حرمت رکہنا چاہتی ہو تو اون اہل
مکہ اور مدینہ سی جنہون نے بطمع دنیای چند روزہ خاندان نبوت کو
مٹادیا خصوصا وہ لوگ جو مصداق اول من اسس اساس الظلم والجور
ہین اونسے بیزاری کرو تاکہ یہود و نصاری تمہارے دین اور ایمان پر نہ ہنسین
اسکے سوا کوئی دوسرا علاج نہین ہے قال المخاطب المقام
ہداہ اللہ سبل السلام شواہد نقلی صحابہ کی فضیلت مین ہم صحابہ کرام
رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی فضائل کی ثبوت مین تین قسم کی نقلی شہادتین
بیان کرتے ہین اول وہ شہادتین جو توریت اور انجیل مین مذکور ہین
دوم وہ شہادتین جو قرآن مجید مین مذکور ہین سوم وہ شہادتین جو ائمہ کرام
علیہم السلام سی کتب امامیہ مین منقول ہین توریت و انجیل کی شہادتین
صحابہ کی فضیلت مین اتنی بات تو امامیہ مذہب والی بہی جانتے ہین
کہ جسطرح پر اللہ جل شانہ نی کتب سماوی مین ذکر پیغمبر خدا کا بطور پیشینگوئی کی
کیا ہی اوسیطرح حضرت کی یارونکا بہی تذکرہ فرمایا ہی اور اونکی صفات اور
حالات کو مثالو نمین بیان کیا ہے اور اوس سی انکار ہئی نہین کرتی

کہ خدا نے خود فرمایا ہے کہ محمد رسول اللہ والذین معه اشداء
علی الکفار رحماء بینهم ترکهم رکعا سجدا یبتغون فضلا من الله ورضوانا
سیماهم فی وجوههم من اثر السجود ذلک مثلهم فی التوریة ومثلهم
فی الانجیل کزرع اخرج شطاه فازره فاستغلظ فاستوی
علے سوقه یعجب الزراع لیغیظ بهم الکفار ...

یعنی محمد رسول اللہ کا ہی اور جو لوگ ساتھ اونکی ہین سخت ہین اوپر کفار
کی رحم دل ہین درمیان اپنی دیکھتا ہی تو اونکو رکوع کرنیوالی سجدہ کرنیوالے
چاہتی ہین فضل خدا کا اور رضامندی اوسکی نشانی اونکی اونکے
چہرہ پر ہی اثر سے سجدہ کی یہ ہی صفت اونکی بیچ توریت کے اور
اوصفت اونکی بیچ انجیل کے جیسی کہیتی نکالے اکوا اپنا پس قوی
کری اوسکو پس موٹی ہوجائین پس کہڑی ہوجائین اوپر جہڑی اپنے
کی خوش لگتی ہے کہیتی کرنیوالی کو تو کہ غصہ مین لاوی اللہ بسبب
اون مسلمانونکی کافرونکو اب ہم اون شانونکو جو توریت و انجیل مین
مذکور ہین اور جنکی خبر خدای جلشانہ نی اس آیت مین دی ہی بیان
کرتی ہین یقول المتمسک بولایة علی ابن ابیطالب علیه السلام
سابق مین سے بیان ہوچکا ہی اب بہی ابتدای دلائل نقلیہ مین بیان
ہوتا ہی کہ غرض اہلسنت کی کل صحابہ کی بیان حسن وخوبی سی اثبات حسن و
خوبی حضرات ثلاثہ واتباعهم کی ہی اور شیعہ اسکی منکر ہین اور حضرات ثلاثہ واتباعهم کو
اچہا نہین سمجہتے بلکہ اصل ایمان سی بے بہرہ جانتی ہین اور اوسکے

ایمان کو ایمان نفاقی ثابت کرتے ہین پس یہی امر محل نزاع درمیان اہل
حق اور اہل باطل کے ہی چنانچہ صفحہ ۲۷ مین خود مخاطب فرماتی ہین کہ ان
فضائل کے مصداق صرف وہی اصحاب ہین جنکو علمای شیعہ اچھا
جانتی ہین اور اکثر مہاجرین و انصار خصوصا خلفاء ثلاثہ اس سی خارج ہین سو
اسکا دعوی کل علمای شیعہ نی کیا ہی اور پہر صفحہ ۲۷ مین فرماتی ہین کہ
ما بہ النزاع درمیان ہماری او حضرات کی صرف یہ امر رہگیا کہ مراد اس سی
تمام مہاجرین و انصار ہین یا نہین بلکہ اصل تصفیہ منحصر اس امر پر رہا کہ خلفای ثلثہ
بھی اسمین داخل ہین یا نہین انتہی بنا برا سکی شہادتین عقلیہ یا نقلی مطلق صحابہ
کی فضائل مین بیان کرنا محض لغو ہی اسلئے کہ مطلق صحابہ کو شیعہ کب برا
کہتے ہین خود آپ معترف ہین کہ کل علمای شیعہ نی اسکا دعوی کیا ہے
کہ مصداق فضائل وہی اصحاب ہین جنکو شیعہ اچھا جانتی ہین پس فکر
کل شواہد عام کا واسطی اثبات دعوای خاص کی بیکار ہی وقد تقرر فی المیزان
ان لا دلالۃ للعام علی الخاص باحدی الدلالات الثلث جو فضیلت عام آپ
ذکر کرینگی ہم جواب مین کہینگے کہ مراد اس سے علی ابن ابیطالب اور
اصحاب اونکی امثال سلمان و ابوذر و عمار و مقداد ہین نہ آپکی ثلاثہ اور اتباع
اونکی امثال ابوعبیدہ و عبدالرحمن و سعد و خالد پس یہی ایک جواب
اجمالی شواہد عامہ مین کافی اور وافی ہے اور جب آپ تطبیق کسی
فضیلت کی ثلاثہ پر کرینگی تو ہم کہینگے کہ لاریب باتفاق فریقین فضیلتین
اسکی مصداق نہین ہین پس ضروری کہ پہلی ایمان ثلاثہ کا ثابت کرو اور

اونکو زمرۂ منافقین سے خارج کریو تب ہم نظر کرینگی کہ یہ فضیلت اونپر منطبق ہی یا نہین اب ہم جواب تفصیلی مزخرفات مخاطب بیان کرتی ہین قولہ اول وہ شہادتین جو توریت اور انجیل مین مذکور ہین اقول بزعم باطل اپنے ایک شہادت توریت کی بیان کی اور ایک شہادت انجیل کی جا بکی اونکا نام شہادتین توریت کی اور شہادتین انجیل کی رکہا ہی ایک ایک شہادت پر اطلاق شہادتین بلفظ جمع معلوم نہین کہ کس راوی کیا سوا سے خدع اور فریب کی جو کا ذبین غادرین خائنین سے علی نافی صحیح المسلم ہاتہہ آیا ہی کس بات پر محمول کیا جاوی قولہ دوم وہ شہادتین قولہ سوم وہ شہادتین اقول اول و دوم و سوم تینون مثل ثلاثہ کے باطل ہین اور شہود لہم پر غیر منطبق کما سیظہر عنقریب انشاء اللہ تعالی قولہ اتنی بات تو امامیہ مذہب والی بہی اقول اتنی بات تو سنی مذہب والی بہی جانستے ہین کہ جسطرح پر اللہ جل شانہ نے کتب سماوی مین ذکر پیغمبر خدا کا اور اونکی یاران وفادار کا بطور پیشگوئی کی کیا ہے اسیطرح اونحضرت کی یارون نابکارون بدشعارون غدارون و دنیا طلبونکا بہی تذکرہ فرمایا ہی اور اونکی رذائل صفات اور حالات متفاوت سمات کو کتب سماوی قدیم مین بالتصریح بیان کیا ہی اور اہلسنت اس سی انکار اسلئے نہین کرتی کہ خدا نی خود فرمایا ہے قد افلح من تزکّٰی و ذکر اسم ربہ فصلّٰی ۝ بل تؤثرون الحیٰوۃ الدنیا و الاٰخرۃ خیر و ابقٰی ۝ ان ھٰذا لفی الصحف الاولٰی ۝ صحف ابراھیم و موسٰی ذکر صلوۃ اور زکوۃ سی ثابت ہوا کہ مخاطب امثال ابوجہل و ابولہب نہین ہین

تعریضات تفصیلیہ

اهلی کراونکو صلوۃ اور زکوۃ سی کیا واسطہ آور اسیطرح روی خطاب طرف
مومنین مخلصین سے کبھی نہین ہی اسلئے کراونکی شان سی نہین ہی کہ
دنیا کو آخرت پر اختیار کرین پس مخاطب تؤثرون الحیوۃ الدنیا کی نہین
ہین مگر منافقین صحابہ کہ انکی شان مین دوسری جگہہ فرماتا ہی ارضیتم
بالحیوۃ الدنیا من الآخرۃ فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الآخرۃ الا قلیل
مگر جب ایسی خطابونکو ساتھہ خطاب تریدون عرض الدنیا کی ملایئے
تو صاف معلوم ہوتا ہی کہ مراد منافقین مہاجرین و انصار مین سب انکے
راس و رئیس خلیفہ اول ہین کیا قرو ذکر دو سیاقی پس محصل کلام خدا وند علام
اسمقام پر بانضمام قرآن آیات دیگر یہ ہوا کہ بدرستیکہ رستگار ہوئی وہ لوگ
کہ جنہون سے صلوۃ اور زکوۃ بہ نیت خالص ادا کی لیکن ای منافقین صحابہ
تم ایسی نہین ہو بلکہ تم دنیا کو آخرت پر اختیار کرتے ہو حالانکہ آخرت بہتر
ہی اور باقی تر ہی اور یہ وہ باتین ہین جسکا ذکر مشتیر صحف ابراہیم و موسیٰ مین
مین بھی ہو چکا ہے پس اگر توریت اور انجیل سی بقول آپکی بعض صحابہ کی
فضیلت نکلی تو صحف ابراہیم اور موسیٰ سی بعض دیگر کی رذلیت بھی نکلی قولہ
اسیطرح حضرت کی یارونکا بھی تذکرہ فرمایا ہی اقول آیۂ وافی ہدایہ مین تصریح
یاران و اصحاب کی نہین ہی بلکہ خدانی والذین معہ فرمایا ہی پس اگر
معیت سی صحابت مراد لیجاوی تو اسمین شک نہین ہی کہ یہ صحابت لغوی
ہوگی نہ اصطلاحی اہلسنت یعنی من رائی النبی مومنا ولو لحظۃ اور ظاہر ہے
کہ کمال اس صحابت لغویہ کا اہلبیت رسالت مین ہی وانہی است کہ حدیث

نجوم مین لفظ اصحاب بتفسیر اہلبیت ہوئی ہے گو کل اونکی مصداق اصحاب
اصطلاحی اہلسنت نہون لیکن خدا و رسول پر واجب نہین ہی کہ اطلاق لفظ
مین تابع اصطلاح اہلسنت ہون جیسا کہ عنقریب جواب حدیث نجوم مین
آویگا پس جسطرح اصحاب سی جناب رسول خدا کی مراد اہلبیت لئی اوسیطرح
سی کیون نہین جائز ہی کہ خدا نی والذین معہ سی اہلبیت رسالت کو مراد
لیا ہو علی ہذا کہ معیت سی یا معیت ایمانی مراد ہی جیسا کہ بعض مفسرین نے
والذین معہ کی تفسیر بہ والذین آمنو معہ کی ہی یا معیت نصرت و اعانت جیسا کہ
ان اللہ مع الذین اتقوا و ان معی ربی سیہدین کی تفسیر کی گئی ہے یا معیت
مشارکت فی الذات یا مشارکت فی الصفات یا معیت زمانی یا معیت مکانی
غرض کہ ہر قسم کی معیت کہ قابل مدح ساتھ جناب رسول خدا کی فرض کیجاوی
اکمل افراد اوسکی اہلبیت رسالت ہین لیکن معیت ایمانی پس ظاہر ہے کہ
اکمل سے فی الایمان اہلبیت علیہم السلام ہین کہ اونکا ایمان مثل ایمان رسول خدا
کے بہ وفات سی طرفۃ العین بھی مسبوق بکفر نہین ہے ولم یعبدوا
صنما قط پس اونہین کو مومنین مع رسول اللہ کہہ سکتی ہین کہ من حیث الایمان
ہمیشہ مع رسول اللہ تھی آگے بھی ساتھ مخالفین خدا و رسول کی نہ تھی اور نہ بجز انکی
کسی صحابی پر یہ بات نہین صادق آتی گو مومنین دیگر بھی سے فی الجملہ
بالمعنی مع رسول اللہ ہون اور جب معیت ایمانی مراد لیجائیگی خواہ بروجہ کامل
خواہ فی الجملہ تو سوای مومنین کی منافقین والذین معہ مین کسطرح داخل ہی نہین
ہو سکتی پس ثلاثہ انکی اس سی خارج ہو گئی اسلیئے کہ اونکا ایمان ابھی تک

ثابت ہی نہین ہی بلکہ نفاق ثابت ہی ہم اونکو والذین آمنوا مین سے داخل
نہین جانتی بلکہ والذین نافقوا کا اس درس مین سمجھتی ہین لیکن بیعت اعانت
و نصرت پس اہلبیت علیہم السلام ہی بڑھکر کون معین و مددگار آنحضرت کا ہوگا
اسلئے کہ احتیاج اعانت اور نصرت کی نہ تھی مگر ترویج دین اور حفظ سید المرسلین
مین اور ترویج دین اسلام بزور شمشیر ید اللہی ہوئی جن جن وقتون مین رفیقان
وفا شعار مصداق فولیتم مدبرین ہوئے تمام اسلام کا باقی رکھنے والا اور پیغمبر خدا
کی حفاظت کرنیوالا سوای حیدر کرار صاحب ذوالفقار کی کون تھا اور جن
لوگونکو اہلبیت مین سے حکم جہاد بسیف نہین ہوا وہ دوسرے فنی ہو احفظ بالعفو و
مجادلات حسنہ سرا و جہار ابمقتضای ثمّ انی اعلنت لھم واسررت لھم اسرارا
ترویج ایمان کل جہانین کی اونہین کی بدولت آج اہل ایمان مومنین سو تمین دنیا
مین ہر ہر بلاد و نواحی مین موجود ہین اور یہ عظیم انواع جہاد تھا جو اہلبیت سے
عمل مین آیا چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ پدر شاہ عبدالعزیز دہلوی کتاب ازالۃ الخفا
کی صفحہ و نسخہ مطبوعہ مین فرماتی ہین واز اعظم انواع جہاد ہست امر کردن خلیفہ
بمعروف و نہی او از منکر بغیر خروج او بسیف وہی باید کہ بلطف باشد دون العنف
و در خلوۃ باشد دون الجلوۃ تا فتنہ برنخیزد انتہی الحمد للہ الذی اجری الحق علی لسانہ
اب کل اعتراضات و تعریضات نصاب نسبت بائمۂ اطیاب در بارہ عدم
خروج بسیف و اختفاء و استتار از اشرار باطل ہوگئی الغرض بیعت نصرت کا امر
مخصوص باہلبیت ہی اور نصرت فی الجملہ اور مومنین کی لئی بھی ہی لیکن آپکی
ثلاثہ اول تو مومنیت ہی سے خارج ہین دوسری کس مقام پر نصرت رسول خدا

کی اور کس روز مباشر حرب وضرب ہوئی کس کافر سی لڑی کسکو مارا بہلا ایک
کا نام تو بتلا دیجئی ہان سواد لشکر مین شل مینی ایتا لونکی بطمع مال غنیمت شریک
ہوئی اور جب برا وقت پیش آیا بہاگ کہڑی ہوئی کتاب وضعۃ الصفا مین
علی ما نقل لکہا ہی کہ تلوار حضرت عمر کی سات بالشت کی لانبی سے تہا اور
ایک بالشت کی پوڑی تہی مگر کسی لڑائی مین اتفاق وقتی میان سے
نکلنی کا نہوا لیکن معیت مشارکت فی الذات پس سوای اہلبیت کی کون
ایسا ہی کہ گوشت وخون اوسکا گوشت وخون رسول اللہ ہو گو بعض مومنین
دیگر بہی مثل حمزہ وعبیدہ وجعفر وعباس کی فی الجملہ مشارکت نسبی رکہتی تہی
مگر مثل مشارکت لحمک سی لحمی ودمک سی دمی وانا وعلی من نور واحد
الناس من شجر شتی وانا وعلی من شجر واحد وعلی منی وانا
من علی کما اخرج الطبرانی واحمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ نرکہتی
تہی اور آپکی ثلاثیہ تیمی وعدوی واموی جو شجرہ ملعونہ فی القرآن ہین اونکو تو پیغمبر خدا
سے کچہ واسطہ ہی نہین ہی اور ظاہر تر اس سی ہی کاملتر ہونا مشارکت اہلبیت
کا فی الصفات چنانچہ موافقین اور مخالفین نی مشارکت حضرت نبوت اور
حضرت ولایت مین کتابین لکہین ہین اور رجل متعصب عاصمی نی کتاب
زین الفتی مین تئیس باتون مین مساوات ثابت کی ہی وجناب مولانا شوستری
دام ظلہ نی روائح القرآن مین اوسکو باسٹہ تک پہونچایا ہی اور حقیقت یہ ہی
کہ دلیل انفسنا اوپر مساوات کلی کی دلالت کرتی ہی الا ما خصہ الدلیل من العقل والنقل
من النبوۃ وخصائصہا اور مشارکت فی الصفات لکل العترۃ الولد سر لابیہ

سی ظاہر ہی لیکن معیت مکانی پس کافی ہی وہ علی اونکی اہلبیت النبوۃ ہونا
سوای اہلبیت کی کون ایسا تہا کہ جسکا گہر خانہ نبوت ہو لیکن معیت زمانی
پس عالم انوار سی اہل بیت کی لئی ثابت ہی نقل عن فردوس الدیلمی
قال رسول اللہ کنت انا وعلی بین یدی اللہ نوراً
یسبح اللہ ذلک النور ویقدسہ قبل ان یخلق
آدم باربعۃ الف عام فلما خلق اللہ آدم رکب ذلک
النور فی صلبہ فلم یزل فی شیئ واحد حتی
افترقا فی صلب عبد المطلب فجزء انا وجزء علی
یعنی فرمایا جناب رسول خدا نے کہ ہم اور علی سامنی خدا کی ایک نور تہی ایسا نور
کہ ظاہر تہا فی نفسہ یا پوشیدہ تہا نظر کل خلایق سی یا باہم متساوی تہا یا عام شامل
تہا ہم دونوںکو یا شامل تہا انوار دیگر ائمہ علیہم السلام کو اور یہ نور تسبیح و تقدیس
خدا کرتا تہا قبل پیدائش آدم کی چار ہزار سال پس ہرگاہ خدا نی پیدا کیا
آدم کو اس نور کو اونکی صلب مین رکہا پس ہمیشہ ہم ایک جا رہی یہانتک
کہ صلب عبد المطلب مین متفرق ہوئی پس ایک جزو اس نور کا مین ہون اور
ایک جزو علی انتہی ہرچند معیت مکانی و زمانی قابل تعرض نہ تہی اسلئے کہ
بدیہی ہی اور کلام خدا سی بہی ثابت ہی کہ یہ معیت بین المومن والکافر بہی
بہی ہوتی ہی مگر چونکہ سنیون نی چند پہر ابوبکر کا غار مین ساتہ رہنا کہ درحقیقت
موجب عار و شنار ہی مایہ مباہات و افتخار جانا اور اتنی ہی معیت سی ابوبکر کو
مصداق والذین معہ ٹہراتی ہین بلکہ فخر رازی نی اسکو دلیل صحت خلافت ٹہرایا ہی

ہی یعنی اس بیعت کو بھی اہلبیت مین بر وجہ اکمل بیان کیا ہے تا کہ
معلوم ہو کہ اگر بیعت چند پہر کی ایک غار تیرہ و تار مین موجب خلافت ہی تو
بیعت مکانی عمر بھر کی ایک گھری کی اور بیعت زمانی بد و فطرت سے لے
آخر العمر لاکھون برس کی کیون نہ موجب خلافت ہو گی پس خلاصہ کلام اس
مقام پر یہ ہوا کہ اگر مراد بیعت سے بیعت تام ہی تو یہ آیہ مخصوص باہلبیت کرام
ہو گا اور اگر بیعت کو عام تام اور ناقص ماننا ہی صحیح ہی تو ساتھ اہلبیت کرام کے
بعض مومنین مومنین بھی داخل ہونگے لیکن منافقین پس ہرگز مصداق اس
آیت کی نہین ہو سکتی ہیں کیونکہ گو ظاہر مین مع رسول اللہ تھی مگر حقیقت مین وہ
لوگ مع اعدا رسول اللہ تھی اور مرتدین کفار مین منسوب تھی اور یہی حال
ہی مرتدین کا کہ گو چندی مع رسول اللہ تھی مگر انجام کار اونکا بھی مع اعدائی
رسول اللہ ہوا پس مخاطب اپنی ثلاثہ کو پہلی تعلق حرف اذ اور سبب ان کے تب وصف
عنوانی موضوع مین داخل کری پہر اون اوصاف کو ثلاثہ مین پایا جانا اون مین
ثابت کری پہر قضیہ معملہ متاخرین کی ملازمت ساتھ کلیہ کی ثابت کری تب
طمع ثلاثہ کی اس آیت مین داخل کرنیکی کرسے وسائے لہٰ ذالک دونہ
خرط القتاد قولہ مثالو نین بیان کیا ہی اقول اگر غرض مخاطب
کی مثالون سی لفظ مثلھم فی التوراۃ اور مثلھم فی الانجیل
ہی تو نہایت خوش فہمی اوسکی ہی اسلئے کہ باتفاق مفسرین اور اہل لغت
مثل کی معنی اس مقام پر مثال کی نہین ہین بلکہ معنے مثل کی صفت کی ہین چنانچہ
خود مخاطب نی لاعن شعور کسی ترجمہ مین دیکھکر ترجمہ آیہ بصفت کیا ہے

حیث قال صفت اونکی بیچ توریت کی او صفت اونکی بیچ انجیل کی ابتدا
اور اگر غرض مخاطب کی شانون سی و تمثیل ہی جو کاف تشبیہ کزرع سی
سمجھی گئی ہی پس اگر مشار الیہ ذلک کا فی قولہ ذلک مثلہم صفات مذکورہ
بالا ہین اور وقف اوپر مثلہم فی الانجیل کی ہی جیسا کہ آپکے مجاہد مفسر نے
کہا ہی تو اس صورت مین کزرع ایک کلام مستانف ہوگا چنانچہ تفسیر بیضاوی
مین اسی احتمال کو مقدم کیا ہی اور کزرع کی تحت مین تمثیل مستانف
لکھا ہی پس بنا براس تفسیر کی کلام خدا سی ایک مثال کا ہونا بھی توریت و
انجیل مین نہ ثابت ہوگا چہ جای اینکہ آپ فرماوین کہ شانو نکو بیان کیا اور
در صورت استیناف معنی کلام خدا یہ ہونگی کہ جناب باری نی اول بیان فرمایا
کہ محمد رسول اللہ اور اونکی حقیقتہ ساتھی موصوف باین صفت مین کہ اشداء
علی الکفار رحماء بینہم ہین راکع اور ساجد اور خواہان فضل و رضا مندی خدا
اونکی پیشانیونمین نشان سجود ہی یہ تعریف اونکی توریت و انجیل مین
ہی پہر ثانیا تشبیہ دی جناب رسول خدا کو اور پہیلنی اسلام کو اونکی سعی اور
کوشش سی ساتھہ زراعت کی ضعف و قوت مین جیسی کہ ابتدا مین زراعت
ضعیف اور دقیق ہوتی ہی اور جب اوسمین سے شاخین نکلتی ہین تو بعد
چندی اوسکو ایسی قوت حاصل ہوتی ہی کہ تمام زرع اوس سے بہر جاتا ہی اور زراعین
کو بہلی معلوم ہوتے ہی اسیطرح اسلام ابتدا مین ضعیف تہا پہر بعد چندے
جناب باری نی مسلمانون سی باعتبار اکثر فتوحات بلاد کی فرع دنیا کو بہر دیا
بعد اسکی جناب باری فرماتا ہے کہ وعد اللہ الذین امنوا و عملوا الصلحت

خلاصہ یہ ہی کہ وعدہ کیا ہی خدا نی مسلمانون مین سی اون لوگونکو جو ایمان حقیقی
لائی ہین یا ایمان حقیقی پر مرتی دم تک باقی رہگئی ہین کما فسرہ بعض المفسرین
اور اعمال صالحہ بھی کئی ہین یعنی ارتداد اونکا من حیث الاعمال ہی نہین ہوا ہی
مغفرت اور اجر عظیم کا پس شیعونکی نزدیک نہ آپکی ثلاثہ ایمان حقیقی لائے
نہ ایمان حقیقی پر مرتے دم تک رہی نہ اونسی کچہ اعمال صالحہ قابل قبول ہوئی آپا
عرض خدمت جناب مخاطب مین یہ ہی کہ شیعونکی احادیث کی نقل
مین تو آپ خیانت کرتی تہی کہ اول اور آخر اوڑا دیتی تہی اب کلام اللہ مین بھی
خیانت کرنیلگی کہ آخر آیت کو جو بجای استثنا کی تہی اوسکو اوڑا دیا لا تقربوا
الصلوٰۃ بدون انتم سکاری کی رکہہ لیا میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑوا تہو کچہ تو خوف
خدا کرتی اور پوری آیت تو لکہہ دیتی مگر چونکہ مضر اپنی مطلب کا سمجہی اوسکو بھی شاید
ملحقات شیعہ سی سمجہ لیا اور جو آپکی بیضاوی صاحب اس مقام پر ذکر کرلائی ہین
کہ من بیانیہ لیکی اپنا من سمجہا لیا ہی اوسکو شیعہ بنا بر اس تفسیر کی کہ جو خود اونہین نی
کی ہی بحجت و دلیل غیر مسلم رکہتی ہین قال بوعلی سینا من تعود ان یتعصد من غیر دلیل
فقد انسلخ عن الفطرۃ الانسانیۃ الحمد للہ کہ شیعہ مثل اہلسنت کی منسلخ عن الفطرۃ
الانسانیۃ نہین ہین جو بی حجت و برہان کسی بات کو مان لین مخفی نرہی کہ بعض
اہلسنت نی اس مقام پر ایک ایسی پوچ اور لچر تقریر کی ہی کہ حضرت مخاطب کو
بہی اوسکی ذکر کرنی سی شرم آئی اور اپنی تئین غافل ٹہرا کی اوس سی گریز کیا
طرفہ تر یہ ہی کہ ایسی لغویات کو بیچارہ ابن عباس کی گلی منڈہا ہی چنانچہ
شاہ ولی اللہ صاحب ازالۃ الخفا مین فرماتی ہین عن عباس محمد رسول اللہ

والذین معہ ابوبکر اشداء علی الکفار عمر رحماء بینہم عثمان تراہم رکعا سجدا علی
یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا طلحہ و زبیر سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود عبدالرحمن
ابن عوف وسعد بن ابی وقاص و ابو عبیدہ بن جراح الی آخر ما قال توجیہ
اس تقریر بی نظیر کی بوجہ دلپذیر باستقلیلے از مہیج ونمک یہی کہ الذین معہ ابوبکر
ہین کہ غار تیرہ و تار مین شل مار مع رسول اللہ تھی اور اشداء علی الکفار عمر
ہین جنکی تلوار گھر مین ڈیڑہ بالشت میان سی ہر وقت باہر رہتی ستی تھی اور
بقول مخاطب اونکو خدانی کافرکشی کیواسطی پیدا کیا تہا گو اتفاق ایک کہی مارنے
کا بہی اونکو نہین ہوا اور رحماء بینہم حضرت عثمان ہین کہ اپنی عزیزون اور
اقربا پر بڑا رحم کیا کہ ولید بن عقبہ فاسق فی التنزیل کو جو عثمان کی مان کا جنا تہا نہ
اونکی باپ کا اوسکو ایسا سرفراز فرمایا کہ حکومت کوفہ عنایت فرمائی پس
اوسنی صبح کی نماز چار رکعت پڑہائی اور مصلای مسجد پر شراب کی ستے کی
اور کہا لوگون سی کہ اگر تم لوگ چاہو تو کچہ اور رکعتین ہین پڑہا دون لوگون
نی عرض کی کہ حضور اسیقدر کافی ہی اور مروان اور حکم جنکو رسول خدا
نی شہر بدر کیا تہا بسبب اسکی کہ وہ منافق ستی چلنے مین جناب رسول خدا
کی نقل کرتی تہی اور وہ طرید رسول اللہ کہلاتی تہی حضرت عثمان سے نے
اونکو بلا کی سرفراز کیا اور لاکہون روپی مال خمس و زکوۃ کی بالخصوص خمس
افریقیہ بقول شخصی مال مفت دل بیرحم دیڈالی اور رکعا سجدا بیچارے
حضرت علی ابن ابیطالب تہی کہ جو سوای نماز روزہ کی اور کسی کام کی
ستی نتہی اس مفسر بی نظیر نی کلام اللہ کو غارت کیا کہ مبتدا و خبر تک اوسکا

بگاڑ ڈالا باتفاق مفسرین الذین معہ مبتدا ہی یا خبر مبتدا ہی اور اشداء
علی الکفار اور رحماء بینہم خبر بعد خبر ہی پس معنای کلام یہ ہین کہ جو لوگ
مصداق الذین معہ ہین اونہین مین صفات اشداء اور رحماء کی پائیگئی
ہین نہ یہ کہ ایک ایک شخص مین ایک ایک صفت پائی گئی ہے اور
جب بالاتفاق ترکیب مین یہ فقرہ موضوع اور محمول ہی تو اگر الذین معہ
ابوبکر ہین اور اشداء عمر ہین تو یعنی کلام یہ ٹہری کہ ابوبکر عمر ہین اور عمر عثمان
ہین پس اگر حمل جزئی حقیقی بر جزئی حقیقی جائز ہوتا تو شیعونکو ان
معنونکی مان لینی مین شاید کچہ تردد نہوتا کیونکہ شیعہ بہی سے فی الجملہ اتحاد
ثلاثہ کی قائل ہین اور ابوبکر کو عین عمر اور عمر کو عین عثمان جانتی ہین مگر فقط
کفر و نفاق مین نہ ذات مین گستاخی معاف یہ اپنی اپنی سمجہ ہی علاوہ اسکی
ایک امر اور بہی یہان قابل لحاظ ہے کہ الذین سی ابوبکر مراد لینا اور
اشداء سی عمر اور رحماء سی عثمان یہ بعینہ اطلاق جمع علی الواحد ہے
جسکی حضرات اہلسنت آیہ انما ولیکم اللہ مین منکر ہین اور جب اطلاق جمع علی
الواحد اس جگہ جائز رکہا گیا تو ہم کہتی ہین کہ کیون نہین جائز ہی کہ کل صیغہای جمع
سی یہان فقط جناب امیر علیہ السلام مراد ہون پس الذین معہ اور اشداء
اور رحماء کل سی مراد فقط ذات واحد اونحضرت کی ہی جس طرح الذین
معہ سی فقط ذات واحد ابوبکر مراد ہی اور نظر باستیناف تمثیل کزرع یہ
احتمال نہایت چسپان ہی اسلئی کہ اسمای ذات اور مجاز صفات اونحضرت
کا کتب سماوی مین ہونا مشہور اور معروف ہی کما لا یخفی باقی متعلقات

اس آیہ وافی ہدایہ کی رو اقوال مابعد مین معلوم ہونگی فاصبروا انتظروا قولہ اب
ہم اون مثالونکو جنکی خبر خدای جل شانہ نی اس آیت مین دی ہے
اقول محض غلط خدانی ایک مثال کی بھی خبر نہین دی ہی بلکہ مثل کی خبر
دی ہی جو بیچ معنے صفت کی ہی اور مثل اور مثال مین فرق ہی کما مرّ
قال المخاطب العقمام ہداہ اللہ سبل السلام پہلی شہادت
توریت کی توریت کی کتاب استثنا کی تیرہوین باب کی چھٹین درس
مین لکھا ہی کہ اگر تیرا بہائی یا بیٹا یا جورو یا دوست کوئی تجھے پھسلاوے اور
کہی کہ آؤ غیر معبودونکی بندگی کرو تو تو اوسکے موافق ہونا اور اوسکی بات
نہ سننا اور اوسپر رحم کی نگاہ نرکہنا اور اوسکی رعایت نکرنا اور نہ پوشیدہ
نرکہنا بلکہ اوسکو ضرور قتل کر ڈالنا اوسکی قتل پر پہلی تیرا ہاتہہ پڑے پس
غور کرنا چاہیئے کہ جو کچہ حضرت موسیٰ نی اپنی قوم سی کہا صحابہ کرام نے
اوسکو کر دکہلایا اور جیسی کچہ شدت اور سختی کافرون پر چاہئی اوس کا
ظہور صرف پیغمبر صاحب کی یارونکی ہاتہہ سی ہوا اسیواسطے خدا نے انکے
شان مین اشداء علی الکفار فرمایا اگرچہ صحابہ کرام کی شدت اور صلابت
کا جو دین مین تہی امامیہ انکار نہین کرسکتی مگر ہم اونکی اطمینان کے لئے
حضرات شیخین کے حالات کو جو بڑی دشمن شیعونکی اور جو جنمی قریش
کی اونمین مشہور ہین بیان کرتی ہین اور زیادہ تو نہین کہہ سکتی اتنا عرض کرتے
ہین کہ اپنی ہی کتابونکی روایتونکو سنین اور پہر اوسکو توریت کی مضمون سی
اور قرآن شریف کی آیت سی ملاوین اور خود ہی انصاف کرین اور اگر

حیا و شرم مانع نہوئی تو تعصب اور عناد کو چھوڑ کر اونکی فضیلت کا اقرار کرین
اور اپنی باطل عقیدہ کو چھوڑ کر جماعت مین داخل ہو جاوین بقول المتمسک
بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام برین عقل و دانش
باید گریست۔ خدایا اس مالیخولیای مخاطب کا کیا علاج ہی شروع کلام
مین دعوی کرتا ہی کہ اب ہم اون مثالونکو جو توریت و انجیل مین ہین بیان
کرتے ہین یعنی فضائل صحابہ کی مثالون کو پہر عبارت توریت وہ نقل کرتا
ہی کہ جسمین نہ صحابہ کا نام و نشان ہی نہ مثالون کا کچہ ذکر ہی بلکہ ایک
مسئلہ شریعت منسوخہ کا بیان ہی کہ وہ ہرگز اس شریعت مین نہین سے ہے
شاید حضرت خلیفہ نے اسکا حکم دیا ہو کہ بمجرد اسکی کہ تیرا باپ تجہے
پہسلاوی کہ غیر خدا کی عبادت کر تو اوسکو مار ہی ڈال اور اوسکو اتنی بے
مہلت نہ دی کہ کوئی دوسرا اوسپر ہاتہہ اوٹہانی پاوی بلکہ پہلی تیرا ہی ہاتہہ پڑے
یہ حکم صریح خلاف نص قرآنی کی ہے قال اللہ تعالی وان جاہداک
علی ان تشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعہما وصاحبہما فی الدنیا معروفا
یعنی اگر مان باپ کوشش کرین کہ تو شریک گردان ساتہہ میری اوس
چیز کو کہ جسکے استحقاق معبودیت کا علم تجہی نہین ہی پس نہ اطاعت کر
اونکی اور ساتہہ دی دنیا مین اونکا حسن و نیکی قال البیضاوی اے صحابا
معروفا علی ما یرتضیہ الشرع و یقتضیہ الکرم یعنی صحبت نیک حسب رضای
شرع و مقتضای کرم قال بعض المحشین یطعمہما و یکسیہما و یعودہما اذا مرضا و
یواریہما اذا ماتا یعنی اونکو طعام اور لباس دی اور اونکی عیادت وقت

مرض کری اور بعد نبی کی انکو فوت کری پس اگر توریت کو محرف سنئیے تو
لا اقل حکم توریتی کو اس شریعت مین منسوخ کہئی پس اس مسئلہ منسوخہ کو صحابہ کی
فضائل کی اشاعت کیا واسطہ مارین گہٹا ہوئی آنکہہ قولہ جو کچہ حضرت
موسیٰ نی اپنی قوم سی کہا اقول آپ تو لا اقل کلام خدا ہین حضرت
موسیٰ کو کیون ہنستی ہین شاید توریت کو افترائی حضرت موسے
سمجہتی ہین قولہ جیسی کچہ شدت اور سختی کافرون پر اقول محض غلط ہی کہ
اس قسم کی سختی مسلمانوں کی دین مین ہو کہ جو مسلمان ہو وہ اپنی باپکو مار ڈالے
تب ایمان کامل پاوی قولہ اونکی شان مین اشداء علی الکفار فرمایا
اقول اسواسطی اشداء علی الکفار نہین فرمایا کہ ماں باپکو مار ڈالتی تہے
بلکہ اسواسطی فرمایا کہ مومنین مخلصین حرب و ضرب مین کفار سی مثل ثلاثہ
کی مونہہ نہ موڑتی تہی اور اثر شدت و صلابت یہ تہا کہ قدم اونکی
معرکہ مین ایسے گڑجاتی تہی کہ پہاڑ اپنی جگہہ سی ٹل جای مگر اوسکی
ثابت قدمی مین تزلزل آسکے اور جو سر پر گزرنی ہو گزر جای خواہ زخمی
ہون خواہ مرین مگر پاؤن پیچہے نہ ہٹین یہ لوگ اشدا تہی نہ وہ بزدلی کہ
مادہ بزکو ہی کیطرح پہاڑ ونپر اوچہلین فتذکر قولہ امامیۃ انکار نہین کر سکتے
اقول امثال علی بن ابیطالب اور حمزہ اور جعفر اور عبیدہ اور اتباع اونکی
کا نہ امامیہ انکار کرتی ہین نہ اہل سنت انکار کر سکتی ہین آپ ایسے کل صحابہ
کا متصف با ین صفات ہونیکا امامیۃ علانیۃ و جاراً انکار کرتی ہین اور یہ
اگر مثل اہلسنت کی امامیہ بہی سنکر کلام اللہ ہو جاتی تو بیشک انکار نکر سکتی

لیکن مجبوری ہی کہ امامیہ قولتہم مدبرین کی منکر نہین اور منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الاخرۃ کی قائل ہین اور حتی اذا فشلتم وتنازعتم کا اقرار کرتی ہین قال فی النہایۃ الفشل الفزع والجبن والضعف اور خلاف عقل ہی کہ بہگوڑی ڈرنیوالی نامرد ضعیف القلب دنیا طلب مصداق اشداء علی الکفار ہون قولہ حضرات شیخین کی حالات اقول اب آپ سیدہی راہ پر آئی اور کل کو چھوڑ کر شیخین کو مضبوط پکڑا پس انہین شیخین اور انکی اتباع مین ہماری آپکی گفتگو ہے کل سی کچہ واسطہ نہین گو انہین کی شامت اعمال سی کل بیچاری گھسیٹے جاتی ہین سے نمی بینی کہ گاوی در علف زار + بیالاید ہمہ گاوان دہ را + قولہ خود ہی انصاف کیجئین اقول آپکی سر مبارک کی قسم کہ آپکی حکم کی سبب ہمنے تعمیل کی اور عبارت توریت کو جو آپنے نقل کی اور عبارت کلام اللہ کو ملایا اور انصاف کیا تو دونو عبارتون مین کچہ واسطہ اور کسیطرح کی مناسبت نہ پائی اور آپکی حق مین شعر مولانای روم کو درگاہ جناب باری مین عرض کیا سے ای خدا از عقل و دین بیگانہ ایست اندکی عقلش بدہ دیوانہ است ہات آپ ابتدا اپنی دعاوی کاذبہ کئی یہ لایہ کہ توریت مین شالین فضائل صحابہ کی ہین دوسرا یہ کہ قرآن مین بہی خدا نی فرمایا ہے کہ توریت مین شالین ہین حالانکہ نہ توریت مین شالین ہین نہ کہین خدا نی فرمایا کہ توریت مین شالین ہین یہ دونو افتری تو خدا پر ہین تیسرا دعوی یہ مصداق آیت کل صحابہ ہین یہ بہی جہوٹ کملہ ثناہ اور بعد ان کذبات ثلاثہ کی یاجنون سرشار جوش مین آیا یا کوئی گلاس کسی صاحب کی

اصرار و اشتباہ اونسی بڑہ گیا اور اتنی بھی عقل تمیز باقی نرہی کہ درمیان مسئلہ منسوخہ
کی اور تمثیل فضائل صحابہ کی تمیز کرسکین مسئلہ کو تمثیل تخئیل کیا آپ سے تنے بہائیو
مخاطب کی اگر تمکو کچہ بھی شرم اور حیا اور غیرت ہی تو ایسی دیوانے
باتین چہاپ چہاپ کر کیون اپنی تئین فضیحت کرتی ہو اور کیون نام اسلام
کو ہنساتی ہو مخالفین اسلام کہین کی کہ مسلمان ایسی ہی کوڑ مغزی ہوتی ہین
کہ جنکو مسئلہ اور مثال مین فرق نہین معلوم ہوتا ہی افسوس ہی تمہاری
بی حیائی پر کہ فحول علما کی سامنی کثرت عورات اپنا مثل خواہش زنی
کی کرتی ہو اور تمکو کچہ بھی حیای عثمان سی بہرہ نہین ملا حالانکہ حیا اونکی حیائی
ابکارسی بدرجہا بڑہی ہی اگرچہ راوی بیجانی اس تمثیل مستہجن کی
نسبت طرف جناب رسولخدا کی دی ہی مگر غلط کیا اونی اہلسنی کہ حیاء
رسول اللہ حیاء ایمانی ہی نہ حیاء نسوانی کہ پاس اندام نہانی ہی آرہے
اس حیا کا مقام مخصوص ذات عثمانی ہی نہ ذات حضرت عمر کہ وہان افلا
سا پردہ در ہی آپ حضرات بہنو اگر مرد ہو تو بزدلونکا ساتہہ چہوڑ کر دامن
شاہ مردان کا لو اور جماعت معویہ سی نکل کر جماعت مومنین مین داخل
ہو جاؤ قال المخاطب المقام ہذا ابتسل السلام
پہلی روایت کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نی اپنی باپ کی قتل کا
قصد کیا امام اعظم شیعونکی حضرت شیخ حلی تذکرۃ الفقہا کی چہٹوین فصل
مین لکہتے ہین کہ حضرت ابوبکر صدیق نی احد کی دن اپنی باپ سے کے
قتل کا ارادہ کیا مگر حضرت نی منع کر دیا اور فرمایا کہ تو جانی دی اور کوئی یہ

کام کریگا پس ای بہائیو خدا کیواسطی ذرا اپنی امام اعظم کی تصدیق کو دیکہو کہ وہ صدیقیت صدیق اکبر کو کیسی تصدیق کرتی ہین اور جو کچہ توریت مین کفار پر شدت کرنیکا ذکر ہی اونکو شان مین حضرت ابوبکر صدیق کی کیسا تسلیم کرتی ہین کیون یاروا شداء علی الکفار کا مصداق کیا سوای اونکی کوئی دوسرا ہوگا جواپنی باپکی قتل پر آمادہ ہوا اور توریت کی اس مضمون کا کہ غیر معبودونکی بندگی پر بہکلانیوالی کو اگرچہ بہائی یا بیٹا یا جورو یا دوست ہو تو قتل کرڈالنا اور پہلی اپنا ہاتہہ اوسکی قتل پر اوٹہانا اطلاق کسی اور پر ہوگا تعجب ہی شیعون سی اور اونکی امام اعظم سی کہ ایسی روایت کو تصدیق بہی کرین اور صدیق اکبر کی مستعدیکو باپکی قتل پر قبول بھی کرین اور پہر اونکی صدیقیت سی انکار فرماوین دوسری روایت کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم نی رشتہ دارونکی قتل کا مشورہ دیا تفسیر مجمع البیان اور منہج الصادقین اور خلاصہ تفسیر جرجانی مین آمایتہ مذہب کی مفسیرین نی لکہا ہی کہ جب بدر کی لڑائی فتح ہوئی اور بہت سی لوگ مکہ کی قید ہوئی ہن مین اکثر مہاجرین کی عزیز اور قریب تہی اور حضرت نی اونکی معاملہ مین [illegible] بہی مشورہ کیا تب حضرت عمر نی فرمایا کہ ہر کوئی جسکا رشتہ دار ہی وہ اوسکی حوالہ کیا جاوی تاکہ وہ اپنی ہاتہہ سی [illegible] کا فر رشتہ دار کو قتل کری اور خدا کی محبت کی سامنی رشتہ اور قرابت کا خیال نکری اسلئی عقیل علی کو اور نوفل سمجہا اور فلان فلان کی حوالہ کیا جاوی واسطی قتل کی آئی شیعیان پاک خدا اس روایت کو اپنی تفسیرون مین دیکہو اور انصاف کرو کہ اشداء علی الکفار کا

مضمون حضرت عمر پر صادق ہی یا نہین اور جو حضرت موسیٰ نے کفار پر شدت کرنیکی لیے فرمایا وہ اونکی حال سی مطابق ہی یا نہین اور اسپر ہی نہ سمجھو تو خدا کی سمجھے **یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام** حضرت مخاطب کی خوش فہمے اور خوش سلیقگی سب سنیونسی بڑہ گئی ہے کہ انکو تمیز روایات سنیہ اور روایات شیعہ مین نہین ہوسکتی ہی سیکڑون حدیثین صحاح ستہ کی ہماری علماء نی بغرض صحیح اپنی کتب مین مندرج کی ہین اور بمقتضای آنکہ نقل کفر کفر نباشد مصدق اونکی نہین ہین آپکو لازم تھا کہ پہلی ان دونو روایتونکی تصدیق کلام سی ہماری علماء کی ثابت کرتے تب اوسکو مقام استدلال مین لاتی مفسرین کا دستور ہی خصوصاً صاحب تفسیر مجمع البیان کا کہ کل اقوال علماء تفسیر کو اور کل روایتونکو جو متعلق بتفسیر آیہ ہوتی ہین بلفظ قیل اور بلفظ روی بیان کرتی ہین من دون رد و قدح پس کیونکر کوئی کہہ سکتا ہی کہ فلان مفسر ان کل اقوال مختلفہ کا مصدق ہی آیا ہوسکتا ہی کہ کوئی تصدیق اضداد کری پس جملہ اقوال مختلفہ سی مصدق نہوگا مگر ایک کا کہ اوسکو بلفظ قال اصحابنا اور بلفظ رونیا تعبیر کرتا ہی یا کسی معصوم کیطرف ائمہ اثنا عشر سی نسبت دیتا ہی ان روایتونمین ان الفاظ تصدیقیہ سی کوئی لفظ نہین ہی تو آپکا فرمانا کہ علمای شیعہ نی اسکی تصدیق کی محض جھوٹ اور غلط ہی **قولہ** امام اعظم شیعونکی **اقول** ہماری مذہب مین کوئی عالم ملقب باین لقب نہین آری سنیون نی ابی حنیفہ کو امام اعظم مثل ائمہ اہلبیت بنایا ہی آنکو اختیار ہی کہ جسکا لقب چاہین کرین جسکو جی چاہی عنایت فرمائے

ـــہ ۱ یہ بات بھی سبیل التنزل ہی ورنہ فرق ہی بین الروایۃ و تصدیقہ کما بین فی محلہ ۱۲ منہ

قولہ تذکرۃ الفقہاء کی چہوین فصل مین لکہتی ہین اقول کتاب تذکرۃ الفقہاء
چہپ گئی ہی نایاب نہین ہی کہ تدلیس ابلیسی کی اوسمین مجال ہو علامہ
علیہ الرحمہ نی اس روایت ستیہ کو الزاما علی اہل السنتہ لکہا ہی جس مقام پر
کہ رد کیا ہی قول علماء اہلسنت کو باب قتال بغاۃ مین کہ پسر کو قتل پدر بدون
ضرورت بلا کراہت جائز جانتی ہین حالانکہ یہ باطل ہی بدو دلیل ایک دلیل
تحقیقی کہ وہ آیہ وان جاہداک الخ ہی جیسا کہ ہمنی ابتدای قول مین بیان
کیا دوسری دلیل الزامی کہ وہ روایت اہلسنت ہی کہ ابوبکر کو جناب رسول خدا
نی قتل پدر سی منع کیا پس اگر یہ روایت اہلسنت ہوتی تو دلیل الزامی
کیونکر تمام ہوتی پس غرض علامہ یہ ہی کہ مذہب اہلسنت اس بارہ مین
بدلیل تحقیقی والزامی دونو باطل ہی علاوہ اسکی کیونکر علامہ اس روایت
کاذبہ کی تصدیق کرستے کہ جسکی غلط صریح اور تضعیف قبیح ہونیکی خود بعض
محققین اہلسنت تصریح کرتی ہین چنانچہ علامہ نووی شارح صحیح مسلم کتاب
تہذیب الاسماء واللغات مین مشیرا الی ہذہ الروایۃ فرماتی ہین وہو غلط صریح
وتضعیف قبیح پس غرض علامہ ذکر روایت سی الزام مخالفین سے ہی نہ
اعتقاد بہ ثبوت وتصحیح وتصدیق روایت اب اہل انصاف ملاحظہ فرماوین کہ
اگر ایک روایت اہل سنت کو کوئی الزاما ذکر کری تو اوسکو مصدق روایت
نہین کہتے ہین مگر حضرت مخاطب کی عادت مین ہی کہ جو کچہ رطب ویابس
کسی کتاب مین پایا اوسکی مصنف کو اوسکا مصدق ٹہرا لیتے ہین قولہ
امام اعظم کی تصدیق کو دیکہو اقول الزاما علی الخصم ذکر کرنیکو تصدیق نہین کہتے

جبتک کوئی دلیل اوپر تصدیق کی قایم نہ کیجاوی اور اگر فقط کتاب مین
درج کرنا باتی نہیج کا ن موجب تصدیق ہوجاوی توآپنی بہی اسکو اپنے
کتاب مین درج فرمایا ہی پس آپ ہی مصدق اسکی ہوی بلکہ آپکو مصدق
کہنا سزاوار تر ہی کہ اس روایت کو ثمرۃ الغراب سمجہکر آپ نعلین بجاسے تے مین
اور جامہ مین پہولی نہین سماتی ہین بدین تخیل فاسد کہ ابوبکر کا اشدا علی الکفار
ہونا خواہی نخواہی اس سے ثابت ہوگیا لہذا ہم امیدوار ہین کہ ہمکو بہی
اجازت کچہ بحث وفحص کرنیکی اس روایت مین دیجئی مگر خبردار کہین ایسا
نہو کہ جب ثمرۃ الغراب آپکی دہن شریف مین مزہ شحم حنظل دی توآپ موہنہ سے
نکالکر پہینک دیجئی اور فرمائیے کہ مین مصدق نہین ہون بلکہ مین ناقل ہون پس
دو قول ہم انہین لیتی ہین اور ضمیر قولہ نظر آپکی تصدیق کی آپ ہی کیطرف
پہیر سے ہین اور اگر آپ راضی نہوجئیگا تو مرجع ضمیر کا راوی کو کردیجیگا کیونکہ
حضور والا کو اختیار ہی قولہ اپنی باپ کی قتل کرنیکا ارادہ کیا اقول ارادہ
امر قلبی ہی کہ بجز خدا کی اوسکو کوئی نہین جان سکتا ہی آری اظہار اوسکا زبان
بصدق دل و بمکر و خدع ہوسکتا ہی اور منافقین ہمیشہ فکر کیا دعون انشد
و رسولہ مین رہتی ستھی پس ہوسکتا ہی کہ اظہار اوسکا بمکر و فریب فقط خوشنا
رسو لخدا کیواسطی ہوا ہلکی کہ اخلاق حسنہ حضرت سی معلوم تہا کہ ایسے
شقاوت اور قساوت قلبی پر راضی نہونگی پس حضرت کی دلکو باظہار کمال
اخلاص بمکر و فریب خوش کردیا تعجبک احسامھم وان یقولوا تسمع لقولہم
اور ہوسکتا ہی کہ بصدق دل ہو مگر جملہ افعال منافقین چونکہ برضاء اللہ تعالی

بلکہ بطمع دنیا تھی اور بریاکاری تھی اسلئی کمال دنائت اور خساست ابوبکر پر دلالت
کریگا یعنی ہماری حضرت کو ایسے طمع دنیا غالب تھی کہ اونکی واسطی بخوشامد
رسول خدا ارادہ اپنی باپکی مار ڈالنی کا کیا اور دنیا مین بہت اشقیا ایسے
گزری ہین کہ بطمع دنیا اونہون نی اپنی باپکو قتل کر ڈالاہی قولہ مگر حضرت
نے منع کر دیا اقول اولاً اسی منع کرنیسی صاف ثابت ہوا کہ ابوبکر نے
ایک فعل قبیح کا ارادہ کیا تہا اور اگر فعل حسن اور قابل مدح خدا ہوتا تو ہرگز
وہ حضرت منع کرتے پس جب مقصود خدا اشداء علی الکفار سی
باپ کا مارنا نہوا بدلیل منع رسول اللہ صلعم کہ مقصود خدا سی حضرت کا مانع
ہونا محال ہی تو کیونکر ابوبکر کو آپ ارادے اسے ایک فعل قبیح کی کہ وہ ہرگز مقصود
خدا اشداء علی الکفار سی تہا تحت اشداء علی الکفار داخل کرسکتی ہین ثانیاً یہ
ارادہ کرنا ابوبکر کا صاف دلیل ہی اوپر میلان ابوبکر کی طرف یہودیت کی
اسلئے کہ بقول آپکی توریت مین حکم باپکی خود ہی قتل کر ڈالنی کا تہا اور خدا نے
قرآن مین بقول خود وصاحبہما فی الدنیا معروفاً اوس حکم کو منسوخ فرمایا تہا کما مر
مگر حضرت ابوبکر نی منع خدا کو کچہ نہ سنا اور اوسی شریعت منسوخہ کی حکم پر مستعد
ہوی پس تصدیق قرآن نکی یہی حال تہا کل منافقین کا حضرت عمر کا میلان
الی الیہودیت تو ہم سابق مین احادیث مشکوۃ شریف اور نہایہ ابن اثیر اور
ازالۃ الخفا سی ثابت کر چکی ہین کہ جناب رسول خدا نی فرمایا انتھوکون انتم کما تھوکت الیھود — اور بہی فرمایا والذی نفس محمد بیدہ لو بدا لکم موسی
فاتبعتموہ — اور بہی فرمایا ولو کان موسی حیا ما وسعہ الا اتباعی

اور یہی فرمایا امتھوّکون فیھا یا ابن الخطاب آپ حضرت مخاطب کی لطف
وعنایت سی حضرت ابوبکر کی بہی یہودیت بخوبی ثابت ہوگئی اگرچہ احادیث
مشکوۃ اور نہایہ کی صیغ جمع لاقل کہ ہم ثلاثہ پر محمول کرتی ہلیئی کہ کلام عرب
مین اطلاق جمع تین سے کم پر ہونا برخلاف حقیقت ہی مگر آپکی روایت
مقبولہ سی جسپر آپ اوچہلتی کودتی ہین تصریح اونکی اسم شریف کی سبب معلوم
ہوگئی ولقد صدق سے ذہب الحمار یستفید لنفسہ قرنا فات وبالاذنان ؂
کیون حضرت امام اعظم شیعیان نی آپکو مزہ اضراب کہلایا یا تیم حنظل
اور زہر ہلاہل پلایا اب اگرچہ بہی شرم وحیا ہوگی توکبہی اس روایت کا نام
نہ لیجئی گا قولہ پس ای بہائیو خدا کیواسطی اقول ای سنی بہائیو خدا کے
واسطی ذرا دیکہو توکہ حضرت مخاطب اوس روایت کی تصدیق کرتی ہین
کہ جس سے صدیقیت ایکطرف یہودیت صدیق اکبر کی ظاہر ہوتی ہی
قولہ جو کچہ توریت مین ہی الی قولہ کیا تسلیم کرتی ہین اقول کیونکر نہ تسلیم
کرین کہ یہودیت صدیق کی اونکی نزدیک مسلم ہی اور حقیقت یہ ہی کہ
دعوئی تصدیق سبے دلیل تصدیق کی تصدیق نہین ہوسکتا ہی کما مرارا
قولہ سوای اونکی کوئی دوسرا ہوگا اقول ماشاء اللہ یہ بات توکسی سنی کو
نہ سوجہی ہوگی کہ مصداق اشداء علی الکفار سوای ابوبکر کی کوئی دوسرا نہین
ہوسکتا ہی پیچ مسے کسی دوسری نی سنہے اگر یا کی مارنیکا ارادہ کیا
ہوتا تووہ بہی مصداق ہوجاتا لیکن ایسا اتفاق نہین ہوا نیک کام مخصوص
حضرت خلیفۂ اول ہی تہا او صیغہ جمع جو اشداء کا ہی وہ فقط حضر

سے ہے پر صادق ہی اور صیغہ جمع کفار کا فقط آپکی والد ماجد ہی پر صادق
ہی اور توجیہ اسکی یہ ہوسکتی ہی کہ ایک اشداء بسبب کثرت شدت
کی بجای چند اشداء کی اور ایک کافر بسبب کثرت کفر کی بجای چند کفار
کی ہوسکتا ہی اور یہ بعینہ مثل اسکے ہی کہ ضباجر بصیغہ جمع ایک جانور
عظیم البطن کو کہتے ہین پس ایک عظیم البطن کو بسبب عظمیت بطن
کی بجای چند جانوران عظیم البطن کی شمار کرکے اوسکو ضباجر کہتی ہین
کیون حضرت یہ توجیہ وجیہ تو کشا ید خیال مبارک مین نگذری ہوگی
اور بنا بر اس افادۂ جدیدہ کی کہ اشداء علی الکفار سوائی حضرت ابوبکر کی
کوئی دوسرا نہوگا حضرت عمر کو اوسکا مصداق ٹہرانا محض بیجا ہوگا آیا سبتنے
ہوگا اور پر اسکی کہ در و غگو را حافظہ نباشد یہ کلام ہمارا سبتنے او پر ظاہر نظر
کی تہا جب ہمنی آپکے مقصود اصلی مین غور کیا اور اپنی نظر جدید کو آپکی ابکار
افکار مین بزور گرم دوڑایا تو معلوم ہوا کہ غرض آپکی دوسری ہی فقط جناب امیر
علیہ السلام ہین یعنی اونہون سے نے چونکہ اپنی باپکی مار ڈالنی کا ارادہ نہین
کیا تو وہ مصداق اشداء علی الکفار نہین ہوسکتے اصل آپکی خواہش
دلی یہ تہی مگر شرم و حجاب اظہار مطلب مے لی سی مانع ہوا یا صولت شیعیان
علی ابن ابیطالب علیہ السلام سی ڈری کہ اظہار مطلب دلی موجب فضیحتی
ہوجا ئیگا سے کیکر تشتے لزید النکاح ، و تفزع من صولۃ النالکح ، ہرچند
مقام سنتے تیش آنیکا ہی مگر ہم بزمی آپکی خلش باطنی کو رفع کیے دیتے
ہین کہ والد بزرگوار حیدر کرار نسل پدر ابوبکر از جملہ کفار تہی بلکہ مذہب اہلبیت یہی

کہ وہ اوصیای حضرت اسمعیل سی تہی کہ آمر پس جناب امیر علیہ السلام اونکی قتل کا
ارادہ کیونکر فرماتے اور اگر بطور فرض شریک الباری کی اونکا کفر مفروض
ہو تو قصد کشتن پدر خلاف نص صریح صاحبھما فی الدنیا معروفا
کی ہی کہ آمر پس جناب امیر علیہ السلام مثل ابوبکر جاہل بکلام اللہ نتہے
کہ قصد باپکی مار ڈالنی کا کرتی بہرکیف نہایت مقام حیرت ہی اونکی سمجہہ پر
حضرات اہلسنت کی کہ اگر ہم روایت تذکرہ کو من جمیع الوجوہ مسلم ٹہراوین
اور کسیطرح چون وچرا لب پر نلاوین تو نمایۃ ما فی الباب اوس سے
نہ ثابت ہوگا مگر اسیقدر کہ ایک منافق نی بخوشامد رسول اللہ کہ وہ
بہی بطمع دنیا تہی ایک کافر کی مار نیکا فقط ارادہ کیا لیکن توفیق من اللہ
والرسول اوسکی واقع کرنے پر نہوئی پس فقط اس ارادۂ غیر واقعہ سی ارادہ
کرنیوالا ایسا مصداق اشداء علی الکفار ہوگیا کہ اب دوسرا کوئی نہوگا اور
جس مومن موقن نی ہزارون کفار نابکار کو بضرب ذوالفقار صاعقہ کردار واصل النار
کو بہیجا اوسکا نام اور ذکر تک تمہاری زبان سی نہین نکلتا افسوس ہی اس
بیحیائی اور بیغیرتی پر تمکو چلو بہر پانی مین ڈوب مرنا چاہئے کیون یاروں
احدمین لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار ابوبکر ہی کیواسطی
حضرت جبرئیل پکارتے تہی خیبر مین کرار غیر فرار ابوبکر ہی کیواسطی پیغمبر خدا
نے فرمایا تہا خندق مین قد برز الایمان کلہ الی الکفر کلہ ابوبکر ہی
کی حقمین ارشاد ہوا تہا بیشک تعصب و عناد نی تمہاری آنکہونکو اندہا
کردیا ہی وانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور

قولہ تفسیر مجمع البیان اقول حضرت سلامت اس روایت مین تو ہم آپکو
صاف صاف جہوٹا کہین گی اسلیئے کہ تفسیر موجود ہی اوسمین لفظ روی
ہی رونیا ہرگز نہین ہی اور کل کتاب مین مصنف کا دستور یہی ہی کہ اقوال
اور روایات مخالفین کو بلفظ قیل اور روی بیان کرتے ہین کما مرّ اور
یہ مضمون روایات صحیح مسلم اور بیضاوی مین موجود ہی اور عنقریب تفصیل اسکی
ذکر آیہ لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم مین
آویگی اور علاوہ اسکی یہ وہ روایت ہی جسکے آخر مین ہی کہ جناب رسول خدا
نی فرمایا کہ لو نزل عذاب من السماء ما نجا منکم غیر عمر اور ایسی ہی مزخرف
روایتونسی اہلسنت اجتہاد رسول خدا ثابت کرتی ہین اور کتب اصول شیعہ
ان روایتونکی تکذیب سی بہری ہوئی ہین اور کافی ہی واسطی تکذیب کی
قول خدا ما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی — وقولہ تعالیٰ
ان اتبع الا ما یوحی الی اور اسی روایت کی ابتدا مین ہے ان النبی
کرہ اخذ الفداء حتی رای سعد بن معاذ کراہیتہ ذلک فی وجہہ
اور اسی روایت مین ہی کہ بانی مبانی فدیہ لینی کی حضرت ابی بکر ہوئے
بنابر اسکی روی عتاب وخطاب خداوند علام ترید ون عرض الدنیا
اور لولا کتاب من اللہ لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم کی خاص طرف
ابوبکر اور اونکی اتباع ودیگر از مہاجرین وانصار کی ہوگا نہ معاذ اللہ طرف رسول خدا
کی لیکن اس راوی کذاب نی وعید عذاب مین سبکو سمیٹ لیا اور بجز عمر کی
کسیکو قابل نجات نجانا پس عمر کو جناب رسول خدا پر بہی ترجیح دی اور یہ مرتو

کچہ تینونکی نزدیک وشوا نہین ہی اشنکی کہ عمر تو اکثر جناب رسول خدا کو سکہلایا
پڑہایا کرتی تہی بلکہ وحی خدا بہی انہین کی رای پر نازل ہوتی تہی جیسا کہ اہل سنت
نی فضائل عمری مین لکہا ہی مگر مشکل یہ ہی کہ بنا بر اس روایت کی ترجیح عمر
ابو بکر پر بہی لازم آتی ہے حالانکہ خود عمر متمنی رہتی تہی کہ کاش مین ایک
بال ابو بکر کا ہو ... حضرت اہلسنت جانتی ہونگی کہ کہان کی بال ہونیکی تمنا تہی
قولہ ... یان ایک **قول شیعیان** ایک نزادنی روایت را ویان
... دیکہا اور یہان خود ... انصاف کیا کہ اگر ہم اس روایت
کی ... نظر کری دیکہین تو غایۃ ما فی الباب یہ ہی کہ عمر نی بلکہ ہر ایک
شخص اپنے رشتہ عزیزونکو جدا ہو ... نہین سکتی اسنے ہاتہ
... قساوت اور سنگین دلی کو خدا اور رسول نی پسند کیا اور اسکا
نہ دیا اور کیونکر اسکا حکم دیتی حالانکہ باتفاق جمہور مورخین شیعہ و سنی نہین
... مین عباس عم رسول اللہ بہی تہی کہ بسبب اسکی کہ مشکین سے اونکے
بہت زور سی کسی ہوئی تہین وہ کراہتے تہی اور جناب رسول خدا کے
کان تک اونکی کراہنے کی آواز پہنچتی تہی تو حضرت بستر خواب پر بیچین
تہی اور نیند نہین آتے تہی بعض صحابہ نی پوچہا کہ حضرت آپکو کیون بیچین
ہی او آنحضرت نی فرمایا کہ عباس کی کراہنے نی مجہی بیچین کیا ہی پس
لوگون سے عباس کی مشکین کہولدین تب حضرت سوئی پس جو کہ ایسی
مرتبہ رحم و کرم مین ہو وہ کیونکر گوارا کری کہ کوئی اپنے عزیز کو بلا ضرورت
داعیہ ذبح کری پس اگر حکم عمر خدا کی نزدیک قابل مدح ہو تو بیشک عمر افضل

رسول خدا سے ہوا سو اور جناب رسول خدا اشداء علی الکفار نہون اور
عمر ہون گو اہلسنت اسکو مان لین مگر کوئی مسلمان با ایمان نمانے گا بالجملہ
جب حکم عمر مقبول درگاہ خدا و رسول نہوا تو صاف اس سے ظاہر ہوگیا کہ
غرض خدا اشداء علی الکفار سے یہ نہتی جو عمر کو سوجھی ورنہ قول عمر ضرور مقبول
خدا و رسول ہوتا اور در صورت نہ قبول ہونیکی نقض غرض لازم آتا اور
نقض غرض اپنے کار حکیم نہین ہے پس جب کار عمر مقصود اشداء
علی الکفار سے نہوا تو عمر کو تحت اشداء علی الکفار داخل کرنا بیجا ہوا قولہ
حضرت موسی نے کفار پر شدت کرنیکے لئے فرمایا اقول اولاً توریت محرف
کا اعتبار نہین ثانیاً اگر یہ حکم واقعی توریت تہا تو جب یہودیت کو اسلام نے
منسوخ کردیا تو یہ بہی منسوخ ہوگیا اور حکم منسوخ کی تقلید کرنا دلیل اوپر میلان
خلیفہ ثانی کے طرف یہودیت کی ہے پس علاوہ ان احادیث کے
جو مشکوٰۃ اور نہایہ سے نقل ہوئین یہ حدیث بہی برکت قبول مخاطب سے
یہودیت خلیفہ صاحب پر دلیل ہوگی ولنعم ما قیل ے نیا رد خرے
تلاش دم کرونا یافتہ دم و دو گوش کم کرد ثالثاً انما المخاطب المقام
ہداہ اللہ سبل السلام دوسری شہادت انجیل کی سینٹ متی انجیل کی
باب ۱۳ کی درس ۳۱ و ۳۲ مین لکہا ہے کہ آسمان کی بادشاہت رائی
کی دانہ کی مانند ہے جسے ایک شخص نے لیکر اپنے کہیت مین بویا اور وہ
سب بیجون سے چہوٹا ہے پر جب اوگتا ہے تب سب ترکاریون سے بڑا ہوتا
ہے اور ایسا درخت ہوتا ہے کہ ہوا کی پرندے اوسکی ڈالیون پر بسیرا کرتی ہین

اس پیشین گوئی کو اس آیت سی ملانا چاہتی ہیں جو ابہی مذکور ہوے کہ مثلھم
فی الانجیل کزرع اخرج شطأہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب
الزراع یعنی سند او ند تعالی فرماتا ہی کہ پیغمبر کی یاروں کی مثال انجیل میں اسطرح
لکہی ہی جسطرح ایک چہوٹا سا دانہ کہ اوس مین اول پتی نکلتے ہین پہر وہ بڑہتا
جاتا ہی یہانتک کہ بڑا درخت ہوجاتا ہی اور دیکہنی والیکو تعجب آتا ہے
پس اس آیت کی مضمون اوس عبارت سی انجیل کی جو ہمنی اوپر بیان
کیا ہے کیسے تصدیق ہوتی ہی اور اس سی بشہادت قرآن وبشہادت انجیل
صحابہ کی فضیلت بخوبی ثابت ہوتی ہی اور درحقیقت یہ مثال بالکل صحابہ
کی حال کی مطابق ہے اسلئی کہ وہ اول تہوڑی تہی آہستہ آہستہ بڑہ گئی اور
ایک بڑا لشکر اونکا ہوگیا جسکی جماعت اور کثرت کو دیکہکر کفار تعجب
کرتے تہی اور اونکی قوت کو دیکہہ دیکہکر جلی مرتی تہی پس جو کوئی اونکی
بزرگی کا قائل اور اونکی فضیلت کا معتقد نہو وہ درحقیقت قرآن اور انجیل
اور تمام کتب سماوی کا منکر ہی آپ صاحب اگر صحابہ رسول کی ایمان اور اسلام
کی تم قائل نہین ہو تو مہربانی کرکی ذرا ارشاد فرماؤ کہ والذین معہ سے کیا مراد
ہی یعنے وہ لوگ جو حضرت کی ساتہہ تہی جنکی صفت اللہ جل شانہ
اس آیت مین فرماتا ہی اور اشداء علی الکفار کا مصداق تبلاؤ کہ وہ کون
جماعت تہی جو کفار پر سختیان کرتے تہی اگر صحابہ کبار سوای چار چہہ کے
سب منافق اور کافر تہے ونعوذ باللہ من ذالک تو وہ کون لوگ
تہی جسکے سبب سی اسلام ایک دانہ سی بڑا درخت ہوگیا اور وہ کتنے

شخص تھی کہ جنکو کفار دیکھکر غیظ مین آتے تھی کیا کسی کی قیاس مین آسکتا ہی کہ چار چھہ شخصونکو دیکھکر کافر جلتے ہون اور معدودی چند کی ایمان لانے پر تعجب کرتے ہون اور اگر ہزارون آدمی مسلمان نہین ہوگئی تھے اور وی سبکی سب ایمان مین کامل نہ تھے تو اللہ جلشانہ فاستغلظ فاستوی علے سوقہ کیون فرماتا اور اگر ہزارون شخص اسلام نہین لائی تھی تو کن کو دیکھکر کفار کو غصہ آتا تہا پس جبتک کوئی صحابہ کی فضیلت اور انکی کثرت کو تصدیق نکری وہ ان آیتونکو ہرگز سچ نہین کرسکتا ہی یا رو خدا کی قسم سچ جاننا اور یقین کرکی ماننا کہ نہایت تعجب آتا ہے کہ جو لوگ ایسی آیتونکی تصدیق کرتی ہین اور جو مثال انجیل مین مذکور ہے اوسکو پیغمبر خدا کی نبوت کی نسبت پیشین گوئی پر محمول کرتے ہین اور پہر صحابہ کبار کی فضیلت اور کثرت سی انکار کرتی ہین اور ایسی آیتین اور پیشین گوئی کو صرف چار چھہ شخصونپر ختم کرتی ہین اور صحابہ سی عداوت رکھکر لیغیظ بہم الکفار کی تہدید سی ذرا بھی نہین ڈرتے ہین **یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام** ہماری خیال مین نہین آتا کہ آپکو ورق گردانی کتب منسوخہ محرفہ سی کیا فائدہ کیا تصدیق قرآنی آپ کو کافی نہین آخر روی خطاب آپکا طرف اہل اسلام کی ہی اور وہ لوگ اس توریت اور اناجیل موجودہ کو حجت نہین سمجھتے یہ جتنی انجیلین سنواتی ہین خواہ متے کی خواہ لوقا کی خواہ اور کسیکی سبکو اصلی انجیل نہین جانتی بلکہ بعقیدۂ شیعہ اصلی توریت اور انجیل اور ہزارون کتب اور صحف آسمانی حضرت عمر نی

جلا دیئے اور مہینون حمامات اون سی گرم رہی اور ہر چند جناب امیر علیہ السلام
نے منع فرمایا کہ یہ کتب آسمانی کلام ربانی ہین اور گو احکام انکی منسوخ ہین
مگر واجب التعظیم ہین اور انہین کتابونسی ہم حقیت اسلام پر دلیل لاتے ہین
انکا جلانا جائز نہین ہے مگر قائل لسانی جسنا کتاب اللہ بنی ایک بہی نہ سنا
اور سبکو جلوا دیا فجزاہ اللہ بما یستحقہ اور جب قرآن ہی سی آپکا مطلب نہ نکلا
تو ان کتب محرفہ سی کیا نکلیگا ولاکن الغریق یتشبث بکل حشیش **قولہ**
متی کی انجیل کی باب ۱۳ **اقول** آپنی دعوی یہ کیا تہا کہ جناب رسول خدا
اور اونکی یارونکی فضائل اور صفات توریت اور انجیل سی ہم بیان کرتی
ہین یہ عبارت جو انجیل کی سے اپنی نقل کی اسمین تو نہ جناب رسول خدا کا کہین
نام ونشان ہی نہ اونکی یارونکا کچہ ذکر نہ کوئی فضیلت اور صفت سے ہے
بلکہ آسمانی بادشاہت کی مثال ساتہہ دانہ رائی کی ہی اور آسمانسے
بادشاہت اگر مخصوص بادشاہت الحق کیجاوی تو بادشاہت حضرت
سلیمان اور داود اور حضرت موسی کی بعد غارت ہوئی فرعون کی یہ سب
بادشاہتین آسمانی ہین تخصیص جناب رسول خدا اور اونکی یارونکی کہانسے
نکلی اور اس عبارت سی پیشین گوئی اور پسین گوئی بہی نہین نکلتے
کیون اس مہمل اور پوچ گوئی سی نام اسلام کو دانایان فرنگ سی ہنسواتی ہو
حضرت سلامت وہ عبارتین کتب سماوی کی جسمین جناب رسول خدا کا نام
ونشان اور انکی یاران باوفا کی صفات اور منافقین پر دغا کی مذمت
موجود تہی وہ یہ عبارتین نہین ہین جو آپ لکہتی ہین وہ کتابین اب کہان ہین

جو وہ عبارتین ملین وہ کتابین تو دست تعدی حضرت عمر سی جلادی گئین
اب اونکا نام و نشان ہی نہین ہی **قولہ** خداوند تعالی فرماتا ہی کہ پیغمبر
کی یارونکی مثال انجیل مین **اقول** اے بیشرم از خدا و نہ شرم
از رسول جو جی مین آتا ہی دیوانونکی طرح آپ بکنے لگتے ہین یہ کہانسی ثابت
ہوا کہ مثال کزرع اوپر انجیل مین سے ہے حسب تفسیر مجاہد لہ وقف تسلم فی التوراۃ
پر نہین کرتا ہی بلکہ فی الانجیل پر وقف کرتا ہی اور کزرع کو کلام مستانف
کہتا ہی جیسا کہ بیضاوی سے اول احتمال استیناف ہی لکھا ہی کما مر ہرگز
کلام اللہ سی یہ نہین ثابت ہوتا کہ تمثیل کزرع فی الانجیل ہی آپ ناحق تحریف
آیت قرآنی واسطی مطابق کرنیکے ساتھ ایک کلام محرف کی کرتے
ہین اور کچہ خدا سے نہین ڈرتی عبارت انجیلی سی ملانیکے واسطے کہ
اوسمین رائی کا ذکر ہی کزرع کا ترجمہ چھوٹا ساوانہ کرتے ہین سوای آپکے
کسی مفسر کسی لغوی نی کزرع کی معنی چھوٹا ساوانہ نہین لکھا ہی بلکہ تصریح سے کی
ہی کہ زرع بعد الانبات ہی سے ففی المجمع الزرع ما استنبت بالبذر یقال
حصدت الزرع ای النبات ولا یسمی زرعا الا وہو غض وطری آیہ قرآنی
مین کوئی لفظ ایسا نہین ہے جسکو ترجمہ عبارت انجیلی یا بالعکس کہہ سکین بلکہ
یعجب الزراع کا اوسمین مضمون ہے نہین ہی اسیطرح حسب ترکاریون
سے بڑی ہونیکا پرندونکی بسیرا کرنیکا ذکر اوسمین نہین ہی آسمانی سلطنت
کا ذکر ہی اوسمین نہین ہے زبردستی گھوڑی بہینسے کو ملا کر ایک کردینی
سے بجز افترا علی اللہ کے کیا فائدہ ومن اظلم ممن افتری

کذبا قولہ بشہادت قرآن و بشہادت انجیل صحابہ کی فضیلت

اقول تمثیل کزرع مین اسلام کی ضعف اور قوت کا ذکر ہی دین مسلمانی
کی دنیا مین پہیلنے کا ذکر ہی صحابہ کی فضیلت اور رذیلت اسمین نہین ہے
غرض تمثیل سے اسیقدر ہی کہ دین اسلام کو بعد ضعف کی اسقدر قوت
ہوئی کہ ہزارون آدمی طوعاً و کرہاً و رغباً و رہباً داخل اسلام ہوئے خواہ مومن کامل ہوئے
خواہ ناقص خواہ ایمان ظاہری لانے خواہ قلبی یہ سب تحت ظاہر اسلام
داخل ہین اور اسیطرح عبارت انجیلی مین نہ کہین صحابہ اور یارونکا ایک
ذرہ ذکر نہین ہی فضلاً عن فضیلتہم و رذیلتہم عبارت انجیلی مین سوا ای تمثیل فقط
اسیقدر ہی کہ بلا اسباب ظاہری ضعف سی سلطنت کو قوت ہوتے ہی
اور سلطنت خواہ آسمانی ہو خواہ زمینی اوسکی قوت کی یہی معنے ہین کہ حکم
سلطان طوعاً و کرہاً ملک سلطنت مین جاری ہو خواہ اہل ملک رضا و رغبت
یا طمع و رہبت دین سلطان کو قبول کرین خواہ نہ قبول کرین بلکہ بخراج یا بجزیہ
اسپنے دین پر رہین بہر کیف قوت سلطنت اسلامی کی لیئے ہر مسلمان کا
مومن کامل ہونا ضرور نہین ہے بلکہ بہت ناقصین تہی اور بہت منافقین
تہی اور بہت مؤلفۃ القلوب تہی اور بہت جزیہ گزار تہی اور آفت ارتداد بعد
اسکے ہی ہم حیران مین کہ اس عبارت انجیلی سی جو آپ نی ذکر کی اور صحابہ
کی کامل الایمان ہونے سی کیا علاقہ ہی آپکی آنکہون پر محبت ثلاثہ نی کیسا پردہ
ڈالا ہے کہ اگر کسی عبارت مین یعنی اونٹ موٹے گدہی دم دار بکری
کا ذکر ہوگا تو آپ لینگی مدح صحابہ بلکہ مدح ثلاثہ ہے سے بسکہ در جان فگار

چشم بیدارم توئی ہر کہ بیدا می شود از دور بیدارم توئی قولہ کفار
تعجب کرتے تھے اقول کلام اللہ مین تو یعجب الزراع ہی تفسیر زراع
کی کفار کسینے نہین کی بلکہ امر بالعکس ہی اسلئے کہ جہان کلام اللہ مین عجب الکفار
نباتہ خدائی فرمایا ہی وہان بعض مفسرین نے لکھا ہی کہ مراد کفار سی زراع
ہین اسلئے کہ معنی کفر کی لغت مین تغطیہ کی ہین یقال کفرت الشئی اے
غطیتہ وسترتہ والزارع یغطی البذر فی الارض ویسترہ قولہ پس جب کوئی
اونکی بزرگی الی قولہ کتب سماوی کا منکر ہی اقول جو لوگ صحابہ مین سے
قابل بزرگی اور صاحب فضیلت ہین الحمد للہ کہ شیعہ اونکی بزرگی اور
فضیلت کی قائل ہین مگر آپنے اس مقام پر ایک ہی فقرہ بیان فرمایا اور دوسرا
فقرہ کہ تالی اوسکا تھا کیون چھوڑ گئے یعنی جن لوگون کی خدائی صحف
ابراہیم و موسیٰ مین مذمت کی اور کلام مجید مین جابجا اونپر لعنت کی اور لعنۃ اللہ
علی الظالمین اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہا اور ان الذین یوذون اللہ و
رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لھم عذابا مھینا
فرمایا اور پیغمبر سے جن سوذیونکی واسطے الفاطمۃ بضعۃ منی من
اذاھا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ کما فی الصحیح البخاری
کہا اور اسیطرح جو اشقیا تخلف از جیش اسامہ ہو ملعون خدا و رسول ہوئے
جو کوئی اونکو قابل لعنت نہ سمجھی وہ بھی تمام کتب سماوی کا منکر ہی آپ
ناخوش نہو جیئی ہم کسیکا نام لیکر نہین کہتے ہین قولہ والذین معہ سے
کیا مراد ہی اقول اس مقام پر تو آپ عبارت انجیل سی فضائل صحابہ کے

ثابت کرتے تھی پہر والذین معہ کیطرف کیون ملٹے جو عبارت انجیلی آپنی
نقل کی اوسمین تو والذین معہ کا کہین نشان نہین ہی اور اس آیہ کا
تو سابق مین آپ ذکر کر چکے اور ہم جواب بہی دیچکی پہر پلٹنے کی کیا معنی
خیر معلوم ہوا کہ آپکو مثل ناقہ تند و تیز رفتار کی قرار نہین بار بار گرا پڑینگے اور
پلٹ پلٹ جاینگی اور پہر کار کردہ کی خواہشمند ہونگی بہت خوب ہم پہر آپکا
پیٹ بہر دینی اور بہوک مٹا دینے کو حاضر ہین سنئیے کہ مراد والذین معہ
سے اہلبیت اطہار اور اتباع حیدر کرار غیر فرار بلکہ خود صاحب ذوالفقار
ہین نہ منافقین اشرار کہ بخدع و فریب متقی و ابرار بن کی ظاہر مین معہ اور
باطن مین مع الکفار تھی اور نہ مرتدین بدکردار کہ چندی معہ اور انجام کار بدترین
کفار تھی کو صغار بمقدار سنے اونکو صحابہ کبار بنایا ہو **قولہ** اور اشداء
علی الکفار کا مصداق بتلاؤ **اقول** کہہ چکی ہین اور پہر کہتی ہین کہ مصداق
اشداء کرار غیر فرار تھی نہ فراران معرکہ کارزار جو بیچارے اپنی جان بچا کے
بہاگتی پہرتی تہی خلاف عقل ہی کہ وہ اشداء علی الکفار ہون **قولہ** سوای
چہہ چار کی **اقول** سابق مین بیان ہوا کہ یہ چہہ چار اکمل اولیاء اللہ سے
تھی کہ نہ انکا ذہن کبہی یک لحظہ مسبوق بشبہہ ہوا نہ کبہی کسیطرح کا ارتداد
ولو من حیث العمل ان مین پایا گیا اور یہ لوگ اون اصحاب کبار کی بقیہ سے
تھی جنہون نی اپنے جان قدسونیر رسول مختار کی نثار کی اور آنحضرت نی
مکرر شہادت اونکی حسن خاتمہ پر دی برخلاف اون لوگونکی جنکے حق مین فرمایا
لا ادری ما تحدثون بعدے شیخ عبد الحق دہلوی جذب القلوب مین فرماتی ہین بعد از

جای دیگر بر شہدای دیگر بایستاد فرمود اینہا اصحاب منند کہ روز قیامت
بر ایشان گواہی دہم ابو بکر صدیق گفت یا رسول اللہ ما نہ اصحاب تو ایم فرمود
بلی شما اصحاب منید ولیکن ندانم کہ شما بعد از من چہ کنید انتہی **قولہ** سب منافق اور
سب کافر تھی نعوذ باللہ من ذلک **اقول** نعوذ باللہ من ذلک آپکا گمان
باطل ہی کہ شیعونکا یہ گمان ہی جیسا کہ یہ بھی آپکا گمان باطل ہی کہ سب مومن
و دیندار تھی و قدم برقرار **قولہ** تو وہ کون لوگ تھی کہ جنکی سبب اسلام ایک زمانہ
سی بڑا درخت ہو گیا **اقول** وہی کہ زغیر فرار تھی نہ فراران عرصہ کارزار **قولہ** وہ
کتنی شخص تھی جنکو دیکھکر کفار غیظ مین آتے تھی **اقول** وہ داہنی سے ہے
شخص تھی جو ثابت قدم رہجاتی تھے لوگ دم بہاگ جاتی تھی تعجب یہ
ہی کہ بھگوڑونسی کفار کیا غیظ مین آئین گے بلکہ اونکی پیچھے تھپڑیان بجائین
گی جیسا کہ حارث و مرحب نی آپکی شیخین کی پیچھے کیا اور دور دہتا بتایا
غیظ کفار نہ تہا مگر امثال قالع در اور فاتح خیبر پر نہ ابو بکر پر و عمر پر **قولہ** کیسکی
خیال مین آتا ہی کہ چار چہ شخصونکو دیکھکر کفار جلتی ہون **اقول** آپکی خیال خام
مین نہ آئی تو نہ آئے عقلا کی عقل حکم کرتے ہی کہ چار چہ تو بہت ہوتے
ہین ایک مرد میدان شجاعت ایک شیر نیستان شہامت جو تیس تیس ہزار
کو تن تنہا مثل گلہ ہائی گوسپند بہگا دے جیسا کہ حنین اور احد و خیبر مین
اتفاق ہوا سو جب جلنی کفار کا ہوگا اور ہزار نامرد بزدلی کبھی سو جب جلنی کفار کی
ہونگی اور حقیقت یہ ہی کہ جلنا کفار کا اور تعجب کرنا بسبب پھیلنی دین اسلام
کی تہا کہ یوماً فیوماً ترقی پذیر ہوا بضرب ذوالفقار حیدر کرار طوعاً و کرہاً

لوگ سرجادۂ اسلام پر رکتی تھی اور ہزارون مسلمان ہوئی مگر ہر مسلمان کے لئے کامل الایمان ہونا کیا ضرور تھا قالت الاعراب امنا قل لم تومنوا و لکن قولوا اسلمنا و لما یدخل الایمان فی قلوبھم **قولہ** اور وہی سب ایمان مین کامل نہین ہوگئی تھی **اقول** سب مسلمانون کا ایمان مین کامل ہونا سوای آپکے جسکو ایک ذرہ بھی عقل ہوگی وہ نہ کہیگا اگر سب کامل ہی ستے تو لم تومنوا کس لئی تھا آپ عجب طرح کی باتین خارج از عقل کرتے ہین کہ جس سی خواہی نخواہی قلم کچھہ گستاخی کرنیکو چاہتا ہے مگر کیا کیجئی کہ تہذیب اخلاق مانع ہی **قولہ** تو اللہ جل شانہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ کیون فرماتا **اقول** فاستغلظ فاستوی بہ نسبت دین اسلام کی پہلینی کی ہے نہ بہ نسبت کل مسلمانونکی کامل الایمان ہونیکی اسلئی کہ کل مسلمانونکا کامل الایمان ہونا بدیہی البطلان ہی اور خلاف نص صریح لم تومنوا کی ہے اور آپکو کچھہ خبر ہی کہ فاستوی علی سوقہ سی کیا مراد ہی حسن بصری سی منقول ہی کہ فاستوی الاسلام بسیف علی ع اور زمخشری اور نیشاپوری نی کہا ہی فاستوی علی سوقہ بعلی اور حقیقت یہ ہی کہ جب سب صحابۂ کبار آگی بہاگ کہڑی ہوتی تھی تو تمامی نام اسلام فقط ذات بابرکات جناب حیدر کرار غیر فرار سی ہوتا تہا اور وہی سیف خدا حافظ نبی اور دین سے بنے تھی شاہ عبدالحق دہلوی جذب القلوب مین بیان ترویجاتی مین فرماتی ہین کہ ایک درخت سی آواز آئی کہ ہذا علی سید الاولیاء و ابو الائمۃ الطاہرین دوسری سی آواز آئی ہذا علی سیف اللہ کیون حضرت

جنکی سیف اللہ ہونیکی نا ثابت تک گواہی دین اہلسنت اوسکا نام تک
غضب کر کی خالد بن ولید نا کار کو سیف اللہ بنا دین ان ہذا لشئ عجاب
قولہ اگر ہزارون شخص اسلام نہین لائی تہی تو کن کو دیکہکر کفار کو غصہ آتا تھا
اقول دیوانونکی بڑ ہے ایک ایک بات کو بیس بیس دفع کہتے ہین
حضرت سلامت ہزارون کا ایمان ظاہری لانا مسلم ہی کلام کامل الایمان
ہونیمین ہے کہ وہ بہت کم تہی اور کفار دو چیزونسی جلتی تہے ایک رواج دین سے
کہ ہزارونکو کلمہ پڑہتے سنتی تہی خواہ کلمہ گو مومن ہون یا منافق دوسری
مروجین اسلام سی اور وہ اصحاب ثابت قدم تہی نہ بہگوڑی صاحب عزت
اسلام کو کہو دینی والی اور اکمل مروجین حیدر کرار غیر فرار تہے کہ اونہین
کی شمشیر آبدار صاعقہ کردار ذوالفقار کی وجہ سی ہر کافر غدار وفور غیظ و غضب سی
بیقرار تہا چنانچہ شاہ ولی اللہ آپکی بڑی محدث متعصب تحت لیغیظ بہم الکفار علی لکہتی ہین اور
خدا نے فقط اونہین کی ذات بابرکات کو اس امر مین کافی اور وافی
کیا تہا اور اونہین کے دست حق پرست کو اپنا دست قدرت بنایا تہا
سبحان اللہ کیا دست قدرت نمای قدرت خدا تہا جسنی وہ دروازہ کہ جسکو ستر ستر آدمی
قوی ملکر بند کرتے تہی پہرون اپنی ہاتہو پر جا بجا سپر لیکر جہاد کیا اور جسوقت اوسی دروازہ
بغرض قلع کی تکان دی تو کل وہ پہاڑ جسپر وہ قلعہ تہا لرزہ مین آگیا خود وہ حضرت
فرماتے تہی قلعت باب خیبر بقوۃ ربانیہ لا بقوۃ جسدانیہ واقع مین یہ قوت اگر
عطیہ رب نہوتی تو قوت بشری سی ایسے کام انجام پانا عقل محال جانتی
ہے بنا بر ایسکے ہمنی کہا کہ مصداق صفات اس آیت کی فقط جناب امیر

علیہ السلام کو کہنا چاہئے اور اگر اہلسنت معاویہ عو عو کرین کہ صیغ جمع واحد پر
نہین منطبق ہوسکتی ہین تو ہم یون ٹھہرا وینگی سونہ مین دین سے گے کہ جیسے آیہ
انکو الفضل مین ابو بکر کو انکو بنایا ہی حالانکہ انکو جمع ذو ہی پس سب نے بہی
واحد کو مصداق جمع گردانا ممنا فہو جوابکم فہو جوابنا و اضح ہو کہ یہ کل تقریر ہمارے
مبتنی ہی اوپر اسبات کی کہ لیغیظ بہم الکفار کو ہم متعلق بما قبل کرین اور اگر لیغیظ
متعلق بما بعد کا یعنی وعد اللہ کا کرین جیسا کہ بیضاوی نی تصریح سے کی ہی تو
قول مخاطب از سر محل و باطل اور حلیہ استدلال سی عاطل ہوجاتا ہی **قولہ**
پس جبتک کوئی صحابہ کی فضیلت **اقول** صحابہ کی فضیلت اور اونکی
کثرت اور آیتونکی تصدیق سب مسلم ہی مگر منافقونکا اور مرتدونکا خصوصاً ثلاثہ
کا صاحب فضیلت ہونا غیر مسلم ہی اور کثرت صحابہ بہی باعتبار ایمان ظاہری
کی مسلم ہی اور باعتبار ایمان کامل سے کثرت نہین مسلم ہی بلکہ قلت مسلم ہی
اور آیہ نی ہرگز اسپر نہین دلالت کی کہ صاحبان فضیلت اور صاحبان ایمان
کامل بکثرت ہتی وقلیل من عبادی الشکور **قولہ** خدا کی قسم سچ جانا
اقول خدا کی قسم سچ جانتے ہین اور یقین کرکی مانتی ہین کہ آپ نہایت
جہوٹ فرماتی ہین اور تعجب آپکا خلل دماغ سے ناشی ہی ہم لوگ بجان و
دل مصدق ان آیتونکی ہین اور ثلاثہ کو داخل موضوع نہین جانتے فما
ظنک بالمحمولات بلکہ جیسا جانتے ہین ویسا آپ بہی خوب جانتے ہین **قولہ** تہدید
سی ذرا بہی نہین ڈرتے **اقول** البتہ اہلسنت کبہی کسی تہدید سی نہ ڈرے
مخربان دین مثل بنی امیہ و بنی عباس سی ہمیشہ بیعت کرکے اونکو خلیفہ بنا کے

فروحامان دین کو قتل کرواتی رہے کبھی نہوا کہ ائمہ اہلبیت سی بیعت کرتی جب
بیعت کی امثال یزید و معویہ اور مروان سی کی کوئی اونسے پوچھی کہ اہلبیت
نبوت بفرض محال منصوص نہین ہے مگر اونین کیا بی لیاقتی تہنی
پائے تہی کہ ایسی فساق و فجار کی بیعت کو دوڑی بجز عداوت ائمہ اطہار
اور شیعیان حیدر کرار کی کس امر پر محمول ہو اس تہاری سمجہ پر خدا سمجہی
سمجہے انشاء اللہ تعالی

فقال المخاطب المقتام

ہداہ اللہ بل اسلام قرآن مجید کی شہادتین صحابہ کی فضیلت مین پہلی آیت
کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتومنون
باللہ ولو آمن اہل الکتاب لکان خیرا لہم منہم
المومنون واکثرہم الفاسقون یعنی تم بہترین امت ہو جن لئی گئی ہو واسطی آدمیون
کی لئی حکم کرتے ہو نیک باتونکا اور روکتی ہو بری باتونسے اور ایمان رکہتی ہو
خدا پر اور اگر ایمان لاتی اہل کتاب تو بہتر ہوتا اونکی حق مین بعضے مومنین سی
مومن ہین اور اکثر فاسق اس آیت مین اللہ جل شانہ صحابہ کی فضیلتون کو
اور اونکی بزرگیونکو خود اونسی بیان فرماتا ہی اور اونسے مخاطب ہو کر ارشاد کرتا
ہی کہ تم بہترین امت سی ہو اور تمکو مینی اور مخلوق سی منتخب کر لیا ہی تا کہ
لوگونکو ہدایت کرو چنانچہ تم جس کام کیواسطی مقرر ہوئی وہ کرتی ہو اور جو خدمت
تمہاری سپرد ہوئی اوسکو ادا کر رہی ہو تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر
کہ لوگونکو نیک کام سکہاتی ہو اور بری باتونسے بچاتی ہو جو شخص ذرا غور اور
انصاف سی دیکہی تو یہ ایک آیت عقائد شیعیان عبد اللہ بن سبا کی

بطلان پر کافی ہی کہ خداوند کریم جبکہ صحابِ رسولؐ کی نسبت فرماوی کہ وہ بہترین
امت سی ہین اور وسطی ہدایت بنی آدم کی پیدا کئی گئی ہین اور اونکی افعال حسنہ
کی تصدیق کری کہ وہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتی ہین اور باوجود اسکی
حضرات شیعہ اونکو بدترین امت سی جانین اور اونکی بزرگی اور فضیلت سی انکار
کرین ہم نہایت تعجب کرتی ہین کہ ایسی صریح آیتون اور ایسی صاف شہادتون
پر بھی وہ اپنے عقیدہ کی فساد پر خیال نہین کرتے اور ذرا بھی قرآن مجید کی
لفظونکو نہین دیکھتی اگر اصحاب کبار بہترین امت سی نہین تھی تو خدا کا یہ خطاب کے
کنتم خیر امۃ یعنی بہترین امت سی ہو کس سی ہی اور اونکی اعمال نیک سنتے تو
اللہ جلشانہ کا یہ ارشاد تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر تم نیک کام اور ونکو
بتلاتی ہو اور بری کاموںسی منع کرتی ہو کسکی طرف ہی اگر وہ سچی دل سی ایمان
نہین لائی تھی تو خدا کی اس تصدیق کی کہ تؤمنون باللہ کہ تم خدا پر سچی وسچی ایمان
رکھتی ہو کیا معنے ہین یہ آیتین تو ایسی صاف ہین کہ اونمین کوئی تاویل اور کوئی
بناوٹ ہو ہی نہین سکتی سیدہی سیدہی لفظونمین اللہ جلشانہ صحابہ کی ایمان اور اعمال
کو بیان کر رہا ہی اور کمال خطابت ہی انہین سی مخاطب ہو کر اونکی تعریفین
کر رہا ہی لیکن ہمکو سخت حیرت ہی کہ شیعیان پاک کی نزدیک اس آیت کی
الفاظ کیا مہمل ہین جنکے کچہ معنی ہون یا یہ کوئی لغز و پہیلی ہی جو اوسکا مطلب اونکے
سمجھہ مین نہ آوی یا کوئی دقیق معما ہی کہ وہ اوسی حل نہو سکی یا آنکی عقیدہ مین یہ الفاظ
قرآن نہین ہین اور جامع قرآن نی آپنے اور اپنی بہائیونکی بزرگی ظاہر کرنیکی
لئی بڑہا دئی ہین کہ اوسپر ایمان نہو آخر ان باتونمین سی اگر کوئی بات نہین ہی

تو یہ کیا بات ہی کہ اسکا اقرار کرتی جاتی ہین کہ یہ آیتین خدا کی کتاب کی ہین
اسکو تصدیق کرتی جاتی ہین کہ صحابہ کی شان مین نازل ہوئی ہین اور پھر صحابہ کی
فضیلت پر اعتقاد کرنی کا کیا ذکر اونکی ایمان اور اسلام کی بھی تصدیق نہین کرتے
اور جنکو خداوند کریم خیر امتہ فرماوی اونکو شر امتہ سمجھتی ہین اور جنکی نسبت خدا
تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر کہی اونکی حق مین یامرون بالمنکر
و ینهون عن المعروف کا اعتقاد کرتی ہین اگرچہ یہ آیات بینات قرآن مجید کی
ایسی صریح اوصاف مین کہ تفسیر دیکھنی کی حاجت نہین ہی لیکن ہم حضرات شیعہ
کی اطمینان خاطر کی لیی اونہین کی معتبر تفسیرونکی سند لاتی ہین اچھا پہلی تفسیر
مجمع البیان طبرسی مین جو کہ تمہاری تفسیرونمین سی بہترین تفسیر ہی اور ۱۲۶۸ھ
مین بمقام طہران دار السلطنت ایران چھپی ہی اوسکی صفحہ ۲۰۰ مین لکھا ہی کہ پہلی
خداوند تعالی نے امر و نہی کا ذکر کیا پیچھی اوسکی اون لوگونکا بیان کیا جو کہ امر
بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتی ہین اور اسواسطی اون لوگونکی تعریف کی تاکہ
اور لوگ اونکی پیروی کرین اور اسواسطی اونہین سی مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم بہترین
امت سی ہو اور اسواسطی کہ کسیکو شبہہ نہ رہی کہ یہ خطاب کنتم خیر امتہ کا کس سی
ہی اوسی تفسیر مین فرمایا ہی کہ بعضون نی لکھا ہی کہ مراد اس سی خاص مہاجرین
ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ خطاب صحابہ سی ہی لیکن اور امت سب
شامل ہین اے یارو اس تفسیر کو دیکھو اور اپنی مفسر کی تصدیق پر غور کرو کہ خود
اقرار کرتا ہی کہ خدا نی ان آیتونمین صحابہ کا ذکر اسلیے کیا کہ اور لوگ اونکی
پیروی کرین تو کیا یہ پیروی اسیکا نام ہے جو تم کرتی ہو اگر برائی تمہاری

اصطلاح مین بمعنی پیروی سے ہے تو بیشک تم خدا کی کلام کی تصدیق کرتی ہو
ورنہ صریح تکذیب انہیں مقام پر جا ہونگی کونتم کی لفظ پر ایک شبہ پیدا ہو سکتا ہی
کہ خدا صحابہ سی فرماتا ہے کہ تم بہترین امت سی تھی اس سے یہ ثابت
نہین ہوتا کہ وہ اخیر تک ویسی ہی رہے ہون شاید بعدہ بدترین
امت سی ہو گئی ہون لیکن اونہین سے کے علامۂ طبرسی نی اسکا بہی جواب دیدیا
چنانچہ اپنی تفسیر مین علامۂ موصوف لکھتی ہین کہ کنتم خیر امۃ اللہ جل شانہ نی وسطی
تاکید کی فرمایا کہ ضرور ایسا ہی ہوگا اور اوسکی وقوع مین کچہ شک نہوگا اور
صحابہ جیسی بہترین ویسی ہی رہینگے اور اسکی مثال یہ ہی کہ خدا اپنی نسبت
فرماتا ہی وکان اللہ عفوا رحیما تو کیا اسکی معنی یہ ہین کہ خدا تہا بخشنی والا
مہربان اور اب نہین ہی یا آیندہ نرہیگا غرضکہ جب ان آیتون اور تفسیرون
سی صحابہ کی فضیلت ثابت ہوگئی اور کوئی موقع اونکی بزرگی کی انکار کا نرہا
تب بعض حضرات نی اپنا قدم دوسری راہ پر اوٹھایا اور قرآن مجید کی تحریف
کا اقرار کیا چنانچہ بعضون نی فرمایا ہی کہ بجای کنتم خیر امۃ کی خیر ائمۃ تہا اور خطاب
خدا نی اماموں سے کیا تہا کہ کنتم خیر ائمۃ یعنی تم سب اماموں مین بہتر ہو
مگر جامعان قرآن سے نے بجای ائمہ کی لفظ امت کا بنادیا اگرچہ اوبہلا ہی شیعہ
کو کسیقدر حیا نی منع کیا اور اونہون سے نے اس جواب کو پسند نہین کیا مگر
جاننی والی جانتی ہین کہ اثر اسکا ابتک باقی ہے چنانچہ جناب میرزا صاحب
قبلہ بہی اپنی حدیقۂ سلطانیہ کی باب ششم مین اسکا ذکر کرتے ہین اور اپنے
پیر بزرگوار کی صوارم کا حوالہ دیکر یون ارشاد فرماتی ہین کہ تغییر و نقصان قرآن

منحصر در چہار چیز است یکی تبدیل لفظے بلفظ آخر مثلاً اینکہ گفتہ شود بجائے کنتم
خیر امۃ خیر ائمۃ بود ولیکن بعضے از اعدای اہلبیت آنرا تبدیل نمودہ اند اور بہر
اخیر پر خود فرما دیا ہے کہ وجہ اول بعید ست ہماری نزدیک بجائے اسکے
کہ خیر امت کی تصدیق کرکے صحابہ کی خیر امت ہونیمین انکار کرین شیعیان
پاک کی حق مین یہ بہتر ہی کہ صحابہ خیر امتہ کی خیر ائمۃ ہونیکا اقرار کرین اور
تحریف قرآنی کے عذر سی اپنی آنکو صریح منکر آیات بینات کا نہ بناوین
افسوس کہ جناب میر صاحب قبلہ اور انکی والد ماجد انتقال فرما گئی ورنہ
مین اوس اس حدیقہ سلطانیہ اور صوارم کو لئی ہوئی خدمت مین حضرات کی حاضر
ہوتا اور پوچھتا کہ کنتم خیر امۃ صحیح ہے یا کنتم خیر ائمۃ اگر فرماتی کہ کنتم خیر ائمۃ صحیح
ہی اور خیر امۃ تحریف جامعین قرآن کی ہی تو بندہ عرض کرتا کہ اوس وقت اور
ائمہ کرام سوائی علی مرتضے کی کون تہا اور کس نی امر بالمعروف اور نہی
عن المنکر کیا تہا جنسے خدا یہ خطاب کرتا اور جنکی یہ فضیلتین بیان کرتا اور اگر فرماتی
کہ نہین خیر امۃ صحیح ہی تو کمترین التماس کرتا کہ پہر اوس گروہ سی جسکو خدا خیر امۃ فرماتا
ہی اور جسکی آپ بہی تصدیق کرتے ہین بیزاری کفر ہی یا نہین اور انکی آگی
اونہین کی کتاب کہولکر اوسکی صفحہ ۱۰۶ کی یہ عبارت نکال کر پوچھتا کہ حضرت
اسکا کیا مطلب ہی وہا ہذہ از آنجملہ است آنچہ از حضرت صادق علیہ السلام ماثور است
کہ فرمود ان ہذا القرآن فیہ منار الہدی ومصابیح الدجی یعنی در این قرآن انوار
ہدایت چراغہای دور کنندہ تاریکی ضلالت و غوایت روشن است اور تم
پوچھتا کہ تمکو مطلب اپنے اجتہاد کی قسم ہی کہ جس قرآن کو امام صاحب فرماتی ہیں وہ

کہ اوسمین انوار ہدایت اور چراغ روشن ہین اوسمین صحابہ کی نسبت کیا لکھا ہوا ہے
اگر کنتم خیر امتہ اخرجت للناس لکھا ہے تو پھر آپ کیون اوس سے انکار کرتی ہین
اور کیون روشنی چھوڑ کر تاریکی مین پڑتے ہین اور پھر اوسی کتاب کی یہ عبارت
نکالنا کہ آنحضرت محمد باقر علیہ السلام منقول است کہ در شبگاہ میکہ فتنہا بر شما ملتبس
شود مانند پارہ ہای شب تاریک پس رجوع آرید بقرآن کہ شفاعت کنندہ و مقبول
الشفاعۃ است ہرکسیکہ آنرا پیش نہد اللہ او را براہ جنت میبرد اور یہ کہنا کہ
قبلہ و کعبہ سنیئے آجکل کوئی فتنہ اس سے بڑہ کر نہین ہے کہ ہم صحابہ کو بہترین امت
سے جانتے ہین اور آپ بدترین امت سے اور نہ آپ ہماری مانتے ہین نہ ہم آپکی اب
آپ آیئے امام محمد باقر علیہ السلام کی قول پر عمل کیجئے اور قرآن سے رجوع کیجئے اگر
اوسمین کنتم خیر امتہ صحابہ کی نسبت ہو تو بس راہ جنت کی اختیار کیجئے اور اپنا مذہب چھوڑ دو اور
اوسمین کنتم شر امتہ وغیرہ کی نسبت ہو تو ہم اپنے مذہب مین رہیں اور تاریکی سے نکلے معلوم نہین کہ اگر حضرات
موصوف زندہ ہوتے تو کیا جواب دیتے اور خیر نہین کتاب انکی جانشین کیا جواب دینگی یقول
المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام مخاطب عالی
مقام نے عنوان بحث مین ذکر شہادت فضیلت صحابہ یعنی ثلاثہ کیا اور اوسکی
تحت مین آیۂ خیر امتہ کو ذکر فرمایا اور اس آیہ شریفہ مین نہ ذکر صحابہ ہے نہ ذکر
ثلثہ بلکہ لفظ امتہ کا ہے اور بدیہی ہے کہ امتہ سے کل امت مراد نہین ہے اسلئے کہ
کل مین منافقین اور مرتدین اور جہلا اور فساق اور فجار اور امثال یزید اور
ابن زیاد اور شمر کے سب ہین کہ ہرگز مصداق تؤمنون باللہ و تامرون
بالمعروف و تنہون عن المنکر کے نہین ہین قال البیضاوی تحت قولہ تعالی

یامرون بالمعروف وینہون عن المنکر لا یصلح لہ کل احد والمتصدی لہ شروط لا یشترک فیہا جمیع الامۃ کالعلم بالاحکام ومراتب الاحتساب وکیفیۃ اقامتہا والتمکن من القیام بہا خاطب الجمیع وطلب فعل بعضہم الی آخر ما قال محصل یہ ہی کہ ہر شخص امت مین سی لیاقت اسکی نہین رکہتا ہی کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کر سکی اسلئے کہ اسمین بہت شرطین ہین کہ جمیع امت مین نہین پائی گئین ہین مثل علم بالاحکام کی اور علم مراتب احتساب کی اور کیفیت اقامت اور قوت اور قدرت بر اقامت اور یہ باتین ہر شخص مین نہین پائی گئین ہین پس جناب باری نی خطاب کل امت کیطرف کیا اور مراد اوس سی بعض کو لیا ہے اور خود مخاطب نی حاشیہ صفحہ ۰ مین اسی کتاب کی فرمایا ہی کہ خطاب کل سی کرنا اور بعض مراد ہونا کلام عرب مین جاری ہی سلنتہے باقی رہی گفتگو بعض مین کہ کون سی بعض مراد ہین اہلسنت مین سی امثال مخاطب حضرات ثلاثہ کو کہتی ہین اور بعض حضرات اور لوگونکو کہتی ہین شیعیان علی ابن ابیطالب ائمہ اہلبیت کو کہتی ہین بمصرعہ وللناس فیما یعشقون مذاہب ، ایسی آیت کو جسکی تفسیر مین اسقدر اختلاف ہی نص صریح صحابہ بلکہ ثلاثہ کی فضیلت پر کہنا کار مخاطب خوش فہم اور اونکی امثال کا ہی قولہ اس آیت مین اقول آیہ وافی ہدایہ کنتم خیر امۃ کی مصداق ہماری نزدیک اہلبیت طاہرین ہین چنانچہ صاحب مجمع البیان نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی ولتکن منکم امۃ ہم ائمۃ وکنتم خیر ائمۃ خواہ اسطرح کہ ائمۃ تحریف ہو کر امۃ بنا ہو ہرچند یہ ضعیف ہی خواہ اسطرح کہ خدا نی ورسول نی ظاہر کر دینی اسکے کہ امۃ وہی ائمۃ ہی سبعہ احرف

انکے فرمایا تہا مگر سارق اور محرق قرآن نی بعداوت اہلبیت اخفاء لفضائلہم فقط
انکو رکہہ لیا خواہ اسطرح پر کہ مراد ائمہ سی امت معصومہ ہی یعنی ائمہ علیہم السلام مگر
نواصب نی تفسیر بامت غیر معصومہ کیا جیسا کہ انہین دونو احتمالونکو ہماری علمانی
قوت دی ہی اور بنابر احتمال اخیر کی تحریف القرآن فقط من حیث المعنی ہوگی اور
بنابر دونو احتمال اول کی تحریف من حیث اللفظ والمعنی دونو ہوگی اور تفصیل
اسکی بیچ بلاد مین واوله ہماری کتب کلامیہ مین موجود ہے اس مقام پر مقصود ہمارا رد
کلام خصام ہی نہ تحقیق تحریف کہ کس قسم کی ہی آری دفع اوہام و رفع خیالات خلم
مخاطب ویکی رد کلام مین ہم کرینگی انشاء اللہ تعالی پس مقصود اصلی
اس مقام پر بحث و فحص کرنا ہی تفسیر اہلسنت سی کہ آیا اونکی حضرات ثلاثہ اس آیت
کی تحت مین داخل ہوسکتی ہین یا نہین پس جاننا چاہئے کہ مفسرین اہل سنت
تفسیر مین آیہ کی باہم خرفشار عظیم رکہتی ہین کوئی صاحب فرماتی ہین کہ مخاطب
اس آیہ مین فقط مہاجرین ہین خاصۃً چنانچہ یہ قول ابن عباس و سدی کا ہے
کوئی صاحب ارشاد کرتی ہین کہ یہ آیت در باب ابن مسعود و ابی بن کعب
و معاذ ابن جبل و سالم مولای ابی حذیفہ کی نازل ہوئی ہی وہی لوگ مخاطب ہین
یہ قول عکرمہ کا ہی جو بڑی مفسر اور محدث اہلسنت کی ہین کوئی صاحب فرماتے ہین
کہ خاصۃً اصحاب رسول اللہ مراد ہین جیسا کہ قول ضحاک مفسر کا ہی کوئی صاحب
کی رای یہ ہی کہ خطاب تو خدا نی خاص صحابہ سی کیا ہی مگر شامل سائر امت کو
ہی مین کہتا ہون کہ مکنون خاطر ان مفتی صاحب کا یہ ہوگا کہ سوای شیعہ امامیہ
شیعہ کی کل امت مراد ہین کہ از انجملہ یزید و معاویہ و اشباہہم و اذنابہم شامل

دیگر خلفای بنی امیہ و بنی عباس کی ہین جنکو بیعت کرکی واسطی قتل اہلبیت
کی خلیفہ بنایا کیا کرتی تہی بہرکیف یہ اقوال جو ذکر ہوی سب اقوال مفسرین اہلسنت
ہین اور ان کل اقوال کو حسب اپنی کہ استیفای اقوال مفسرین سے
صاحب مجمع البیان نی بیان فرمایا ہی بطور نقل کی نہ بطور تصدیق کی مخاطب
عالی مقام نی ایک تو کمال دیانت یہ کیا کہ ان اقوال مین بعض ہی کو نقل
کیا اور بعض کو چہوڑ رکہا ہی دوسری محض کذب وافترا یہ بیان فرمایا کہ علامہ
طبرسی یعنی صاحب مجمع البیان اسکی مصدق ہین اگر آپ بڑی سچی تہی تو کوئی
چہوٹی سی ہی دلیل تصدیق بیان کرد ہی ہوتی فقط کتاب مین نقل کرنی سی
اقوال مختلفہ کی بمقتضای انمہ نقل کفر کفر نباشد کوئی شخص مصدق نہین ہو جا
ہی افسوس کہ انصاف دنیا مین نہین ہی کوئی مخاطب خوش فہم سی پوچہی
کہ جب ناقل سے نی چند قول نقل کئی ہین تو بعض کا مصدق اور بعض کا غیر مصدق
ہونا آپنی کہان سے نکالا ہے بجز اسکی کہ فقط بخواہش نفسانی اپنی دل سے ترجیح
بلا مرجح کرلی ہی کوئی بات خیال مین نہین آتی بہرکیف اب ہم مخاطب کی
ہٹ دہرمیون اور حق پوشیون سی قطع نظر کرکی بحث اصل مطلب مین کرتی
ہین کہ ان جملہ اقوال مفسرین مین کہین حضرات ثلثہ کا نام موجود ہی نہین ہے
باقی رہا بزور تحت مین کسی قول کی شامل کرنا پس قول ثانی مین تو حضرات ثلثہ کو
مفسرین نی شامل دروہ کی کہتی کی بجا اکی پہنسک دیا باقی رہے تین قول پس قول آخر
مین جسمین یزید اور شمر ہی داخل ہین اگر حضرت ثلثہ ہی داخل ہوئی تو شیعونکو کرنا
مقام عذر کا ہو سکتا ہی چشم مار وشن دل ما شاد باقی رہے دو قول یعنی مہاجرین

اور صحابہ مخاطب ہین پس وہ بعلی تحقیق مصداق خطاب کی ہم رجوع کرتی ہین
طرف اون صفات کی جو مذکور ہے فی الآیہ ہین اسلئی کہ یہ صفات بجای شروط
کی ہین جیسا کہ بعض صحابہ سی منقول ہی کہ من اراد ان یکون خیر ہذہ الامۃ فلیود
شرط اللہ فیہ من الایمان باللہ والامر بالمعروف والنہی عن المنکر یعنی جو چاہی کہ خیر
اس امت کا ہووہ شروط خدا کو ادا کری اور وہ شروط یہ ہین کہ الایمان باللہ والامر
بالمعروف والنہی عن المنکر وروی انہ علیہ السلام سئل من خیر الناس فقال آمرہم
بالمعروف وانہاہم بالمنکر واتقاہم اللہ واوصلہم للرحم کما فی البیضاوی یعنے
خیر الناس وہی ہی جو آمر تر بالمعروف اور ناہی تر عن المنکر ہی اور پرہیزگار تر اور
صلہ رحم بجا آرندہ تر ہی پس صفت اولی اس آیہ شریفہ مین تؤمنون باللہ ہی کو ذکر
مین موخر ہی مگر من حیث الذات متقدم ہی اسلئے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
نہو گا مگر بعد الایمان اور کافر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیونکر کریگا اور کریگا تو سکو
کیا مفید ہوگا چنانچہ بیضاوی صاحب فرماتی ہین کہ تؤمنون باللہ سی فقط اللہ ہی
کا ایمان لانا مراد نہین ہی بلکہ ایمان باللہ مین ایمان کل اون چیزونکا کہ جس پر ایمان
لانے کا ہی داخل ہی یعنی ایمان بکل ما جاء بہ محمد وانما اخرہ وحقہ ان یتقدم
لانہ قصد بذکرہ الدلالۃ علی انہم امروا بالمعروف ونہوا عن المنکر
ایمانا باللہ وتصدیقا بہ واظہارا لدینہ یعنی صفت یؤمنون باللہ
کا حق یہ تہا کہ مقدم اوصفات پر ہو مگر جناب باری نی بغرض اسکی موخر کردیا کہ دلالت
کری اوپر اس بات کی کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنی کی علت ایمان باللہ
اور تصدیق اوسکی اور اظہار دین اوسکی کا ہی یعنے علت گو وجوداً مقدم ہے

مگر بیان تعلیل مین موخر کردی جاتی ہے پس ثابت ہوا کہ جو امر بالمعروف
ونہی عن المنکر سبب اوسکا ایمان باللہ نہو بلکہ سبب اوسکا خدع اور فریب اور ریا کا
ہو تو وہ مفید نہین ہی پس اول گفتگو ہماری اسی صفت مقدمہ مین ہی کہ آپ
مدعی ہین اس بات کی کہ حضرت ثلاثہ تو منون باللہ مین داخل ہین ہم کہتے
ہین کہ لانسلم کہ تو منون باللہ اونکی صفت ہو وہ حقیقت مین نہ ایمان بخدا لائے
نہ ایمان برسول خدا لائے فما طلنک بما جاء بہ محمد گو ظاہر مین مثل جملہ منافقین کی
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتی رہی فقط اتنی کہنی سے ایمان
نہین حاصل ہوجاتا پس اگر آپ کسی دلیل سی ایمان اونکا ثابت کرین تو تحت اس
آیۂ شریفہ کی داخل کرین وہ دونہ خرط القتاد اور بعد اسکی ہم بحث کرینگی اوصفات
مین اور امثال جہلاکی معنے کلا انہ دانا اور قائلین کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات
فی الحجال کا علم مسلم نہوگی پس تعبیر بیضاوی اونکی لیاقت واسطی امر بالمعروف
ونہی عن المنکر کی ثابت نہوگی پھر داخل ہونا اونکا اس آیت مین کہانسی نکلیگا
ہر چند مقتضای مقام یہ تہا کہ کفر ونفاق اور جہالت حضرات ثلثہ بیان کیجاوی تاکہ
عدم دخول تحت آیۂ شریفہ بخوبی عیان ہوجاوی مگر چونکہ مخاطب خوش فہم مثبت
فضیلت ثلاثہ ہی ہمکو تضییع اوقات کرنیسی کیا فائدہ ہم مانع ہین ہمکو فقط لانسلم کافی
ہی مدعی پر لازم ہی کہ پہلی ایمان اور اوصاف ثلثہ ثابت کری تب ہوس دخل ثلثہ
آیۂ مذکورہ مین کری وسے فلہ ذلک قولہ لوگونکو اونیک سکہلاتی اقول اگر بعض
صحابہ ان صفت متصف ہوی تو آنکی ثلاثہ کو کیا وہ تو قابل اسکی ہین کہ دوسری
اونکو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرین سے او خود گمست کرا رہبری کند

فمن یهدی الی الحق احق ان یتبع امن لایهدی **قولہ** شیعیان عبداللہ بن
سبا **اقول** اہلسنت معاویۃ العاویۃ الذی احدی امیۃ باغیہ واغوی ہاویہ کے پیروان
کاذبین غادرین خائنین اثمین زبان خیرامتہ سی ہین کما صرح بہ مسلم فی صحیحہ بطلان
عقائد شیعیان علی ابن ابیطالب نہین کرسکتے جبتک کہ ثلاثہ کو مصداق خیر
امتہ نہ ثابت کرین وانی لہم ذالک **قولہ** بدترین امت سی جانتی ہین **اقول** ہرگز
بہترین کو بدترین سی نہین جانتے بلکہ ثلاثہ کو بدترین امت بلکہ بدترین اولین و
آخرین سمجھتے ہین اور خدانی اس آیہ مین ثلاثہ کیطرف نہین خطاب کیا ہے
ہان اگر کسی مصحف مین مصاحف سوختہ عثمانی سی یا ایہا الثلثہ انتم خیرامتہ ہو توالبتہ
آپکو کسیقدر مقام کلام ہوسکتا ہی ہرچند شیعہ کہین سکے کہ قرات منسوخہ ہی یا وہ
تحریف ہی کہ قابل جلادینی کی ہی **قولہ** ایسے صحیح آیتون **اقول** صراحت
کا حال بیشتر گذارش ہوچکا کہ آپکی سچے مفسر یہ نی حضرات ثلثہ کو نکال پھینکا
ہی بیچاری شیعونکا کیا قصور **قولہ** اکثر صحابہ کبار **اقول** جنکو آپ صحابہ کبار سمجھتی
ہین شیعہ اونکو صغار بھی نہین گنتے بلکہ منافقین کفار مین جانتی ہین والذۃ اکبر
منہم **قولہ** بناوٹ ہو ہی نہین سکتی **اقول** بناوٹ کا حال آپکی مکرمہ مفسر خوب
جانتے ہین جنہون نی ثلاثہ کو مبہم کردیا **قولہ** شیعیان پاک کی نزدیک
اقول پاک نی مہمل نہین کیا ہی بلکہ ناپاکون نی مہمل کیا ہی جو ناپاکون سکے
ستان ہین سمجھتی ہین **قولہ** لغزپایے سے یا کوئی دقیق معما ہی **اقول** اسباب کا اون
معماسی پوچھو جو آپسین گل خپ کرتی ہین ایک کہتا ہی کہ یہ مراد ہی دوسرا کہتا
ہی نہین یہ مراد ہی تیسرا اور ہی کچھ بکتا ہی چوتہا اور ہی راگ گاتا ہے اونہین سی

پوچھو کہ لغو ہی یا معما ہی اے پٹھانو ہی شیعیان علی ابن طالب تو پکار پکار کی
کہتی ہین کہ اہلبیت ہین اہلبیت ہین اہلبیت ہین مثل مفسران سنیان کی پہیلی
نہین بوجہتی ہین **قولہ** جامع قرآن نی **اقول** البتہ جامع قرآن سی ایک غلطی
ہو گئی اوسکو چاہئی تہا کہ جسطرح حرف حرف واحد سبعہ احرف قرآن کو جلایا کہ ان
لفظ ائمۃ سے بہی جل کیا اسیطرح ایہا الثلثہ کو بڑہا کی کہ نعم ائمۃ رکہہ لینا تہا کہ گو شیعہ
نانتی مگر سنیونکی تو بکار آمد ہو جاتا اور تفسیر ائمۃ مین ڈالوان ڈول نہ پہرتی **قولہ**
تصدیق کرتی جاتی ہین کہ صحابہ کی شان مین نازل ہوئی **اقول** لعنۃ اللہ
علی الکاذبین کسی شیعہ نی ثلاثہ کی شان مین نہین تصدیق کی ہی بلکہ اہلبیت
کی شان مین تصدیق کی ہی کلام **قولہ** ایمان اور اسلام کی بہی تصدیق نہین کرتی
اقول جنکی ایمان اور اسلام حقیقی کی تصدیق نہین ہی اونکی صحابیت حقیقے
کی کب تصدیق ہی پہر اونکی شان مین ان آیتونکے تصدیق کب ہوگی آپ
ناحق علامہ طبرسی پر تہمت تصدیق کرکے شر امۃ کو خیر امۃ بناتی ہین **قولہ** جنکو
خداوند کریم خیر امۃ فرماوی **اقول** کلام ہی کہ دیوانونکی بڑہی بات ہی کہ گو شتر
سے خیر امۃ اوہی لوگ ہین شر امۃ اوہی لوگ ہین کون احمق ایسا ہوگا
کہ جنکی خیر امۃ ہونیکی تصدیق کری اونکو شر امۃ کہی **قولہ** صفحہ ۲۰ مین لکہا ہی الی آخر
عبارۃ المجمع **اقول** ای سنیو ہمکو اپنی تماشہ کی قسم ہی سچ تبلاو کہ اس عبارت مین
کہین صحابہ کا یا ثلثہ کا ذکر ہی محصل اس عبارت کا یہ ہی کہ خدا نی آمرین بالمعروف
سی خطاب کرکی فرمایا کہ تم بہترین امت ہو اور وہ آمرین بالمعروف اہلبیت رسالت
ہین نہ صحابہ ہین یا ثلاثہ مین آمرین ہی نہین نکلتا ہی اگر مقصود اونکا آمرین بالمعروف

سی صحابہ یا ائمہ ہوتی تو حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام کو یمین ائمہ کی جگہ ائمہ
ہی کیون نقل کرتے **قولہ** اوسی تفسیر مین فرمایا ہی **اقول** تفسیر موجود ہے
انہون نی چار یار یونکی مفسرین کی چار قول اس جگہ پر نقل کئی ہین بمقتضای اگر
نقل کفر کفر نباشد اون چار قول مین سی دو قول کو جو مفید مطلب اپنی جانا آپنی
اس مقام پر نقل کیا ہی اور دو قول کہ شاید مفید مطلب نہ سمجھی آپنے چرا رکھا
افسوس کہ حضرت عمر موجود نہین ہین کہ سارق کا ہاتھ اپنی جہالت سی کبھی زندی
اور کبھی مرفق سے قلم کرتی بہر کیف اس کذب و افترا کو دیکھنا چاہیے کہ قول
قول کو قائل قول بناتے ہین اور دن دوپہر آنکھو نمین خاک ڈالتی ہین ور کچہ خدا اور خلق
سی نہین شرماتے ہین سے چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد حیف
برین بیدیانتی **قولہ** ای یارو اس تفسیر کو دیکھو **اقول** اگر دیکھا نہین تو حضور والا کا فقرہ
اور خیانت اور کذب و غدر کہ تباشی کاذبین غادرین خائنین کی ہی کیونکر معلوم
ہوا **قولہ** تصدیق پر غور کرو **اقول** جھوٹی کو کہانتک جتا لیجئے مثل مشہور ہی کہ الکذوب
قد یصدق مگر ہماری حضرت کبھی سچی بات نہین بولتی **قولہ** اس مقام پر جاہلون کو
اقول آپکی سے جاہلون کو اس مقام پر یہ قول سنکے چور کی داڑہی مین تنکا اس
طرحکی خیالات خام ہوتی ہونگی اسی سبب سی شیعونکی مفسرون نی اسکی دفع ہونیکی
واسطی کئی قسم کی پانچ تاویلین سے کے ہین چنانچہ اون پانچون تاویلونکو علامہ طبرسی
علیہ الرحمہ نی قیل فیہ اقوال لکہکر نقل فرمایا ہی کہ بیچ بعض کی کان ناقصہ اور بعضے
مین تامہ اور بعضے مین بمعنی صار اور بعضی مین کان زائدہ ہی مخاطب خوش فہم
نی معلوم نہین کہ کس وجہ سی اون پانچون تاویلونمین سے فقط چوتھی تاویل

اس مقام پر ذکر کرکی منسوب طرف خود علامہ کی بکذب وافترا کر دیا ہی اور شیعہ اگر
خیر امۃ سی صحابہ مراد لیتی تو اونکو کیا غرض تہی کہ خواہ نخواہ ایسی تاویلین کرکی
مرتدین صحابہ کو داخل آیہ کر کتے بلکہ کہتی کہ اکثر صحابہ جو ایک زمانہ مین ممدوح تہی
بقول آپکی جبکہ شیطان نی اکثر مسلمانونکو بہکایا تو وہ بہی بہک گئی آگے
جب شیعون نی خیر امۃ سی اہلبیت معصومین مراد لی تو اونکو ضرورت حفظ عصمت
داعی ہوگی کہ جیسے اور آیات قرآنی کو انبیاء کی عصمت کیواسطی جو بدلائل
عقلیہ ونقلیہ ثابت ہی تاویل کرتی ہین اس آیت مین بہی تاویل کنتم کی ساتہ
احدی من التاویلات الخمسہ کی کرینگی پس گویا غرض اصلی علامہ طبرسی کی
نقل اقوال سنیان سی اس مقام پر یہی ہی کما لایخفی علی من لہ درک صائب
فی کنہیات المقاصد والمآرب قولہ تب بعض حضرات نی اپنا قدم دوسری راہ
پر اوٹہایا اقول اولا منکر بزرگی ثلاثہ تو کل شیعیان جہان ہین پس بعض کو قدم
دوسری راہ پر مارنی سے کوئی وجہ خیال مین نہین آتی جنہون نی اس
دوسری راہ پر قدم نہین مارا شاید وہ بزرگی ثلاثہ کی قائل ہوگئی تو وہ مثل آپکی
شیعہ گری سی نکل گئی اور داخل امنواثم کفروا کی ہوگئی اور اگر بزرگی کے
قائل نہین ہوئی تو سوائی اس دوسری راہ کی کوئی اور راہ چلی تو اوس راہ کو
ذکر کرکی پہلے اوسکا جواب آپکو دینا تہا تب دوسری راہ کی جواب پر آتی
لیکن بظاہر اوس راہ کا جواب آپ سے اپنی مکانسی باہر سمجہ کی اوسکا ذکر ہی
نکیا اور بالکلیہ جی چرا گئے اس اوکہڑی پہرمی باتونکا کچہ ٹہکانا ہی کہ پہلے
راہ کا کچہ ذکر ہے نہین دوسری راہ پر جہٹ سی اوچہل آپ تو ثانیا کس

عالم نے کس کتاب مین جواب استدلال سنیان باین آیہ مستنبے اور تحریف
قرآن کی کیا ہی اگر آپ سچے ہین تو پتہ اور نشان دیجیے جسقدر نقل فاضل سے
گزرا اسیقدر ہی کہ تفسیر آیۂ مین فرمایا ہی کہ مخاطب ائمہ طاہرین ہین اور اسکو بدلائل
عقلیہ ثابت کیا ہی اور سیمین اسکا ہی جو بعض اخبار مین ائمۃ بجای امۃ ہے
لیکن جواب مین استدلال سنیان کی باین آیہ بحسن وخوبی ثلثہ تحریف قرآنی کا
ذکر نہین کیا ہی بلکہ بہ تقریرات مختلفہ کفر ونفاق او رجہل ثلثہ کو اونہین کے
کتابونسے بوجہ اتم ثابت کرکے ثلثہ کو مصداق خطاب سے خارج کردیا ہی **قولہ**
چنانچہ بعضون نے فرمایا ہی **اقول** غلط ہی کسی نے علما مین سے جواب
سنیان مین یہ نہین فرمایا ہی بلکہ حدیث صادق علیہ السلام کہ بظاہر دلالت
کرتی ہے کہ بجای امۃ ائمۃ تہا گو تاویل پذیر ہو سے بجای خود نقل کیا ہے
نہ جواب سنیان مین **قولہ** اور اونہون نے اس جواب کو پسند نہین کیا **اقول**
اس جواب کو علما کیطرف نسبت دینا ہی غلط ہی پسند او رنا پسند کی کیا سعنے
بہلا جنہون نے اس جواب کو آپکے نزدیک ناپسند کیا ہی ذرا یہی تو بتلائیے کہ
انہون سے کیا بات ایسی کی ہی کہ جس سے حضرات ثلاثہ کی راہ سخن بند
ہوگئی اور اس آیہ کے تحت مین شامل ہو سکے **قولہ** سنا ذکر کرتے ہین **اقول** ہرگز ذکر جواب سنیان
بہ نسبت اس آیہ کی حدیقہ مین نہین ہے بلکہ بحث تغییر ونقصان قرآن کا
ذکر ہی کہ سیکڑون احادیث سنیہ اوپر تغییر اور تحریف او نقصان کی دلالت کرتی
ہین چنانچہ فاضل شوستری صاحب استقصا ایدہ اللہ وصاحب نزہتہ رحمہ اللہ
نے نقل کئی ہین اور کچہ احادیث مذہب شیعہ بہی اسپر دلالت کرتے ہین

پس حدیقۂ سلطانیہ مین مثل دیگر کتب کلامیہ کی تحقیق اور تنقیح اسکی کی ہی کہ مراد
تحریف اور نقصان سی کیا ہے اور کس قسم کی تحریف اور نقصان کا پایا
جانا ممکن اور کس کس قسم کا نہین ممکن ہی اس بحث کو جواب استدلال شیعیان
با آیۂ کنتم خیر امۃ سی کیا علاقہ آرہی اگر اس قسم کی تحریف کو مسلم کرلین تو ایک
جواب اور بہی شیعون کا علاوہ جوابات دیگر کے نکل آئیگا اور یہ امر دیگر ہی
اور جواب مین ذکر کرنا امر دیگر ہی **قولہ** فرمایا ہی کہ وجہ اول بعید ست
اقول اسی جگہ سی کذب آپکا ثابت ہو گیا اسلئی کہ جس احتمال کو علما ہوئے
بعید کہین گی اوسکو مقابل خصام کیون ذکر کرینگی **قولہ** ہمارے نزدیک
اقول توجیہ و عندیہ توجہ آپ کس کیفیت کی سوچی ہین جو آپکی خرافات اور
مزعبلات کیطرف کوئی نظر کری یہ آپکا پندار باطل ہی کہ خیر امتہ کا جواب ہی
تو ضرور ہی کہ شیعہ خیر امتہ کی قائل ہون بلکہ خیر امتہ کی ہم تصدیق کرکے
جواب دندان شکن آپکو دیچکے جب آپ ایمان ثلثہ کو ثابت کیجئیگا اور
نفاق سی اونکو بری کر دیجئیگا اور اون [illegible] باطل [illegible] منسوب [illegible]
داخل کر دیجئیگا اور بعد اسکی عالمیت اور [illegible] اشتمال کل [illegible] من [illegible]
من عمر حتی المخدرات فی الحجال سے کے ثابت کیجئیگا بعد اسکی [illegible] کا
لرضاء اللہ ہونا ثابت کر دیجئیگا تب ہم [illegible] امۃ [illegible] قرار
آپکی نصیحت کو کہ یا وہ انی لکما من الناصحین ہی قبول کرکے [illegible]
آپکی مرضی کی آہی راہ سی ثلثہ کو برا کہین گی [illegible]
مگر ہمکو معلوم نہین ہوتا کہ ان مراحل [illegible]

اور سطا عن ثلاثہ سی جمدہ برا ہو لیکن **قولہ** کنتم خیر امۃ صحیح ہی یا کنتم خیر ائمۃ **اقول**
جواب یہ ہی کہ خیر ائمۃ بہی صحیح ہو سکتا ہی اور خیر امۃ بہی صحیح ہی مگر خیر امۃ ثبت
معصوم ہی یعنی ائمۃ اطہار نہ امت مذمومہ یعنی ائمۃ یدعون الی النار **قولہ**
تو بندہ اوسوقت عرض کرتا **اقول** اولاً اس عرض سی کچہ غرض آپکی معلوم
نہین ہوتی کہ کیا ہی بالتصریح فرمایا ہوتا کہ سوای علی مرتضی کی موجود نہونا
دیگر ائمہ کا صدق کنتم خیر امۃ کو کیا ضرر پہنچاتا ہی تا آنکہ اوسکا جواب خدمت شریف
مین اصلاح عرض کیا جاتا کہ تمنای حصول ملاقات اہل قبور رہتی اور آپکی مایوسی کما یئس
الکفار من اصحاب القبور لا حاصل نہوتی ثانیاً ہم جو غور کرتی ہین تو بظاہر تین امر
خیال مین آتی ہین کہ ذہن شریف مین کہٹکتے ہونگی ایک یہ کہ مصداق آیۃ فقط
جناب امیر علیہ السلام نہین ہو سکتے اسلئی کہ صیغ جمع مانع حمل علی الواحد ہین دوسری
اور ائمہ علیہم السلام اوسوقت موجود نتہی اور توجہ خطاب طرف حاضرین کے
ہوتی ہی نہ طرف غائبین کی تیسری یہ کہ جب کل ائمۃ علیہم السلام موجود نہ تہے
تو بالفعل آمر بالمعروف اور ناہی عن المنکر کون تہا جیسا کہ آپ فرماتی ہین کہ کس
نی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا تہا ان تینون باتونکا جواب ثانی ہم سے
سن لیجیے لیکن امر اول پس اطلاق جمع کا اوپر واحد کی کلام عزیز مین غیر عزیز
ہی انا نحن نزلنا و نحن الوارثون یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء رب
ارجعون تعجب ہی کہ آیۃ لا یاتل اولو الفضل منکم ابوبکر مین اوسپر اطلاق جمع اوپر
واحد کی صحیح ہو جیسا کہ امام فخر رازی نی لکہا ہی او جناب امیر علیہ السلام پر اطلاق
کنتم او تامرون اور تنہون نہوسکی علاوہ اسکی حسنین علیہما السلام تو موجود تہے

اور اہل سنت مین اصحاب ظاہری سی ہی معدود تھی پہر اطلاق جمع کا کیا مانع
ہی خصوصاً اعتقاد شیعہ پر کہ صغیر و کبیر اہلبیت علیہم السلام فضل و کمال و علم سبھی مین
یکسان ہین اور اگر منتسبین باہلبیت بہی خصوصاً ویسی لوگ جو شمار رہتا اہل البیت
مین ہین تعداد اہل خطاب ہوین تو مصداق جمع کثرت بہم پہنچ جائیگا اما ثانیاً
پس اولاً بعض مخاطبین کا موجود ہونا واسطی توجہ خطاب کی کافی ہے ورنہ
جمیع خطابات قرآنی اور احادیث نبوی سوای حاضرین کی کسی پر جاری
نہوتی اور شاید اسی جہت سی حضرت مخاطب اپنی تئین مخاطب بخطاب اقیموا
الصلوٰۃ نہ سمجہکی تارک نماز ہوی ہین اور نماز کو تعبیر ساتہہ مین تو ڑیکی کرتی
ہین جیسا کہ بعض پرچای اخبار تہذیب الاخلاق مین نظر سی گزرا ثانیاً جسطرح کہ
بعض مفسرین نے کہا ہی کہ خطاب کنتم اگرچہ صحابہ کیطرف ہی مگر شامل کل امت
کو ہی اسیطرح ہم بہی کہتے ہین کہ خطاب بعض ائمہ کیطرف ہی مگر شامل کل ائمہ
کو ہی ثالثاً آپنی بجز میزان اور منشعب کی کچہ پڑہا نہین آپکو علم فصاحت و بلاغت
کی کیا خبر ہی اس علم کی ہی پیروی کرنا ضرور ہی تا کہ معلوم ہو کہ کبہی غائب کو حاضر
اور حاضر کو غائب اور مقر کو منکر اور منکر کو مقر اور عالم کو جاہل اور جاہل کو عالم قرار
دیتی ہین باعتبار آثار اور لوازم اور دلائل اور امارات کی کہ ہر مقام پر مختلف ہین
رابعاً ہم خدمت شریف مین معارضۃً عرض کرتی ہین کہ حدیث نجوم مین جیسا کہ
عنقریب آویگی آپکی زعم باطل مین کل اصحاب مراد ہین پس بنا بر اسکی کل صحابہ مقتدا
تہی اور ظاہر ہی کہ خطاب اقتدیتم اہتدیتم کا طرف مقتدیونکی ہے پس اگر مخاطب
مومنین حاضرین تہی تو وہ صحابہ تہی اور مقتدا تہی نہ مقتدی اور اگر غائبین سے تہے

تو توجہ خطاب طرف غائبین کی لازم آتی ہی فما ہو جوابکم فہو جوابنا لیکن تیسرا امر پس متنبے ہی اوپر اسکی کہ صیغ مضارع بمعنی حال ہین ولا نسلم ذلک بلکہ مضارع مشترک بین الحال والاستقبال ہی مگر محبت ثلاثہ مین آپ ایسا مستغرق ہین کہ شاید میزان ومنشعب بہی بہولی قولہ خیر امتہ صحیح ہی اقول مکرر کہا گیا کہ صحیح ہی مگر خیر امتہ ائمہ ابرار ہین نہ ائمہ اشرار مین الخ ہین قولہ جسکی آپ بہی تصدیق کرتے ہین اقول جسکی ہمنے تصدیق کی ہی باتفاق امت بیزاری اوس سی کفر ہی اور جسکی ہمنے تصدیق کی ہی بیزاری اوس سے عین ایمان ہی یا ایہا الذین آمنوا لا تتولوا قوما غضب اللہ علیہم اور مغضوب علیہم ہونا اونکا کہ جنکو تم مصداق آیہ سمجہتی ہو مغضبیت جناب فاطمہ بہی ایسا ظاہر ہی کہ عیان را چہ بیان قولہ اسکا کیا مطلب ہی اقول اسکا مطلب یہ ہی کہ انوار قرآن نے صاحبان بصیرت کی ہی موجب ہدایت ہین لیکن تم ایسی بی بصیرت کو نور سی کیا فائدہ ہی جب تم ٹٹولو گی تو ٹہری ہی کہیں معلوم ہوگے قولہ تمکو اپنی اجتہاد ہی کی قسم ہی اقول تمکو بہی اجتہاد ابو حنیفہ بلکہ معویہ اور اجتہاد عائشہ طائشہ ہی کی قسم ہی کہ آیا صحابہ کی نسبت اس قرآن مین ترید ون عرض الدنیا تریدون الحیوۃ الدنیا تسرون الیہم بالمودۃ ارضیتم بالحیوۃ الدنیا ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرہم لا یعقلون ما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ ویلعنہم اللاعنون والعنۃ اللہ علی الظالمین وغضب اللہ علیہم ولعنہم لکہا ہی کہ نہین اگر لکہا ہی تو اوسپر عمل کرو

اور اگر نہین ہی قرآن آیات قرآنی کو بہی بسنت عثمانی جلادو **قولہ** اگر اسمین خیر امتہ صحابہ کی بہ نسبت ہو **اقول** سو مرتبہ نہین کی ہزار مرتبہ کہینگے کہ کاذبین غادرین خائنین ائمتہ کما فی صحیح المسلم کے منسبت ہرگز خیر امتہ نہین سب ہے بلکہ ائمتہ یدعون الی النار ہی اور لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ ہی آپ چاہیے راہ ہدیت پر آئیے چاہیے راہ ضلالت پے جائیے **قولہ** اپنی مذہب مین لیجیے **اقول** بسم اللہ آئیے انتم کفرتم تو ہو چکا ہی اب پہر اسنوا ہو لیکن پہر ثم کفروا ثم ازدادو کفرا ہو جاوی آپکی بات کا کیا ٹہکانا ہی **قولہ** معلوم نہین **اقول** اب تو بخوبی معلوم ہو گیا جو جواب وہ دیتی ابتو کوئی تمنا آپکی دلین نہہ ہی ہوگی اب اگر کوئی تمنا ہو تو اوسکو بہی کہہ ڈالیے ہم آپکی خلشہای باطنی کی مٹانی کو موجود ہین حتی المقدور آپکی تسکین کی سے لئے بہت عرق ریزیان کرینگے لیکن آپکی خاطر عاطر دریا مقاطر کا میلان تو طرف سنت افغانان رامپور کی ہو چکا ہی آپ ہماری کب سنتی ہین مجبوری و ناچاری ہی کہ اس بیماری کی دوا نہین ہی ہزادوائی لیس لہ دوائی الا امام الوصال بمقاصد البال مطالب الرجال **قال المخاطب** **العمقام** ہدراہ **السبیل السلام** دوسری آیت فالذین هاجروا واخرجوا من دیارهم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا لاکفرن عنهم سیئاتهم ولادخلنهم جنات تجری من تحتها الانهار ثوابا من عند الله والله عنده حسن الثواب اس آیت مین اللہ جل شانہ مہاجرین کی تعریف کرتا ہی اور اونکی جنتی ہونیکی بشارت دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ جن لوگون نی میری پیچہے وطن اور گہر اور کنبہ اور قبیلہ کو چہوڑا اور خبر میری اوپر ایمان لانے سے تکلیفین ہوئین اور

جنکو میری راہ مین ایذائین دیگئین تو مین نے اپنی ایسی سچی ایمان لانیوالون اور
پکی مسلمانون سی بڑی مہربانی سی پیش آونگا اور اونکی محنتون اور مصیبتون اور
جان فشانیونکا اونکو اچھا بدلا دونگا اونکی گناہون سے درگزر کرونگا اونکے
بھول چوک کو نہ دیکھونگا بلکہ اونکی گناہونکو نیکیون سے بدل دونگا اور بہی پیچھے
بتلائی اونکو ایسے جنتون مین جگہہ دونگا جنکی نیچے نہرین بہتی ہین جہان اونکو
کچہ غم رہیگا نہ رنج نہ کوئی فکر اونکو ہمیشگی نہ انکا اور یہ ثواب اونکو اپنی طرف سے
دونگا اور اپنی فضل اور مہربانی سی اونکی اعمال سی بہت بڑہکر اونکو درجہ عطا
کرونگا اب ان آیتونکو دیکھکر مہاجرین کی فضیلت اور بزرگی پر خیال کرنا چاہی
کہ کس محبت اور پیار سی خدای عزوجل اونکا ذکر کرتا ہی اور اونکی مدایح اور مراتب
کا کس خوبی سی اظہار فرماتا ہی اور اونکی قطعی جنتی ہونیکا اقرار کرتا ہی اور اونکی
گناہون اور سیئات سی درگذر کرنیکا اور نیکیونسی بدل دینی کا وعدہ کرتا ہی اور
اونکے اعمال کی جزا مین جو کچہ دیگا وہ تو ایکطرف اپنی طرف سی براہ تفضلات
ثواب دینی کا بیان کس مہربانی سی فرماتا ہی پس اب ان آیتونکی دیکھنی والو نسے
ہم عرض کرتے ہین کہ جن مہاجرین کی نسبت خدانی یہ وعدی کئی ہین اور جنکی
بہشتی ہونیکا ذکر فرمایا ہی وہ کون تہی کیا وہ لوگ مہاجرین نہ تہی جنکا نام ابوبکر اور
عمر اور عثمان ہے اور کیا گہر بار چہوڑنی والو نمین وہ اشخاص نہ تہی جنکو شیعہ برا جانتی
ہین اور کیا یہ لوگ اس آیت سی مستثنے کردئی گئی ہین اور کیا یہ اشخاص لا کفرنّ
عنہم سیاتہم کی وعدہ سی خارج کردئی گئی ہین ائے بہائیو اس آیت کو پڑہکر اب
تم مہاجرین کی گناہونکی ڈہونڈہنے مین اوقات ضایع نکرو اور اونکی برائیونکی

ناسش مین اپنی عمر نہ گنواؤ اگر دو چار عیب اونکی تمہی ڈھونڈہ ہی لئی تو ہے
جبتک تم مہاجرین مین ہو سے انکار نکرو گی او جبتک تم اونکی ہجرت کا
اقرار کرتی رہو گی تمہاری عیب جوئی اور نکتہ چینی سے کچہ کام نہ آویگی اور اس سے
اونکی یقینی جنتی اور قطعی بہشتی ہونےمین کچہ ضرر نہوگا اسلئی کہ وہ خود فرماچکا ہی کہ
لاکفرن عنہم سیئاتہم کہ مین اونکی گناہونسی درگذر کرونگا اور ضرور ضرور اونکو جنت
مین داخل کرونگا اسلئے کہ وہ میری سبب سے گہرون سی نکالی گئی میری بدولت
رنجون اور مصیبتون مین گرفتار ہوئی اپنے دوستون کو چہوڑکر میری دوست کی
ساتہہ ہوئی اپنی محبوبون سے جدا ہوکر میری محبوب کی شریک ہوئی پس اونکا
ہجرت ہی کرنا ایک ایسا عمل ہی کہ ہزار اعمال اور لاکہ عبادت اور کروڑ نیکیون
سی بہتر ہی یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ
السلام یہ آیت بہی مثل آیات دیگر فضیلت مومنین موقنین پر دلالت
کرتی ہی مثل علی ابن ابیطالبؑ و جعفر بن ابیطالبؓ و حمزہؓ و عبیدہؓ کہ مستجمع صفات
مذکورہ فی الآیۃ خصوصًا قاتلوا و قتلوا کی ہین نہ ثلاثہ فارین من الزحف جنکی حق مین
فقد باء بغضب من اللہ و ماواہ جہنم و بئس المصیر ہی آیکی بڑہی متعصب
مفسر بیضاوی صاحب تحت اس آیۃ الذین ہاجروا کی فرماتی ہین المعنی فالذین ہاجروا
الشرک و الاوطان و العشائر للدین یعنی جن لوگون نی چہوڑا شرک کو اور
وطنون کو اور قوم قبیلہ کو واسطی دین کی انتہے شیعہ قاطبۃً اسکی قائل ہین کہ اکثر
حضرات ثلثہ نی شرک باطنی کو مرتے دم تک نہین چہوڑا اور ہمیشہ شائقین
اور راغبین فی النبوۃ رہے تہے بلکہ بعضی صاحب بسبب تنگ ظرفی سے

بعض اوقات زبان سی اوسکا اظہار ہی کردیتی تہی چنانچہ صلح حدیبیہ مین حضرت
عمرؓ نی خود اپنی زبان صداقت بیان سی اظہار کردیا کہ جیسا کہ آج مجکو شک نبوت
مین ہوا ایسا کبہی نہین ہوا پس ایسے لوگون کا ترک کرنا شرک ظاہری کا
اور ترک وطن اور ترک عشایر لالہ نہ للدین تہا بلکہ محض بغرض حصول جیفۂ دنیا
تہا و قدمر و یا تی **قولہ** مہاجرین کی تعریف کرتا ہی **اقول** مومنین مہاجرین
کی تعریف کرتا ہی یا منافقین اور مرتدین کی تعریف کرتا ہی صدر آیہ مین تو
خطاب طرف مومنین ہی کی ہے چنانچہ جناب باری فرماتا ہی انی لا اضیع
عمل عامل منکم یعنی ای مومنین تم مین سی کسی عامل کی عمل کو مین ضایع
نکرونگا قال البیضاوی فالذین ہاجروا الخ تفصیل للاعمال العمال وما اعد لہم
من الثواب یعنی فالذین ہاجروا تفصیل ہی واسطی عمل عمل کنندگان کے اور
اوس ثواب کی جو واسطی اونکی مہیا ہوا ہی انتہی پس جب یہ تفصیل اعمال مومنین
مین ہی تو منافقین اور مرتدین کو اس آیت سی کیا علاقہ ہا **قولہ** فرماتا ہے کہ
جن لوگون نی میری بیچہی **اقول** یہ عبارت بہ حیثیت کذائی نہ اسکو ہم ترجمہ کہہ
سکتے ہین نہ تفسیر پس بجز افتری علی اللہ کی کیا کہین ترجمہ ہونا ظاہر ہی اسلیے
کہ الفاظ بہی ہوئی ہین اور جو مطبوع خاطر عاطر نہتی وہ گہٹی بہی ہین جیسے قاتلوا
اور قتلوا کا ذکر ہی اوڑا دیا ہی فقط اس ڈر سی کہ شیعہ پوچہینگی کہ اصحاب ثلاثہ
کس لڑائی مین مصداق قاتلوا ہوئی کس معرکہ مین دست لات وعزی کے
پرست مین ہتیار پکڑا کس کافر کو مارا کسے ایک کا نام تو بتلا دیجیئی جس لڑائی مین
گئی بہاگ کہڑی ہوئی اسی کا نام قاتلوا ہی اور یہ بہی پوچہینگی کہ مصداق قتلوا کہان

ہوی کسے معرکہ مین یا گہر کی بوسہ لے ہین اور تفسیر بالفاظ متناسبہ ہوتی ہی نہ بی جوڑ
جیساکہ حضرت مخاطب فرماتی ہین بی پوچہی بتلائی اس لفظ بی پوچہی بتلای کو تمکو
کسی لفظ سی علاقہ نہین معلوم ہوتا ہی حضرت مخاطب کو ذرا بہی خوف خدا نہین ہے
کہ خود الفاظ مہملہ تصنیف فرماتی ہین اور کہتی ہین کہ خدا فرماتا ہی ومن اظلم ممن
افتری علی اللہ کذبا **قولہ** سیری پیچہے اپنی وطن کو الی قولہ چہوڑا **اقول**
نہ وہ لوگ جنہون نی طلب جیفۂ دنیا کی پیچہے اپنی وطن کو چہوڑا **قولہ** میری اوپر
ایمان لانے سی تکلیفین پہونچین **اقول** نہ وہ لوگ کہ جنکو طلب دنیا مین تکلیفین
پہنچین **قولہ** ایسے سچی ایمان لانیوالون اور پکی مسلمانون سی **اقول** نہ جہوٹے
ایمان لانیوالون اور نہ کچی مسلمانون سی کیا فہم وشعور حضرت مخاطب ہی کہ جن باتونکو
شیعہ بدلیل ثابت کرتی ہین لاعن شعور خود اوسکا اقرار فرماتی ہین مشہور ہے
کہ بہیڑی خود بہیڑیی کی پاس جاتی ہی اب صاف صاف ہی سمجہی کہ جو لوگ
کچی مسلمان اور جہوٹی ایمان لانیوالی اور بطلب دنیا وطن کو چہوڑنیوالی تہی اور حقیقت
مین شرک کو نہ چہوڑا اور کوئی کام اونکا دین کیواسطی نہ تہا بلکہ دنیا کیواسطی تہا ایسے
لوگ ہرگز مصداق اس آیت کی نہین ہین اور وہ حضرات ثلاثہ آپکی ہین کہ جنکو قیود سے اپنی
اس آیہ کی خارج کردیا **قولہ** کیا وہ لوگ مہاجرین نہ تہی **اقول** اگر مراد مہاجرین
سی مہاجرین شرک ورمہاجرین اوطان للدین ہین جیساکہ بیضاوی صاحب نی فرمایا
تو ہرگز جنکا آپ نام لیتی ہین وہ مہاجرین نہ تہی اور جو اسکا دعوی کری کہ وہ ایسے
مہاجرین تہی اوسپر واجب ہی کہ بدلیل ثابت کری ورنہ اصل کل حوادث مین عدم ہی
قولہ کیا وہ لوگ اس آیت سی مستثنے کردیئے گئی **اقول** کچہ حاجت باستثنا

نہین ہی اسلئے کہ استثنا متصل مین دخل ہونا مستثنےٰ کا مستثنےٰ منہ مین شرط ہی
اور جب خود قیود آیہ نی اونکو خارج کردیا تو محل استثنا باقی نرہا باقی رہا استثنا منقطع
مثل جاءالقوم الا حمار اًبلیس اگر لدہا بہ تبعیت قوم مع القوم ہوگیا تو کبہی شرف قوم آہ
حاصل نہوگا پہر استثنا کی کیا حاجت ہی و نعم ما قیل سے خر عیسےٰ اگر بمکہ رود + چون بیاید
ہنوز خر باشد، وعلی التنزل سب مقامات پر دلیل عقل و نقل مستغنی عن الاستثنا ہو جاتی
ہی اور حاجت باستثنا نہین رہتی ہی جیسے اِنَّ اللہ علیٰ کل شیٔ قدیر پس عقل حکم کرتے
ہی کہ اگر شئے کو عام لین تو شریک الباری اور جہل الباری اور عجز الباری کل شی
سی مستثنےٰ ہی گو حرف استثنا نہین ہی نہین سے اسیطرح منافقین اور مرتدین
بدلیل عقل مستثنےٰ ہین اور کوئی حاجت استثنا کی نہین ہی قولہ جبتک تم اونکی ہجرت
کا اقرار اقول شیعون کو ہرگز ثلاثہ کی ہجرت معتبرہ فی الشرع کا اقرار نہین ہی اور اول
صفحہ صحیح بخاری مین موجود ہی کہ ہجرت وہی معتبر ہی جو بصدق نیت ہو چنانچہ بخاری
نی خود حضرت خلیفہ ثانی سی روایت کی ہی کہ جناب رسولخدا نی فرمایا کہ انما الاعمال
بالنیات وانما لکل امرء ما نوی فمن کان ہجرتہ الی دنیا یصیبہا او الی
امرءۃ ینکحہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ یعنے نہین ہین اعمال
مگر ساتہہ نیت کی اور نہین ہی واسطے ہر شخص کی مگر وہ چیز کہ جسکی نیت کی ہی پس
جس شخص نے کہ ہجرت کی طرف دنیا کی کہ پہنچے اوسکو یا ہجرت کی بہ رغبت طرف
زنکی کہ نکاح کری اوس سے پس ہجرت اوسکی طرف اوسی چیز کی ہی جسکی طرف
ہجرت کی انتہی قولہ مین اونکی گناہون سے درگذرا اقول یہ وعدہ اون مومنین
سی ہی جو متصف ان صفات سے ہین جو آیہ شریفہ مین مذکور ہین نہ منافقین اور مرتدین

اور نہ اصحاب ثلثہ سے کہ سرگروہ اونکے ہین حاصل یہ ہے کہ اگر فقط بظاہر سمجھی بہ اسم
مہاجر و انصار ہونا مفید حصول جنت ہوتا تو جناب باری اسیقدر فرماتا کہ کل من سمے
مہاجراً او انصاراً لاکفرن عنہم سیئاتہم پہر اس تطویل کی کیا حاجت تہی کہ اخرجوا
من دیارہم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا بلکہ چاہئے تہا کہ تنصیص تعمیم کرجاتی
تا کہ مقام اشتباہ نرہتا اور یون فرماتا کہ سواء قاتلوا وقتلوا وفروا من الزحف او
ناقضوا اولم ترتدوا لاکفرن عنہم سیئاتہم وکیجی مزید توضیح فی الآیۃ الثالثۃ قال المخاطب
المقام ہداہ اسد سبل السلام تیسری آیت والسابقون الاولون من
المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا
عنہ واعد لہم جنت تجری تحتہا الانہار خالدین
فیہا ابداً — اس آیت مین اللہ جلشانہ مہاجرین اور انصار کی
نسبت اپنی رضامندی ظاہر فرماتا ہے اور اونکو اور اونکی پیروی کرنیوالونکو جنت
کی خوشخبری پہنچاتا ہے ہمارے نزدیک اگر کوئی شخص اس آیت پر ذرا بھی غور کرے
اور اوسکی مطلب کو سوچے تو وہ ہرگز صحابہ کبار اور مہاجرین و انصار کی نسبت سوا اونکی
فضیلت اور بزرگی کی دوسرا اعتقاد نرکہی اس لئے کہ جب اونکی شان مین خدا جلشانہ
فرماتا ہے کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کہ مین اونسے راضی اور وہ مجہسے راضی اور اونکی حق مین اللہ
تبارک وتعالی ارشاد کرے کہ اعداد جنات کئے تیار کرکہی ہین اونکی واسطے جنتین آراستہ کرکہی ہین
اونکی واسطے تو پہر کون ہے کہ اونکی فضیلت کا قائل نہووی پس شیعیان پاک کو صرف اسقدر
غور کرنا چاہیے کہ مہاجرین اور انصار مین صحابہ کبار جن سے وہ عداوت رکہتے
ہین داخل ہین یا نہین اگر ہین تو پہر اونکی جنتی ہونے مین کیا شک ہے اور اگر نہین ہین تو

یہ خطاب خدا کا کس ہی سے ہے اپنی بہائیو ذرا سوچو کہ قرآن مجید پر ایمان اسی کا نام ہی
کہ جنکی حق مین اللہ اپنی رضامندی ظاہر کری اوسنے تم ناراض ہو اور جنکی جنتی ہونی
کی خدا خبر دی اونکو تم مسلمان ہی نہ سمجھو اور اگر اس آیت پر بہی کوئی ایمان نلاوی
اور یہ شبہ کری کہ اسمین خلفای ثلاثہ کی نام تو مذکور ہی نہین ہین اس سے
اونکی فضیلت کا انکار مستلزم انکار آیت نہین ہی تو اوسکے شبہ کو دور کرنیکی
لئی ہم امام باقر علیہ السلام کی شہادت پیش کرتی ہین اور جسطرح پر اونہون نی خلفاء
ثلاثہ کو داخل حکم اس آیت کی بیان کیا ہی اوسکو ہم بیان کرتی ہین اوسکو ذرا دل
سی سنو اور اپنی مذہب کی کتاب سی اوسکی سند لو وہو ہذہ صاحب الفصول سنے
امام باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایک روز حضرت امام باقر علیہ السلام
کا گذر ایک جماعت پر ہوا جو کہ خلفاء ثلاثہ کی عیب جوئی کر رہی تہی آپنے پوچھا کہ
مجھی بتلاؤ کہ تم اون مہاجرین مین سے ہو کہ جو خدا کی لئی گہر سی نکالی گئی اور خدا کی
لئی اونکا مال لوٹا گیا اور جنہون نی خدا اور رسول کی مدد کی اونہون نی کہا کہ نہین ہم
اونمین سی نہین ہین تب آپنی پوچھا کہ پہر کیا تم اون لوگون مین سی ہو کہ جنہون نی
دار ہجرت اور دار ایمان مین گہر بنایا تہا اور مہاجرین کو آرام دیا تہا اونہون سنے
کہا کہ نہین تب آپنی کہا کہ خود تم بیزار ہوئی اور نہین چاہتے کہ دونو فریق مین سے
ہو اور مین اسبات کی گواہی دیتا ہون کہ تم اونمین سی بہی نہین ہو جنکی نسبت
خداوند تعالی فرماتا ہی کہ جو لوگ بعد ان مہاجرین اور انصار کی آوینگی وہ ایسی
مومن ہونگی کہ یہ دعا کیا کرینگی کہ الٰہی ہماری اگلی بہائیونکی جو ہم سی ایمان مین سبقت
لیگئی ہین مغفرت کر اور ہماری دلونمین مسلمانون کیطرف سی کینہ مت رکہ بیشک تو

نہی کرنیوالا مہربان ہی آی بہائیو تم اپنی اونکو امامیہ کہتی ہو اور ائمہ کرام کی اقوال کو
کم از آیات نہین سمجہتے مگر نہین معلوم کہ اون اقوال کو جو صحابہ کی فضائل مین ہین
کیون نہین مانتی اور کیون اپنی اماموں کی پیروی نہین کرتی اور کیون اونکو صحابہ کی
فضائل بیان کرنیمین جہوٹا جانتی ہو غرضکہ اس حدیث سی امام باقر علیہ السلام
کی ثابت ہوا کہ اونکی نزدیک خلفاء ثلاثہ اس آیت کی حکم مین داخل ہین اور جو
وعدی جنت وغیرہ کی خدانی مہاجرین اور انصار سی کئی اونمین وہ شریک ہین
اور یہ بہی ظاہر ہوا کہ جو لوگ اونکی عیب جوئی کرتی تہی اونسی حضرت امام موصوف
بیزار تہی اور اونکو اسلام اور ایمان سی خارج سمجہتے تہی پس سوای تقیہ کی دوسرا کوئی
جواب ہو ہی نہین سکتا ہی لیکن نہین معلوم کہ کہانتک تقیہ کا عذر کیا کرینگی اور کتیک
تقیہ کو ڈہال بنای رہینگی افسوس جب خدا صاف صاف مہاجرین اور انصار کی
تعریف کری اور ائمہ علیہم السلام خلفاء ثلاثہ کی صاف فضیلت بیان کرین اور پہر بہی
حضرات شیعہ قائل نہون اب معلوم نہین کہ مہاجرین اور انصار کی فضیلت کی
لئی کیسی دلیل چاہتی ہین **بقول المتمسک بولایة علی بن ابیطالب علیہ**
السلام یہ آیہ بہی مثل آیہ سابق کی فضیلت مومنین موقنین مین ہی نہ منافقین و مجرمین
مین خواہ مہاجرین ہون خواہ انصار اسلئی کہ مراد سابقون سی یا سبقت فی الایمان ہی اور
آپکے حضرات ثلثہ کی ایمان ہی مین کلام ہی سابق اور لاحق ہونیکو کون پوچہتا ہی
یا سبقت فی الخیرات والطاعات مراد ہی جیسا کہ فرمایا ہی فاستبقوا الخیرات
وسابقوا الی المغفرة اور اوسمین بہی ایمان شرط ہی اسلئی کہ اعمال کا اعتبار
بسبب نیت ہین اور صدق نیت اور اتقا کہ انما یتقبل اللہ من المتقین

ہی ثابت ہی علاوہ اسکی ہی اور خاتمہ بہی بالخیر ہونا بعد ان سب کی ہی اور حضرت
ثلثہ کا نہ ایمان ہی مسلم ہی نہ سبق نیت نہ سبقت کرنا عبادت مین اسیون پر کہ
جنکی ایک ضرب بہتر از عبادت ثقلین تہی اور نہ خاتمہ بالخیر ہونا اونکا مسلم ہی سبقت
الی الجنۃ مراد ہی جیسا کہ بعض حواشی بیضاوی مین ہی اور اس سبقت کی الی سبقت
فی کل الامور لازم ہی پس جن لوگونکی سبقت فی بعض الامور بہی مسلم نہین ہی تو اونکی
فی کل الامور کیونکر مسلم ہوگی یا سبقت فی الہجرۃ مراد ہی تو اسمین بہی وہی ایمان شرط
ہی اور کافر اور منافق کی ہجرت مفید نہین چنانچہ طبقات مین لکہا ہی کہ عبد اللہ بن
اریقطہ دیلمی کہ ایک کافر تہا وقت ہجرت دلیل رسول اللہ تہا اور وہ بہی مثل ابوبکر
کی ہمرشانہی راہ ہمراہ تہا گو اوسکا کفر ظاہری اور دوسرا کفر باطنی رکہتا تہا فتح
ہو کر جو کافر دلیل رسول اللہ تہا اوسکی حلیہ نام و نسب مین کسیقدر اختلاف ہے
شاہ عبد الحق دہلوی جذب القلوب مین فرماتی ہین بعد از ان شخصی را از بنی دیل
کہ نام او رقیط بود و در کار ہدایت و بدرقگی ماہر و بامانت و حفظ اسرار مشہور بود اجیر
گرفتند تا بعد از سہ روز ہر دو اشتر را بجبل ثور حاضر آورد و این رقیط ہم در دین کفار بود
انتہی و قریب منہ ما فی صحیح البخاری و استاجر رسول اللہ رجلا من بنی دیل ہادیا
وہو علی دین کفار انتہی ایضا علاوہ اسکی سابق مین بیان ہوا کہ کل اعمال مین
صدق نیت شرط ہی چنانچہ بالخصوص ہجرت مین حدیث صحیح بخاری سی
گزرا کہ فمن کان ہجرتہ الی دنیا یصیبہا او الی امرأۃ ینکحہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ بلکہ بیضاوی
سی بیان ہوا کہ معنے ہجرت مین ہجرت من الشرک بہی ماخوذ ہی بلکہ حدیث مشکوٰۃ
سی ثابت ہوتا ہی کہ ہجرت از جملہ مناہی خدا بہی ماخوذ ہی چنانچہ جناب رسول خدا نے

منقول ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ مسلم وہ ہی کہ سالم رہین مسلمین ہاتھہ اوسکی سی اور زبان اوسکی سی اور مہاجر وہ ہین کہ ترک کرین مناہی خدا کو انتہی پس صاف اس سی ثابت ہوا کہ فقط ترک وطن کرنا نعوذ باللہ للدنیا صدق مہاجر کی لئی کافی نہین ہے اور جب ان مضمون کی راہ سی جو آیکی مفسرین اور محدثین بیان کرتے ہین صدق مہاجرین آیکی ثلاثہ پر مسلم نہو تو سابق اور لاحق ہونا فی الہاجرت کب مسلم ہوگا علاوہ اس سب کی آیکی مفسرین مین باہم خود اختلاف عظیم ہی کہ مصداق سابقین اولین من المہاجرین کون لوگ ہین بعضون نی کہا ہی کہ وہ لوگ مراد ہین جنھون نی قبلتین کیطرف نماز پڑہی اور ظاہر ہی کہ مراد نماز سی وہ نماز نہین کہ جسکی حق مین یراؤن الناس ہی بعضون نی کہا ہی کہ اہل بدر مراد ہین اور بدیہی ہی کہ اہل بدر مین قابل تعریف وہی ہین جو مصداق تریدون عرض الدنیا نہین ہین بعضون نی کہا ہی کہ اہل حدیبیہ مراد ہین اور یہ بھی ظاہر ہی کہ اہل حدیبیہ مین سی جنکو شک نبوت جناب رسول خدا مین واقع ہوا وہ قابل تعریف نہین ہین بعضون نی کہا کہ ہجرت سابقہ اولی وہ ہی جو بنی ہاشم نی مکہ مین اپنی گہر سے طرف شعب ابیطالب کے اور اہل تواریخ متفق ہین کہ اس ہجرت مین کفار بھی بحمیت جاہلیت شریک تھی اور مدح نہین ہوسکتی ہی مگر مومنین کی اور بعضون نی کہا ہی کہ ہجرت سابقہ اولیہ وہ ہی جو طرف حبشہ کی بعیت حضرت جعفر طیار واقع ہوئی اور باتفاق اہل تواریخ آیکی سابق و لاحق اسمین نہ تھی پس ایسے آیۂ مختلف فیہا کو نص قطعی اور پر حسن و خوبی حضرات ثلاثہ کی سمجھنا بجز خوش فہمی مخاطب کی کس چیز پر محمول ہوسکتا ہی قولہ پس شیخین پاک کو صرف مقدبنو ر کرنا چاہیے

اقول شیعیان پاک اعتقاد کی نزدیک یہ امر نظری نہین ہی کہ حاجت غور و فکر رکہتا ہو بلکہ مثل آفتاب نصف النہار روشن و آشکار ہی کہ جن منافقون سے ہم عداوت رکہتی ہین اونکی سایہ کو بہی برای نام سر مو دخلت اس آیہ مین نہین ہے حتی یلج الجمل فی سم الخیاط قولہ داخل ہین یا نہین اقول نہین نہین نہین اہلحق کہ جنت مقام مومنین ہی نہ جای منافقین فان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار قولہ اگر نہین ہین تو یہ خطاب خدا کا کسکی طرف ہے اقول کیا خوب سوای ثلاثہ کی کوئی دنیا مین قابل خطاب نہ تہا اس چونچی سی آپکے یہی ثابت ہوتا ہی کہ آپکی پندار باطل مین انحصار مہاجرین فقط حضرات ثلاثہ ہی مین ہوگیا ہی سوای انکے اور کوئی مہاجر نہ تہا نہ علی بن ابیطالب علیہ السلام نی جو حقیقۃً اول مہاجرین مین تہی ہجرت کی تہی نہ حضرت جعفر طیار نی ہجرت کی تہی نہ حضرت حمزہ نی ہجرت کی تہی نہ عبیدہ نی نہ آوکی اتباع نی مثل ابوذر و عمار یاسر و غیرہم یہ کوئی مہاجر نہ تہے اور اہل قبلتین نہتی اور اہل بدر نہتی بلکہ جو کچہ تہی فقط ثلثہ ہی تہی لقد حق القول حب الشئی یعمی و یصم وانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور قولہ اونسی تم ناراض ہوا اقول جنسے خدا نی اپنی رضامندی ظاہر کی ہم اونسی ناراض نہین ہین بلکہ ناراض فقط اونہین لوگون سی ہین جنکو خدا نی لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذاباً مہینا کہا ہی تمام اسکا یہی کہ ہم بہی مثل تمہاری پوچہین کہ کن مومنون کی حق مین خدا نی یہ فرمایا ہی ثلثہ سی بڑہکر کسنے پیغمبر کو اور اہلبیت پیغمبر کو اذیت دی تہی سب جسکے حق مین یہ آیہ نازل ہوا قولہ اس آیت پر

بھی کوئی ایمان نہ لاوی اقول اس آیت پر بخوبی ہم ایمان لائی ہین مگر ایسا
ایمان پر مثل آپکی نہین ایمان لائی ہین آمنا باللہ وکفرنا بالجبت والطاغوت قولہ یہ شبہ کرنی اقول یہ شبہ
کیسا یہ امر تو یقینی ہی کہ ثلاثہ کی نام آیت مین نہین ہین اہل بصیرت تو ہرگز
نہ کہینگی کہ ثلثہ کی نام آیت مین ہین آپکو شاید ٹٹولنی سی ملجاتی ہون لیکن
حقیقت یہ ہی کہ آپکو بھی باوجود ٹٹولنی کی نملی ورنہ آیت قطعی چھوڑکر روایت
مزخرف کیطرف کیون دوڑتے کہ تصدیق اوسکی آجتک کسی شیعہ نی نہین کی
اور نہ خود آپ سے تصدیق کرنا اوسکا عبارت شیعہ سی ثابت ہوسکا قولہ مستلزم
انکار آیت نہین اقول حقیقت مین یہی ہی کہ مستلزم انکار آیت نہین ہی غایۃ الامر
یہ ہی کہ مستلزم انکار ایک روایت بی سروپا کا ہوگا پھر معلوم نہین کہ کس پہوٹی نہر
سی نکلا کہ کوئی آیت پر ایمان نہ لاوی حقیقت مین تم ایمان آیت کا نہین لائی
کہ جنکی حق مین آیت تھی اونکا ذکر ہی نہین کیا منافقین پر اوسکو محمول کرلیا قولہ
صاحب الفصول نی امام باقر سی روایت کی ہی اقول ہم نہ فصول کو جانین نہ
صاحب الفصول کو جانین کہ کون صاحب ہین آیا کوئی شخص معقول ہین یا کوئی
بوالفضول ہین کتاب غیر مشہور کی توثیق کلام علماء سی لازم تھی تا مثل محاج السالکین
کہ ساختہ شاہ عبدالعزیز دہلوی ہی نہوتی اور بعد اسکی ضرور تھا اسکا ثابت کرنا
کہ صاحب کتاب مصدق روایت ہی کیون نہین جائز ہی کہ اس روایت کو اہلسنت
سی نقل کیا ہو اور مصدق اوسکا نہو آپکا حال یہ ہی کہ صاحب مجمع البیان کہ ناقل
اقوال مختلفہ مفسرین اہل سنت ہوتی ہین آپ اونکو قایل اور مصدق سمجھتی ہین پھر
ایسی اوٹی سمجھ والونکا کیا اعتبار ہی پس جب آپ اولا ثبوت اعتبار کتاب دینگی اور

ثانیاً ثبوت تصدیق صاحب کتاب ہی دیکھی تو ہم جواب اوسکا یون دینگے
کہ چونکہ مخالف سیکڑون احادیث و آیات کی ہی جو مذمت ثلاثہ پر دلالت کرتی ہیں
اور مخالف مجمع علیہ امامیہ کی اور موافق مذہب عامہ کی ہی ضروری ہی کہ محمول
بر تقیہ ہوی خصوصاً بنظر اسکی کہ لفظ خاضعوا دلالت کرتی ہی اوپر اسکی کہ وہ جماعت
جملہ شیعیان مین سی نہ تھی اسلیئی کہ شیعونکو درباب ثلثہ خوض اور غور کیا جاتا
ہی حضرت ثلثہ کا بی بہرہ ہونا دین و ایمان ہی تو اونکی اجماعیات اور اتفاقیات
اور ضروریات مذہب سی ہی ایسے امر مذہبی مین اونکو احتیاج خوض و غور کیا
ہی بلکہ اگر بنظر تامل دیکھیئے تو آخر حدیث بی سر و پا بھی اسی پر دلالت کرتا ہی
اسلیئی کہ نہ مصداق ہونا آیہ ربنا اغفر لنا ولاخواننا کا مخصوص نہین ہو گو نکی
واسطی ہی جو ثلاثہ کو اخوان مومنین مین سی سمجھتے ہین اور پہر اونکی معائب بھی
بیان کرتی ہین جیسے حدیث قرطاس اور حدیث فدک اور حدیث شک فی
النبوۃ در حدیبیہ اور امثال اسکی کہ صاف صاف دلالت اوپر کفر و نفاق حضرات
ثلاثہ کی کرتی ہین لیکن وہ فرقہ جو اونکو اخوان مومنین سی نہین سمجھتا بلکہ اخوان
الشیاطین جانتا ہی وہ ہرگز مصداق آیہ ربنا اغفر لنا ولاخواننا کا نہین ہو سکتا ہے
اسواسطی کہ وہ اپنی اخوان مومنین کی حق مین تو البتہ دعا کرتی ہین کو اخوان الشیاطین
کیواسطی نکرین بلکہ بد دعا کرین کہ خداوندا اونکو اپنے رحمت واسعہ سی دور رکھہ
یہی معنی ہین تبری کی جسکو اہل سنت بہ سب و شتم تعبیر کرتی ہین مخفی نرہے
کہ اگر مراد مخاطب کی کتاب الفصول سی فصول مہمہ ہی تو وہ کتاب اہلسنت کی
مذہب کی ہی اور ابن صباغ مالکی کی ہے شیعون سے اوس سے کچھ

وسط نہین اسنے علماء سی اہلسنت نی اپنی صحاح اعتقاد مین سیکڑون ہزارون افترات
جناب رسول خدا پر کئی ہین اگر ایک افترا امام محمد باقر علیہ السلام پر بھی ہو تو جاے
تعجب نہین ہی قولہ تم اپنی آپکو امامیہ کہتی ہو اقول فقط ہم اپنی آپ اور تمہاری
ان ائمہ امامیہ نہین کہتے بلکہ تم بھی ہمکو امامیہ کہتی ہو اور اپنی آپکو اہلسنت معاویہ
کہتی ہو قولہ اور ائمہ کی اقوال کو کم از آیات اقول بلکہ بیش از آیات الہی
کہ بصحف اطہر مصحف صامت کی مفسر ہین اور وہ جو فرماتی ہین بیشک و شبہ
مراد خدا کلام خدا سی وہی ہی و لن یفترقا حتی یردا علی الحوض قولہ کہ
نہین معلوم کہ ان اقوال کو اقول اگر نہین معلوم تو ہم تمکو تلادیتی ہین وجہ اسکی
یہ ہی کہ ایسے اقوال مثل ابوال کو کلام ائمہ نہین سمجھتے بلکہ یہ سمجھتی ہین کہ جیسا
سنیون نی جناب رسول خدا پر بلکہ خدا پر افترآت کئی ہین ویسا ہی اماموں پر بھی
افترآت کئی ہین قولہ جھوٹا جانتی ہو اقول ہرگز اماموں کو جھوٹا نہین جانتے
بلکہ جھوٹا جاننی والی پر تین حرف کہتی ہین آری حضرات اہلسنت کو سلفا عن
خلف جھوٹا جانتی ہین کہ تابع کاذبین غادرین خائنین آثمین کی ہین علی ما فی
صحیح المسلم قولہ اس حدیث سی امام محمد باقر علیہ السلام کی ثابت ہوا اقول کلام
اس حدیث مین سند ابھی ہی اور متنا بھی ہی اور دلالۃ بھی ہی ایسے حدیث
قابل حجت نہین ہوسکتی خصوصا اسوقت مین کہ قائل اوسکا کوئی سنی ہو قولہ
پس سوای تقیہ کی اور تو کوئی دوسرا جواب ہو ہی نہین سکتا اقول جب آپکو
معلوم تہا کہ جواب بہ تقیہ ہوسکتا ہی تو پہر یہ بات کسطرف کی سونہہ سی نکلی تہی
کہ نہین معلوم ان اقوال کو جو صحابہ کی فضائل مین ہین کیون نہین مانتی استی

قولہ کہانتک تقیہ کا عذر کیا کرینگے اقول جہانتک کہ صحیح بخاری سی آپ
التقیۃ الی یوم القیامۃ کو نکال کرنہ جلا وینگے قولہ تقیہ کو ڈہال بنا ہی رہینگے
اقول یہ ڈہال خدا نی الا ان تتقوا منہم تقاۃ او تقیۃ سی بنائی ہی
اور شیعونکی ہاتہ مین یہ ڈہال اور شمشیر تبرا الی یوم القیامۃ دی ہی اسی سبب
سی ہمیشہ شیعونکی وار چل جاتی ہین اور مخالفین کی اعلی سی اسفل تک پہنچ جاتی
ہین قال المخاطب المقام ہرا انہ سبل السلام حضرات شیعہ بعض مرتبہ
یہ شبہ بیان کرتی ہین کہ اللہ جلشانہ نی اون مہاجرین اور انصار کے
تعریف کی ہی جنہون سے خاص خدا کی لئی ہجرت اور نصرت کی تہی نہ اونکی
جنہون نی دنیا کی طمع سے ہجرت اور نصرت کی تہی اس شبہ کو ہم تین طرح
سی رد کرتی ہین اول یہ کہ جب مہاجرین نی ہجرت کی اور انصار نی نصرت
کی اوسوقت دنیا اور دولت کہان تہی جسکے طمع ہوئی ہو جب مہاجرین نی مکہ
سی ہجرت کی تب کیا مدینہ مین سے کسی خزانہ کی نکلنی کی خبر اونکو ملی تہی جسکی لوٹنی
کی طمع لگی ہوئی ہو یا جب انصار نی مہاجرین کی خاطر کی اور اونکو اپنی گہر ٹہرایا تو
کیا مہاجرین کچہ بہت سا مال اپنی ہمراہ لیکر گئی تہے جسکی چہین لینی اور لوٹ
لینی کی نیت سی اونہون نی اونکے مدد کی ہو اگر مہاجرین نی خدا کے
لئی ہجرت اور انصار نی اللہ کیواسطی نصرت نہین کی تو پہر اونکی ہجرت اور
نصرت کا کیا سبب تہا دوسری اگر تمام مہاجرین اور انصار نی ہجرت اور نصرت
دنیا کی طمع پر کی تہی تو مطلقا مہاجرین اور انصار کی تعریف کرنا معاذ اللہ
فضول لغو کلام ہوا جاتا ہی تیسری آیت جب کسی نی خدا کی لئی ہجرت اور نصرت

نہین کی تو خدا انکی شان مین والسابقون الاولون من المہاجرین والانصا
فرماتا ہی اور جب سب کی سب منافق تہی تو انکی نسبت لقد رضی اللہ
عنہم و رضوا عنہ ارشاد کرتا ہی اور اگر بعضونکی ہجرت اور نصرت خدا
کی لئی اور بعضونکی دنیا کی لئی تہی او نکا نشان دو یعنی کہ وہ کتنی صاحب
تہی جنہون نی خدا کی لئی ہجرت اور نصرت کی جب نام لینا اور نشان دینا
شروع کرو گی تو سوای تین چار کی اور کوئی نہ نکلیگا اور تین چار کی ہجرت اور
نصرت کی ثبوت سی کچہ فائدہ حاصل نہوگا تیسری اللہ جلشانہ نی خود اپنے
کتاب پاک مین اس شبہہ کو دور کر دیا ہی اور اپنی مہاجرین اور انصار کیطرف سے
جواب دیدیا چنانچہ دو آیتون مین اللہ جلشانہ نی اس امر کو تصدیق کر دیا کہ مہاجرین
اور انصار نی جو کچہ کیا وہ میری واسطی کیا ہی چنانچہ ہم دو آیتونکو ایک مہاجرین کی
نسبت دوسری انصار کی نسبت بیان کرتی ہین پہلی آیت اللہ جلشانہ مہاجرین کی
نسبت فرماتا ہی الذین اخرجوا من دیارہم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ
کہ جو لوگ نکالی گئے اپنی گہرون سی اونسے کوئی قصور نہین ہوا تہا سوای اسکی
کہ وہ اللہ کو اپنا پروردگار کہتی تہی اور کفر کو چہوڑکر مسلمان ہوگئی تہی پس اس آیت سی
صاف معلوم ہوتا ہی کہ مہاجرین کی ہجرت کا باعث سوای اسکی دوسرا نہ تہا کہ
کفار اونکی اسلام لانیسے خفا ہوگئی تہی اور اونکی خدا کو رب کہنی سی ناراض ہوگئی
تہی کہ ایسی قصور مین اونہون نی ایذا دینی شروع کی اور مجبوری اونکو گہر بار چہوڑنا
پڑا اب اس آیت کو دیکہکر حضرات شیعہ یہ کہین کہ مہاجرین نی طمع دنیا ہجرت کی
تہی تو اونکو زیبا ہی ہماری تو منہ سی ایسی بات نکل ہی نہین سکتی دوسرے

آیت اللہ جلت شانہ انصار کی شان مین فرماتا ہی و الذین تبوؤا الدار
والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم ولا یجدون فی صدورہم
حاجۃ مما اوتوا ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ ومن
یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون کہ جو لوگ مہاجرین سی پہلی مدینہ مین رہتی
ہین وہ چاہتی ہین اون لوگونکو جو ہجرت کرکی آوین اونکی پاس اور جو کچھ
مہاجرین کو دیا جاتا ہی اوسکا کچھ خیال نہین کرتے اور اوس سی رنجیدہ نہین
ہوتی اگرچہ وی خود بھی محتاج ہین اور اپنی جانون سی زیادہ مہاجرین کو چاہتے
ہین اور کچھ بھی حرص وطمع نہین رکھتے اور جو ایسے ہین وہ فلاح پاوینگی پس
دیکھنا چاہیی کہ خدا انصار کی نصرت کی کیسے تعریف کرتا ہی اور اس امر کے
کہ اونکی نصرت صرف واسطی خدا کی ہی کیسے تصدیق فرماتا ہی پس اب ہم حیران
ہین کہ جب اللہ جلت شانہ مہاجرین کی ہجرت کو صرف اپنی واسطی فرمادے
اور انصار کی نصرت کو فقط اپنی لئی تصدیق کری اور پھر شیعونکی مونہہ سے یہ
بات نکلی کہ اونکی ہجرت اور نصرت دنیا کیواسطی تھی ای یارو ذرا تو سوچو کہ تم خدا کی کلام
کی تصدیق کرتی ہو یا تکذیب اللہ کی حکم کو مانتی ہو یا اوس سی مقابلہ کرتی ہو خدا
تو فرمادی کہ مہاجرین اور انصار اچھی تم کہو کہ نہین وی بری سی بری وہ سبھی
کہ مین اونسی راضی وی مجہ سی راضی تم کہو کہ نہین بالکل غلط نہ خدا اونسی راضی
نہ وی خدا سی راضی اللہ فرماوے کہ اونہون نی ہجرت میری لئی کی اور نصرت
میری واسطی سے اور تم کہو کہ نہین وہ دنیا کی طمع سی نکلی حرص دولت
کی پیچھی پیغمبر کی نصرت دین شریک ہوی آخر تو ذرا غور کرو کہ کیا کہتے

اور کیا کرتی ہوا ہی ہبا ئیو ایک آیت ہو دو آیت ہون ہو وسکی تاویل ہو سکتی
ہی اوسکے معنی بن سکتی ہین جب سارا قرآن مجید مہاجرین اور انصار کے
ذکر سی بہرا ہوا ہی تو کہان کہان تاویل کرو گے کس کس آیت کی تحریف
معنوی فرماوگی سے تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہی حقیقت یہ ہے
کہ مذہب تو عبد اللہ بن سبا کا اختیار کر لیا مگر اب کوئی بات بن نہین پڑتے
نہ قرآن مجید سی انکار ہو سکتا ہی نہ اوسکی تصدیق کیجاتی ہی سے عشق چہ
آسان نمود آہ چہ دشوار بود ہجر چہ دشوار بود یار چہ آسان گرفت **بقول
المتمسک بولاتہ علی بن ابیطالب علیہ السّلام** یہ جو آپ فرماتی ہین
کہ حضرات شیعہ بعض مرتبہ یہ شبہ کرتی ہین اس عبارت سی سمجہا جاتا ہی کہ مرتبہ دیگر
دوسری طرح سی کرتے ہین پہر اوسکی بیان کرنے مین کیون آپنی مونہہ چرایا حقیقت
یہ ہی کہ شیعہ نہ یہ کرتی ہین نہ وہ کرتی ہین بلکہ ہمیشہ یہی کہتی ہین کہ خدا
نی مومنین موقنین متقین مہاجرین اور انصار کی تعریف کی اور منافقین اور
فاسقین اور فاجرین سے اور مرتدین کی مذمت کی خواہ ظاہر مین مہاجرین
مین سی ہون خواہ انصار سی خواہ بطمع عزت ومال ومنال دنیا ایمان لائے ہون اور
مصداق تریدون عرض الدنیا ہون خواہ بخوف جان ایمان لائی ہون ہجرت
کرنا اونکا بہی خواہ بطمع دنیا کی حاصل ہو خواہ بطمع دنیای اجل یعنی دنیای مرجو الحصول ہو خواہ
بخوف جان از دست کفار یعنی چونکہ ظاہر مین بطمع دنیای مرجو الحصول اسلئے
شہادتین کہہ چکی تہے تو البتہ قائم ہو سکتا تہا کہ کفار یا ان جرم کہ کیون کلمہ گو ہوگئے فی
الظاہر ہو ئی مار ڈالتی اسی ڈر سی تا چہوڑ کر مدینہ کو گئی پس ابی شبہ سے ایسے

لوگونکی ہجرت لله فی الله نہتی اور ریسے ایمان والی نہ حقیقت مین مومن مسلم تہے
اور نہ حقیقت مین سے ایسے ترک وطن کرنیوالی مہاجر تہی گو ظاہر مین اونکو مسلمان
اور مہاجر کہین مگر خدا نہین تعریف کرتا مگر مومنین اور مہاجرین سچے کی اور اسیطرح
اہل مدینہ مین جو بطمع دنیای مرتبہ بحصول ایمان لاتی اور لڑائیون مین بطمع حصول مال
غنیمت بظاہر شریک رہی اور وقت پڑی پر مہاجرین قارین کی ساتھہ بہاگ
کہڑی ہوئی اور تقسیم غنائم کیوقت کہتی تہی رحمہ اللہ نبیہ ایسے قرشیا و میو فانقطر
من دمائہم کما قرکے یہ لوگ حقیقت مین انصار سچے نہ تہی اور خداوند تعالی
نے اونکی حق مین منہم من یلمزک فی الصدقات نازل کیا پس ایسی
مہاجر اور انصار کی خدانی تعریف نہین کی بلکہ اونکی مذمت سی قرآن بہرا ہوا
ہی اور خدانی ایسونکو بلقب مہاجر و انصار نہین کیا ہی بلکہ ایسی لوگونکو
بمنافقین تعبیر کیا اہلسنت زبردستی منافقین کو لقب مہاجر و انصار دیتی ہین اور
کل آیات کو اونہین منافقین کی مدح و ثنا مین ٹہرانی ہین اگر سبہی اچہی تہے
تو آیات مذمت کسکی شان مین ہین حسب زعوم جہال اہلسنت شیعونکی نزدیک تو
سیلاو دو چار قابل مدح بہی نکلتے ہین پس آیات مدح اونہین کی شان مین ہوسکتی
ہین لیکن بنابر مذہب سنیان کہ صحابہ کل عدول ہین دو تین بہی قابل مذمت
نہین نکلتے پہر خداوند تعالی نی جو ثلث قرآن مذمت منافقین سی بہر دیا ہی
اوسکا مصداق کون تہا اور اگر حاضرین صحبت سی نہ تہی وہ لوگ جنکی حق مین
یوذون الله و رسوله ولعنهم الله فی الدنیا والآخرة فرمایا ہے
تو شام و روم اور فارس کی لوگ اپنی گہر بیٹہے بیٹہے رسول خدا کو ایذا دیتی

دیتی تہی جنکی خدا مذمت کرتا ہی حقیقت یہ ہی کہ شیعونکی قول پر جتنی آیاتِ
مذمت ہین سب نعوذ باللہ صحابہ اہل ہین اور اہلسنت ہرگز اون آیات کا ایمان نہین
لائی جسطرح سے تمنے کہا ہم بہی کہتے ہین کہ آیات مذمت کی کہان کہان تاویل
کروگی کس کس آیت کی تحریف معنوی کروگی سے تن ہمہ داغ داغ
شد پنبہ کجا کجا نہی حقیقت یہ ہی کہ از ابوبکر تا یزید تو بیعت کر کی خلیفہ بنا لیا اگر اب
کوئی بات بن نہین پڑتی نہ قرآن مجید سی انکار ہوسکتا ہی نہ اوسکی تصدیق کیجا
ہی سے عشق چہ آسان نمود آہ چہ دشوار بود ، ہجر چہ دشوار بود یار چہ آسان گرفت ؛
قولہ اوسوقت دنیا اور دولت کہان تہی اقول یہ وہی شبہ پارینہ ہے
جو دلیل اول ہین آپنے ذکر کیا اور ہم جواب دیچکی اور بعد اسکی ایمان ابوبکر مین
بہی بیان کیجیے گا کہا تک اس خرقہ نجس کو دہو دہو کی آب دیتا اب دیکہی گا ،
گزارش ہوچکا کہ طمع دنیا کی لئی دولت دنیا کا موجود ہونا ضرور نہین ہے بلکہ
بسا ہی کہ بامید موہوم حصول دنیا لوگ کارہای عظیم پر مبادرت کرتی ہین چہ جائی
اینکہ حصول دنیا بعد چند روز کی مظنون بقرائن حال و تصدیق کاہنین فی
الاستقبال ہو قولہ کیا مدینہ مین کسے خزانہ کی نکلنی کی خبر اونکو ملی تہی اقول خزانہ
کی نکلنی کی خبر تو نہین ملی سے تہی مگر سلطنت مستحق بخلافت ملنی کی خبر کاہنو نسی ملی تہی
قولہ بہت سامال ہمراہ لیکر گئی تہی اقول مسلم ہی کہ مال ہمراہ لیکر نہین گئی
تہی مگر انکی ہمسبب طمع حصول مال کی مالمذ آئندہ مین تہی اگر یہ طمع نہ تہی تو کیونکر کہتی
تہی کہ لیبلی ورثنا وسیوفنا تقطر من ... بہم قولہ پہر اونکی ہجرت اور نصرت کا کیا
سبب تہا اقول مومنین مومنین کی ہجرت و نصرت کا سبب رضای خدا سے تہی

اور منافقین کی ہجرت اور نصرت کا سبب طمع حصول دنیا نہ تہا نہ آیندہ مین سے تہے کا مر
قولہ اگر تمام مہاجرین اور انصار نے اقول اگر تمام مہاجرین اور انصار نے ہجرت اور
نصرت للہ کی تہی تو خدا کا مہاجرین اور انصار کی مذمت کرنا معاذ اللہ فضول اور
مہمل ہوا جاتا ہی اسلیے کہ جب کسی نے دنیا کی لیے ہجرت اور نصرت نہین سے کے
تہے تو نہ انکے شان مین تریدون عرض الدنیا فرماتا ہی او کسکی شان مین تسرون
الیہم بالمودۃ فرماتا ہی اور کسکے شان مین فقد ضل سواء السبیل فرماتا ہی اور کسکے
شان مین من تولہم منکم فانہ منہم تظلمون فرماتا اور جب سبکی سب صحابہ مومن تہی تو
انکی نسبت لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذابا مہینا ارشاد
کرتا ہی اور اگر بعضونکی ہجرت اور نصرت خدا کی لیے اور بعضونکی دنیا کی لیے تہی ان کا
نشان دیجیے کہ وہ کتنے صاحب تہے جنہون نے دنیا کی لیے ہجرت اور نصرت
کی جب نام لینا شروع کروگی تو تین چار صاحب ہی تمکو نظر آئینگے اسلیے کہ تمہارے
نزدیک صحابہ گن کی معدودے ہین پس البتہ اقوال خدا سب مہمل اور فضول ہین معاذ اللہ
من ذلک قولہ اور تین چار کی ہجرت اور نصرت کی ثبوت سے کچہ فائدہ حاصل
نہوگا اقول بڑا فائدہ حاصل ہوگا کہ مصداق محمد جعین خدا پیدا ہوجائینگے اور سنیوں
کی زبان درازی جو بکذب وافترا ہے وہ باز ہی بی تکلف قطع ہوجائیگی پہر نہ کہہ سکینگے
کہ خدا کا تعریف کرنا فضول اور مہمل ہوا جاتا ہی ہم نہین سمجہتے کہ غرض اس شخص
کی فائدہ حاصل نہونی سے کیا ہی اگر یہ غرض ہی کہ رسول خدا کو تین چار کی ذات
سے کچہ فائدہ نملیگا تو حقیقت یہی ہی کہ جنہون نے للہ ہجرت کی اور دین سے کے مدد
نصرت کی انہین کی ذات کو فائدہ دین و دنیا ملا جناب رسول خدا نظر بواقعہ انکی

محتاج نہتی اور اگر نظر بظاہر احتیاج فرض کیجاوی تو ایک سیف ید اللہی واسطے
حمایت دین مبین کی کافی اور وافی تہی کہ جب سب بہگوڑی بہاگ کہڑی ہوتی
تہی تو دین خدا اونہین کی زور شمشیر سی قایم رہجاتا تہا پس وہی تنہا کافی ستہے
چہ جای اینکہ اونکی ساتہہ دیگر مومنین و مخلصین بہی امثال حمزہ و عبیدہ اور جعفر طیار
اور دیگر اتباع اخلاص شعار بہی شریک ہوجاوین اس کذب و افترای کے بہی
کچہ انتہا ہی کہ سیکڑون شہدای بدر و احد و حنین و خیبر کو جنکی ہاتہہ بالخیر ہونیکی شہادت
رسول خدا دیتی تہی اور اونکی مصداق قاتلو و قتلو ہونیمین کسینے آج تک
شک نہین کیا ہی ہمارے حضرت مخاطب بکذب و افترای فرماتی ہین کہ شیعہ
بجز تین چار کی ان سب بزرگوار ونکو مصداق مہاجرین و انصار ممدوحین نہین
جانتی آہ ہی حضرت کیئی اس جہوٹہ پر آپکے سر پر آسمان نہ ٹوٹ پڑے
حامیان دین مبین کا تو کچہ ذکر ہی نہین فقط دو تین منافق کی حق مین سب آیتین
کلام اللہ کی محمول کیجاتی ہین کہ وہی منافق مصداق قاتلو و قتلو اب ہے ستہے
اور مصداق رضی اللہ عنہم بہی تہی اور وہی سابقون اور وہی اولون اور وہی
مہاجر اور انصار تہی جو کچہ تہی وہی ثلاثہ ستہے باقی سب ہیچ سے نہ ہی عقل و
نہی دانش نہ ہی ہوش **قولہ** مہاجرین اور انصار کیطرفسی جواب دی دیا
اقول پہر آپکی ثلاثہ کو کیا طلب ایمان ہی اونکا بطمع دنیا تہا تو اونکی مہاجرت
اور نصرت بہی بی شبہ بطمع دنیا تہی اور ایسے لوگونکو نہ ہم مومنین مین سمجہتی ہین نہ
مہاجرین اور انصار مین بلکہ ہم اور ہمارا خدا بہی ایسے لوگونکو منافق کہتا ہے
قولہ مہاجرین اور انصار نی جو کچہ کیا میری ہی واسطے کیا **اقول** محض غلط

اور افترےٰ ملی اشہی ہے کسے آیت کا قرآن مین یہ مضمون نہین ہی کہ کل مہاجرین
اور انصار نی جو کچہ کیا وہ میری ہی واسطی کیا اور کیونکر عقل قبول کرتی کہ افعال
منافقین منصوص اور اگر بفرض محال ہم تسلیم ہی کرلین کہ کسے آیت کا یہ مضمون
ہو تو مراد مہاجرین اور انصار حقیقی ہین نہ وہ منافقین کہ جنکو اہلسنت نی مہاجر اور
انصار نام رکہہ لیا ہی **قولہ** مہاجرین کی نسبت فرماتا ہی کہ الذین اخرجوا الخ **اقول** یہ آیہ
شان میں مومنین مقاتلین کی ہی چنانچہ ابتدای آیہ وافی ہدایہ یون ہی اذن للذین
یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم
بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ —— یعنی اجازت قتال دیگئے
مقاتلین کو بسبب اسکی کہ وہی مقاتلین مظلوم ہین اور بہ تحقیق کہ خدا انکی منصور
کرنی پر قادر اور توانا ہی اور وہ مقاتلین جنکو اذن جہاد ملا وہ لوگ ہین کہ نکالی گئی
اپنی گہرون سے بناحق فقط اس بات پر کہ ربنا اللہ کہتی تہی قال البیضاوی
وہی اول آیۃ نزلت فی القتال بعد مانھی عنہ یعنی یہ اول آیت ہی جو اجازت قتال
مشرکین میں نازل ہوئی بعد اسکی کہ ابتدای امر مین اوس ہی سے منع کیگئی تہے
انتہی پس اس آیہ شریفہ مین جناب باری بیان فرماتا ہی کہ مومنین مقاتلین
فی سبیل اللہ کو اب مہی اجازت قتل و قتال مشرکین دی بسبب اسکی کہ اون پر
مشرکین نی بہت ظلم کیا اور اونکو جلای وطن کردیا فقط اتنی ہی بات پر کہ وہ ربنا
اللہ کہتی تہی یعنے ایمان بخدا لائی اور لا الٰہ الا اللہ کہا حاصل آیہ شریفہ یہ ہے
کہ جدال و قتال سے فی نفسہ امر مرغوب نہ تہا مگر ہمنے اونکی اجازت اسلئے دے
کہ خود کفار نی ظلم و جور مسلمانونپر شروع کیا یہانتک کہ اونکا گہربار چہین لیا اور آوارہ

وطن کر دیا تب سزا مین اون ظالمون کی سے ہمنے بہی مسلمانونکو اجازت دی کہ تم
بہی کافرونکو مارو اور اونکا مال و اسباب چہین لو جیسے وے انہون نی تمہارا چہین لیا
پس عوض قبیح قبیح نہین ہی بلکہ حسن ہی اور جب حاصل آیۂ شریفہ معلوم ہوا تو
جاننا چاہئے کہ یہان ذکر دو قسم کی فعل کا ہی ایک تو وہ جو کفار نی مسلمین کے
ساتہ کیا یعنے ظلم کیا اور گہرون سی نکال دیا دوسری فعل مسلمانون کا کہ انہون
نی ربنا اللہ کہا تہا یعنے مسلمان ہوئی تہی اعم اس سی کہ بصدق دل ربنا اللہ کہا
ہو جیسے کہ مومنین موقنین یا بطمع دنیا ربنا اللہ کہا ہو جیسے کہ منافقین پس آپ نی
جو فرمایا کہ دو آیتو مین اللہ جل شانہ نی اس امر کو تصدیق کر دیا کہ مہاجرین او
انصار نی جو کچہ کیا وہ میرے واسطے کیا ہے اس آیت سی تو ایک کام کا کرنا بہی
خدا کیواسطے نہ نکلا چہ جای اینکہ جو کچہ کیا وہ میری واسطے کیا الغرض ظلم کرنا اور گہر
سی باہر نکال دینا کار مشرکین تہا نہ کار مہاجرین اور ایمان لانا کار مہاجرین تہا مگر
بصدق دل کل کا ایمان لانا یا بعض کا بصدق دل اور بعض کا بطمع دنیا اس
آیۂ شریفہ کو اس پر ہرگز دلالت نہین ہی آرے جسطرح گہرسی نکالنا کار مشرکین تہا
اسیطرح کہہ سکتی ہین کہ گہرسی نکلنا کار مہاجرین تہا لیکن آیت مین تو گہرسی نکلنی کا ذکر
ہی نہین ہی بلکہ کفار کی نکالنی کا ذکر ہی باقی رہا نکلنا فی نفسہ کیسا امر تہا گو اس آیت
سے اوس سی کچہ واسطہ نہین پس مومنین موقنین تو مہاجر الی اللہ والرسول
نکلی تہی اور منافقین دنیا طلب مہاجر الی الدنیا نکلی تہی پس اس آیہ کو جو شان
متقابلین مین سے ہے مطلب مخاطب سی کچہ واسطہ نہ ٹہرا بلکہ آپکی تمناتہی تو کہ جے
متقابلین مین تہی جو مصداق آیہ مین کسیطرح داخل ہو سکین آپ ہم غرباپہی کہ کس

لڑائی مین تمہاری حضرات متعالین مین سی فتے کہان قتل کیا کس کافر کو مارا
ہمنے تو اونکا بجز فرار کی قرار بہی کسی معرکہ مین نہین سنا ضعفاً عن القتال **قولہ** کفار
اونکی اسلام لانیسے خفا ہوگئے **اقول** سچ ہی کہ مومنین کی بہی ایمان سے حقیقی لانیسی
خفا ہوگئی تہی اور منافقین کی بہی ایمان ظاہری لانیسے خفا ہوگئی تہی اور دونو کو گہرون
سی نکالدیا تہا لیکن مومنین حقیقی کی تو خون کی پیاسے رہتی تہی اور منافقین سی اوتنی
عداوت نہتی مگر جب بہی اشتمال ابن ربیعہ سو بچاس جوتی ہی لگا کی چہوڑ دیتی تہی آور یہ امر بہی
بہ نسبت انہین منافقین کی تہا جو کفار سی چندان میل ملت نرکہتے تہی لیکن وہ لوگ جو کفار سی
زیادہ لگی لپٹی رکہتے تہی اونسی اغماض بہی کرجاتی تہی چنانچہ حضرت عثمان جب وقت صلح حدیبیہ کفار
کی پاس بہیجے گئی تو اونکو کفار نی کچہ بہی اذیت نہین دی اور اونکو اطمینان تمام
تہا کفار کیطرف سی پس ایسے لوگونکو البتہ کفار نی نہ نکالا ہوگا لیکن ایسی لوگ
فقط بطمع دنیا خود نکل گئی ہونگے قرین قیاس تو یہی بات ہی آگی مخاطب کو اپنی
سمجہ کا اختیار ہی **قولہ** اونکو زیبا ہی **اقول** اور تمکو یہ زیبا ہی کہ کہو کہ منافقین نی
بہی خاص واسطے خوشی خدا ہی کی ہجرت کی تہی اسلئے کہ ظاہر مین وہ بہی تو
ربنا اللہ کہتے سنتے اذا اگر تم یہ نہ کہو گی تو اپنے ثلاثہ کو کیونکر داخل مہاجرین
کروگے اور شیعہ ایسی مہاجرین کی شان مین اگر بطمع دنیا ہجرت کرنا کہین تو
کون بری بات ہی وہ تو ایسے ایسے باتین اونکی حق مین کہتے ہین کہ اہلسنت
کا جگر جسکے سنتے ہی جل بہنکر کباب ہوجاتا ہے قل موتوا بغیظکم **قولہ** ہماری تو مونہہ
سی ایسے بات نکل ہی نہین سکتے **اقول** سچ ہی کیونکر ایسی بات نکلی کہ
جس سے حضرات ثلثہ کو ضرر پہنچے مگر جو کچہ شیعونکی مونہہ سی خدا نکلواتا ہی اونکے

لئی کافی ہے آپکی مونہ سی نکالنے کی کیا ضرورت ہی قولہ دوسری آیت
اللہ جل شانہ انصار کی شان مین فرماتا ہے والذین تبوؤ الدار اقول
یہ آیہ وافی ہدایہ ذکر تقسیم فی ہے چنانچہ پیشتر اس سی جناب باری فرماتا
ہی للفقراء المہاجرین الذین اخرجوا من دیارھم الی ان قال والذین
تبوؤ الدار والایمان من قبلھم یعنی مال سے فی واسطی فقراء مہاجرین
کی ہی جو اپنی گہروں سے نکالی گئی اور واسطی اون لوگوں کے ہی جنہون نی جگہ بنائی
ہی دار ہجرت مین اور دار ایمان مین یا خالص کیا ہی ایمان کو قبل ہجرت
مہاجرین کی سے علے اختلاف التفسیر قال البیضاوی تحت قولہ والذین
تبوؤ الدار عطف علی المہاجرین والمراد بہم الانصار الذین ظہر صدقہم یعنی
والذین عطف ہی اوپر مہاجرین کی اور مراد ساتھہ اسکے وہ انصار ہین کہ جنکا
صدق ایمان ظاہر ہوگیا ہی انتہی اور کہا ہی بعض مفسرین نے کہ مراد وہی
انصار ہین جو قبل از ہجرت مہاجرین ایمان لای ستے اور کہا بعض آخرین نی کہ مراد
اصحاب بیعت عقبہ ہین کہ وہ ستر آدمی ستے انصار مین سی کہ عقبہ منی مین جہان رمی
جمرہ حج مین کیا جاتا ہی اونہون نی بیعت رسول خدا کی تہی اوپر حرب کل اسود
اور احمر کی اور وہی لوگ دوست رکہتی تہی اونکو جو اونکی طرف ہجرت کرتی ستے
الغرض قول بیضاوی سی خصوصیت اس آیہ کی ساتھہ فقراء انصار کی اور ساتھہ مخلصین
فی الایمان کے کہ جنکا صدق ایمان ظاہر ہوا تہا معلوم ہوتی ہی اور قول دیگر
مفسرین سی خصوصیت اون انصار کی جو قبل ہجرت مہاجرین ایمان لائی ستے یا
خصوصیت ساتھہ اہل بیعت عقبہ کی معلوم ہوتی ہے پس مخاطب خوش فہم کا فرمانا

کہ اس آیت سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ کل انصار نے جو کچھ کیا وہ خدا کیواسطے کیا یہ کہان سی سمجھا گیا اب ہم اہلسنت کی مفسرین کی قول کو دیکھین کہ وہ باعلای ندا پکارتے ہین کہ انصار مخصوص مراد ہین یا قول حضرت مخاطب کو دیکھین اور مفسرین کو جھوٹا سمجھین اور اگر بپاس خاطر مخاطب ہم یہی کرین تب بھی جب ہم غور کرتے ہین تو حضرات ثلاثہ مخاطب کو کچھ فائدہ نملیگا بلکہ اونکی حق مین بعیت ابوبکر سے نکرنا بعض انصار کا مثل قیس بن سعد و سعد عبادہ وغیرہ کا ضرر پہنچائیگا خصوصًا حضرت خلیفۂ ثانی کو کہ جب نہ بعیت کرنے سعد عبادہ سی ناخوش ہوی تو فرماتے تھی اقتلوا سعدًا قتلہ اللہ فانہ صاحب فتنۃ وشر جیسا کہ نہایہ ابن اثیر مین کہ بڑی معتمد کتاب اہلسنت کی ہی موجود ہی اور خود صاحب نہایہ نی اور دیگر اہل لغت نی تصریح کی ہے کہ قتلہ اللہ بمعنے لعنہ اللہ ہی پس آیہ رئیس انصار کو جسکی حق مین خدا نی بقول مخاطب فرمایا ہی کہ جو کام اونسے ہوا وہ فقط میری ہی واسطے ہوا تو بعیت بکری نکرنا اس بیچارہ کا فقط خدا ہی کیواسطے تھا ایسے کار رضامندی خداوندی پر اسقدر ناخوش ہونا کہ حکم اوسکے قتل کا دینا اور اوسکو لعنت کرنا اور ایسے نیکوکار کو صاحب شر و فساد کہنا کار دیندار نہین ہے قولہ خدا انصار کی نصرت کی کیسے تعریف کرتا ہی اقول اگر مراد انصار سی انصار حقیقی ہین تو مسلم ہی اور اگر مراد اعم انصار حقیقی اور انصار ظاہر سی ہی کہ جسمین منافقین بھی داخل ہین جیسا کہ جناب باری فرماتا ہی ومن اھل المدینۃ مردوا علی النفاق لا تعلمھم نحن نعلمھم تو ہرگز مسلم نہین ہے کہ خدا نی ہمین اونکی تعریف کی ہو قولہ پھر شیعونکی مونہہ سے یہ بات نکلی کہ اونکی ہجرت اور نصرت دنیا کیواسطے تھی اقول شیعونکی مونہہ سی البتہ یہ بات نکلتی ہی لیکن معاذ اللہ

کہ بہ نسبت مہاجرین اور انصار حقیقی کی یہ بات نکلی بلکہ منافقین کی نسبت نکلتی
ہی آپ کیون شیعونپر افتری کرتی ہین آپنے نہین سنا ہی کہ بہت جہوٹ بولنے
سی مونہہ سی بو آتی سے ہے قولہ خدا کی کلام کی تصدیق کرتے ہو اقول خدا
کی کلام کی تصدیق کرتے ہین مگر تمہاری کلام کی تکذیب کرتے ہین اور تم کو
مفتری علی اللہ جانتی ہین قولہ یا اوس سی مقابلہ کرتے ہو اقول اوس سی
تو نہین مقابلہ کرتی مگر اونکی طرف سے تمسی مقابلہ کرنیکو موجود ہین کہ کیون خدا پر تہمت
کرتے ہو قولہ خدا تو کہی کہ مہاجرین اور انصار اچہی اقول ہم بہی کہتے ہین کہ
جو حقیقت مین مہاجرین اور انصار مین وہ سب اچہی اور منافقین سب بری قولہ
وہ کہی کہ مین اونسے راضی اقول ہم بہی کہتے ہین کہ ہم بہی اونسی راضی
اور ہمارا خدا بہی راضی لیکن منافقین سے رضامندی بالکل غلط نہ خدا اونسی
راضی نہ وہ خدا سے راضی الغرض ہم بہی اسیطرح نہایت ناراض ہین اور جانوکی حق مین کہتے
ہین آپ خوب جانتی ہین قولہ اللہ فرماوی اونہون نی ہجرت میری لئی کے
اقول جنکی حق مین اللہ فرماتا ہی اونکو ہم بہی دوست جانتے ہین لیکن تم جنکو
کہتی ہو وہ دنیا ہی کی طمع مین نکلے حرص غنیمت کی پیچہے پیغمبر کی نصرت
مین شریک ہوئی اسی باعث سی جب کہین جان پر بنی تو دم دبا کی بہاگ
کہڑی ہوئی اور جن لوگو سنکے نصرت نشا تہی اونہون نی یا مارا یا مر گئے جان
بچا کی بہاگنا تو وہ جانتے ہی نہتی اور انہین بہاگنی والونکی حق مین نازل ہوتا تہا
فقد باء بغضب من اللہ وماواھم جھنم وبئس المصیر مگر اہل سنت خدا سے
مقابلہ کرتے ہین کہ وہ تو ما واھم جہنم فرماتا ہی یہ کہتے ہین کہ نہین وہ جنتی ہین آخر

ذرا تو غور کرو کہ کیا کہتے ہو اور کیا کرتی ہو قال المخاطب تمت مقام ہدایہ ﷲ
سبل السلام چوتھی آیت لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک
تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم واثابھم فتحا قریبا
ومغانم کثیرۃ یاخذونھا وکان اللہ عزیزا حکیما وعدکم اللہ
مغانم کثیرۃ تاخذونھا فعجل لکم ھذہ وکف ایدی
الناس عنکم ولتکون ایۃ للمؤمنین ویھدیکم صراطا مستقیما واخری لم
تقدروا علیھا وقد احاط اللہ بھا وکان اللہ علی کل شئی قدیرا سبب نزول آیت کا
یہہ ہی کہ حضرت صلعم نی ارادہ کیا کہ عمرہ ادا کرین پس اعراب و بادیہ نشینونکو ہمراہی کی
لئی اس سفر مین دعوت فرمائی اسلئی کہ اندیشہ تہا کہ کفار مکہ مین لڑائی کرین اور اندر
مکہ کی نہ جانی دین لیکن اکثر اعراب نی حضرت کی دعوت کو نہ سنا اور اس سفر
مین آپکے ہمراہ نہوئی مگر وہی خالص مخلص کہ جو سراپا ایمان سی بہری ہوئے
تہی حضوری مین سے چلے جبکہ مکہ کی نزدیک پہنچی قریش مانع ہوئی تب حضرت
نی خراش کو اہل مکہ کی پاس بہیجا مگر لوگ اوسکی قتل سے کے درپی ہوئے
وہ لوٹ آیا تب حضرت نی حضرت عثمان کو بہیجا کہ اہل مکہ نی حضرت عثمان کو
قید کر لیا اور اونکی قتل کی خبر مشہور ہوئی تب حضرت نی اپنے یارونکو جو آپکی
تہی جمع کیا جنکے تعداد باختلاف روایات چار سوسی لیکر دو ہزار تین سو تک
تہے اور حضرت نی ایک درخت کی نیچے بیٹھکر ان سب سی بیعت لی کہ
قریش سے لڑین اور کسیطرح پر منہہ نہ پہیرین چنانچہ اون سب نی خوشی سی بیعت کی
سوای جد ابن قیس منافق کی کسی نی تخلف اس بیعت سی نہین کیا

چونکہ اس سفر مین منافقونکا نفاق اور مخلصونکا اخلاص ظاہر ہوا اور بیعت مین صحابہ
کی مضبوطی اور ایمان کا حال کھل گیا اسلیے اس بیعت کا نام بیعت الرضوان ہوا
اور اونھین بیعت کرنیوالونکی شان مین خدا نی فرمایا کہ لقد رضی اللہ عن المومنین
اذ یبایعونک تحت الشجرۃ کہ خدا راضی ہوا اون ایمان والونسی
کہ جنھون نی درخت کی نیچے تجھسے بیعت کی فعلم ما فی قلوبہم اور اونکی دلون
کا اخلاص اس سی ظاہر ہو گیا اگر وہ منافق ہوتی تو اس سفر مین ساتھ نہ آتے
اور کبھی ایسے وقت پر بیعت نکرتی فانزل السکینۃ علیہم اور اونکی دلون کو
طمانینت اور تسکین دیدی تاکہ بی خوف و خطر لڑائی پر مستعد ہوئی اور مرنی او مارنے
پر تیری ہاتھہ پر بیعت کی واثابہم فتحا قریبا اور اونکی شکستگی دور کرنیکی لیے
بہت ہی جلد بہت سی غنیمتین دین اور آئندہ بڑی بڑی فتوحات اور غنائم
کا مثل روم اور پارس کی وعدہ کیا پس ان آیتون سی اون سب اصحاب سے کے
جنھون نی حضرت کی ساتھہ درخت کی نیچے بیعت کی بزرگی ثابت ہوتی ہی
اور اونکا اخلاص اور ایمان مین کامل ہونا ظاہر ہوتا ہی کوئی لفظ کوئی حرف خدا
نی ان آیتون مین ایسا ذکر نکیا جس سے کوئی موقع کوئی محل انکار کا ہو بلکہ اپنی
رضامندی کا اظہار اس طور سی کیا کہ جسکا کبھی زوال نہوا اور فتوحات کا وعدہ
کیا جسکا ظہور اونھین صحابہ کی ہاتھہ سی ہوا اب ہم شیعیان علی سی پوچھتے ہین کہ وہ
اول یہ فرماوین کہ یہ آیت قرآن مجید کی ہی یا نہین اگر ہے تو یہ اونھین لوگون کی
شان مین ہی جنھون سے نے پیغمبر خدا کی بیعت درخت کی نیچے کی ستھے یا نہین
اگر اونھین کی شان مین ہی تو اونمین حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر وغیرہ صحابہ

کرام داخل تہی یا نہین اگر تہی تو جو کچہہ خدا اون بیعت کرنیوالونکی حق مین فرماتا ہی
کہ لقد رضی اللہ یہ مین اوسنے راضی ہوا تو اس رضا مین وہی لوگ بہی آگئے
یا نہین اگر نہین آئی تو اوسنکے مستثنے ہونی پر کیا دلیل ہی اور اگر وہ بہی آگئی
تو جنسے خدا راضی ہوا ور جنکی شان مین خود لقد رضی اللہ فرماوی اونسی ناراض
ہونا اور اونکو برا جاننا انکار آیات قرآنی سی ہی یا نہین اگر یہ کہو کہ وہ منافق تہی
تو اوسکا رد بہی خدانی خود کردیا کہ فرماتا ہی فعلم ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ
علیھم کہ مین نی اوسکے دلون کا امتحان کرلیا اور سمجہہ لیا کہ یہ بڑی سچے پکّے
مسلمان اور سچّی ایمان والی ہین اسی سے مینی اونپر نازل کی تسلّی دہی
اونکو فتح اور اگر وہی لوگ منافق ہوتی تو کیون خدا اونکے ایمان پر شہادت
دیتا اور کیون اونکو فتح اور غلبہ عطا کرتا ان آیتونکو دیکہکر اگر کسی شیعہ کو یہ خطرہ
پیدا ہو کہ جب ایسی آیت صریح صحابہ کی فضیلت مین خدا کی کتاب مین موجود
ہی تو پہر کیا سبب ہی کہ ہماری مذہب کی علمانی صحابہ کی فضیلت سی انکار کیا
ضرور کوئی انکو سبب ہوگا ورنہ کیا سب عالم سب مولوی سب فاضل سب مجتہد
ہماری مذہب کی نادان تہی کہ ایسے آیت سی ایسا صریح انکار کیا اور باوجود
اسکی بہی صحابہ کو برا جانا اسلیئے ہم اونہین کی مذہب کی معتبر تفسیرون سی اپنے
دعوی کو ثابت کرتی ہین اور یہ امر کہ اونکی عالم اور مولوی نادان تہی یا دانا ایمان
والی تہی یا بی ایمان منصف تہی یا متعصب اونہین کی عقل پر چہوڑتی ہین اونکے
تفسیرونکو دیکہکر جو کچہہ وہ انصاف سی مناسب جانین ویسا سمجہین ای بہائیو سنو
کہ تمہاری بہائیکی مفسرون نی اس آیت کی تفسیر مین کیا لکہا ہی کاشانی اپنے

تفسیر مین لکھتے ہین کہ آنحضرت فرمود مدد و زرخ نزد درخت کس ازان مومنان
کہ در زیر شجرہ بیعت کردند واین را بیعت الرضوان نام نہادہ اند بجہت آنکہ حقتعالی
در حق ایشان فرمود کہ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام آیہ

وافی ہا یہی مثل آیات سابقہ کی مومنین متقین ہی کی شان مین ہے
نہ منافقین مرتابین کی شان مین لکہ آیات دیگر سے صریح تر یہی کہ لفظ مومنین
کی تصریح خود آیہ مین موجود ہی پس جناب باری جل شانہ فرماتا ہی کہ تحقیق کہ
خدا راضی ہوا مومنین سے نہ منافقین سی جسوقت کہ انہون نے تیری بیعت شجرہ کے پاس سے
کا اونہون نی تحت شجرہ بیعت کی بلحاظ انکے کہ اذ یا ظرفیہ ہی یا تعلیلیہ ہے اور
بدیہیات سی یہ امر ہی کہ جن مومنین سے کہ خدا راضی ہو ضرور ہی کہ موقنین ہون
نہ یہ کہ جو قالوا آمنا بافواہہم ولم تومن قلوبہم کا مصداق ہون اور بکرر گزارش
خدمت شریف ہوا کہ آپکی حضرات ثلثہ کو شیعہ ہرگز ہرگز مومنین ہی نہین سمجہتے
پہر جب تک بدلیل آپ انکا ایمان نہ ثابت کرلینگے تب تلک ہم حضرات ثلثہ
کا تحت اس آیہ شریفہ کی داخل ہونا مسلم نہین کر سکتے آپ خود انصاف فرماکر درمیان
خود و خدا کسی کا شمار نا اس بیعت کی صلح حدیبیہ واقع ہوئی پس جو لوگ کہ خود اپنی
زبان صدق ترجمان سی ارشاد فرمائین کہ مجکو ایسے صلح سی اصل نبوت ہی
مین وہ شک پڑا جو کبہی نہ پڑا تہا پس اینکو ہم مومنین موقنین کیونکہ شاکین
مرتابین کہین یاروسے کیسے بیباک ہو کہ شیعونکی سامنی بیعت حدیبیہ کا ذکر کرکے
یادہ وہ نفاق عمر ہی ہوتی ہو کیا تمکو کوئی دنیا میں مومن موقن ملا جو ایسے شاکین کو اپنا

پیشوا بنایا اگرچہ بہی غیرت ہو تو چلو بہر پانی مین ڈوب مرو قولہ سبب نزول اس آیت
کا یہ ہی اقول سبب نزول کو کسی تفسیر معتبر کسی کتاب معتبر سی مقابل اپنی خصم کے
بیان فرمانا تہا ورنہ ایکا خصم ان قصہ کہانیونکو تو نہ مانیگا مثل ہی کہ کہانے سے
جہوٹی بات ایسی میٹہی لیکن سے آپنے تو بات بہی بد رشتی کر وہی کر دی ہی قولہ
مگر وہی خالص مخلص اقول سے آپنے فرمایا کہ اکثر اعراب نی حضرت کی دعوت
ذہنی سے اتنے سمجہا گیا کہ بعض اعراب نی سنا پس کیون نہین جائز ہے کہ وہ بعض
اعراب وہی ہون جو اشد کفراً ونفاقاً ہون اس دعوی کو کسی دلیل سی ثابت
کرنا ضرور تہا کہ جتنے ساتہہ ہوئی تہی فقط وہ خالص مخلص ہی تہی کیون نہین جائز
ہی کہ بعض وہ منافقین بہی ساتہہ ہوئی ہون کہ جنکو کسیقدر کفار سی اطمینان ہو کہ وہ
ہمکو کچہ ضرر نہ پہنچاینگے جیسے آپکی ثالث بالخیر کو بالکل اطمینان ہتا اور بعض
وہ لوگ بہی ساتہہ ہوئی ہون جنکو کچہ غیرت وحمیت ہتیار رکہدیتی ہین اور شپت
دینی مین سے نتے اور وہ اپنی جی مین ہمیشہ ٹہانی رہتے تہی کہ اگر خدانخواستہ
برا وقت پیش آویگا تو ہم پیغمبر کو تنہا کافرون مین چہوڑ کر بہاگ کہڑی ہونگی پس اگر کچہ
ایسے لوگ بہی ساتہہ ہوئی ہون تو عقل اسکو تجویز کرتی ہی یا تو آپ اس احتمال کی نفی پر
کوئی دلیل قایم کرتے یا سب ہمراہیونکی خالص مخلص ہونیکا دعوی نکرتے اور
اگر کوئی دلیل عقلی نملتی تو کسی کتاب معتبر ہی کا نشان دیتی قولہ اونکی قتل کی
خبر مشہور ہوئی تب حضرت نی اقول اگر قتل کی خبر مشہور ہونے سے حضرت نی
بیعت لی تہی تو پہر حضرت عثمان کیطرف سے اپنے ہاتہہ پر کیون ہاتہہ کہا تا کیا
حضرت نی ہر دو نکیطرف سے بیعت لی تہی اگر آپ بیعت عثمانی کو مسلم کرتے ہین

تو ضروری کہ قتل کی مشہور ہونیکی خبر کو محض غلط جانیگا اور یہ فرمانے کہ حضرت نے بیعت اور کسی مصلحت سے لی ہوگی شلا رعب ڈالنا کفار پر **قولہ** سوای قیدبن قیس منافق کی **اقول** ابھی پانچ سطرونکی قبل آپنے ارشاد فرمایا ہی کہ اس سفرمین آپکے ہمراہ نہونی مگر وہی خالص مخلص کہ جو سراپا ایمان سی بہری ہوئی تہی اتنی اب قیدبن قیس منافق کہانسے ہمراہیونمین نکل آیا حقیقت یہ ہے کہ نفاق ایک امر باطنی ہی بسا اوقات ایسا ہوتا ہی کہ اکثر لوگونکو اوس سی خبر نہین ہوتی یہانتک کہ جناب رسولخدا بھی بعض کو نہ پہچان سکتی ستے چنانچہ جناب باری نی خود فرمایا ہی کہ لا تعلمھم نحن نعلمھم پس اگر مخاطب کو بعض منافقین کا حال معلوم نہو تو ہوسکتا ہی لیکن جس طرح حضرت مخاطب کو ایک شخص کی نفاق کا حال معلوم ہوا اوسیطرح سے ہمکو بھی اور دو تین منافقونکا حال معلوم ہوا ہی کہ وہ بھی اس سفرمین ہمراہ تہی **قولہ** چونکہ اس سفرمین منافقونکا نفاق اور مخلصونکا اخلاص ظاہر ہوا **اقول** ایک پانچ سات سطر کی عبارت مین آپ کیا کیا رنگ ہی بوقلمونی بدلتی ہین پہلے کہا کہ سب اہل سفر خالص مخلص تہے پہر کہا کہ نہین ایک منافق بہی تہا پہر فرماتی ہین کہ اس سفرمین منافقونکا نفاق ظاہر ہوگیا کیون حضرت اس سفرمین منافقین تو ساتہہ ہی نہ تہی پہر نفاق انکا ظاہر ہوگیا اس سے ثابت ہوگیا کہ جنکو آپنے خالص مخلص سمجہا تہا اونہین مین منافق بہی تہی مگر آپ نی نہ پہچانا تہا لیکن شیعہ تو پہچانتی ہین **قولہ** فی الحاشیہ یہ روایت موافق روایت شیعون کی ہی **اقول** کیون جہوٹ بولتی ہو **قولہ** فیہا جسکا ثبوت انشاءاللہ ہمنے کیا ہی **اقول** یہ ایک جہوٹ پر دوسرا جہوٹ ہی **قولہ** فیہا اور ترجمہ کشف الغمہ سی اسی روایت کو نقل کیا ہی **اقول** یہ تیسرا جہوٹ ہی ایک خطا دو خطا تیسری خطا کو ہم کیا کہین جو ہو ملیت

ترجمہ کشف الغمہ سی صفحہ ۲۰ مین نقل کی ہے جابر بن عبداللہ سی اوس روایت کا فقط
ایک فقرہ اس روایت سی فی الجملہ موافق ہی کہ فقط قیدبن قیس نی بیعت شکنے
کی کہ جسکو اس روایت مین تعبیر بتخلف از بیعت کیا ہی حالانکہ متبادر تخلف از بیعت
سی بیعت نکرنا ہی نہ بیعت توڑنا بہر کیف ایک فقرہ کی باہم متقارب ہونی سے
باوجود متخالف ہونی کل فقرات کی دو روایتین ایک نہین ہو جاتی ہین پس اس
روایت اور اوس روایت کو ایک کہنا دروغ بیفروغ ہے اور اوس روایت
مین بہی جو کلام ہی اوسکی مقام پر معلوم ہوگا **قولہ** اسلیٔ اس بیعت کا نام **اقول** کیا خوب
وجہ تسمیہ بیان کی اس تخبط کو ملاحظہ فرمانا چاہئے کہ بہلا مضبوطی سے لفظ رضوان
سی کون مناسبت ہی اور کیا علاقہ ہی ہان اگر یہ کہتے کہ چونکہ خدانی بعد بیعت رضی
اللہ عن المومنین کہا تہا اسلئے نام اوسکا بیعت رضوان ہوا تو ایک بات ٹہکانی سے
ہوتی نہ یہ کہ مضبوطی اور ایمان سی رضوان نام ہو گیا **قولہ** خدا راضی ہوا اون ایمان
والونسے **اقول** نہ منافقین بیعت کرنیوالونسے کہ ضمین آیتی ثلثہ بہی ہین **قولہ**
اور اونکی دلونکا اخلاص اس سی ظاہر ہو گیا **اقول** مومنونکی دلونکا اخلاص اور
منافقونکی دلونکا عدم اخلاص دونونکو خدانی جان لیا اسطرح پر کہ یہ بیعت موجب
اسکی ہوئی کہ کفار مرعوب ہو کر صلح پر راضی ہوئی پس جو لوگ اتباعاً لامر اللہ ورسولہ
صلح سے راضی رہی وہ مومن کامل تہی اور جو لوگ اس صلح سی بیزار ہوئے
اور اونکو نبوت ہی مین شک پڑا گو بعضون نے بسبب تنگ ظرفی اوسکو صراحت
بعض کی ظاہر کر دیا او بعضون سے نے نظاہر کیا وہ منافق تہی **قولہ** اس
سفر مین ساتہ نہ آتے **اقول** کیون نہ ساتہ آتے قیدبن قیس کیونکر آیا تہا

قولہ بیعت نکرتی اقول منافقین تو مومنین سی بڑہکر دنیا سازی کرتی تہے اکثر
افعال منافقین جو بریاکاری ستہے افعال مومنین سی ظاہر مین بڑہجاتی ستہے
مثل ہی کہ جہوٹی موتیونکی چمک۔ سچے موتیونکو ماند کرتی ہی مگر جہوٹے جہوٹی ہین اور
سچی سچے ہین اسکو جوہری جانتے ہین اناڑی کب پہنچتی ہین قولہ اونکی
دلونکو طمانیت اقول انزل السکینۃ علیہم کی ضمیر مومنین کیطرف پہرتی ہی
نہ حلق مبایعین کیطرف خواہ مومن ہون خواہ منافق قولہ لڑنی پر مستعد ہونی
اقول مومنین تو لڑنے پر مستعد ہونی اور منافقین ہمیشہ اسی پر مستعد رہے ہی
کہ اگر خدانخواستہ برا وقت پیش آئیگا تو پیٹہ کرتہا چہوڑ کر بہاگ کہڑی ہونگے
اور پہاڑونپر مثل اروی ایک گہڑی ہوجائینگے اور دیکہین گی مآل کار جسکی فتح
ہوگی اوسی سے ملجائینگی گفتار سبٹ گئی سو پچاس جوتیان مارین گی اسکے
کچہ غیرت اور پروا نہتی بلکہ سرسی مٹی جہٹہا بیکی قولہ دوسری مارنی پر بیعت کی اقول اگر
بہی نی مرنے مارنی پر بیعت کی تہی تو خیبر اور حنین سے پہر کیون بہاگ کہڑی
ہوئی وہان کیون نہ لڑی اور کیون شکست مین داخل ہوئی کیا سچی قولہ فتحا قریبا اور
انکی شکستگی دور کرنیکی لئی اقول نامعلوم بسط و اچہا و بہلا انا بہم فتحا قریبا کو جس سے
مراد بالاتفاق فتح خیبر یا فتح مکہ ہی شکستگی دور کرنیسی کیا علاقہ ہی کاش اسکو تحت
مغانم کثیرۃ کی لکہتی تو کچہ مناسبت بہی ہوتی لیکن خلل دماغ کا کیا علاج ہی قولہ آیندہ
بڑی بڑی غنیمتات اور غنایم کا مثل روم و فارس اقول بڑی بڑی فتوحات کا
ذکر عبارت کلام اللہ سی ثابت ہی آری غنایم کا ذکر کرہی مقام پر ہی لیکن بعضون نی
غنایم خیبر کہا ہی اور بعضون نی غنایم ہوازن لیا ہی جو بعد فتح حنین ہاتہہ سے لگے

اور بعضون نی مقام اوّل مین اوّل اور مقام ثانی مین شانے کہا ہی اور بیضاوے
نی ثانی کو تحت اخری کہا ہی اور بعضون نی اخری سی قریہ اخری مراد لیا ہی یعنی
مکہ جیسا کہ قتادہ مفسر نی کہا ہی اور بعضون سے غانم اخری کہا ہی اور مراد اس سی
کل غنایم الی یوم القیمہ لیا ہی یہ قول مجاہد مفسر کا ہی اور بعضون سے فارس وروم
مراد لیا ہی جیسا کہ قول حسن اور جبائی کا ہی بہرکیف اقوال مفسرین ستیان
شیعون پر حجت نہین ہوسکتی صحیح مسلم مین سے عن رسول اللہ قال اذا فتحت علیکم
فارس والروم ای قوم انتم قال عبد الرحمن بن عوف نقول کما امرنا اللہ قال
رسول اللہ او غیر ذلک تتنافسون ثم تتحاسدون ثم تتدابرون ثم تتباغضون او نحو
ذلک ثم تنطلقون سے ساکن المہاجرین فتحملون بعضہم علی رقاب بعض یہ اوصاف
حمیدہ جن حضرات مخاطبین کی اس حدیث مین جناب رسول خدا نی بیان فرما
یعنی حرص اور تکالب جیفۂ دنیا پر اور تحاسد اور تقاطع اور تباغض ادعنا کی گردنوںپر
مسلط ہونا اگر ایسے دینداروں کی لئی وعدۂ فتح روم اور فارس تہا تو یہ بات کسی عاقل کی
عقل قبول نہین کرسکتی مگر یہ کہ خدانی واسطے مومنین موقنین کی یہ فتوحات اور غنایم
عنایت فرمائے تہی جیسا کہ فرمایا زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات
من الرزق قل ہی للذین امنوا خالصۃ یوم القیامۃ پس مومنین موقنین بہی
متمتع ہوئے اور منافقین ونیا طلب بہی شامل کفار کی بلکہ ساتہ چوری اور سینہ زوری
کے زیادہ تر متمتع ہوئی اور عوض مین اوسکی روز آخرت فنای الٰہی مخصوص
بمومنین موقنین ہوئی فذلک متاع الحیوۃ الدنیا وما متاع الحیوۃ الدنیا
فی الاخرۃ الا قلیل قولہ پس ان آیتون سے اون سب اصحاب کی جنہون نی

درخت کی نیچی بیعت کی بزرگی ثابت ہوتی ہی **اقول** سب مومنین مبایعین کی
بزرگی ثابت ہوتی ہی نہ مطلق مبایعین کی اگرچہ منافقین بھی ہون آری اگر خدا یہ فرماتا
کہ لقد رضی اللہ عن المبایعین تحت الشجرۃ تو ظاہر یہ شبہہ ہوتا گو مراد
مومنین ہی ہوتی لیکن خدا نی تو تصریح فرما دی ہی کہ عن المؤمنین اذ یبایعونک
قولہ اور اونکا اخلاص اور ایمان مین کامل ہونا ظاہر ہوتا ہی **اقول** آری مومنین
مبایعین کا ایمان اور اخلاص ظاہر ہوتا ہی نہ مطلق مبایعین کا اگرچہ منافقین ہون
قولہ کوئی لفظ کوئی حرف ایسا نہ ذکر کیا کہ جس سی کوئی موقع کوئی محل انکار کا ہو
اقول المومنین ایک لفظ ہی کہ جسمین اٹھہ حرف ہین کہ اسی ہی موقع او محل انکار کا
واسطی داخل ہونی حضرات ثلاثہ کی ملتا ہی **قولہ** بلکہ اپنی رضامندی کا اظہار اسطور سی
کیا کہ جسکا کبھی زوال نہو **اقول** محض غلط کوئی لفظ کوئی حرف آیہ مین دال اوپر
عدم زوال رضامندی کی نہین ہی بلکہ اس مقام پر نص صریح زوال رضامندی بعدم ایفا
شرط موجود ہے اسلئی کہ پیش از آیہ شریفہ جناب باری فرماتا ہی ان الذین
یبایعونک انما یبایعون اللہ الی ان قال فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ
ومن اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما یعنی جن لوگون سے تجہسی بیعت
کی ہی اونہون نی خدا ہی سی بیعت کی ہے یعنی عہد و پیمان کرنا تجہسے حقیقت مین خدا سی
عہد و پیمان کرنا ہی پس جس شخص نی اس بیعت کو توڑا پس نہین توڑا ہے مگر
واسطی ضرر اپنے نفس کی یعنی عہد شکنی سی کچھ ضرر خدا کو نہ پہنچیگا بلکہ ضرر خود
ذات عہد شکن کو پہنچیگا اور جس شخص نی وفا کی ساتھ عہد و پیمان خدا کی پس قریب ہے
کہ دیگا خدا اوسکو اجر عظیم انتہی پس یہ آیہ شریفہ اسی بیعت حدیبیہ مین نازل ہوا ہی

چنانچہ آگی بیضاوی صاحب فرماتی ہین والآیۃ نزلت فی بیعۃ الرضوان یعنی آیت
نازل ہوئی بیعت رضوان مین کہ وہی بیعت حدیبیہ ہی بلکہ بعضے مفسرین نے
تصریح کی ہے کہ یہ آیۃ اگرچہ ترتیب عثمانی مین مقدم ہی مگر تنزیل قرآنی مین موخر ہی
پس اس آیۂ شریفہ سی صاف صاف ثابت ہو گیا کہ بعض مبایعین بیعت شکنی کرینگی
ورنہ ذکر نکث کرنا خداوند تعالی کا محض ایک امر لغو ہوتا اور یہ بہی سمجہا گیا کہ سب مبایعین
مومنین موقنین نہتے بلکہ اس مقام پر بعض منافقین بیعت شکن بہی تہی پس کل کا
خالص مخلص اور کامل الایمان کہنا محض لغو ہو گیا اور یہ سے سمجہا گیا کہ رضامندی
دائمی عدم زوال پذیر نہتے بلکہ مشروط تہی بعدم نکث پس یہ کہنا مخاطب کا کہ اظہار
رضامندی ہر طور سی کیا کہ جسکا کبہی زوال نہو محض غلط ٹہرا اسلیئے کہ زوال بہ
نکث ناکثین ہو گیا قولہ اون فتوحات کا وعدہ کیا جنکا ظہور اونہین صحابہ کی ہاتہ
سی ہوا اقول لانسلم کہ اونہین ناکثین کی ہاتہ سی ہوا اسلیئے کہ وہ منافقین تو
کبہی مدینہ سی باہر ہی نہین نکلے وعلی التنزل سلمنا کہ اونہین کی ہاتہ سے ہوا
مگر ان اللہ یؤید ہذا الدین برجل فاجر بہی صحیح بخاری مین آیا ہی قولہ
اب ہم شیعیان علی سی پوچہتے ہین اقول شیعیان حضرت علی علیہ الصلوۃ
والسلام کہتے ہین کہ اہلسنت معاویۃ العاویہ جانین کہ یہ آیت بیشک قرآن
مجید کی ہی جسطرح آیۂ فمن نکث قرآنمجید کی آیت ہی اور یہ شان مین اون مومنین کے
ہی جنہون نی بیعت درخت کی نیچے کی تہی جسطرح آیۂ فمن نکث شان مین
اون منافقین کی ہی جنہون نی درخت کی نیچے بیعت کی تہی اور حضرت عتیق
اور اونکی بڑی رفیق سینے اول وثانی بلکہ ثالث ثلاثہ بہی تحت آیۂ ثانی داخل

ہین اسکے تحت ناکثین نہ تحت مومنین قولہ جو کچھ خدا اون
بیعت کرنے والون کے حق مین فرماتا ہی اقول بیعت کرنی والی دو
فریق ہین ایک کے حق مین توبعبارہ رضی اللہ فرماتا ہے
یعنی مومنین اور دوسرے کی حق مین فمن نکث فرماتا ہے یعنی
منافقین اور امثال ثلثہ ثانے ہین داخل ہین دراول
مین قولہ مستثنی ہونے پر کیا دلیل ہے اقول اولاً حاجت باستثناء
نہین ہے اسلئے کہ استثنا مین مستثنے کا مستثنے منہ مین داخل ہونا
شرط ہی اور لانسلم کہ ثلثہ تحت رضی اللہ مین داخل ہین کیونکہ داخل
ہونی والی مومنین ہین نہ منافقین ثانیاً معارضۃً ہم کہتی ہین کہ فمن نکث
سی مستثنے ہونی پر کیا دلیل ہے باوجود فرار کے خیبر و حنین سے
کما سبق ثالثاً اگر بی استثنا ثلثہ مخاطب کی تسکین نہو تو کسی طبیب
کا گھر ڈھونڈھے کہ شاید اوسکی نشتر ہی کچھ کام نکل جاوی قولہ اور
اگر کہو کہ وہ منافق تھے اقول ہم تو بہت کہتے ہین مگر بہری نہین سنتے
قولہ تو اوسکا رد بے خدا نے خود کر دیا اقول محض غلط ہرگز خدا نے
کہین رد نہین کیا اسلئے کہ قلوبہم اور علیہم کی ضمیر طرف مومنین کی
پھرتی ہے نہ طرف مطلق مبایعین کی ہان اگر خدا رضی اللہ عن المومنین
نہ فرماتا بلکہ رضی اللہ عن المبایعین فرماتا تو بظاہر اسکا شبہہ ہوتا
گو حقیقت مین رضائی مطلق بغیر ایمان کے نہین ہو سکتی قولہ کہ یہ بڑی پکی
مسلمان اور سچے ایمان والے ہین اقول کیا بیتکلے ہی کہ باوجود فرض

کرنے نفاق کی پروا نہین کہ کوئی سچا مسلمان اور سچا ایمان والا سمجھے تعجب خدا
تو ضمائر طرف مومنین کی پھیری اور مخاطب منافقونکو سچا مسلمان کہی قولہ اگر وہ
لوگ منافق ہوتی اقول اگر اون لوگون سے منافق نہوتی تو کیون حسد
فمن نکث فرماتا قولہ تو کیون خدا اونکی ایمان پر شہادت دیتا اقول ہذا اول
البحث لیکن خدا نے ثلثہ کی ایمان پر شہادت نہین دی بلکہ ہر جگہہ اونکی نفاق پر شہادت
موجود ہی اور اسجگہہ بہی آیۂ فمن نکث ہی کہ بسبب فرار عن الزحف یوم حنین و خیبر
شہادت علی النفاق ادا ہوئی قولہ فتح اور غلبہ عطا کرتا اقول فتح اور غلبہ
کبہی مسلمانون کو بسبب کفار کی اہی سے ہوجاتا ہی وکذلک نولی بعض الظالمین بعضا قولہ
ان آیتونکو دیکہکر اگر کسی شیعہ کو یہ خطرہ ہوا ہو اقول استغفر اللہ کہ کبہی کسی شیعہ
کو اسکا وہم و خیال بہی گزری ایسے خطرات شیطانی اونہین حمقا کو پیدا ہوتی ہین کہ
جنکا گمان فاسد یہ ہوتا ہی کہ یہ آیت لاجواب ہی اور شیعہ اسکی جواب سی عاجز ہین
ایسے خطرات سوای لامذہبون کی کسیکو نہین ہوتی مخاطب سب شیعونکو اپنا
ہی سا گمان کرتا ہی آری سے کافر ہمہ را بکیش خود پندارد قولہ ایسی آیتیں صریح
اقول سب آیتین سے آپکے نزدیک صریح ہین تخصیص اسکی کیا ہی لیکن اب تمکو
معلوم ہو گیا ہو گا کہ صراحت فضیلت پر ہی کہ رذیلت پر ہی مگر جبکہ خدا نے چشم بینا
ہی نہین عنایت فرمائی ہی تو کیا خاک معلوم ہو گا اب ہم تمہاری تقریر سی سمجھتے
ہین کہ جب ہم رذائل اور فضائح صحابہ منافقین کی آیات اور احادیث سی ثابت
کر دیتے ہین تو جب سنیونکو کچہہ جواب نہین سوجہتا تو کہتے ہین کہ ضرور کوئی انکے
سبب ہوگا کہ ہمارے علما ان فضائح سی انکار کرتی ہین ورنہ کیا سب عالم سب کا

سب اولیا سب پیر سالک سب دیوانے مجذوب سب [illegible] سنیون سے
مذہب کی نادان ستہے کہ ایسی دلائل صریح کا انکار کیا اور باوجود اسکے بہی ثلاثہ کو
اچہا سمجہا الٹی سمجہ ہے اونہین کی مذہب کی معتبر تفسیرون اور کتابونسی اپنا دعوے
ثابت کردیا اور یہ امر کہ لشکر عالم اور پیر اور پیران پیر احمق نادان تہے یا دانا ایمان والے
تہے یا بے ایمان منصف تہے یا ناصبی تہی اونہین کی عقل پر چہوڑا اب اپنی کتابونسے
تقابل کرکے بیدینیون اور بے ایمانونکو جو مناسب ہے ہین کہین ای سنیونکی بہائیو اگر سنی
ہو تو سنو کہ جو کچہ ہمنے تمہاری تفسیرونسے کل ایات کی تفسیر مین لکہا ہے وہ مطابق ہے یا نہین
ہے قولہ کاشانی اپنے تفسیر مین سے کہتے ہین اقول [illegible] ورغرض ہے تفسیر کاشانی
بیان موجود ہے اوسمین اس عبارت کا کہین نشان بہی نہین ہے اور اگر یہ عبارت
اوسمین ہوتی بہی تو ہمکو نہین معلوم ہوتا ہے کہ مخاطب والانتقام کو کیا نفع اس سے
پہنچتا اسلئے کہ اسمین تو مثل کلام الہی کی تصریح ہے سب مومنان کی یعنی مومنان
بیعت کنندگان دوزخ مین نجات پائینگے نہ یہ کہ منافقان بیعت کنندگان اور نہ یہ کہ مطلق
بیعت کنندگان دوزخ مین نجات پائینگے خواہ مقتضای بیعت پر باقی رہین یا نکث
عہد وپیمان کرکے فرقہ نکثین مین داخل ہون عجب تخبط ہے کہ جو ایمان اصل مایہ نجات
ہے اوسکی اثبات کی تو کچہ فکر نہین ہے فقط بیعت پر پہولی نہین سماتے اور بار بار
اوسے گائی ہوئی راگ کو گاتی ہین قال المخاطب الانتقام ہداہ اللہ سبل
السلام اگر اس روایت پہ اطمینان نہوا و حضرات شیعہ کو اپنے مجتہدین اور
متعصبین کی جواب سنی کا اشتیاق ہو تو اونکو ہی نہین کہ اونکی علمانے اس
آیت کو دو طرح پر رد کیا ہے بعضون نی یہ فرمایا ہی کہ اس آیت سی ثابت ہوتا ہی

کہ خداوند تعالی اس فعل خاص سی یعنے بیعت سی رضی ہوا اس سے یہ نہین لازم آتا
کہ خدا اونکی سب کامونسی رضی ہوا ہو اور آئندہ بہی رضی رہی اور بعض کا قول یہ
ہی کہ بعد اس بیعت کی صحابۂ کبار نی وہ کام کئی جو مخالف اس بیعت کی ستے
یعنی لڑائیونمین بہاگ گئی خلافت خلیفۂ برحق کی غصب کرگئی پس وہ اس آیت
کی وعدہ سی خارج ہوگئی پس یہ نسبت امر اول کی ہم یہ جوابدیتی ہین کہ خدا کے
نسبت یہ گمان کرنا کہ وہ صحابہ کی اور کاموسنے رضی نہ تہا صرف ایک فعل
خاص بیعت سی رضی ہوا اسلئے لقد رضے اللہ عن المومنین فرمایا ایسی تہمت
ہی کہ کوئی مسلمان اپنے دلمین اوسکا خیال بہی نہین کرسکتا کیا یہ ممکن ہے کہ اگر
خدای عزوجل اون بیعت کرنیوالونسے ہر طرح پر رضی نہوتا تو وہ لقد رضی اللہ
عن المومنین صرف اونکی دل خوش کرنیکو براہ تدلیس فرماتا اور جن باتوسنے
اونکی ناراض تہا اونکو تقیۃً ظاہر نکرتا اور یہ امر بہی غور کرنیکے لایق ہی کہ حضرت
شیعہ کو کسطرح معلوم ہوا کہ صحابہ کی اور کاموسنے خدا ناراض تہا آخر کیونکر
اونکی نارضا سندی کا حال معلوم ہوا نہایت تعجب کا مقام ہی کہ خدا اونکی اوس
فعل کو جس سی راضی ہوا لقد رضی اللہ کہکر ظاہر کری اور اونکی اون افعالونکو
جنسے ناراض ہو سوای شیعیان عبد اللہ بن سبا کی کسی پر اظہار نفرماوی شاید
شیعیان پاک یہ جوابدین کہ اوس قرآن مین جو امام مہدی کی پاس ہے
اصحاب کی برائیان لکہی ہوئی ہین مگر ہم جبتک کہ اوسکو اپنے آنکہ سے نہ دیکہلین
اور امام صاحب سی اوسکی تصدیق نہ کرلین اوسکو قبول نہین کرسکتے لیکن افسوس
تو یہ ہی کہ نہ امام صاحب کا کچہ نشان ملتا ہی نہ اوس قرآن کا کچہ پتا چلتا ہے

ہزار برس تو گذر گئی اور ہنوز معلوم نہین کہ ابھی سے کتنے دن امام کی ظہور مین باقی
ہین سے صد شب ہجر گذشت و سہ من پیدا نیست طرفہ عمری کہ بصد سال
ندیدم یکماہ اور یہ نسبت امر دوم کی کہ صحابہ کبار اس آیت کی وعدہ سی بہ سبب نکث
بیعت کی خارج ہین اوسکا جواب ہم اسطرحپر دیتے ہین کہ اس اعتراض سی بھی اتنا
ثابت ہوتا ہی کہ بیعت رضوان کیوقت تک صحابۂ کبار اور مہاجرین و انصار سچی
مسلمان اور سچّے مومن تھی نہ منافق ستھے نہ کافر اور اونکی بیعت صادقانہ تھی
نہ منافقانہ چنانچہ یہ فقرہ صاحب تقلیب المکائد کا کہ این کلام معجز نظام دلالت میکند
برینکہ بعضے از اہل بیعت رضوان نکث خواہند کرد دلیل اسپر ہی کہ جب بیعت کے
تھی اوسوقت تک نہ منافق تھی نہ کافر بلکہ لقد رضی اللہ عن المومنین مین داخل تھی
اور شہید ثالث نور اللہ شوستری کا یہ کلمہ کہ مدلول آیہ عندہ تحقیق رضامی حق تعالی ست
ازان فعل خاص کہ بیعت ست وکسی منکر این نیست کہ بعضے از افعال حسنہ مرضیہ
از ایشان واقع شدہ ست ظاہر اسپر ہی کہ اونکا بیعت کرنا فعل حسنہ تھا پس اسے
سی یہ اعتقاد کہ صحابہ کبار اوّل ہی سے منافق تھی باطل ہوا اور جبتک یہ آیت جسمین خدا نے
اپنی رضامندی ظاہر کی نازل ہوئی اونکا مسلمان اور باایمان ہونا ثابت ہوا
خیر اب آگی سے چلیے اور بعد اس بیعت کی اونکی حال پر نظر کیجیے کہ کیا کام اونسے
ایسے ہوئی جسنے اونکا نکث بیعت کرنا ثابت ہوا اور وہ کام کسوقت ہوئی پیغمبر
صاحب کی جیتے جی یا اونکی وفات کی بعد چنانچہ اوسکی نسبت شہید ثالث اور
صاحب تقلیب المکائد نی جو کچھ لکھا ہی اوس ہی تو ظاہر ہوتا ہی کہ بعد اس بیعت کی
پیغمبر صاحب کی سامنے اونسے نکث بیعت ہوا یعنی وہ جنگ خیبر میں ثابت قدم

بلکہ بہاگ گئی اوسکے نسبت ہم یہ جواب دیتی ہین کہ اگرچہ قلعۂ خیبر صدیق اکبر یا عمر کے
ہاتہ سی فتح نہین ہوا لیکن فتح نہونا مستلزم فرار نہین ہی بہاگنا جنگ خیبر سی حضرات
شیعہ نی کہا نسی ثابت کیا دربالفرض اگر وہ جنگ خیبر سی بہاگی اور اونہون نے
نکث بیعت کیا تو جسطرح ہم نے اونکی بیعت کو خدا کی کلام سی ثابت کیا اور خدا کی
رضامندی کا لقد رضی اللہ عن المومنین کی آیت پیش کرکی ثبوت دیا اسی طرح یہ
حضرات شیعہ کی ذمہ ہی کہ بمقابلہ اس آیت کی اونکا بہاگنا جنگ خیبر سی اور نکث بیعت
کرنا اور خدا کا اونسے ناراض ہونا کسی آیت سی ثابت کرین واذ لیس فلیس اور
ہم خوب یقین کرتے ہین کہ اگر صحابۂ کبار سی کوئی فعل بعد اس بیعت کی موجب
نارضامندی خدا کا ہوتا تو ضرور وہ اوسکی بہی خبر دیتا اور جسطرح پر اونکی بیعت سی راضی
ہوکر لقد رضی اللہ فرما دیا اسی طرح پر فرار اور نکث بیعت سی ناراض ہوکر لقد غضب اللہ
علیہم ارشاد کرتا اسلئے کہ لڑائی سے بہاگنا اور بیعت کا توڑنا آنحضرت پیغمبر صاحب ہی
کی سامنے ہوا اوسوقت تک سلسلہ وحی کا جاری تہا جبرئیل کا آنا بند نہوا تہا
پھر کیا سبب ہی کہ خدا اونکی سب اچہے کامونکو ظاہر کری اور بری کامونکی خبر تک
ندی اونکے افعال حسنہ کی تو شہرت دیدی اور اونکے افعال قبیحہ کی پردہ پوشی
کرگئی تہی یا تو خدا اونسے ڈرتا تہا کہ اونکی برائی بیان نکرسکتا تہا یا درحقیقت اونسی
کوئی برائی نہوئی تہی جسکو ظاہر کرتا یا اگر کوئی لغزش ہوجاتی تہی تو اوسکو عفو
کردیتا تہا اور اونکی اور نیک کامونپر خیال کرکے اوسکو براہ ستاری چہپا دیتا تہا اور
اگر یہ کہا جائی کہ بعد وفات پیغمبر صاحب کی صحابۂ کبار نے ایسی کام کئے کہ جنسے
خدا ناراض ہو مثل خلافت غصب کرنی وغیرہ کی اوسکے نسبت ہم یہ کہتی ہین کہ

اگر انسے بعد وفات پیغمبر خدا کے کوئی کام ایسا ہونیوالا تھا کہ جس سے خدا ناراض ہوتا تو ضرور اوسکی خبر دیتا اور یہ کبھی اونکی حق مین لقد رضی اللہ نہ فرماتا اور جبکہ خدا نے اس آیت مین یہ فرمادیا کہ فعلم ما فی قلوبھم کہ مین اونکے دلونکی بات جانتا ہون اور فرمایا کہ فانزل السکینۃ علیھم کہ مینے نازل کی اونپر تسلی تو کیونکر قیاس مین آسکتا ہے کہ ایسے لوگ کبھی جادۂ حق سے منحرف ہوئی ہون لیکن ہم حضرات شیعہ سے عرض کرتی ہین کہ وہ کیون سوال و جواب مین سے اپنا اوقات ضایع کرتی ہین اور کیون علامۂ کاشانی کی تفسیر کی ان لفظونکو نہین دیکھتے کہ آنحضرت فرمود بردخ نرود یک کس ازان مومنان کہ در زیر شجرہ بیعت کردند اس تفسیر نے تو کچہ قصہ جھگڑا باقے ہی نہین رکہا تمام بشارت جنت کی اون لوگونکے حق مین جو اس بیعت مین شریک تہی پیغمبر صاحب کی زبان سے تصدیق کردی لیکن اگر اس ایک روایت پر اطمینان نہین ہوتا تو اوسکی تائید مین دوسری روایت سنین کہ ترجمۂ کشف الغمہ مین لکہا ہے کہ از جابر بن عبد اللہ انصاری روایت ہست کہ ما دران روز ہزار و چہار صد کس بودیم کہ دران روز من از حضرت پیغمبر خدا صلعم شنیدم کہ آنحضرت خطاب بہ حاضران نمود و فرمود کہ شما بہترین اہل روی زمینید و ما ہمہ دران روز بیعت کردیم و ہیچ کس از اہل بیعت نکث ننمود مگر جد بن قیس کہ آن منافق بیعت خود را شکست اس روایت سے چند فائدی حاصل ہوئی اول یہ ثابت ہوا کہ بیعت کیوقت چودہ سو صحابی موجود تہی سب کے ایمان اور اسلام سے خبر خدا دیتا ہی کہ فعلم ما فی قلوبھم اور اونکے شان مین فرماتا ہی لقد رضی اللہ عن المومنین دوسری حضرت پیغمبر خدا نے اونکی نسبت فرمایا کہ تم بہترین اہل زمین سے ہو

تیسری بھی ثابت ہوا کہ سوای ایک منافق کی اور کسی نے بیعت کو نہین توڑا پس ای
سنیان پاک اب تم انصاف سی ان روایتونکو دیکھو اور ای شہید ثالث
اور صاحب تقلیب المکائد کی ایمان اور انصاف پر خیال کرو کہ وہ محبت اہلبیت
کی پردہ مین کیسے خدا کی آیتونکی تکذیب کرتے ہین اور کسطرح ایسے صریح
نصوص سی انکار فرماتی ہین لیکن اگر ہم صحابہ کی برائیونکو تسلیم بھی کرلین تب
بھی کچھ فائدہ شہید ثالث کی تقریر کا نظر نہین آتا اسلئے کہ جو علامہ کاشانی نے
نی اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ آنحضرت فرمودند بروز فتح نزدیک کس از ان جمعی بود
کہ در زیر شجرہ بیعت کردند اسکا کیا جواب ہی بغیر اسکی کہ یہ کہا جائی کہ حضرت نی
تقیہ سی کہدیا ہوگا بقول المتمسک بولائیہ علی بن ابیطالب بیشک یہ
جوابات شیعونکی ہین لیکن حقیقت مین بتینی اور تنزل سے کہے ہین یا ین سبب
کہ مومنین سی مومنین حقیقے نہ مراد لین بلکہ اعم اس سی اور مومنین بافواہہم و ن
قلوبہم سے مراد لین پس اسصورت مین ضرور ہوگا کہ رضا کو مقید کرین ساتھہ کسی
قید کی مثلا رضا بفعل خاص اور رضا بشرط بقاء بیعت اور اگر لفظا دلالت ان قیود
پر نہوتی تو لاریب کہ عقل اسپر دلالت کرتی ہے اسلئے کہ بالبداہۃ معلوم ہے کہ
رضاء مطلقہ جناب باری مومنین بافواہہم کی فقط بیعت کرنیسے نہین حاصل ہوتی
جب تلک ایمان حقیقے اور وفا بعہد بیعت اوسکی ساتھہ منضم نہو پس حال اس آیہ کا
مثل دیگر آیات عامہ اور احادیث عامہ کی ہوگا کہ مقتضائی ما من عام الا وقد
خص دلیل عقل اوپر تخصیص کے دلالت کرتی ہی مثل ان اللہ علی کل شئی قدیر
کہ مخصوص بممکنات سے ہے کما مر اور مثل حدیث ابوہریرہ کما فی الصحیح البخاری من

قال الا انه لا الله دخل الجنة کہ شروط بشروط عدیدہ ہی چہ جای اینکہ خود نقل دلالت کری اور تخصیص سکے اور ساضد عقل ہوجاوی چنانچہ اس مقام پر جناب باری نی رضی اللہ عن المومنین کو مخصوص کیا ہی آمر لا ساتہ اذ یبایعونک کی پس اذ یا ظرفیہ ہی تو معنے یہ ہونگی کہ رضا مخصوص بوقت بیعت ہی یا اذ تعلیلیہ ہی تو معنے یہ ہونگی کہ رضا مخصوص من حیث البیعت ہی پس دونون صورتون مین رضا ایک امر خاص پر ہوئی جیسے حدیث مشہور مین ہی کہ السخی حبیب اللہ ولو کان کافرا یعنی محبوبیت سخی من حیث السخاوۃ ہے نہ من حیث الکفر و النفاق وغیرہ اور ثانیا اس رضا کو مخصوص کیا جناب باری نی بعدم نکث اور بعد رضی اللہ کی فرمایا فمن نکث فانما ینکث ‌‌ آہ کما مر انہا موخر فی التنزیل بہر کیف احتیاج ان تخصیصات کی نہین ہے مگر اوس صورت مین کہ لفظ رضی اللہ سی رضای مطلق مراد لیجاوی بطور موضوع موجبہ کلیہ کے نہ مطلق الرضا بطور موضوع مہملہ کی اور جو کہ ظاہر ہی کہ کوئی لفظ یہان شمول اور عموم پر دلالت نہین کرتا ہی کہ موجبہ کلیہ ہوسکے تو ضرور ہوگا کہ بطور موضوع مہملہ مراد لیا جاوے اور مہملہ لازم جزئیہ کا ہی کما ثبت فی المیزان پس مراد رضا سی نہوگی مگر بعض الرضا اور ظاہر ہے بعض الرضا کفار اور منافقین سے بھی باعتبار بعضے افعال حسنہ کی ہوسکتے ہی

جیسا کہ السخی حبیب اللہ ولو کان کافرا مین گزرا ھو لا یفید النجاۃ بعدم الایمان پس اس تقریر سی ہماری ثابت ہوا کہ جوابات شیعہ مبنی بر تنزل علی التنزل ہین یا بمعنے کما ولا لا نسلم کہ مراد مومنین سی اعم از مومنین حقیقی و ظاہری ہین کیون نہین جائز ہی کہ مومنین حقیقے مراد ہون پس معتزلات ثلاثہ اس سی خارج ہوجاوینگے کیونکہ اونکا

مومنین سے حقیقے مین ہونا ہماری نزدیک نہین ثابت ہی اور ثانیاً سلمنا کہ مومنین سے
اعم مراد ہی لیکن لانسلم کہ رضا سی رضای مطلق مراد ہی کیون نہین جائز ہی کہ مطلق الرضا
مراد ہو کہ وہ ملازم جزئیہ ہی اور مفاد اوسکا ثبوت بعض الرضا ہوگا اور بعض الرضا کا تعلق
اور منافقین سی بہی ممکن ہے باعتبار بعض افعال حسنہ کی وہو لا یفید شیئًا لحکم
بعدم الایمان ثالثاً سلمنا کہ رضا سی بہی مراد رضای مطلق ہی لیکن مابعد اوسکا مخصص
ہی مدعی تخصیص کہ دلالت کرتا ہی احد ہما پر اذ یبایعونک اور دلالت کرتا ہی ثانی پر
فمن نکث کما مر پس جواب ثالث کہ جتنے برو تنزل ہی آپ اوسی مین بحث لاطایل
کرتی ہین اور دو جواب اولی کی جواب سی اپنی دم چرایا اور یہی دستور ہی حضرات
اہلسنت کا کہ جب جوابات اصلی کا جواب نہین سوجہتا تو جوابات تنزلی پر جان لڑا دیتی
ہین اور اصلے جواب کا جواب بالکل اوڑا دیتے ہین اور نہین سمجہتی کہ جوابات
تنزلی تطفلے ہوتی ہین اگر بفرض محال برعم باطل آپکے باطل ہی ہوجاینگے تو خصم
آپکا بنظر جواب اصلی کی آپکے ہاتھ سے جان نہ چہوڑیگا ورنہ بحث وجدال سی نہ موڑے گا
اب ہم بحث کرتی ہین آپکے جوابات ناصواب سی **قولہ** بہ نسبت امر اول کی
ہم یہ جواب دیتی ہین **اقول** یہ جواب محض پوچ اور لچر ہی اسلیے کہ بنا اسکی دو باتون پر
ہی ایک تو یہ کہ خدا نی فقط رضی اللہ عن المومنین کہا دوسری یہ کہ رضی اللہ
عن المومنین سی رضای مطلق یعنی رضای کلی سمجہے جاتی ہی کہ مستحق جسکا یہ ہی
کہ ہر طرح پر راضی ہوا اور دونو باتین محض غلط ہین اسلیے کہ خدا نی فقط رضی اللہ
عن المومنین نہین کہا بلکہ ساتہہ اوسکی اذ یبایعونک بہی فرمایا یعنی خدا راضی ہوا مومنون سی
وقت بیعت کے یا بسبب بیعت کے اور بیعت ایک فعل خاص ہی پس رضا مومنون کی اوس ایک فعل

خاص پر اور لا نسلم کہ رضا بفعل خاص مستلزم رضا بجمیع افعال ہو اور اسیطرح خدا نے
رضی اللہ رضا مطلقاً یا رضی اللہ من کل الوجوہ نہین فرمایا کہ مخاطب سمجھے کہ ہر
طرح یہ خدا راضی ہوا اور جب کوئی لفظ او پر عموم شمول کی نہین دلالت کرتا ہی تو ضرور
ہی کہ رضا سے مراد رضا فی الجملہ لیجئے اور رضای فی الجملہ سے رضای کلی مراد لینا
سراسر جہالت ہی قواعد منطقیہ سی **قولہ** خدا کی نسبت یہ گمان کرنا کہ وہ صحابہ کی اور
کاموں سے راضی نہ تہا **اقول** اور کامون مین نکث بیعت بہی ایک کام ہے
اور کون مسلمان خدا کی نسبت یہ گمان کرسکتا ہی کہ وہ جانشانہ نکث بیعت سی بہی
راضی تہا اور اگر راضی تہا تو پہر فمن نکث کیون فرمایا **قولہ** ایسی تہمت ہی کہ
کوئی مسلمان اپنے دلمین خیال ہی نہین کرسکتا **اقول** خدا تو فرماوی کہ مین بیعت
ہی کرنی پر راضی ہوا اور مخاطب کہی کہ نہین ہر طرح پر راضی ہوا کیون یار تہمت
یہ ہے کہ وہ ہی افسوس کہ دنیا مین انصاف نہین ہی خود خدا پر تہمتین کرین اور
دوسرون کے گلی منڈہین سے چہ دلاور ہست دزدی کہ بکف چراغ دارد **قولہ** ہر
طرح پر راضی نہ تہا **اقول** لقد رضی اللہ کی معنے ہر طرح پر راضی ہونا سوای کسی
کافر جاہل کی کوئی مسلمان عالم نہی گا کلام لفظ مین تو کوئی لفظ ہر طرح پر نہین
دلالت کرتا ہی ہان کلام کے نفسی مین ہو تو ہو لیکن مجبوری یہ ہی کہ شیعون کو
معلوم ہی نہین کہ کلام نفسی سوای لفظ و معنے کی کس جانور کا نام ہی آیا اونٹ
ہے یا امام رازی کی بکری یا آپکے حضرت اوستاد کی گردن مروڑی مرغی
جیسا کہ پرچہ تہذیب الاخلاق مین ہے **قولہ** صرف انکی دل خوش کرنیکو **اقول**
البتہ پرچہ چہاپنے والے ایسے ہین کہ جو قیود اور شروط کلام خدا پر نظر نہین کرتے اور ایسے

آیات سے جنکو کسی طرح مناسبت حضرات ثلثہ سے نہین ہے اپنا دل خوش کیا کرتے
ہین لیکن صحابۂ رسول خدا تو اس آیت سے کب اپنا دل خوش نہین کرتے تھے
دلیل اسپر حدیث صحیح بخاری قبل کتاب المغازی ہے عن العلاء بن المسیب عن ابیہ
قال لقیت البراء بن عازب فقلت طوبی لک صحبت رسول اللہ و بایعتہ تحت الشجرۃ
فقال یا ابن اخی انک لا تدری ما احدثنا بعدہ یعنی ملاقات کی مینے براء بن عازب
سے پس کہا مینے طوبی ہے تیری واسطے کہ شرف صحبت رسول خدا پایا تو نے
اور بیعت کی تحت شجرہ پس کہا اوسنے ای برادر زادہ میری تو نہین جانتا کہ ہم لوگون
نے بعد اوسکے کیا کیا اور کون کون بدعتین حادث کین تھے انتہی پس اگر کل صحابہ رضامندی
خدا کو ایک فعل خاص پر منحصر سمجھتے بلکہ رضامندی من کل الوجوہ سمجھتے اور رضامندی
دائمی سمجھتے اور مشروط بعدم ارتکاب فعل خلاف رضامندی اور مشروط بہ بجا آوری
مقتضای بیعت نجانتے تو انک لا تدری ما احدثنا بعدہ نہ کہتے افسوس ہے کہ حضرت
مخاطب اوسوقت موجود نتھے ورنہ براء ابن عازب سے یون عتاب و خطاب فرماتے
کہ تو یہ کیا بکتا ہے خدا تو رضامندی مانتہ تاتہ دائمہ بیان فرمائی ہے
اور مشروط ساتھہ کسی شرط کی نہین کی ہے پھر تو ما احدثنا بعدہ کا کیون ذکر کرتا
ہے شاید تو نے مذہب اہلسنت و جماعت چھوڑ کی اس ایہ مین مذہب شیعہ اختیار
کیا ہے قولہ براہ تدلیس فرماتا اقول تدلیس تو جب ہوتی کہ خداوند تعالی اس
آیت کو یون فرماتا کہ لقد رضی اللہ عن المبایعین من کل الوجوہ رضاء دائما دلو
نکث و فجر و کفر لیکن جبکہ خدا نے تخصیص رضا بمومنین کی اور قید اذ یبایعونک کی
لگائی اور مشروط بہ مشروط بعدم نکث فرمایا تو ان قیود و شروط و تخصیصات سے

قطع نظر کرنا تدلیس حضرت اہلسنت ہی نہ تدلیس خدا و رسول **قولہ** اور جن باتون سی اونکی ناراض تہا اونکو تقیہ ظاہر کرتا **اقول** جن باتون سے ناراض تہا وہ عدم ایمان تہا اور عدم وفا بما عاہد علیہ اللہ تہا اونکث بیعت تہی اور فرار عن الزحف تہا اور محبت مال دنیا تہی ان سب باتونکو جو منافقین سی سرزد و مومنین خدا نی بیان فرمادیا پس محل و مصداق تقیہ کہان ہی آری اگر مومنین مین اظہار نکرتا یا بالخصوص اسما حضرات ثلاثہ کا بتقیہ از شیعیان ہی تو منافقین مین اظہار نکرنا اون ناموںکا بتقیہ از سنیان ہی اور اگر عدم اظہار نام کرام مبنی پر مصلحت ہی تو دونو مقام پر ہی تقیہ کو نہ یہان دخل ہی نہ وہان مگر حضرت مخاطب کو تسخیرین التقیہ دخل ہے وان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون **قولہ** غور کرنیکی لایق ہی **اقول** غور کرنیکے لایق حال رضامندی ہی کہ کن لوگونسے ہی مومنین سی ہی یا منافقین سے اور کس بات پر ہی بیعت پر یا کل دنیا کی کامو نپر اور کسوقت تک ہی تا بعدم نکث بیعت یا ابدالآباد بین **قولہ** حضرات شیعہ کو کسطرح معلوم ہوا کہ صحابہ کی اور کن سو نسی خدا ناراض تہا **اقول** جسطرح سی تمکو حال رضامندی معلوم ہوا کہ تمہاری زعم باطل مین فقط ایک رضی اللہ سی حال رضامندی ظاہر ہوا اور شیعونکو سیکڑون آیتون سے جو درباب منافقین ہین حال نارضامندی خدا بعض صحابہ سی ظاہر ہوا **قولہ** کیونکر اونکو اونکی نارضامندی کا حال معلوم ہوا **اقول** اسطرح معلوم ہوا کہ خدا نی فرمایا فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ اور پہر فرمایا فقد باء بغضب من اللہ وماواھم جھنم وبئس المصیر۔ اور پہر فرمایا لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ۔ پس ان آیات اور انکی امثال سی کہ سیکڑون ہین کہ حال نارضامندی خدا معلوم ہوئے

عنداللہ کرنی سے کہ ان آیات مین ثلثہ کی نام کی تصریح نہین ہی تو ہم سے کہینگے آیہ لقد رضی
اللہ مین بہی ثلثہ کی نام کی تصریح نہین ہے تا جب اونسی نکث بیعت اور فرار عن الزحف
اور ایذای خدا و رسول واقع ہوئی تو خود بخود مصداق آیات غضب خدا ہو گئی **قولہ**
تعجب کا مقام ہی **اقول** تعجب کا مقام ہی کہ لقد رضی اللہ سی تو رضامندی ظاہر
ہوا اور قصہ نکث سی نارضامندی نہ ظاہر ہو علاوہ اسکے لقد رضی اللہ سے تو فقط
مومنین ہی سے نارضامندی ظاہر ہوئی نہ سرگروہ منافقین سی پہر کیونکر اہل سنت
معاویۃ العاویۃ الغاویہ جو عو کرتے ہین اور نام اصحاب ثلاثہ زبان پر لاتی ہین مثل شیعیان
پاک کو نا بعاں سگ ناپاک سمجہا ہین کہ اگرچہ اس قرآن مین تصریح نام ثلثہ کی نہین ہی لیکن جو [illegible]
حضرت عثمان نی جلا دیا اسمین تصریح نام ثلثہ کی موجود تہی لیکن چونکہ آیہ قصہ نکث سی وہ منسوخ
ہی ہو چکی تہی اسلئے حیاء عثمانی مقتضی اونکی جلانیکے ہوئی پہر اب اوسکا ذکر زبان پر لانا لغو
ہی اسلئے کہ اگر شیعہ اسکو دکہین گے بہی تو بسبب منسوخ التلاوۃ ہونیکے قبول نہین کر سکتی
قولہ لیکن افسوس تو یہی **اقول** الحمد للہ کہ شیعونکو امام مہدی علیہ السلام کا عرفان
ملا ہی اور اپنی امام زمان کو پہچانا ہے تمام افسوس ہی کہ سنیون نی سب اپنا امام زمان
نہ پہچانا اور بموت جاہلیت مری اور بقول خلیفہ زادہ عبد اللہ بن عمر کی جنہون نے
بخوف موت جاہلیت یزید کی اور حجاج بن یوسف کی پاؤنکی بیعت کی اونکا کہین
ٹہکانا نہوا نہ گہر کی ہوئی اور نہ یہاں کی **قولہ** ہزار برس گذر گئی **اقول** قریب
تیرہ سو برس کی گذری کہ اہلسنت منتظر ہین کہ امام مہدی متولد ہون تو لا [illegible] لیکن
انتظار طرفہ شیعون نے حضرت ثلثہ کی گردنین توڑ ڈالی ہی اور انکو نکلوا لین [illegible]
اس زمانہ [illegible] سب اب تک کچہ اونکا اثر بہی نہ پیدا ہوا یہ انتظار کو انتظار ہے

فردای قیامت سی کم نہین یہ شعر نہایت مناسب مقام پیدایش امام ہی صد
شب ہجر گذشت و مہ من پیدا نیست ہر طرفہ عمری کہ بصد سال ندیدم یک ماہ۔ آری
بجای صد سال کی تیئیز دو صد کہنا مناسب تہا بہر کیف دیکہا چاہیئے کہ وہ حضرت
اوس طوق کا ننگ کچہ برباد دیتے ہین یا گناسے دیتے ہین **قولہ** اس اعتراض سے
بہی اتنا ثابت ہوتا ہی **اقول** یہ اعتراض نہین ہی بلکہ سنیونکی استدلال کا جواب ہی
اور محصل اوسکا یہ ہی کہ بیعت حدیبیہ اوپر شرط عدم فرار کی تہی اور رضامندی خدا منوط
اوپر اسی بیعت مشروطہ بشرط عدم فرار کی تہی پس جن لوگون سے ایفا بشرط
کیا وہ داخل رضامندی خدا ہوی اور جن لوگون نے بعد اس بیعت کی وفا بشرط
نکی بلکہ بفرار از معارکات خیبر و حنین نکث بیعت کی وہ ناکثین مین داخل اور لقد
رضی سی خارج ہین بنا بر اسکے ناکثین ہمیشہ لقد رضی سی خارج تہے چونکہ یہی
وفاکنندہ بشرط بیعت نہ تہی پس جو رضا کہ موقوف اوپر ایفای شرط بیعت
کی تہی وہ کیونکر متحقق ہوسنے واذا فات الشرط فات المشروط پس حضرت
مخاطب جو فرماتی ہین کہ اس اعتراض سی اتنا ثابت ہوتا ہی کہ بیعت رضوان کی
وقت تک صحابہ کبار اور مہاجرین و انصار سچی مسلمان اور پکی مومن تہی محض غلط
ہی ہا ہرگز ناکثین نہ سچی مسلمان تہی نہ پکی مومن تہی اگر سچی مسلمان اور پکی مومن ہوتی تو کبہی اونسے
نکث بیعت عمل مین نہ آتا اونکا نکث کرنا سچی دلیل ہی اونکے جہوتی مسلمان ہونیکی اور کچی منافق
ہی اور پکی مومن ہونی کے **قولہ** نہ منافق تہی نہ کافر تہی اونکی بیعت صادقانہ تہی
نہ منافقانہ **اقول** اگر کافر یا منافق نہ ہوتی تو پیغمبر کو تنہا کافرون مین چہوڑ کر نہ
بہاگتی اور اگر عہد پیمان عدم فرار مین صادق ہوتی اور منافق نہوتی تو مرجاتی

اور فرار نکرتی آور ہرگز کسی عاقل کے عقل باور نہین کرتے کہ خدا کبھی ایسی منافقین
ناکثین فارین سی راضی ہوا ہو آرتے راضی او نسے ہوا جنھون نے وفا بعہد و پیمان
کے اور لڑمی یا مری پایا را قولہ چنانچہ یہہ فقرہ صاحب تقلیب المکائد کا اقول یہہ
فقرہ ہرگز دلالت نہین کرتا اوپر اسکے کہ بعیت کرنیوالے مومنین منافق نہ تھی اسلئے کہ صاحب
تقلیب المکائد یہہ فرماتے ہین کہ آیہ فمن نکث اسپر دلالت کرتا ہے کہ بعض مبائعین بعیت
حدیبیہ جو موسوم بہ بیعت رضوان ہے ناکثین بیعت سے تھے اور بہت ظاہر ہی
کہ ناکثین نہ تھی مگر منافقین پس خداوند علام الغیوب اون منافقین ناکثین سے کیونکر
راضی ہوا اور وہ منافقین لقد رضی عن المومنین المومنین علیہم میں کیونکر داخل
ہوے قولہ اور شہید ثالث کا یہہ کلمہ اقول یہہ کلمہ شہید ثالث کا ہرگز اسپر دلالت
نہین کرتا کہ آپکے صحابہ کبار اول سے منافق نہ تھی اسلئے کہ بعض افعال حسنہ
کا اونسے سرزد ہونا دلیل اوپر ایمان کے نہین ہے کیونکہ بعض افعال حسنہ
کفار اور منافقین سے بھی واقع ہوتے ہین جیسا کہ سابق مین ہمنے السخی حبیب اللہ
ولو کان کافرا سے بیان کیا بلکہ یہہ فرماتا شہید ثالث کا کہ بعض افعال حسنہ
مرضیہ آنرالیشان واقعست دلیل ہے اوپر نفاق اونکی کے اسلئی کہ اگر بقول آپکے وہ پکے
مومن ہوتے تو سب افعال اونکی حسنہ ہی ہوتے اور جب فقط بعض افعال حسنہ ہوئی
تو بیشک وہ منافق تھے کہ بعضے ظاہری افعال اونکے حسن تھے اور باطنی افعال
اونکی سب کے سب قبیح تھے قولہ جبتک یہہ آیت جسمین خدا نے اپنی رضامندی ظاہر
کی نازل ہوئی اقول محض غلط آیت رضامندی کے ساتھ ہے آیت فمن نکث
نازل ہوئی کہ اونسی منافقین کو رضامندی سے خارج کردیا قولہ غیر آپ کے حلقہ

اقول خیر نہین ہے آپ چاہیئی آگے چلئے چاہو پیچھے چلئے اونکا پیش و پس سب برابر ہے
مطلع سی مقطع تک صاف پڑا ہوا ہی ابتدا ہی حضرات ثلٰثہ بکفر بت پرستی تھی اور
شراب پینا اور سور کھانا تھا اور وسط اونکا نفاق اور خاتمہ اونکا بارتداد بعض
المعانی تھا **قولہ** اونکی حال پر نظر کیجئی **اقول** جب ہمنے اونکے حال پر نظر کی تو دیکھا
کہ ہمیشہ اونسے افعال منافقانہ ہی واقع ہوے کیا سامنے جناب رسولؐ خدا کے کیا
بعد اونحضرتؐ کے آرے سامنے کسیقدر ڈرتے تھے اور بعد اونحضرتؐ کے خلیع العذار
اور بالکلیہ گسستہ مہار ہو گئے **قولہ** جنگ خیبر پر ثابت قدم نرہے **اقول** صاحب
تقلیب المکائد رحمہ اللہ نے بعد خیبر ذکر حنین بھی کیا ہے آپ نے فقط خیبر ہی کیون پکڑ لیا
مگر یہ کہ حنین کا فرار لاجواب تھا اسلئی کہ حنین مین فرار صحابہ کبار مثل احد کے منصوص
فی القرآن والحدیث ہے اور سچی تو یہ ہے کہ اہل تواریخ نے کل لڑائیو مین بجز فرار کی نسبت
قرار طرف ثلاثہ کے دی ہی نہین ہے **قولہ** لیکن فتح نہونا مستلزم فرار نہین ہے
اقول حضرات ثلاثہ کا فرار آپ کہانتک چھپائینگے اور چکنی چپڑی باتین بنائینگے کچھ نکث
بیعت خیبر ہی سے بھاگنے پر موقوف نہین ہے بلکہ حنین سے بھاگنا بھی اسی قسم کا ہے
کہ خود کلام اللہ مین فولیتم مدبرین موجود ہے صحیح مسلم مین ہے کہ عباس عم رسولؐ
کہتے ہین کہ جناب رسولؐ خدا اوس روز ایک بغلہ بیضا پر سوار تھے فلما التقی
المسلمون والکفار ولی المسلمون مدبرین فطفق رسول اللہ صلعم
یرکض بغلتہ قبل الکفار الی ان قال فقال رسول اللہ صلعم ای
عباس ناد اصحاب السمرۃ فقال عباس وکان رجلا
صیتا فقلت باعلی صوتی این اصحاب السمرۃ یعنی ہر گاہ مسلمانون نے اور

کفار نے صف جنگ مین باہم ملاقات کی مسلمان پیٹھ پہیر کر بہاگے اور جناب رسول خدا
نے اوسوقت بنفس نفیس جہاد کیا اور اپنے بغلہ کو باوجود تنہائی اور عدم رفقا کے کمال
شجاعت و دلیری جانب کفار کی ڈراتے تہے اور رجز مین فرماتے تہے انا ابن عبد المطلب
انا النبی لا اکذب جیسا کہ حدیث دیگر مین ہے پس عباس کہتے ہین کہ آنحضرت
نے فرمایا کہ اے عباس اصحاب سمرہ کو یعنے اصحاب بیعت رضوان کو جنہون نے
مرنے اور عدم فرار پر بیعت کی تہی پکار و کہ کیون بہاگے جاتے ہو پس عباس کہ بہت
بلند آواز سے تہے باواز بلند پکارنے لگے کہ این اصحاب السمرۃ یعنے کہان جاتے ہو اے
بیعت کنندگان زیر درخت کیا اے بہاگنے پر بیعت کی تہے سننے تہے مصنف
اس حدیث سے صاف سمجہ لیا گیا کہ فاریان روز حنین بہی اصحاب بیعت رضوان سے
تہی کہ نکث بیعت کر کے بہاگے جاتے تہے اور عباس سا جہوری الصوت اونکو پکارتا
تہا گر وہ جوانمردان معرکہ وغا کو یہ غیرت او رحیا نہ تہی اب ہم حضرت مخاطب سے
پوچہتے ہین کہ آپنے نکث بیعت کو مخصوص بفرار خیبر کیا ہی اسکے کیا وجہ ہے
کیون حضرت سوای خیبر کے کیا اور لڑائیون سے بہاگنے کی اجازت ملگئی تہی
بہرکیف چونکہ آپکی سمجہ مین نکث بیعت خیبر سے بہاگنے پر موقوف ہی تو بہت خوب
ہم اوسکو بہی بچند وجہ ثابت کرتے ہین اول تو یہ کہ آپ فرماتے ہین کہ فتح ہونا تلازم
فرار نہین ہے البتہ مستلزم فرار نہوتا جب آپ کسی کتاب سے کوجہوٹی ہی ہو سند
ہوتی اونکا قرار زیر پای حصار ثابت کرتے لیکن بالاتفاق کل کتابون سے انکا
پہر آنا ثابت ہی پس ہم کہتے ہین کہ جب جناب رسول خدا نے حکم فتح کرنے قلعہ
کا دیا تہا تو واجب تہا کہ پای حصار سے نہ ہٹتے اور جبتک قلعہ فتح نہوتا لڑتے یا مرتے

جان بچا کی پہر آ نکلے کیا سنے پس بجز اسکی کہ کمال جرأت سی تاب اقامت
نہیں وجہ مراجعت کیا ہوئی بیعت لڑتے مرنی پہ ہوئی تہی یا بزدلی سے دم
بہاگ گئے پر ہم اسی عدم ثبات قدم کو جو خلاف مقتضای بیعت تہا بنکث عہد بفرار
تعبیر کرتے ہین آری اگر لاش خلیفہ صاحب کی بجای خلیفہ صاحب کی زد جیسے
سی پہرتی تو ہم ہرگز اوسکو تعبیر بفرار نکرتے خواہ قلعہ فتح ہوتا یا نہوتا دوسری متواتر
سی یہ ہے یہ امر کہ جب دونو خلیفتین گرامی اور دونو شجاع نامی بصد خاسے بلکہ
بہ بکمال ناکامی خائب و خاسر پہری اور مصداق خسر الدنیا والآخرة ہوئی تو جناب
رسول رب متعال کو نہایت ملال ہوا چنانچہ امام فخر الدین رازی فرماتے ہین کہ
انہ علیہ السلام بات تلک اللیلة مہموما تب اونحضرت نی فرمایا لاعطین الرایة
غدا رجلا کرارا [illegible] غیر فرار یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ
ورسولہ یفتح اللہ علی یدیہ چنانچہ کنز العمال اور مسند احمد بن حنبل اور صحیح نسائی اور سیر
ملا معین اور روضة الاحباب اور روضة الصفا اور بہت سی کتب معتبرہ اہل سنت
مین متقارب اللفظ والمعنے منقول ہی وعن عبد اللہ بن بریدہ قال سمعت ابی
یقول حاصرنا خیبر واخذ ابو بکر للواء فانصرف ولم یفتح له ثم اخذها عمر
من الغد فرجع ولم یفتح له واصاب الناس یومئذ شدة وجهد فقال رسول اللہ
انی دافع الرایة غدا الی رجل یحب اللہ ورسوله کرارا غیر فرار لا یرجع حتی
یفتح اللہ له الحدیث وفی صحیح النسائی لاعطین الرایة رجلا یحب اللہ ورسوله ویحبه اللہ ورسوله
لیس بفرار فقط حاصل یہ ہی کہ اونحضرت نی فرمایا کہ کل ہم عطا کرینگی رایت ایسی شخص
کو جو کرار غیر فرار ہوگا اور خدا و رسول اوسکو دوست رکہتی ہین اور وہ خدا و رسول کو

دوست رکھتا ہوگا پس اس کلام بلاغت نظام مین تصریح اس بات کی ہے کہ جناب
امیر علیہ السلام مخصوص باین صفات تھے اور جن حضرات کو پیشتر اس سے رایت عطا
وہ صاحب ان صفات کے نہ تھے اور وہ لوگ دوست رکھنے والے خدا اور رسول
کے نہ تھے بلکہ دوست رکھنے والے اپنی جانونکے تھے ہی سبب سے جان بچا کر بھاگ
کھڑے ہوئے پس اگر خلفائے فرار نہین کیا تو آنحضرت نے کیون فرمایا کہ کل ایسے شخص کو
رایت دونگا جو کرار غیر فرار او رلیس بفرار ہوگا یعنے بھاگنے والا نہوگا اس سے تو صاف
صاف سمجھ لیا جاتا ہی کہ جسطرح سے خلفا ر بھاگ آئے وہ نہ بھاگ آویگا یہانتک کہ فتح
فتح کرے حضرات اہلسنت اس سے بڑھکر اور کیا دلیل فرار ثلاثہ چا۔ ہتے ہین کہ قول
جناب رسول خدا شاہد اونکی فرار کا ہے تیسرے اگر حضرت مخاطب کی تسکین ان دلیلون
سے نہین ہوتی ہے تو نظر کرے طرف اوس تصریح صریح کے جو حدیث کنز العمال
مین مذکور ہے روی عن علیؑ انہ سار رسول اللہ الی خیبر فلما اتاھا بعث عمرو
معہ الناس الی مدینتھم فقاتلوھم فلم یلبثوا الا ان انھزم عمر و
اصحابہ فجاء یجبنھم و یجبنونہ فساء ذلک رسول اللہ ــــــ محصل کلام
یہہ ہی کہ جب جناب رسولخدا طرف خیبر کے تشریف لیگئے تب عمر کو واسطے لڑنیکے طرف شہر یہود کے
بھیجا اور لوگ اونکی ساتھہ ہوئے پس جب نوبت بمقابلہ پہونچی تو تھوڑی دیر گزری کہ یہودنے
عمر کو اور اونکے ساتھیونکو ہزیمت دی پس آئے سب لوگ ہزیمت کھائے ہوئے درحالیکہ
ہمراہیان حضرت عمر خود حضرت عمر کو نامرد اور بزدلا کہتے تھے اور حضرت عمر اونہین
کو بزدلا کہتے تھے پس اس ہزیمت کھاکر پھر آنے سے جناب رسولخدا کو ملال ہوا انتہی کہو ان
حضرت عمر اس سے صراحت زیادہ بھاگنے پر اور کیا ہوگی ہزیمت لشکر بدون فرار بھی کہین

ہو سکتی ہو اور جو لوگ کہ ثابت قدم رہین اور فرار نکرین اونکو کوئی کہہ سکتا ہے کہ انہون نے
شکست پائی اور ہزیمت کھائی علاوہ اسکے اگر فرار نہین کیا تھا تو اونکو لوگ بزدلا
کیون کہتے تھے ثابت قدمونکو دنیا مین آجتک کسی نے جبان اور نامرد اور بزدلا نہین
کہا اور اگر نہین بہاگ آئے تو جناب رسول خدا کو اونسی ملال کرنیکی کیا وجہ تھی جو شخص
جانفشانیان کرے اور جان لڑاوے اوس سے عقلا خوش ہوتی ہین کہ ناخوش
ہوتی ہین اور یہہ ناخوشی جناب رسولخدا کی البتہ موجب اونحضرت کی ایذا کے ہوئی
یہانتک کہ نوبت بات تلك الليلة مهموما کی پہونچی کما مر عن الوارث اور صحیح بخاری
مین ہی کہ من اذانی فقد اذی اللہ پس جو لوگ موذی خدا اور رسول ہین بیشک خدا اونسی
ناراض ہے یہہ ناراضی علاوہ نکث بیعت کے ہے پس ایسی لوگونکی حق مین خدا رضی اللہ فرمائے
عقل کسی عاقل کی قبول نکریگی اور ہر چند کتاب کنز العمال بہت معتمد کتاب اہلسنت
کی ہے مگر شاید حضرت مخاطب کو اطمینان تام نہ حاصل ہو اور کچھہ خلجان باقی رہے تو
تو رفع خلش اپنی بزرگ محدث کامل شاہ ولی اللہ دہلوی سی کر لے جنکو شاہ عبد العزیز صاحب
اپنی تحفہ مسروقہ مین آیۃ اللہ فرماتی ہین اور اپنی ملاقاتیون سی ٹہراتے ہین گو حقیقت مین
اونکی والد ماجد ہین اور اونکی والدۂ ماجدہ کی ملاقاتیوں سی ہین چنانچہ محدث مذکور بھی
حدیث تفاوت فیسیر کتاب ازالۃ الخفا مین بخط جلی اعراب دیگر لکھتی ہین بعث
رسول اللہ الی خیبر فلما اتاها بعث عمر و بعث الناس الی مدینتهم او قصرهم
فقاتلوهم فلم يلبثوا ان هزموا عمر و اصحابه فجاءوا يجبنونه و يجبنهم اخرجه الحاكم
اور جب فرار اونکا جنگ خیبر سے بدلائل واضحہ ثابت ہو گیا تو مصداق قمع تاکید ہونا بھی
ثابت ہو گیا اور مصداق ومن یولہم یومئذ دبرہ فقد باء بغضب من اللہ وماواہ جہنم وبئس المصیر کا ہونا بھی

اوبہ اعتبار ایذا وہی رسولؐ کی مصداق ہونا لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ کا سب پے ثابت ہوگیا
اور مصداق ان صفات کا ہونا تو ہر سر قدم پہ اون حضرات کی لئی ثابت ہی ہم کہانتک
انکشاف کرینگی اور آپ کہانتک چھپاتی پہرینگی احد مین کہ خیبر مین کہ حنین مین کہ ماجرائے
قرطاس مین کہ قصہ فدک مین کہ تخلف جیش اسامہ مین کہ سقیفہ بندی مین کہ غصب خلافت مین
کہ احداث بدعات مین سے زبانی تا بسر شش ہر کجا کہ می نگرم کرشمہ دامن دل میکشد
کہ جا اینجاست۔ **قولہ** بالفرض اگر جنگ سی بہاگی **اقول** کیا غباوت ہی کہ بعد فرض فرار
کی پہر مخاطب کہتا ہی کہ کلام اللہ سی ثابت کرو جس شی کو ستنے فرض ہی کر لیا پہر اوسکی
اثبات کی ہمکو کیا ضرورت ہی اقرار کی لئی اثبات کیا اور اس سی یہی ترکیا ہوگا کہ فرار
مفروض مخاطب مستلزم نکث عہد ہی اور نکث عہد مستلزم ارتداد ہی اور ارتداد مستلزم عدم ایمان
اور عدم ایمان مستلزم عدم دخول فی رضی اللہ عن المومنین کا ہی **قولہ** اونکا بہاگنا جنگ
خیبر سے **اقول** بہاگنا جنگ خیبر سی اقرار محدثین سی اور جنگ حنین سی قولہ تعالیٰ ثم ولیتم مدبرین
سی اور نکث بیعت فمن نکث سی اور عدم رضا فقد باء بغضب من اللہ وماواھم
جہنم وبئس المصیر سے سی اور ملعون ہونا لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ سے
ثابت ہی اب اس سی زیادہ اور کیا چاہتے ہین **قولہ** واذ یس ظلیس **اقول** واذا
جاء الآیس بطل الیس **قولہ** صحابہ کبار سی کوئی فعل بعد اس بیعت کی موجب ناراضی
خدا کا ہونا **اقول** اگر کوئی فعل موجب ناراضمندی ہونیوالا نہوتا تو فمن نکث سے کوئی تعلق بلکہ
فمن نکث فرمانا مثل لغو ہوجاتا **قولہ** تو ضرور وہ اوس سی خبر دیتا **اقول** بعد فمن نکث
فرمادینے کی اب کیا ضرورت از سر نو بیان کرنیکی تہی **قولہ** لقد غضب اللہ علیہم ارشاد
کرتا **اقول** اس ارشاد کی ضرورت تو جب ہوتی کہ فمن نکث فانما ینکث نفرمایا ہوتا

اور فقد باء بغضب من اللہ وماولھم جھنم وبئس المصیر اور لعنھم اللہ
فی الدنیا والآخرۃ نہ ارشاد کیا ہوتا اور جب یہ سب فرما دیا تھا تو لقد غضب اللہ علیھم
کی کچھ ضرورت باقی نہ رہی ہے تو بلا ضرورت فرمانا ایک فعل لغو ہوتا اسلئے لقد غضب
نہین فرمایا **قولہ** اور رہی کاموں کی خبر تک ندی **اقول** شاید مخاطب کی نزدیک
فمن نکث اور تولیتم مدبرین بہت اچھی کاموں تہا اور انہین افعال حسنہ ہی تہا جسکے خدا
ہی شہرت دی حقیقت مین یہ غلطی حضرت عثمان کی ہی ورنہ اگر فمن نکث اور تولیتم مدبرین
کو مثل کرشل دیگر کلام اللہ کی جلا دیتی تو یہ جھگڑے کیوں ہوتے اور ان افعال حسنہ کے
کاہیکو شہرت ہوتی **قولہ** افعال قبیحہ کی پردہ پوشی کری **اقول** واقع مین بہت اچھی
پردہ پوشی کی ہے کہ سرتاسری لعنھم اللہ سے فی الدنیا والآخرۃ کی اولی سزا یا این تک
اوڑہا دی اور اونکو پردہ کیا ان فقد باء بغضب من اللہ وماولھم جھنم وبئس
المصیر سی گردانا ہی **قولہ** یا تو خدا اوس سی ڈرتا تہا **اقول** البتہ کسی قدر ڈرتا تہا کہ
اوسکی برائیاں نہ بیان کر سکا اور بقول آپکی تعریفین بہت کین اور اونہین تعریفون سے
فمن نکث اور تولیتم مدبرین سے بہی ہین لیکن شیعونسی بہت ڈرتا تہا کہ اون بدوضعون کی ہاتہ
ستبر کہ زبانپر نہ لا سکا ورنہ صاف صاف کہدیتا تہا عمر یا ابوبکر یا عثمان لقد رضی اللہ عنھم
کہ یہ جھگڑا ہی مٹ جاتا **قولہ** لغزش ہو جاتی ہی تو اوسکو عفو کر دیتا تہا **اقول** شیعہ
امید وار تہ مین عفو لغزش کی اسلئی کہ جب لغزشین کفر و نفاق کی درگاہ خدا مین عفو ہو جاتی
ہین تو اگر بالفرض تمہاری مین ہمکو لغزش بہی ہو گئی ہوگی تو خداوند غفور عفو کریگا ورنہ خلاف
عدل لازم آئیگا کہ بڑی لغزشین تو معاف کری اور چہوٹی لغزشیں نہ معاف کری **قولہ**
اگر کیا جاتی کہ بعد وفات پیغمبر **اقول** قبل وفات بہی تو بڑے کام کئی جیسا کہ ہم بیان کر آئے

اور بعد وفات بھی کئی **قولہ** ترجمہ ورا اوسکی خبر دیتا **اقول** اوسکی خبر خدانی فرمن نکث سی
بھی دی امر فان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیہ
لن یضر اللہ شیئاً سی بھی دی آور اوسکی پیغمبر نے بھی مازالو مرتدین
منذ فارقتھم اور ارتدوا علی اعقابھم القہقری بھی ومن لا صحابی من لا یرانی بعد ما یفارقنی او
ایسا ہی ما تحدثون بعدی سی اور سیعود الدین غریباً کما بدء غریباً سے
اور لترکبن سنن من قبلکم حذو النعل بالنعل والقذۃ بالقذۃ
سے اور اذا فتحت علیکم خزائن الروم والفارس سی دی ہی لیکن سے
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ **قولہ** لقد رضی اللہ اذ تا **اقول** کر
بیان ہوا کہ لقد رضی اللہ مومنین کی حق مین فرمایا نہ منافقین کی آور بشرط عدم نکث فرمایا
نہ بلا شرط **قولہ** فرمادیا فعلم ما فی قلوبھم یعنی اونکی دلونکی بات جانتا ہون **اقول**
جسطرح سے کہ مومنین موقنین کی دلونکی بات کو بعزم وفا عہد جانا اوسیطرح منافقین
کی دلونکی بات کو بنکث عہد جانا **قولہ** اور فرمایا فانزل السکینۃ علیھم **اقول** تفسیر درمنثور
مین مذکور ہے اخرج ابن ابی حاتم عن ابن عباس سے قولہ فعلم ما فی قلوبھم فانزل
السکینۃ علیھم قال انما انزلت السکینۃ علی من علم منہ الوفا انتہی یعنی سکینہ نہین نازل
ہوا مگر اونہین لوگون پر جنکو خدا اسنے جانا کہ وفا بعہد کرینگی اور نکث عہد نکرینگے پس
ناکثین سکینہ سی محروم اور رضے اللہ سی خارج ہین کما مر **قولہ** ایسی لوگ جادہ حق
سی منحرف ہوئی ہون **اقول** ایسی لوگ تو منحرف نہین ہوئی مگر جن نکث عہد الٰہی تو منحرف
ہوگئی اور آپکی شیخین فارین عن الخیبر وحنین بل الثلثۃ اونہین ناکثین مین ہین **قولہ**
لیکن ہم حضرات شیعہ سی عرض کرتے ہین **اقول** لیکن ہم بھی حضرات اہل سنت

سی عرض کرتے ہین کہ وہ کیون سوال وجواب مین اپنی اوقات ضایع کرتی ہین
پہلی کسی آیت سی کسی حدیث سی ثلاثہ کا مومنین مین ہونا ثابت کرین تب تحت
رضی اللہ عن المومنین اونکو داخل کرکی بحث ہمین کرین کہ رضا فضل خاص سے
تھی یا عام سی آور اونہون نی نکث بیعت بفرار عن الزحف کیا یا نہین **قولہ** کیون علاء
کاشانی کی تفسیر **اقول** لگا یا ہوا راگ ہی ہم جواب دیچکی ہین کہ تفسیر ملا فتح اللہ کاشانی
مین خوب تفحص کیا یہ عبارت نہین ملی اور اگر ہم فرض بہی کرلین تو مخاطب کی ثلاثہ کو
کو مفید نہین آسلئے کہ اس عبارت مین قید مومنان کی لگی ہوئی ہی یعنے بزعم
نزد یک کس از ان مومنان الخ اور آپکی ثلاثہ کا مومنان مین ہونا اول بحث ہی جو
لوگ اونکی نفاق کے قائل ہین وہ کب اونکو مومنان مین کہین گی مگر غباوت
کا کیا جواب ہی **قولہ** بیعت مین شریک تہی **اقول** بشارت مومنین کو ہے
نہ مطلق سابعین کو فما لهؤلاء القوم لا يكادون يفقهون قولا **قولہ**
دوسری روایت سنیں کہ ترجمہ کشف الغمہ مین لکہا ہی **اقول** اصل اس روایت
کی صحیح مسلم مین اور بعض فقرات ازالۃ الخفا مین موجود ہین اور ترجم کشف الغمہ کو جانتے
ہین کہ ایک ایسی کتاب ہی کہ اوسکی مصنف علیہ الرحمہ نی اوسکی خطبہ مین لکہدیا ہے
کہ مینے اکثر حدیثین ہمین کتب مخالفین سی الزاماً علیہ نقل کی ہین پس وہ مخالفین پر حجت
ہو سکتی ہین نہ شیعو نپر باقی رہا ترجمہ اوسکا پس ہم نہین جانتی کہ مترجم کوئی معتبر ہے
یا غیر معتبر ہی محض ترجمہ پر اکتفا کی ہے یا اپنی طرف سے کچہ بڑہا گیا یا ہی پہلی اعتبار
اوسکا ہماری علمائے معتبر کی قول سی ثابت کرلیتی تب اوس سی استدلال کرتے
تو قابل شنیدن ہوتا **قولہ** اس روایت سی چند فائدی **اقول** خیالات فاسدہ ہے

بہت فائدے حاصل ہوتی ہین لیکن بنیا فائدہ ہین قولہ اول یہ ثابت ہوا کہ بیعت کیوقت
چودہ سو صحابی موجود تھے **اقول** چار سو ہون یا چودہ سو ہون تعداد و صحبت عشرہ
مین الفریقین نہین ہی پہر اس لغوگوئی سی کیا فائدہ **قولہ** جنکی ایمان اور اسلام کی خبر
خدا دیتا ہی کہ فعلم ما فی قلوبہم اور اونکی شان مین فرماتا ہی لقد رضی اللہ عن المومنین **اقول**
جنون ہی جنون والجنون فنون کونسی عبارت روایت کی اس قول پر تمہاری دلالت
کرتی ہی ہرگز اس روایت مین کوئی لفظ کوئی حرف دلالت نہین کرتا کہ خدا نے چودہ سو کے
ایمان یا نفاق یا اسلام یا کفر کی خبر دی علاوہ اس دروغ بر راوی کی فی نفسہ بھی یہ بات صحیح نہین
ہی اسلئے کہ قلوبہم کی ضمیر طرف مومنین کی پہرتی ہی نہ طرف چودہ سو مبایعین سے
کہ جسمین منافقین بہی تہے پس جسطرح جناب باری نی قلوب مومنین مین ایمان و وفا کو جانا
اوسیطرح جناب باری نی قلوب منافقین مین نفاق اور عدم الوفا کو جانا اور رضی اللہ
فقط مومنین کو فرمایا نہ چودہ سو مبایعین کو **قولہ** دوسری حضرت پیغمبر خدا نے اونکی نسبت
فرمایا **اقول** روایت مین یہ نہین ہی کہ چودہ سو کی نسبت فرمایا بلکہ خطاب بحاضران
منودہ فرمودہ اور جائز ہے کہ حاضرین سی وہی مومنین حاضرین مراد ہون جنکی حق مین خدا نے
رضی اللہ عن المومنین فرمایا ہان اگر روایت مین لفظ کل حاضرین ہوتا تو البتہ احتمال
جاتا کہ کل چودہ سو سی خطاب واقع ہوا گو نظر رضی اللہ عن المومنین کی ضرور ہوتا کہ
خطاب مخصوص حاضرین مومنین ہی مین کیا جاوی علاوہ اسکے خود آپنی صفحہ ۳۰ کی حاشیہ
مین فرمایا ہی کہ خطاب کل سی ہوتا اور بعض مراد ہوتا کلام عرب مین جاری ہے پہر
کہانسی ثابت ہوا کہ حضرت نے کل مبایعین کو حتی المنافقین کو بہتر روی زمین فرمایا **قولہ** تیسری
ثابت ہوا کہ سوای ایک منافق کی اور کسی نے بیعت کو نہین توڑا **اقول** ایک

منافق کا بیعت توڑنا قول راوی ہی نہ حدیث معصومی ہی اور جائز ہی کہ راوی کو
اوسوقت تک ایک ہی منافق کی بیعت شکنی کا حال معلوم ہوا ہو کہ اوسنی عاجلاً
بیعت کو توڑا ہو اور دیگر منافقین کی نفاق کا یا بیعت شکنی کا حال اوسکو نہ معلوم
ہو تو پس جسطرح سے ایک منافق کی نفاق کا حال ہماری ایک راوی سی آپنی
مان لیا حالانکہ صد کلام مین آپنے دعوی کیا تہا کہ سوای خالص مخلص ایمان والون
کی اس سفر مین کوئے منافق ہم اونہ تہا اوسیطرحسی دیگر راوةسی ہمارے اور
منافقونکا حال ہی دریافت کیجیی اور اپنی دعوای کلی سے باز آیئی اور اگر ایسا آپ
راضی ہوجئے تو جانی دیجئے آپ اہلسنت ہی کی کتابون سی اور سوبار کا حال
خسران مآل سن لیجئے اور یہ بہی فرمائی کہ بیعت کنندگان کیسے جادۂ حق سے
منحرف ہوئی پس از جملہ بیعت کنندگان تحت شجرہ عبدالرحمن بن عدیس البلوی
المصری ہی کہ جسکے حق مین صاحب استیعاب ابن عبدالبر کہ بڑی معتبر بن اہلسنت
سی ہین لکھتے ہین کہ کان ممن بایع تحت الشجرۃ رسول اللّٰہ قال ابو عمرو ہو کان الامیر
علی جیش القادمین من مصر الی المدینۃ الّذین حصروا عثمان وقتلوا انتہی یعنی
عبدالرحمن بن عدیس مصری اون لوگونسے تہا کہ جنہون نی تحت شجرہ رسول خدا
سی بیعت کی تہی اور وہ سردار تہا اوس لشکر کا جو مصرسی طرف مدینہ کی آیا اور محاصرہ
کیا حضرت عثمان کو اور اونکو قتل کیا ہم حیران ہین اسبات مین کہ قاتل اور مقتول دونو
اہل بیعت شجرہ سی تہی تو ضرور ہوا کہ حضرات اہلسنت یا دونو کو جنتی کہین یا کلاہما
فی النار اور اگر احدہما کو جنتی کہینگے تو ترجیح بلا مرجح لازم آویگی علاوہ اسکی
بنابر دونو شق آخر کی کلیت نجات اہل بیعت شجرہ باطل ہو جاویگی اور از جملہ

بیعت کنندگان تحت شجرہ ابو الغادیہ ہی کہ جو قاتل عمار بن یاسر تہی چنانچہ ابن تیمیہ نے
رد منہاج الکرامۃ مین لکہا ہی کہ ان قاتل عمار بن یاسر ابو الغادیۃ کان ممن بایع تحت
الشجرۃ ذکر ذلک ابن حزم وغیرہ یعنی قاتل عمار بن یاسر ابو الغادیہ اون لوگون مین
سی ہی جنہون نی تحت شجرہ بیعت کی تہی چنانچہ ابن حزم وغیرہ علماء اہلسنت نی ذکر کیا
ہی اور پہر جواب برہان ثالث امامت جناب امیر علیہ السلام مین کہتا ہی کہ ابن حزم
نی کہا ہی کہ عمار یاسر کو قتل کیا ابو الغادیہ نی وان ابو الغادیۃ ہذا من السابقین الاولین
ممن بایع تحت الشجرۃ انتہی یعنے ابو الغادیہ سابقین اولین مہاجرین سے تہا اور اون
لوگون مین سی تہا جنہون نی تحت شجرہ بیعت کی ہتی اور یہ حدیث کتب فریقین مین مذکور
اور مشہور ہی کہ جناب رسول خدا نی فرمایا کہ ویح عمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ اور کنز العمال
مین ہی قاتل عمار وسالبہ فی النار یعنی قاتل عمار آتش دوزخ مین ہی اور از جملۂ
بیعت کنندگان تحت شجرہ صاحب الجمل الاحمر تہا چنانچہ اوسی کتاب کنز العمال مین
مذکور ہی لیدخلن الجنۃ من بایع تحت الشجرۃ الا صاحب الجمل الاحمر وایضا
فیہ عن جابر کلکم مغفور لہ الا صاحب الجمل الاحمر یعنی بیعت کنندگان تحت
شجرہ داخل بہشت ہونگی مگر صاحب جمل احمر و از جملہ بیعت کنندگان تحت شجرہ مغیرہ بن
شعبۂ زانی ہے چنانچہ صاحب مدارج النبوۃ لکہتے ہین کہ مواہب لدنیہ مین ہی کہ
روز حدیبیہ مغیرہ تلوار لئی ہوئی سر مبارک رسول خدا پر استادہ رہتا اور یہی فرماتی ہین کہ در
اصابہ میگوید کہ مغیرہ اسلام آورد پیش از حدیبیہ وحاضر شد بیعت رضوان را پہر فرماتی
ہین کہ حضرت عمر نی اوسکو والی بصرہ کیا اور بعد چندی بسبب صدور زنا کا رسے
اوسکو معزول کیا اور گواہی دی اوسکی زناکاری پر ابو بکرہ وغیرہ نی گو شہادت بسبب

ظاہر شرع پوری نہین ہوئی اور بعد اسکی پہر والی کوفہ کیا اوسکو اور ہمیشہ والی کوفہ تہا
یہانتک کہ عمر نے الگ کیا عثمان نی بہی اوسکو اوسی عہدہ پر اپنی زمانہ مین مقرر کیا اور ہمیشہ
اوسہی حال پر رہا یہانتک کہ خلاف واقع ہوا درمیان علیؑ اور معاویہ کی پس لاحق
ہوا ساتہہ معاویہ کی اور بیعت معاویہ کی اور معاویہ نی اوسکو والی کوفہ کیا اور وہی
شخص ہی کہ جسنے تدبیر امارت یزید کی اور لوگونکو مہیا اور ارادہ کیا امارت یزید پلید
کی لئی اور مقتول ہی کہ بیان اسماء یہ ہے کہ اوسکو کوفہ سے طلب کیا پس تاخیر سے
اوسنی انہین اور معاویہ نے جب عتاب کیا تو کہلا بہیجا کہ وجہ تاخیر حضوری خدمت
یہ ہی کہ مین مشغول ہون تدبیر امارت یزید مین الی ما قال ومن شاء التفصیل فلیرجع
الی مدارج النبوۃ الغرض اصحاب بیعت شجرہ وہی وہ لوگ ہی کہ جو بانی مبانی خلافت
یزید پلید فاسق و فاجر ابن مدمن الخمر کی تہی اور وہ لوگ تہی وہ بایعین یزید تہی اور
جو بعد شہادت جناب سید الشہداء بہی خلع بیعت یزید پلید مانع سے تہی کما مر اور وہ لوگ
تہی جو قاتل عمار یاسر تہی کہ جنکی شہادت ہمیشہ ہونیکی جانب رسول خدا نی دیتی بس کیونکر کوئی کہہ سکتا ہی کہ بیعت
کنندگان تحت شجرہ سی خدا برطرح راضی تہا آیا خلافت یزید سی بہی خدا راضی تہا آیا قتل عمار سی بہی خدا راضی
تہا پس اگر ایسے ہی رضامندی مراد ہی کہ مانع دخول نار نہین ہی تو ہم بطیب خاطر
قبول کرتے ہین کہ بیشک حضرات ثلثہ سی بہی خدا نہایت راضی تہا **قولہ** لیکن اگر
ہم صحابہ کی برائیونکو تسلیم بہی کرلین **اقول** بعد تسلیم کرلینی برائیونکی وہ شمار مومنین سی
خارج اور منافقین مین داخل ہوجاوینگے تب تشہید ثالث کو یہ فائدہ ملیگا کہ بعض
مبایعین تحت الشجرہ کو مزہ شجرۃ الزقوم چکہاوینگی **قولہ** اسکا کیا جواب ہی **اقول** اسکا
یہی جواب ہی جو سے تمنے سنا **قولہ** حضرت نی تقیۃً کہہ دیا ہوگا **اقول** اگر تقیۃً نہ کہا ہوگا

تو شاید خوف منافقین تو نہ کہہ دیا ہوگا فقال المخاطب لمقام
ہداہ اللہ سبیل السلام ھذا المقام پہ یہ امر بہی لایق لکہنے کی ہے کہ اگر کوئی یہ شبہہ کری
کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ اس بیعت مین شریک نہتی اسلئے وہ بیعت
الرضوان سی خارج ہین اوسکا جواب یہ ہی کہ پیغمبر خدا کو حضرت عثمان سی ایسی
محبت تہی کہ باوجود نہ موجود ہونی اونکے وقت بیعت کی اونکو شریک کرلیا اور کیسا
شریک کیا کہ جیسے اونکو اپنا ہاتہہ بنا دیا چنانچہ اس مقام پر جو کچہہ مولانا و بالفضل اولانا
مولوی علی بخش خانصاحب نی اپنی ایک رسالہ مین لکہا ہی اوسے کو ہم بجنسہ
نقل کرتی ہین وہو ہذہ اور بواسطے حصول شرف بیعت الرضوان کی رسول صلی اللہ علیہ
وسلم نی عثمان غنی کیطرف سے بہی اپنی دونو ہاتہہ سی وہ معاملہ فرمایا کہ دست حق پرست
اپنی کو عثمان کا ہاتہہ قرار دیا روضہ کلینی[1] مین حدیث وارد ہی کہ بیعت لی پیغمبر خدا
نی مسلمانون سے اور ایک ہاتہہ کو اپنی دوسری ہاتہہ پر مارا واسطے عثمان کی کہ وہ
لشکر مین مشرکونکی تہی اس حدیث سی علاوہ قطعیت مغفرت و رضوان الہی کے ایک
لطیفہ عمدہ ہاتہہ آیا کہ دست نبی دست عثمان قرار پایا اور دست نبی وہ ہی کہ مجازاً
دست خدا ہی ید اللہ فوق ایدیہم اب دیکہیی عثمان غنی کو ید اللہ پایہ لسلئے کا لقب
منصف مزاج عنایت کرتی ہین یا اس لقب کو بہی مخصوص واسطی علی مرتضی ع
کی کہی جاتی ہین انتہی بلفظہ وللہ درہ و علی اللہ اجرہ اور اس حدیث سی ثابت ہوتا
ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی یارونکی یاری پر نہایت بہروسا تہا اور انکی
استقلال پر یقین کامل تہا اسلئے کہ جب لوگون نی کہا کہ خوشا حال عثمان کا کہ
اونکو خانہ کعبہ کا طواف نصیب ہوا تو حضرت نی فرمایا ممکن نہین ہے کہ عثمان

[1] عبارت روضہ و بایع رسول صلعم المسلمین و ضرب باحدی یدیہ علی الاخری لعثمان ۱۲

بغیر ہمارے طواف کرے آخر ویسا ہی ہوا کہ بغیر حضرتؐ کی حضرت عثمان نے طواف
نکیا چنانچہ اس حدیث کی مضمون کو حملۂ حیدری کی مؤلف نے بھی نظم کیا ہی کما قال

نظم

با وہم ہمان گفت خیر البشر
بمقصد روان شد چو تیر از کمان
خوشا حال عثمان با احترام
بپاسخ چنین گفت با انجمن

طلب کرد پس اشرف انبیا
کہ زان پیشتر گفتہ بد با عمر
چو او در رفت اصحاب و زر دگر
کہ شد قسمتش حج بیت الحرام
بہ عثمان نداریم ما این گمان

ز اصحاب عثمان صاحب حیا
ببوسید عثمان زمین در زمان
بگفتند چندین بہ خیر البشرؐ
رسول خدا چون شنید این سخن
کہ تنہا کند طوف آن آستان

اور بعد اسکی بھی مؤلف لکھتا ہی کہ جب حضرت عثمان مکہ مین پہونچی اور ابو سفیان سے
کہا کہ پیغمبر خدا طواف کی لیے آنا چاہتے ہین اوسنے کہا کہ یہ ممکن نہین ہی مگر تمہارا دل
چاہی تو طواف کرلو تب حضرت عثمان نی انکار کیا اور اسپر ابو سفیان نی اونکو قید کرلیا کما

قال

کہ گر میل داری تو طوف حرم
کر آید محمدؐ برای طواف
کہ طوف حرم بی رسول خدا
نگردانم از سوی او روی خویش
نیایند رفتن بہ نزد رسولؐ
علاجی بجز صبر کردن ندید

بجوشید آنگہ بدل مہر خون
بکن با لعنت نیست کس این چشم
چو بشنید عثمان از و این سخن
نباشد بر پیروانش روا
بغیر سود پس با دگر مشرکان
اگر شاد باشند زین گر ملول
سفیہ نمود و زدش اعدای دین

بہ عثمان چنین گفت آن نرگون
ولیکن محالست این بیگزاف
چنین داد پاسخ بآن اہرمن
ازین گفتہ سفیان برآشفت بیش
کہ عثمان و این دو کس از پیروان
چو عثمان از و این حکایت شنید
بیان نجاتش کنم بعد ازین

غرضکہ ہم حضرات شیعہ سی التماس کرتی ہین کہ وی ذرا انصاف فرماوین کہ اونکے
مفسرین اور محدثین اور مورخین صحابہ کی نسبت کیا کیا لکھتے ہین اور اونکی استقلال اور صبر و

ایمان اور اسلام کو گویا تسلیم کرتے ہین اور پھر با اینہمہ اونسے عداوت رکہتی ہین اور ایسے
لوگون کو جنکی ایمان اور اسلام پر پیغمبر صاحب کو اطمینان ہو وی اور جنکی لغزش کرنی کا
شبہہ تک حضرت کی دل پر نگذری اور جو باوجود صحبتون اور خدمتون کی سر سوا طاعت
نبوی سی باہر نہون اور جنکی استقلال اور صبر کی خدا تعریفین کری منافق اور مرتد کہتی ہین
ونعوذ باللہ من ذلک ہماری سمجھہ مین نہین آتا کہ حضرات شیعہ کسطرح ایسی سچے مسلمانون
اور پکی ایمان والونکو منافق کہتے ہین اور کیونکر ایسے صریح آیات اور سچی روایات
سی انکار کرتے ہین اسلئے کہ جب کوئی شخص ان آیتون اور حدیثون اور روایتون کو
دیکھی تو بہلا ممکن ہی کہ وہ صحابہ کرام کی فضائل مین شبہہ کرسکی یا اونکی نسبت نفاق
و ارتداد کا خطرہ بہی اوسکے دلمین گذر سکے غور کرنیکا مقام ہی کہ خدا نی اونکی حالات
بیان کرنیمین فقط کنایہ اور اشارہ پر قناعت نفرمائی بلکہ صاف صاف تصریح اور ٹہیک
ٹہیک پتہ اور نشان اونکا بتلا دیا اور ایسے صریح آیتونکو نازل کرکی منکرین کے
شبہات کو دور کر دیا اگر پیغمبر صاحب کی اوپر ایمان لانیوالونکی فقط خدا تعریف اجمالی
کرتا تو منکرین کو تاویل اور شبہہ کا موقع تہا مگر جب صاف کہدیا کہ مین اون مسلمانونسے
راضی ہوا جنہون نی پیغمبر کی ہاتہہ پر بیعت کی اور جگہہ بہی بیعت کرنیکی تبلادی کہ درخت
کی نیچی اور یہ بہی کہدیا کہ یہ لوگ پیغمبر کی ہاتہہ پر بیعت نہین کرتی ہین بلکہ میری ہاتہہ
پر تو اب کون شخص ہی کہ ایسی بیعت کرنیوالونکی ایمان اور اخلاص پر شبہہ کرسکی ہان
یہ شبہہ ہو سکتا تہا کہ شاید بیعت کرنیوالی وہی معدودی چند ہون جو موافق اعتقاد
شیعونکی مرتد نہین ہوی لیکن جبکہ علماء شیعہ نی اس امر کو تسلیم کرلیا کہ صحابہ
کیا چودہ سو اس بیعت مین شریک تہی اور یہہ بہی قبول فرما لیا کہ اونہین کی شان مین

اس نعت کو خدا نے مدلل کیا اور اسکا بھی اقرار کیا کہ سوای ایک منافق کی اور کسی
نے بیعت کو نہین توڑا تو ہمکو نہایت ہی تعجب آتا ہی کہ کیونکر ایسی بیعت کرنیوالون کے
حق مین ایسا فاسد اعتقاد رکھتی ہین لیکن یہ خیال کرکی کہ حضرتکو نہ خدا کی کلام پر یقین ہی
نہ پیغمبر صاحب کی حدیثون پر نہ اماموں کی قول پر تو کچھ تعجب نہین ہوتا اگر اونمین سے
کسی پر عمل ہوتا تو کبھی ایسا عقیدہ نرکہتی ای بھائیو تمہاری حق مین ہم خدا سی دعا
کرتی ہین کہ اللہ جلشانہ تمکو ایک ذرہ بھر ایمان عطا کری تاکہ تم لوگ اپنی عقیدونکی
برائیونپر خود ہی اقرار کرنیلگو اور جو ہم تمکو سمجھاتی ہین تم خود ہی سمجھنے لگو ای یار ذرا اپنی
عقیدونپر غور کرو اور سوچو کہ انمین کچھ بھی اثر ایمان اور اسلام کا ہی اگر ہی تو دکھلاؤ
تا لہ عزینیت کو آہ آتیشنت کو ملاف عشقبازی چند عشق از انشا نہایت یقول
المتمسک بولاتہ علی بن ابیطالب علیہ السلام شبہ عدم بیعت
عثمانی بھی شیعونکو کیا واسطہ اسلئے کہ بیعت نفاقی منافقین کا ہونا اور نہونا ہمارے
نزدیک دونو مساوی ہین بلکہ ایسی بیعت کا نہونا بہتر ہونیسے ہی کیونکہ بعد ہونیکی
نکث ہو نمین بجز زیادتی وبال اور نکال کی کچھ فائدہ نہین ہی ایک بدیلی سے
مثل ہی کہ خصم کیا برا کیا کرکی چھوڑ دیا اور برا کیا کبھی کسی شیعہ سی یہ اعتراض
اپنی نہ سنا ہوگا بلکہ معترضین خود حضرات اہلسنت ہین جو ثلاثہ کو مومن جانتی ہین اور
اوسکی دفع مین تناقض باتین بناتی ہین اور اپنا دل سمجھاتی ہین شاہ ولی اللہ صاحب
کتاب ازالۃ الخفا مین مآثر عثمانی مین فرماتی ہین کہ قدح کردند در سابقہ او بانکہ در مشہد
بدر حاضر نشد و در احد فرار نمود و در بیعت رضوان غائب بود او عبد الرحمن بن عوف
کو بھی جملہ معترضین سی ٹھہرایا ہی کہ اونہون نی ولید بن عقبہ برادر مادری عثمان کی زبانی

حضرت عثمان کو پیغام دیا کہ میں شامل تیری غزوہ احد بہاگا اور نہ یوم بدر متخلف ہوا اور نہ
تارک سنت عمر ہوا الخ انتہا اور یہی عبد الرحمن بن عوف ہین جنکی شان مین صفحہ ۲۳۰
مین فرمایا ہی کہ سیماہم فی وجوھھم من اثر السجود انکی شان مین نازل
ہوا ہی پس جب ایسے لوگ بہشتی قطعی معترض حضرت عثمان پر ہون تو بیچارے
شیعونکا کیا قصور ہی ۔ اور اسی مآثر عثمانی مین فرماتی ہین از انجملہ آنکہ چون مشہد حدیبیہ
پیش آمد آنحضرت او را بمکہ فرستاد بجہت رسانیدن پیغام صلح و تسلیہ مستضعفین ناگاہ
آوازہ قتل او شایع شد و سبب انعقاد بیعت قتال گشت آنحضرت یک دست مبارک
خود را عوض دست حضرت عثمان بر داشتند کہ ہذہ یدی و ہذہ ید عثمان و این تشریف
عظیم بود حضرت عثمان را و از غیبت او را ہا بیعت رضوان داخل شد انتہی بلفظہ اس
تین سطر کی کلام کی اول و آخر کو ملاحظہ کرنا چاہئے کہ کیسا تناقض ہی اول مین آپ
لکھتی ہین کہ شایع ہونا خبر قتل عثمان کا سبب ہوا اور حضرت کو بیعت قتال لینی کا اگر
اس خبر کو وہ حضرت جہوٹ سمجہتی تہی تو ظاہر ہی کہ خبر کاذب سبب بیعت قتال نہین ہو سکتی
مگر یہ کہ بغرض اور حضرت نی لوگون سی بیعت قتال لی ہو اور اگر وہ حضرت سچ
سمجہتے تہی تو آخر مین یہ فرمانا کہ عثمان کیطرف سی بیعت کی محض غلط ہوا جاتا ہے
مردہ کیطرف سے بیعت کرنا ایک امر لغو ہی ہرگز کوئی عاقل باور نکریگا کہ ایسا فعل لغو
آنحضرت نی کیا ہوگا بہرکیف اعتراض غیبت عثمان کو کچہ خصوصیت بیعت رضوان
سی نہین ہی بلکہ صحیح بخاری وغیرہ سی ثابت ہوتا ہی کہ اعتراض غیبت عن کل المشاہد
لوگ حضرت عثمان پر کرتے تہی چنانچہ صحیح بخاری وغیرہ مین موجود ہی کہ ایک
شخص مصری نی ابن عمر سی پوچہا کہ ہل تعلم ان عثمان فر یوم احد قال نعم قال تعلم انہ

تغیب عن بدر و لم یشہدہا قال نعم قال تعلم انہ تغیب عن بیعۃ الرضوان فلم یشہدہا
قال نعم قال اللہ اکبر یعنے تم جانتے ہو کہ عثمان بہاگی جنگ احد سی ابن عمر نے
کہا کہ ہان پہر اوسنے کہا کہ تم جانتے ہو کہ بدر مین بہی غائب تہی کہا کہ ہان پہر کہا تم جانتے
ہو کہ بیعت رضوان مین بہی غائب تہی کہا کہ ہان تعجب ہے کہ سائل نے خیبر اور حنین کو
کیون چہوڑ دیا بظاہر واضع حدیث کو چونکہ اسکا کچہ جواب نہین سوجہا اسلئے چہوڑ دیا
و کیف ماکان جو جوابات مزخرفات ان اعتراضات کی سے دئے ہین اور اعذار
باردہ کئی ہین اہل سنت بحسن ظن اوسکو البتہ مان لینگے لیکن شیعونکو کیا غرض
ہی کہ تسلیم کرین کیونکہ مرجع اکثر کا طرف اعذار باردہ و تصنعات شاردہ کی ہے پہر
شیعونکی سامنی ایسے مباحث کا ذکر کرنا بیکار ہی اسلئے کہ ظاہر ہی کہ جب
بیعت اصلی سابعین منافقین کی حق مین بکار آمد نہین ہوئی تو بیعت فرضی بفرض
صحت روایت کیا بکار آمد ہوگی بلکہ وبال و نکال نکث اس بیعت کا وبال و نکال
نکث بیعت اصلی سی بڑہ جائیگا کیونکہ اصلی بیعت فقط اپنی ہاتہ سے تہی
اور یہ بیعت بدر سائی دست مظہر رسول خدا تہی پس مراعات اسکی اہم تہی لیکن جناب
عثمانی فقط ایک بات لسانی تہی کہ اونہون نے کچہ شرم و حیا خدا و رسول سی نکی اور دست
خدا و رسول کی کچہ عزت و حرمت نکی اور ایسی بیعت کو بہی بفرار از خیبر و حنین توڑ
ڈالا اور یہ امر عقیدۂ شیعہ مین اونکی لئی مستوجب تضاعف عذاب و نکال ہوا پس
غرض جناب رسول خدا کی بفرض تسلیم ایسے بیعت لینے سے یہی تہی کہ حضرت عثمان اپنی
اخوان سی حصول ان مدارج عالیہ عذاب و نکال مین مسبوق نرہجائین اور حجت خدا
اپنی بہی تمام ہو بلکہ اورون سے تمام تر ہو اور نکث بفرار مین بیعت دستِ خدا کر سکیں

کہ مینے عہد و پیمان عدم فرار کا نہین کیا تہا اسلئے کہ اس عذر پیش کرینگی وقت خدا فرمائیگا کہ گو تو نے اپنے ہاتہ سے بیعت نہین کی تہی مگر ہمنے اور وسیلہ زبان پیغمبر تجہپر حجت تمام کی تہی کہ بذریعہ دست پیغمبر تجہسے بیعت لی تہی پہر تونے کیون فرار کیا **قولہ** اونکو اپنا ہاتہ بتادیا **اقول** آپکی سوا ما اوطلا ما نی تو بدو کام مین فقط عثمان کا ہاتہ جناب نے اپنا ہاتہ ٹہرایا تہا اور بمقتضای ہر کرا آمد بر آن مزید سود خود عثمان کو ہاتہ جناب رسول خدا کا بتادیا فردت لنغمۃ علی الطنبور اب کوئی تیسری ثالث بالخیر پیدا ہوگی اور حضرت عثمان کو رسول خدا ہی بنا دینگی **قولہ** فی العبارۃ المنقولۃ دست حق پرست اپنی کو عثمان کا ہاتہ قرار دیا **اقول** قرار دینا نہین ہی مگر فرض کر لینا اور فرض کر لینے سے وجود فرضی شی کا ہوتا ہی نہ وجود حقیقی بنا بر اسکی دست مفروض کی اپنی حقیقت مین کوئی شرافت نہین ہی اور وہ دست واقع مین دست نبی نہین ہوگیا کہ شرافت دست نبوت او سمین آجاوی ورنہ ضرور ہوتا کہ بعد بیعت نبوی کی خلیفہ اول و ثانی ثالث ہی سی بیعت کرتے اسلئے کہ دست خدا و رسول کی موجود ہوتی دوسری سی بیعت کرنا البتہ عقلاً مین گمراہی سمجہا جاتا ہی اور اسی سبب سی شاید اہلسنت کو جناب امیر کی دست خدا ہونیکا انکار ہی مولانا ئی مخاطب چاہتے ہین کہ دست عثمان کو دست خدا بنا کی ثبوت ضلالت شیخین کریں تعجب ہی کہ علمائی اہلسنت اسپر راضی ہون پس علاوہ اسکے کہ فرض مین شرافت حقیقی نہین حاصل ہوتی ہم کہتی ہین کہ اگر بنظر تامل دیکہا جاوی تو کوئی شرافت فرضاً بہی نہین پائی جاتی ہی اسلئے کہ یہ فرض مستلزم ایک فرض دیگر کا بہی ہی یعنی جسوقت دست عثمان فرض کیا گیا اسوقت مین ضرور ہی کہ دست نبی شرافت نبوت سی معری فرض کیا جاوی اسواسطی کہ ساتہ شرافت نبوت کی دست نبی بیعت لینی والا ہی جانب خدا سی نہ بیعت

کرنیوالا ہی جانب خلق سی اور اس دست فرضی نی جانب خلق سی بیعت کی پس عز وجد
ہی کہ اس اعتبار مین شرافت نبوت سی عاری فرض کیا جاوی لولا الاعتبارات
لبطلت الحکمة وعلی الفضل مع قطع النظر عن ہذا ولو فرض اگر خواہی نخواہی
کوئی شرافت حضرت عثمان کی ایسی خصوصیت فرض مین فرض کیا جاوی تو جبتک
ہی کہ مقتضای فرض پر باقی رہا مین لیکن اس مقام مین جب مقتضای فرض پر بسبب نکث بیعت
کی خیبر اور حنین مین باقی نرہے تو حضرت عثمان کی لئی کوئی شرافت بھی باقی نہی بلکہ جس
مرتبہ مین شرافت تھی اوسے مرتبہ مین خساست اور دنائت پائی گئی فتامل قوله
فیہا روضۂ کلینی مین حدیث وارد ہی اقول حدیث روضۂ کلینی اخبار احادی سے ہے
جو مقام اعتقاد مین بکار آمد نہین ہے اور دیگر روایات مطابق اسکے نہین ہین اور یہ
روایت موافق عامہ بھی ہی اور اصل اس روایت سے اہل سنت کی
کتابون مین مذکور ہے چنانچہ صحیح بخاری مین موجود ہی اور ازالة الخفا مین شاہ
ولی اللہ نی چند مقام پر اسکا ذکر کیا ہی پس محمول علی التقیہ بھی ہو سکتی ہی اور اگر نام تقیہ
سی حضرت مخاطب یا اونکی اولا مولانا کی پیٹ مین درد اوٹھی تو کتاب صحیح بخاری
مین التقیة الی یوم القیامة کو حب ہاضم بناوین شاید شفا پاوین علاوہ اسکی
حدیث یمین من بیعت اللہ الخ بھی کلام ہے اسلئے کہ ضرب احدی الیدین علی الاخری سے
کبھی تحسر ابھی ہوتا ہی پس مناظر کہہ سکتا ہی کہ کیون نہین جائز ہے کہ افسوس کیا ہو
واسطی کشتہ ہونی عثمان کی یا واسطے بدقسمتی عثمان کی کہ بیعت ظاہری سی بھی محروم
سے قوله فیہا اس حدیث سی علاوہ قطعیت مغفرت ورضوان الہی کی ایک لطیفہ عمدہ
ہاتھ آیا انتہی اقول کوئی لفظ اس حدیث کا قطعیت مغفرت پر دلالت کرتا ہی نہ رضوان الہی پر

الحاصل حدیث اسیقدر ہی کہ جناب سرور خدا نی جب حضرت عمر کو تکلیف طرف مکہ کی جانیکی دی
اونہون نی بخوف کفار جانا سے انکار کیا تب اون حضرت نی عثمان کو تکلیف دی چونکہ انکو کفار سے
اطمینان تام تہا انہون نی قبول کیا اور گئی پس بعد جانی عثمان کی اون حضرت نی سب سی بیعت
اوپر عدم فرار اور موت کی لی اور عثمان کی واسطی اپنا ایک ہاتھ دوسری ہاتھ پر رکہا پس اسمین کہین
مغفرت کا ذکر ہی فضلاً عن القطعیۃ کہین رضوان الہی کا ذکر ہی اسمین فخر ابنکی کہ ذکر بیعت بیہ
سی مضمون آیہ لقد رضی اللہ جو خیال باطل مین سمایا ہوا تہا یاد آگیا پس اوسکو مطلب اس حدیث
کا ٹہرالیا اور کوئی بات خیال مین نہین آتی ہے حالانکہ آیہ شریفہ مین بہی قطعیت مغفرت کا ذکر
نہین آیہ ذکر رضا عن المومنین ہی اور ہم بیان کر چکی کہ عثمان کا مومنین مین ہونا ہماری نزدیک
نہین ثابت ہی بلکہ ہم انکو منافقین مین جانتی ہین اور علاوہ اسکی رضا امر خاص سی ستے
نہ امر عام سی اور رضا جزئی تہی نہ رضای کلی اور مشروط بعدم نکث تہی جیسا کہ آیہ فمن نکث اوسپر
دلالت کرتا ہی اور آپکی ثلاثہ تاکیدین سی تہی کہ مامر تفصیلاً قولہ دست نبی دست عثمان قرار پایا اور دست
نبی وہی کہ مجازاً دست خدا ہی اقول ماشاء اللہ آپکی اولا ما مولانا کی ہم بہی تعریف کرتی ہین کہ
باوجودیکہ سیکڑون برس ہو چکی کہ یہ حدیث صحیح بخاری وغیرہ کتب اہلسنت مین موجود ہی مگر کسی
اسنی کو یہ بات نہ سوجہی جو آپکی مولانا کو سوجہی اور کسیکی بکر فکر نی یہ نتیجہ نہ پیدا کیا کہ عثمان کو سبب
بیعت فرضی کی ید اللہ بناوی اور ایسا قیاس منطقی اوسپر حجت لاوی کہ دست نبی دست عثمان
ہی اور دست نبی دست خدا ہی بشکل ثالث یہ نتیجہ حاصل ہوا کہ دست عثمان دست خدا ہی
اور بعکس صغری طرف شکل اول بدیہی الانتاج کی پہر جائیگا یعنی دست عثمان دست نبی ہی
اور دست نبی دست خدا ہی پس دست عثمان دست خدا ہی یقین ہی کہ اکثر اہلسنت ایسی
استدلال کو سنکر رقص مین آوین اور جامہ مین پہولی نہ سماوینگے مگر حقیقت حال یہ ہی کہ آپکی

مولوی صاحب نے اس مقام مین چند ٹھوکرین کہائی ہین اور بیتامل وہ باتین بنائی ہین کہ جس
سے کمال جہالت اونکی ہویدا ہی اور بعض تعلیمی پیدا ہی اول یہ کہ احتمال کیا ہی قضیہ فرضیہ
وہمیہ کو مقام واقعیہ مین وقد نصوا علی البطلانہ فی کتب المیزان اور بیان اوسکا اسطرح پر ہی
کہ دست عثمان دست نبی فرضا ہی کما مر اور دست نبی دست مجازی خدا ہی واقع مین
اسلئے کہ حقیقت اور مجاز دونو امور واقعیہ سے ہین نہ امور فرضیہ سے مثلاً الحیوان المفترس اسد
وزید اسد یعنی رجل شجاع دونو امر واقعی ہین نہ مثل زید شریک الباری کی فرضی ہین
پس ترتیب قضیتین مثل اسکی ہی کہ زید شریک الباری وشریک الباری محال فزید محال مع کونہ ممکنا فی نفسہ
ہے ولا اقل مثل اسکے ہی الصورة المنقوشة علی الجدار فرس والفرس صہال فی العدو
مع کونہا غیر متحرکہ ہے ثانیاً مثل اسکی ہی حمار زید قد ماد وقد ماد علی رقاب الملوک فحمار زید سے لے
رقاب الملوک وہو سفسطة ثالثاً دست حقیقی عثمان دست فرضی نبی ہی اور دست حقیقی
نبی کو دست خدا ہی مجازاً پس جو دست نبی ہے عرفی ہے ماخوذ ہی وہ دست فرضی ہی اور جو
دست نبی کبریٰ مین ماخوذ ہی وہ دست حقیقی ہی پس حد اوسط مکرر نہوئی اور ثالثاً جو دست
نبی دست عثمان مفروض ہوا وہ دست بیعت کرنیوالا تھا اور جو دست نبی کہ مجازاً دست خدا
ہی وہ بیعت لینی والا ہی نہ بیعت کرنیوالا پس وہ دونو دست نبی ایک نہوئی تو پہر اوسط
نہ مکرر ہوئی اور کوئی نہین کہہ سکتا ہی کہ ہر دست نبی بیعت کنندہ اور بیعت گیرندہ دست خدا
ہی اسلئے کہ بیعت کنندہ اگر دست خدا ہو تو ید اللہ فوق ایدیہم غلط ہو جائیگی کیونکہ دست
بیعت کنندہ تحت ہی نہ فوق رابعاً دست نبی کو دست عثمان ہی ایک امر خاص مین یعنی
فقط بیعت مفروضہ کر نہ مین نہ مطلقاً جملہ امور مین یہانتک کہ بغرض تلذذ حضرت حمیرا
پیسا تہہ وہ اٹھی مین پس مطلقاً دست نبی کو دست عثمان کہنا باطل ہی اور اسیطرح دست

نبی دست خدا ہی ایک امر خاص مین یعنے بیعت لینی مین نہ مطلقاً جملا امور مین پہانتک کہ
روزی دینے مین اور پیدا کرنے مین تپس مطلقاً دست نبی کو دست خدا کہنا بھی باطل ہے
پس بسبب کلیت دونو مقدمتین کی باطل ہوسے فلم ینتج الاصغر تحت الاکبر پس نتیجہ
مقدمتین کہ دست عثمان دست خدا ہی باطل ہو گیا اور مرجع اس تقریر کا طرف ارجاع
حملیات کی ہی طرف شرطیات کے وکما فی بحث العکوس والتناقض نظائرہ وتقریرہ آخر پس کلما صدق علیہ النبی
صدق علیہ عثمان لیس کلما صدق علیہ النبی صدق علیہ اللہ فہو مقدمہ صادق ہین کما بینا ہا لا ان
منتج کسی نتیجہ کی نہین ہین بجزئیتہما وشرطہا ایجاب الصغری فی الاول والثالث وتقریر
آخر قد یکون اذا صدق علیہ ید النبی صدق علیہ عثمان وقد یکون اذا صدق علیہ ید النبی صدق علیہ
ید اللہ فہذہ دونو مقدمہ صادق ہین کما بیناہ لیکن منتج نہین ہین لجزئیۃ المقدمتین مع ان کلیۃ
احدی المقدمتین شرط فی الثالث وکلیۃ الکبری شرط فی الاول خامسًا اگر یہ تقریرین کہ مبنی
بر قواعد منطقیہ ہین آپکی اور آپکے مولا کی سمجہ مین نہ آوین توہم اب صاف صاف آپسے
بیان کرتی ہین جسمین سمجہیے بلکہ اگر آپکے مولانا بقید حیات ہون تو اونکو بھی سنا دیجیے
اور اگر مر گیے ہون تو بہی مناسب ہی کہ اونکی قبر شریف پر بجای فاتحہ سوح پر فتوح پڑہ
دیجیے کہ ایک بندۂ خدا شیعیان علی بن ابیطالب سی آپکا جواب یون دیتا ہی کہ حضرت
مولانا اولانا نی برا دہوکا کہایا کہ دست عثمان کو ید اللہ ٹہرایا اسلیے کہ جناب رسولخدا
کی دو ہاتہ تہی ایک ہاتہ سی عثمان کیطرف سی بیعت کی اور دوسری ہاتہ سی خدا
کیطرف سے بیعت لی تو جس ہاتہ سی بیعت لی اوسی ہاتہ کو خدا نی اپنا ہاتہ مجازًا
فرمایا ہی کہ اوسے کار رحمان کیا اور جس ہاتہ سی بیعت کی اوسے کار عثمان کیا تہا
وہ دست عثمان ٹہرا گیا تہا اور دست رحمان پس آپنے دو ہاتہونکو گنوکر ایک کر کی

دست عثمان دست خدا بنا دیا یہ بھی سے غلطی کی کہ بیعت کنندہ کو اور بیعت گیرندہ کو اپنی
ایک کر دیا پس لازم آیا کہ حضرت اپنی ہی خدا کی بیعت کی ہو پس اگر آپ مذہب اہل تصوف
نہیں ہیں سے خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ و خود بر سر آن کوزہ خریدار بیامد
تو یہ ایک طور ورا طور العقول ہی عقلا اس سی بحث نہین کرتے اور اگر آپ شکلین
مین ہین تو یا اپنے غلطی کی قائل ہوجئی یا ہمارا جواب دیجئی قولہ فیہا اب دیکھی عثمان غنی
کو یداللہ اقول آپکی قیاسات تو نتیجے ایسے کی ہین کہ یہ عثمان یداللہ ہو نہ یہ کہ خود عثمان نفس
الشریفہ یداللہ ہون ظاہرا خود عثمان کو ید عثمان سے آپنے بدل کیا ہی لیکن یہ
بدل الکل من البعض ہوگا اور بدل البعض من الکل کلام عرب مین شایع ہی جیسی
ضرب زید یدہ لیکن بدل الکل من البعض ہمنے کبھی نہین سنا یہ کہان سے نکلا
مگر یہ ایجاد آپکی مولانا فرمامین کہ یہ ایجاد طبعزاد ہمارا ہے اگرچہ گنندہ دست مگر ایجاد بندہ دست
قولہ فیہا یا اوس لقب کو بھی مخصوص واسطی علی مرتضے کی کہی جاستے ہین
اقول انصاف بینی و بین اللہ یہ ہی کہ بعد غصب خلافت کی کل القاب مثل صدیق
اکبر و فاروق اعظم و امیر المومنین و سیف اللہ سب غصب ہو گئی تھی مگر یداللہ کا لقب بچ رہا تھا
مولای مخالف کو نکل پڑی اور آتش حسد گلخن دل سی نکل پڑی اور ایک تدبیر یہ پیدا کی
دیکر جانتے ہین کہ اوسکو بھی چھین لین حضرت والا وہ ایام ظلم و جور گزر گئے کہ جسمین کوئی یہ سمجھنے
والا نہ تھا کہ حضرت ابوبکر تو امیر المومنین نہی ہے نہین مگر اب ان سے نگیبی اپنی سونہ بھی
ہو جاہی سیان مشہور ہی کہ دنیا مین کوئے بجز حیدر کرار غیر فرار صاحب قاتل کفار کی کسی بھگوڑی
کو یداللہ کہنے کا غیرت ہی جس دست سے کبھی ایک مکھی تک نہ مری
وہ کیونکر یداللہ ہو سکتا ہی قابل لحاظ اہل انصاف یہ امر ہی کہ حضرت عثمان راس و

رئیس بنی امیہ ہین اور تفسیر نیشاپوری مین ہی عن ابن عباس الشجرة الملعونة بنو امیہ یعنی
شجرہ ملعونہ فی القرآن سے بنی امیہ ہین پس آیا عقل کسی عاقل کی باور کر سکتی ہی کہ
دستہائی انجاس ملعونہ رب الناس ید اللہ ہوں اور بعد سماعت اس حدیث کے جو
کتاب معتبر اہلسنت سی ہی دیکھین آپ بہی آپکی مولانا صاحب عثمان کو ید اللہ کہی جاتے
ہین یا اس لقب کو جناب امیر کی واسطے چہوڑ دیتی ہین **قولہ** اس حدیث سی ثابت
ہوتا ہی سلئے اقولہ استقلال پر یقین کامل تہا **اقول** محض غلط اس حدیث مین کہین صبر کی
اور استقلال کا ذکر نہین **قولہ** حضرت نی فرمایا یہ ممکن نہین **اقول** یہ فرمانا اون حضرت
کا اسی راہ سی تہا کہ دنیا سازی اہل نفاق کو اکثر تجربہ فرما چکے تہی تقاضائی جو فروشی
و گندم نمائی یہ تہا کہ تنہا طواف کرین اور اگر کرتے تو بطریقۂ کفار کرتی اور برہنہ ہو کر
تیلی کی بیل کیطرح گرد خانہ کعبہ پہرتی تو لوگ شبہ ارتداد کرتی اسلئے طواف نکیا چنانچہ
صاحب ازالۃ الخفا لکہتے ہین کہ جب حضرت عثمان کی ابن عم نی کہا کہ تم طواف کرو
تو حضرت عثمان نی جواب دیا کہ اگر پیغمبر ہوتے تو جسطرح وہ طواف کرتے تم بہی اونکے
پیچہی طواف کرتی جب وہ نہین ہین ہم کیونکر طواف کرین **قولہ** ذرا انصاف فرماوین کہ
منافقین اور مخلصین اوسپر مشورہ نہین کیا لکہتے ہین **اقول** نفاق نفاق ثلثہ کا **قولہ**
اور اونکی استقلال و صبر اور ایمان اور اسلام کو کیا تسلیم کرتی ہین **اقول** محض غلط اور
کذب بحت ہی اگر صبر اور استقلال ہوتا تو ثابت قدم رہتی اور فرار عن الزحف نکرتے
اور اگر ایمان ہوتا تو شک نبوت مین نہ لاتی اگر اسلام حقیقی ہوتا تو جان پیغمبر فرماتی وہان
چلی جاتی عبارت حملہ مین ہی اور عبارت حدیث مین ہی جہان ذکر حضرت عمر کی جان
چہانٹیکا اور انکار کرنیکا تکیہ مین جانی ہی سب اوسکو جاری حضرت نی چہوڑ دیا اطراد کی

ذکر سی شرمائی کہ جسمیں اونکے ناموس کا پردہ رہجای یہ نہ سمجھے کہ صاحب ازالۃ الخفا
نی بہی عمر کی پردہ دری کی ہی اور ازالۃ الخفا فرمایا ہی آور عثمان کی مکہ مین جانے کا
ذکر تو تمنے کیا مگر اونکی سازش پر ساتھ کفار کی نظر نہ کی جو عین دلیل نفاق ہی بلکہ
اونکی استقلال اور ایمان کی بلا دلیل بیٹہے ہوئی قولہ سر مو اطاعت نبوی سی باہر نہوئے
اقول حضرت عمر کا انکار کرنا مکہ مین جانے سے معلوم نہین کہ یہہ بہی اطاعت نبوی سے تہے
یا اطاعت نفس امارہ یا اطاعت قوہ واہمہ یا اطاعت شیطان قولہ اور سب جگہ
استقلال اور صبر کی خدا تعریف نہین کری اقول کسقدر باتین خلاف واقع آپ فرماتے
ہین اقرار انکی بیعت پر کہو باندہی ہی اور وہ بہی خدا پر کہان خدانی صبر و استقلال صحابہ کی
تعریف کی ہی ہمکو اس کلام اللہ مین تو کوئی آیت تعریف صبر و استقلال صحابہ کی نہین
نظر آئی بلکہ فمن نکث عدم صبر اور عدم استقلال پر اول دلیل ہی اگر صبر اور استقلال ہوتا تو نکث
بیعت بفرار عن الزحف نکرتی اور بہ ثبات قدم قتل کرتی یا مر جاتی نعوذ باللہ کہ ایسی منافق اور
مرتد مومن ہون قولہ ہماری سمجھہ مین نہین آتا اقول یہ قصور آپکی سمجھہ کا ہی شیعون کا کیا
قصور ہی قولہ ایسی سچی مسلمانون اور پکی ایمان والونکو منافق کہتے ہین اقول سچا اور
پکا ہونا مسلم نہین ہی بلکہ جہوٹا اور کچا ہونا ثابت ہی قولہ ایسی صریح آیات اور سچے
روایات کا انکار اقول آیات اور روایات کا انکار نہین مگر تمہاری فہم باطل کا انکار ہی
قولہ جب کوئی شخص ان آیتون الی قولہ شبہہ کر سکی اقول شک و شبہہ جتا کرتے
ہونگی شیعہ نہین سب جو دیکہکر کفر اور نفاق حضرات ثلثہ کا یقین کرتی ہین قولہ غور کرنیکا مقام ہے
اقول اگر غور ہی کرنیکا مقام ہی تو عدم صراحت کرنا نہایت جہک مارنا ہی قولہ بلکہ صاف
صاف اقول اگر صاف صاف او ٹہیک ٹہیک ہی پتہ اور نشان ہوتا تو انکار کون

عقلا کی صورت تبرا ہوتی قولہ شبہات کو دور کر دیا اقول شبہات حمقا کی دفع ہوے ہی
ہون تو ہوہی ہون مگر عقلا کی یقینیات تو ہرگز نہین دفع ہوسکے بلکہ اونکی یقین نفاق
اہل نفاق مین ان آیتون کی دیکہنے سی بڑہ گئی قولہ ایمان لانیوالونکی فقط تعریف
اجمالی اقول تعریف بہی اجمالی ہی اور مذمت بہی اجمالی ہی تفصیل آیات مین کسیکے
نام کی نہین ہی ورنہ اختلاف کیون ہوتا قولہ کہ مین اون سالون سے راضی ہوا اقول
جہوٹے ہی مسلمانون سی نہین کہا ہی بلکہ رضی عن المومنین کہا ہی پس منافقین کہ خارج
کردیا کہ منجملہ انکی شیوخ ثلثہ بہی ہین قولہ کہ درخت کی تلی تہا اقول درخت کی نیچے
اور زمین کی اوپر ہوسکتی نفاق منافقون کا زایل نہین ہوتا قولہ بلکہ میری ہاتہ پر
اقول جہان فرمایا ہی میری ہاتہ پر وہین فرمایا فمن نکث پس ناکثین نی فقط بیعت
رسول نہین توڑی بلکہ خدا کی بیعت توڑی قولہ تو اب کون شخص ہی اقول وہ تم ہین
جو ایمان فمن نکث پر بہی لائے نہ تم کہ یومنون ببعض ویکفرون ببعض ہو لیکن شبہ
نہین کرتی بلکہ یقین کرتے ہین قولہ کہ شاید بیعت کرنیوالی وہی معدودی چند ہون
اقول لاریب فیہ بیعت حقیقی کرنیوالی وہی معدودی چند تہی جو ثابت قدم رہے گو بیعت لفظی کرنیوالے
چند در چند ہون بلکہ اضعاف اونکی قولہ اور یہ بہی قبول کرلیا کہ اونہین کی شان اقول
اور یہ بہی قبول کرلیا کہ اونہین کی شان مین آیہ فمن نکث بہی خدا نے نازل کیا
قولہ ہمکا بہی اقرار کیا کہ سوای ایک منافق کی اقول اور اسکا بہی اقرار کیا کہ ایک تو
اوسی وقت نقض بیعت کی اور تین سے غیر اوسکے ہین نقض بیعت کے قولہ ایسا فاسد
اعتقاد رکہتی ہین اقول فاسد بلکہ فاسد در فاسد اعتقاد تمہارا ہے
اور ہمارا اعتقاد بہت ہو بیعت صحیح اور درست ہی ماشاء اللہ چشم بد دور قولہ نہ خدا

کی کلام پر یقین ہی اقول ہمکو کل کلام خدا پر یقین ہے لیکن تمکو فقط ارشاد رضی اللہ عنہ
پر یقین ہی اور قرآن کے ثلث پر یقین نہیں ہے قولہ کسی پر عمل ہوتا اقول ہمارا عمل
سب پر ہی تمہارا عمل کسے پر ہی کسے پر نہین ہی قولہ ای بہائیو تمہاری حق مین
اقول کبھی جانتے کہانتک کہینگا تم کو عمر ہی کے قسم ہی جو جب ہو تم بھی دعا کرتے ہین
کہ خدا تمکو ایک ذرہ عقل دی تاکہ تم لوگ اپنی عقیدونکی برائیون پر خود ہی اقرار کرنی کو اور
جو ہم تمہین سمجہاتی ہین تم خود ہی سمجہنے لگو قولہ ای یارو ذرا اپنی عقیدون پر غور کرو
اقول معاذ اللہ حضرت تم تو دماغ کہسا گئی اب تو جواب جاہلان باشد خموشی ہی جواب
دینی کو جی چاہتا ہی تم خود سوچو اور غور کرو کہ تمہاری ثلاثہ مین کچہ بھی اثر ایمان اور اسلام
کا ہی اگر کچہ بھی ہوتا تو جو کچہ اونہون نے خاندان نبوت کی ساتہہ کیا ہرگز نہ کرتے بلکہ
جو اون نامسلمانون نے کیا وہ کافر سے نکرتا ہے ہیچ کافر نکند آنچہ مسلمان
کردند قولہ اگر سب تو دکہلاؤ اقول ہمنے تو کوئی پردہ نہین رکہا تینون کا
حال اچہی طرح کہول کر دکہیا دیا اگر آپ کی تسکین باطن ہو گئے تو خیر اور نہین سمجہے
تو پہر فرمایئے گا کہ بالخصوص فلانا امر دکہادو تو اوسکو پہر دکہا دینگے مگر آپکی نزدیک
جب اوسمین تقصیر اور کوتاہی نظر آوے تو پہر ہم کیا کر سکتے ہین مجبوری ہی قولہ نالئہ
حزینت کو اقول نالہ حزین و آہ آتشین بنشیان در فراق فلح فشان سزاوار ست و
لاف عشقبازی را در صوفیان روزگری بازار عقلا عشق را قسمے از جنون و شعار
لوطیان ما بون و زبون سید انند و از نشانہائے آن پیدایش زیرجامہاست از ماء
الرجال کہ آن دوائی ہست عدیم المثال کہ حضرت خلیفہ ثانی ہم در استعمال بود چنانچہ تصریح
بہ السیوطی حیث قال کان بہ داء ما کان یداوی الا بماء الرجال ••

عقلا کی سوء رد تبرا انہون تی **قولہ** شبہات کو دور کر دیا **اقول** شبہات حمقا کی دفع ہوسے ہون

تو ہو بھی ہون مگر عقلا کی یقینیات تو ہرگز نہین دفع ہوسے بلکہ مدارج یقین عین نفاق تھی

اہل نفاق مین ان آیتون کی دیکھنے سی بڑہ گئی **قولہ** ایمان لانیوالونکی فقط تعریف

اجمالی **اقول** تعریف بھی اجمالی ہی اور مذمت بھی اجمالی ہی تفصیل آیات مین کسیکے

نام کی نہین ہی ورنہ اختلاف کیون ہوتا **قولہ** کہ مین اون سلمانون سے راضی ہوا **اقول**

جھوٹ ہی مسلمانون سی نہین کہا ہی بلکہ رضی عن المومنین کہا ہی پس منافقین کو خارج

کردیا کہ منجملہ اونکی شیوخ ثلثہ بھی ہین **قولہ** کہ درخت کی نیچی **اقول** درخت کی نیچی

اور زمین کی اوپر ہوسے نیز نفاق منافقون کا زائل نہین ہوتا **قولہ** بلکہ میری ہاتھ پر

اقول جہان فرمایا ہی میری ہاتھ پر وہین فرمایا فمن نکث پس ناکثین نی فقط بیعت

رسول نہین توڑی بلکہ خدا کی بیعت توڑی **قولہ** تو اب کون شخص ہی **اقول** وہ تم ہو ہم مین

جو ایمان فمن نکث پر بھی لائے نہ تم کہ یؤمنون ببعض ویکفرون ببعض ہو لیکن شبہ

نہین کرتی بلکہ یقین کرتے ہین **قولہ** کہ شاید بیعت کرنیوالی وہی معدودی چند ہون

اقول لاریب فیہ بیعت حقیقی کرنیوالی وہی معدودے چند تھی جو ثابت قدم رہے گو بیعت ظاہری کرنیوالے

بہت زیادہ ہون بلکہ اضعاف اوسکی **قولہ** اور یہ بھی قبول کرلیا کہ اونہین کی شان مین **اقول**

اور یہ بھی قبول کرلیا کہ اونہین کی شان مین آیہ فمن نکث بھی خدا نے نازل کیا

قولہ اسکا بھی اقرار کیا کہ سوای ایک منافق کی **اقول** اور اسکا بھی اقرار کیا کہ ایک تو

اوسی وقت نقض بیعت کی باعث ہین سے نے غیر اوسی مین نقض بیعت کے **قولہ** ایسا فاسد

اعتقاد رکھتی ہین **اقول** فاسد بلکہ فاسد در فاسد اعتقاد تمہارا ہے

اور ہمارا اعتقاد بطلان بیعت صحیح اور درست ہی ماشاء اللہ چشم بد دور **قولہ** نہ فقط

کی کلام پر یقین ہی **اقول** ہمکو کل کلام خدا پر یقین ہے لیکن تمکو فقط رضے اللہ عنہ
پر یقین ہی اور قرآن تک پر یقین نہیں ہے **قولہ** کسی پر عمل ہوتا **اقول** ہمارا عمل
سب پر ہی تمہارا عمل کسی پر ہی کسے پر نہیں ہی **قولہ** ای بہائیو تمہاری حق مین
اقول بُری جانیں کہانتک کبھی گانم کرم ہی کے قسم ہی جو چپ ہو ہم بھی دعا کرتے ہین
کہ خدا تمکو ایک ذرۂ عقل دی تاکہ تم لوگ اپنی عقیدونکی برائیون پر خود ہی اقرار کرنی کو اور
جو ہم تمہین سمجھاتی ہین تم خود ہی سمجھنے لگو **قولہ** اے یارو ذرا اپنی عقیدون پر غور کرو
اقول معاذ اللہ حضرت تم تو دماغ کہا گئی اب تو جواب جاہلان باشد خموشی ہی جواب
دینی کو بے چاہتا ہی تم خود سوچو اور غور کرو کہ تمہاری ثلاثہ مین کچھ بھی اثر ایمان اور اسلام
کا ہی اگر کچھ بھی ہوتا تو جو کچھ اونہون نے خاندان نبوت کی ساتھ کیا ہرگز نہ کرتے بلکہ
جو اون نا مسلمانون نے کیا وہ کافر بھی نکرتا ہے ہیچ کافر نہ کند انچہ مسلمان
کردند * **قولہ** اگر سب ہے تو دکھلاو **اقول** ہمنے تو کوئی پردہ نہیں رکہا تینون کا
حال اچھی طرح کہول کر دکھیا دیا اگر آپ کی تسکین باطن ہو گئے تو خیر اور نہین ہوئے
تو پھر فرماسیے گا کہ بالخصوص فلانا امر دکھا دو تو اوسکو بہر دکہا دینگے مگر آپکی نزدیک
جب اوسمین تقصیر اور کوتاہی نظر آوے تو پھر ہم کیا کر سکتے ہین مجبوری ہی **قولہ** نالۂ
حزینت کو **اقول** نالۂ حزین وآہ آتشین بشنیان در فراق خلیفہ فلتان سزاوارست و
لاف عشقبازی رادر سوفیان روزگری بازار عقلا عشق را قسمے از جنون و شعار
لوطیان بابون وزیون سیدانند واز نشانہاے آن بر بیدلان تربیت جاہ است از ماء
الرجال کہ آن دوائی ہست عدیم المثال کہ حضرت خلیفہ ثانی مداوم استعمال بود کما صرح
بہ السیوطی حیث قال کان بہ داء ما کان دواہ الا ماء الرجال **

قال المخاطب القمقام ہداه اللہ سبل السلام پانچوین آیت لولا کتاب من اللہ
سبق لمسکم فیما اخذتم فیہ عذاب عظیم شان نزول اس آیت کا یہ ہے
کہ جب لڑائی بدر کی فتح ہوئی اور مشرکین قیدین آئے تب پیغمبر خدا نے صحابہ سے مشورہ
کیا کہ ان قیدیونکو کیا کرنا چاہیے حضرت ابوبکر نے کہا کہ فدیہ لیکر چھوڑ دینا چاہیے حضرت
عمر نے کہا کہ انکی گردنین مار دینا چاہیئے بلکہ جو جسکا رشتہ دار ہو وہی اپنے ہاتھ سے اوسکو
قتل کرے اور خدا کی محبت کی سامنے دوسرے کی محبت کا خیال نکرے لیکن حضرت نے
موافق مشورہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اور اور صحابہ کی فدیہ لیکر چھوڑ دیا اوسپر یہ
آیت نازل ہوئی اور اس روایت کو علما اور مفسرین امامیہ بھی تصدیق کرتے ہین چنانچہ
تفسیر خلاصۃ المنہج کاشانی مین لکھا ہے کہ بدر کی لڑائی مین ستر آدمی قید ہوے منجملہ اونکے
عباس اور عقیل بھی تھے حضرت نے انکے باب مین اپنے یارونسے مشورہ کیا ابوبکر نے کہ وہ
بھی مہاجرین سے تھے کہا کہ یا رسول اللہ یہ سب چھوٹے بڑے آپکے قوم اور قبیلہ کے ہین اگر
ہر ایک بقدر طاقت اور استطاعت اپنے کے کچھ فدیہ دے تو امید ہے کہ ایکدن دولت
اسلام پر پہنچین اور مجمع البیان طبرسی مین لکھا ہے کہ پیغمبر خدا نے بدر کی دن قیدیونکے
باب مین اپنے یارون سے کہا کہ اگر تم چاہو انکو مار ڈالو اور چاہو جانے دو حضرت عمر نے
کہا کہ یا رسول اللہ انہون نے آپکو جھٹلایا اور آپکو نکالا لاجرم اونکی گردنین مارنا چاہیے
عقیل کو علی کے سپرد فرمائیے کہ وہ اوسکو مارین اور فلان شخص کو میرے سپرد کیجیے کہ مین
اوسکو قتل کرون اور یہ سب سردار ان کفار سے ہین اور حضرت ابوبکر نے کہا کہ یا
رسول اللہ یہ آپکی قوم اور رشتہ کے لوگ ہین فدیہ لیکر چھوڑ دینا چاہیے چنانچہ اوسیطرح
پر حضرت نے کیا تب یہ آیت نازل ہوئی اور پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا

آسمان سے تو اسی عمر اور سعد معاذ کی کوئی نجات نہ پاتا ان روایتون سی باقرار علماء امامیہ
پنید فائدے حاصل ہوئے اول حضرت ابو بکر صدیق او عمر کا مہاجرین اور اہل بدرین سی
ہونا دوسری پیغمبر خدا کا اون سے مشورہ کرنا تیسری حضرت عمر کا کافرون پر سخت ہونا
اور خدا کی راہ مین قرابت اور برادری کا کچہ خیال نکرنا اور بہ کچہ ان فائدون سے
فائدے حاصل ہوتے ہین اونکو ہم بیان کرتے ہین کہ جب حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت
عمر کا مہاجرین مین ہونا ثابت ہوا تو جو فضیلتین اللہ جل شانہ نے مہاجرین کے بیان کی
ہین اور جنکا اوپر ہم نقل کر چکے ہین وہ سب اونکے حقمین ثابت ہوئین دوسری جو بعض علماء
امامیہ نے انکار کیا ہے کہ اصحاب ثلثہ مہاجرین مین سے نتھے وہ قول باطل ہوا چنانچہ
تقلیب المکائد کی مولف نے مولانا عبد العزیز صاحب قدس اللہ سرہ کی تحفہ کی باب مکائد
شیعیان کی کید نود و یکم کی جواب مین صاف لکہا ہی کہ اصحاب ثلثہ از مہاجرین اولین نبودند
تیسری امامیہ کا یہ گمان کہ معاذ اللہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر ابتدا ہی سے
منافق تھے اور کبھی دل سے ایمان نہ لائی تھے اور اونکی نیت نیک نتھی فاسد ٹھرا جیسا
کہ جناب میر صاحب قبلہ حدیقہ سلطانیہ کی باب سوم مین لکھتے ہین کہ سیرت شیخین دلالت
بر خبث سریرت آنہا دارد کہ در وقت کتمان از حضرت نبوی درخواست اظہار دعوت نمودہ
در فکر اضرار آنحضرت صلعم بر می آمدند و در وقت اعلان از نصرت دست میکشیدند فاعتبروا
یا اولی الابصار انتہی بلفظہ اگر میر صاحب قبلہ زندہ ہوتے تو مین پوچھتا کہ حضرت اگر شیخین
کی نیت نیک نہوتی اور وہ وقت اعلان کی نصرت سی ہاتھہ کھینچتے ہوتے تو بدر کے
لڑائی مین کیون شریک ہوتی اور کیون خدا اونکے ہاتھہ پر فتح دیتا اور کیون پیغمبر خدا اونسی
مشورہ کرتے اور کیون آپکی جد امجد کا ستانی اور طرح سی مہاجرین اور اہل بدر مین

مین ہونا اونکا قبول کرتی آہی مسلمانو شیعو نکی ایمان اور عقل اور حیا پر غور کرو کہ وہ شیخین کے
نسبت جو کہ تمام جان سی اپنے عاشق پیغمبر کے تھی اور تمام مال اپنا حضرت پر فدا
کر چکی تھے اور جو شب و روز اظہار دعوت کی لئے اصرار کیا کرتے تھی یہ گمان کرتی
ہین کہ اونکی نیت اس اصرار سے یہ تھی کہ پیغمبر خدا اظہار دعوت کرین اور لوگ اونکو
ستاوین اور ہلاک کر ڈالین افسوس ایسی عقیدہ پر خیر بہر حال میرنصاحب قبلہ جو چاہین
فرماوین آور اونکی بدر بزرگوار جو لمین آوی ارشاد کرین لیکن اس امر کو کہ شیخین مہاجرین
اور اصحاب بدر مین سے تھی جھٹلا نہین سکتے آور ہمارا مطلب اتنی ہی بات سے حاصل
ہوا جاتا ہی اسلئے کہ جب وی مہاجرین مین سے تھی تو اون فضیلتونکی مستحق ہین جو خدا نی
جابجا قرآن مجید مین ہجرت کرنیوالونکی بیان کی ہین اور جب کہ وی اہل بدر سی تھے تو وہ
اوس مغفرت کی وعدہ مین شریک ہین جو اللہ جل شانہ نی اہل بدر سی کیا ہی کہ مینی اونکو
مرفوع القلم کر دیا ہے چنانچہ اس امر کو علمای امامیہ بہی قبول کرتے ہین علامہ کاشانی
خلاصۃ المنہج مین تفسیر کریمہ ماکان للنبی ان یکون لہ اسری کی باین الفاظ کرتی
ہین اگر نہ حکمی و فرمانی می بود از خدائی تعالی کہ پیشی گرفتہ شدہ واثبات آن در لوح محفوظ کہ
بی نہی صریح عقوبت نہ فرماید یا اصحاب بدر را عذاب نکند آور اسی طرح پر تفسیر مجمع البیان
طبرسی مین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا لعل اللہ اطلع علی اہل بدر فقال
لہم فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم کہ خدا نی اہل بدر کی شان مین فرما دیا ہی
کہ جو چاہو سو کرو مین تمکو بخش چکا ہون آور تفسیر خلاصۃ المنہج مین لکھا ہی کہ خدای تعالی نے
بدریان را وعدۂ مغفرت داد و وایشان را بخطاب مستطاب اعملوا ما شئتم فقد غفرت
لکم نوازش فرمودہ پس جب پیغمبر خدا کی زبان مبارک سی تمام اہل بدر کا قطعی

جنتی ہونا اور خدا کا اونکی نسبت اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم کہنا ثابت ہوا تو پھر
اب صحابہ کبار علی الخصوص اصحاب ثلثہ کی قطعی جنتی ہونی مین کونسا شبہہ رہا ای یارو
ہم ابتک نہین سمجھتے کہ حضرات شیعہ کی مذہب کا مدار کس پر ہی اگر خدا کی کلام پر ہی تو وہ صحابہ
کی فضیلتون سے بہرا ہوا ہے اگر پیغمبر کی حدیثون پر ہے تو ا ومین بہی اونہین سے
صفات کا تذکرہ ہے اگر ائمہ کرام علیہم السلام کی روایتون پر ہی تو اومین بہی اون کی
خوبیونکا بیان ہے اگر اپنی سہے تفسیرون اور کتابون پر ہی تو اونسے بہی اونکی فضایل کا ثبوت
ہوتا ہے پس اب اور کیسی سند حضرات چاہتے ہین جو صحابہ کی فضایل مین ہم پیش کرین اور
کیسی دلیل چاہتے ہین جو اونکی بزرگیون کے ثبوت مین بیان کرین اصل یہ ہی کہ اگر
ایمان اور انصاف ہو تو خدا کی کلام اور رسول کی احادیث اور ائمہ کی اقوال کو مانین
جب ایمان اور انصاف ہی نہین ہے اور پیروی عبد اللہ بن سبا کی کرنی منظور رہی
تو پھر کیونکر اپنی پیر و مرشد کے سکہلای عقیدونکو چہوڑین افسوس ہزار افسوس کبارہ سو برس
گزر گئی اور اوس ملعون یہودی کی ہڈیان خاکستر تک ہو گئین مگر جو کچہہ وہ اپنی شیعون کو
سکہلا گیا اوسکو وہ نہین بہولتے اور جس راہ پر وہ اپنے یارون کو چلا گیا اوس سی نہین
ہٹتی ہزار ہزار کوی سمجہاوی لاکہہ آیتین اور حدیثین دکہلاوی مگر اپنی پیر و مرشد کی قول کی
روبرو ایک پر بہی نظر نہین کرتے کلام اللہ کی تاویل کردین حدیثونکو بنا ڈالین اماموںکے
قولونکو رد کردین مگر اپنے جد مجد کی بات کو نہین بہولتی جس عقیدہ کو خیال کیجیے اومین
اوسی ملعونکی تعلیم کا ابتک اثر ہی جس مسئلہ مین غور کیجیے ابتک اوسی کمبخت کی قول پر
عمل ہے ونعم ما قیل سے بہ لب زد ودل آہی کہ داشتم دارم ٭ بستنی سر راہ کہ داشتم دارم
یقول المتمسک بولاء علی بن ابیطالب علیہ السلام العجب کل العجب کہ حضرت

مخاطب با شور و شغب مدعی بیان آیات فضایل صحابہ ہے لیکن خدا نے کیسا عقل پر پردہ ڈالا
ہی کہ قلم اجوبہ رقم سے وہ آیت نکلتی ہے جو نص صریح اوپر مذمت صحابہ یکبار مسلمان سکے
بیچا اور بس سے بیدینی اور دنیا طلبی صحابہ کی اور اونکا سزاوار و مستحق عذاب عظیم ہونا ثابت
ہے گو خدا نے اپنے فضل و کرم سے چہوڑ دیا ہو تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ خداوند باری بکمال
ناراضی خطاب پر عتاب صحابہ و دنیا طلب سے مخاطب ہوکر فرماتا ہے کہ تریدون عرض الدنیا
واللہ یرید الآخرۃ واللہ عزیز حکیم ۝ لولا کتاب من اللہ
سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم یعنی ای اصحاب رسول تم لوگ طالبین مال دنیا ہو
اور خدا خواہان ثواب آخرت ہے اور خدا عزیز و حکیم ہے اور اگر نوشتہ خدا پیشتر نہ گزرا ہوتا
تو ہر آیینہ پہونچتا تمکو بیچ اوس چیز کی کر لیا تمنے عذاب عظیم غرض جناب باری عز اسمہ کی سرزنش
کرنا صحابہ کا سبب جنہوں سے نوبت رکہا اسیران بدر سے فدیہ لینی کو بشمول اس رئیس
حضرت ابوبکر تہی کہ تم اگر دیندار ہوتی تو طالب مال دنیاے فانی نہوتی بلکہ طالب ثواب
باقی ہوتی اور خداے عزیز و قہار تم پر اس دنیا طلبی اور بیدینی پر عذاب کرتا لیکن حکمت
اوسکی مقتضی عذاب نہین ہوی اور اگر بمقتضاے اپنے حکمت کی پیشتر اس ہی یہ امر مقرر کیا
ہوتا کہ عذاب دنیا تم پر نکریگا تو فدیہ لینے کی سبب سے تم پر عذاب سخت نازل کرتا اب یار وہم
تمسی یہ نہین کہتی کہ غور و فکر کرو بلکہ تم آنکہیں بند کر کے اپنی حافظوں کی طرح تو لو تب بہی اس آیت
مین حضرات صحابہ کی سے لئے وہ صحابہ جنکو تم کبار کہتے ہو سواے عذاب عظیم کے کچھ نپاؤ گے
اب بتلاؤ کہ یہ آیت مذمت صحابہ کی ہے یا تعریف صحابہ کی لیکن اولٹی سمجہ کا کیا علاج ہی
یہ تہا حال آیت فضیلت کا آب جہوٹی روایت کا حال بہی سنیے کہ جو روایتین کتب اہلسنت
کی ہماری علما نے نظر بایں کہ نقل کفر کفر نباشد اپنی کتابوں مین نقل کی ہین حضرت مخاطب

خوش فہم کی زعم باطل مین یہ آجاتا ہے کہ وہ مصدق بہی اوسکی ہوگئی حالانکہ یہ بہتان ہے کسی کی روایت اور دیگر ہی و تصدیق سے روایت مردیگر ہی بچا ہی بلکہ کوئی خود روایت بہی نکری بلکہ نقل اقوال اہل خلاف کرے وہ کیونکر مصدق ہو جائیگا اور علاوہ اسکی کہ کوئی دلیل اوپر تصدیق کی قایم نہین ہے نقل اقوال مختلفہ کرنا دلیل قطعی اوپر عدم تصدیق کی ہی اسلئے کہ کوئی آدمی مصدق اقوال مختلفہ نہین ہوسکتا ہی بلکہ اگر مصدق ہوا تو ایک ہی کا ہوگا اس مقام پر چند روایتین اہل سنت کی ہماری علماء نی ذکر کی ہین بعضو مین ذکر اسکا ہے کہ انحضرت نی مشورہ لیا صحابہ سی درباب اسارای بدر کی کہ ان قیدیونکو کیا کرنا چاہیئے قتل کرنا چاہیئے یا فدیہ لیکر چہوڑ دینا چاہیئے اور بعض دیگر مین اسطرح ہی کہ انحضرت نی صحابہ کو اختیار دیا کہ تمہارا جی چاہی چہوڑ دو اور تمہارا جی چاہے قتل کرو اور خود حضرت نی کچہ حکم نہین دیا اور بعض مین یہ ہی کہ انحضرت نی رای ابوبکر کو کہ جو فدیہ لیکر چہوڑ دینی کو کہتے تہی بہت پسند کیا اور اوسی پر عمل کیا اور رای عمر کو کہ قتل کہتے تہے ناپسند کیا اور بعض مین یہ ہی کہ رای فدیہ لینی کے انحضرت کو نہایت ناپسند ہوئی اور حضرت کو غصہ سے تغیر ہوا یہانتک کہ آثار کراہت چہرہ مبارک سی سعد معاذ نی مشاہدہ کرکے کہا کہ یا حضرت انکی قتل سبکے کا حکم دینا میرے رای کے بہی موافق ہے اور عمر نی بہی یہی کہا کہ میری رائے مین بھی یہی آتا ہے گو ہماری نزدیک حضرت عمر کا یہ فرمانا فقط خوش امدی کے راہ سی ہو نہ دل سی اب ہم صاحبان انصاف سی پوچہتی ہین کہ آیا کوئی عاقل ان سب اقوال مختلفہ کی تصدیق کرسکتا ہی اور کہہ سکتا ہے کہ ان باتونکو حضرت نی پسند بہی کیا و پہر نہین بہی پسند کیا یہ دو نقیضین صحیح ہین اور مشورہ لیکر خود حکم دیا اور خود ہی حکم نہین دیا بلکہ صحابہ کو اختیار دیا یہ دو نون ضدین صحیح ہین ہم سب کی مصدق ہین بس کوئی حضرت مخاطب سے

کہ تم جو مدعی تصدیق علمائی شیعہ ہو تو تصدیق اسی کا نام ہے کہ نقایض اور اضداد کو کوئی جمع کرے اور سب کا مصدق کہلاے حضرت مخاطب سے عرض ہے کہ اگر تمہاری ایسی بڑی سمجھ نہوتی تو تم شیعہ سے سنی اور سنی سے نصرانی نہ بنجاتے **قولہ** لیکن حضرت نے موافق مشورۂ ابوبکر صدیق اور صحابہ کے فدیہ لیکر چھوڑ دیا **اقول** ابوبکر اور عمر سے مشورہ لینا اور راے ابوبکر کو پسند کرنا مضمون حدیث صحیح مسلم ہے کتاب الجہاد باب امداد الملائکہ فی غزوۃ البدر مین شیعہ ایسی احادیث کاذبہ کو کب تصدیق کرتے ہین عبارت اس حدیث کی یہ ہے قال ابن عباس فلما اسروا الاساری قال رسول اللہ لابی بکر وعمر ما ترون فی ہولاء الاساری فقال ابوبکر یا نبی اللہ ہم بنو العم والعشیرۃ اری ان تاخذ منہم فدیۃ فیکون لنا قوۃ علی الکفار فعسی اللہ ان یہدیہم الی الاسلام فقال رسول اللہ ما ترے یا ابن الخطاب قال قلت لا واللہ یا رسول اللہ ما ارے الذی راے ابوبکر ولکنی ارے ان تمکنا فنضرب اعناقہم فتمکن علیا من عقیل فیضرب عنقہ وتمکنی من فلان نسیبا لعمر فاضرب عنقہ فان ہولاء ائمۃ الکفر وصنادیدہا فہوی رسول اللہ ما قال ابوبکر ولم یہو ما قلت فلما کان من الغد جئت فاذا رسول اللہ وابوبکر قاعدین یبکیان قلت یا رسول اللہ اخبرنی من ای شیء تبکی انت وصاحبک فان وجدت بکاء بکیت وان لم اجد بکاء تباکیت لبکائکما فقال رسول اللہ ابکی للذی عرض علی اصحابک من اخذہم الفداء لقد عرض علی عذابہم ادنی من ہذہ الشجرۃ شجرۃ قریبۃ من رسول اللہ فانزل اللہ عزوجل الحدیث ماحصل ترجمہ ہرگاہ اسیران بدر کو اسیر کیا جناب رسول خدا نے شیخین سے مشورہ لیا کہ درباب

ایسران تمھاری رای کیا ہے پس کہا ابوبکر نی یہ سب تمھاری ابنای اعمام اور قوم قبایل ہین میری
رای مین یہ ہے کہ اسنے فدیہ لیکر چھوڑ دو کہ شاید بعد ازین مسلمان ہو جاین عمر نے کہا کہ
ہرگز یہ رای میری نہین ہے بلکہ حکم دیجیے ہمکو انکے قتل کا پس علیؑ سے کہو کہ عقیل کو قتل
کرین اور مجھسے کہی کہ مین فلانی کو قتل کرون اسلئے کہ یہ سب سرداران اہل کفر ہین پس عمر
کہتے ہین کہ جناب رسولخدا نے ابوبکر کی رای پسند کی اور میری رای نہین پسند کی پس
دوسرے روز مین حاضر ہوا تو دیکھا کہ رسولخدا اور ابوبکر بیٹھے روتی ہین کہا مین نی کہ مجکو بھی
خبر دو کہ تم لوگ کیون روتے ہو تاکہ اگر رونا آوے تو مین بھی روؤن ورنہ بتکلف صورت
رونیوالونکی بناؤن پس فرمایا حضرت نی کہ مین اسلئے روتا ہون کہ عذاب فدیہ لینے کا جو
تیری صحاب کیواسطے مقرر کیا گیا وہ مجھپر عرض کیا گیا پس انکی عذاب کو دیکھکر مین روتا ہون
کہ عذاب انکی بسبب فدیہ لینی کی قریب تر اس درخت سے ہو گیا تھا اور اشارہ کیا طرف
ایک درخت کی جو قریب رسول خدا تھا پس اسوقت خداوند عزوجل نی آیہ عتاب و
خطاب کو نازل کیا انتہے محصلاً حقیقت واقعی یہ ہے کہ جب بیدینان دنیا طلب پر عتاب و
خطاب تریدون عرض الدنیا نازل ہوا اور رئیس طالبین مال دنیا حضرت خلیفہ اول
تھی پس واضع حدیث نی واسطے عیب پوشی اپنی خلیفہ جی کے چاہا کہ جناب رسول خدا
کو بھی شریک عتاب وخطاب جناب باری بناوی پس حدیث جھوٹی بنائی جسکا محصل یہ
ہے کہ جناب رسول خدا نی شیخین سے مشورہ لیکر رای ابوبکر کو پسند کیا اور خود فدیہ
اساری سے لیا پس غرض راوی کذاب کی یہ ہو سکے کہ چونکہ اصل حکم دینی اور فدیہ لینی والی
جناب رسول خدا تھے اور کل قوم اونکے تابع تھے تو حقیقت مین مصداق عتاب وخطاب
لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم معاذ اللہ رسول خدا ہی تھے لیکن کوئی مسلمان با ایمان

اس بات کو نمایگا کہ اشرف انبیاء و مرسلین و زاہد ترین اولین و آخرین تھوڑی سے مال
دنیا کی خاطر کسو اسطح راہ حق سے عدول کریں اور متاع قلیل دنیا پر گریں اور مستحق عذاب
عظیم ہوجاتا ثم حاشا و مصدق ہماری قول کی دوسری روایت اہلسنت سے ہے جو
صاحب مجمع البیان نے کتب اہلسنت سے نقل کی سے ان النبی ص کرہ اخذ الفداء
حتیٰ رای سعد بن معاذ کراہیۃ ذالک فی وجہہ یعنی جناب رسول خدا نے فدیہ لینی
کو نہایت مکروہ اور ناپسند جانا یہانتک کہ آثار کراہت چہرہ مبارک سے لوگون نے مشاہدہ
کئے پس اگر راے ابوبکر پسند خاطر ہوتے تو کراہت کی کیا وجہ تھی علاوہ اسکے خود اسے
روایت کا آخر مکذب اسکی اول کا ہے جیسا کہ متصل آخر روایت یہی کہ جب عمر نے
سبب گریہ و بکا پوچھا تو حضرت نے فرمایا کہ عرض کیا گیا مجھپر عذاب تیرے اصحاب کا بسبب
فدیہ لینے اونکے کی قریب تر اس درخت سے پس اگر خود ہی جناب رسول خدا نے بطیب خاطر
اور پسند کرلی راے ابوبکر کے فدیہ لیا ہوتا تو بجای عذابہم کی عذابی فرماتے یعنی عذاب میرا مجھ
عرض کیا گیا اور لا اقل یہی کہ عرض علینا عذابنا یا عذابی وعذاب اصحابک فرماتے
اور جب یہ نفرمایا بلکہ عذاب کو مخصوص اصحاب آخذین فدیہ کیا تو اس سے ظاہر ہوگیا کہ
کہ وہ حضرت شریک عتاب و خطاب نتھے پس راوی کذاب نے بمقتضای انکہ دروغگورا
حافظہ نباشد جا بجا کی حاجت مین اول و آخر کلام کو متناقض کردیا قولہ مفسرین امامیہ بھی
تصدیق کرتے ہین اقول اس تصدیق مین ہم آپکے تکذیب کرتے ہین جب تلک کوئی
دلیل تصدیق نہ بیان کیجئے گا ہم اسکو جھوٹا سمجھے جائینگے بارے کوئی جھوٹی ہی سے
دلیل سے بیان کردی ہوتی والی ایندہا لک قولہ چنانچہ تفسیر خلاصۃ المنہج اقول مضمون
اس روایت کا کہ مصدر لطف آوردہ اند سے مشورہ با اصحاب مین قریب بروایت

صحیح مسلم سے ہے جو کہ ابھی مذکور ہوئی اور قریب تر بروایت بیضاوی سے ہے کہ با ین عبارت مسطور ہی اتی یوم بدر بسبعین اسیرا فیھم العباس وعقیل ابن ابیطالب فاستشار فیھم فقال ابو بکر قومک واھلک استبقھم لعل اللہ یتوب علیھم وخذ منھم فدیۃ تقوی بھا اصحابک الی اخر ما قال پس جو روایتین کہ ماخذ اوسکا کتب اہلسنت مین بغیر اثبات تصدیق علمای شیعہ شیعون پر حجت نہین ہوسکتے **قولہ** مجمع البیان طبرسی مین لکہا ہے الی قولہ چاہو مار ڈالو اور چاہو جانی فدیہ لو **اقول** یہ روایت تخییر بہی اصل اسکے کتب اہلسنت سی سے ہے چنانچہ صاحب مجمع البیان سنے عبیدہ سلمانی سے کہ رواۃ اہلسنت سے ہی نقل کی ہی اور مضمون اسکا روایت بیضاوی مین بہی موجود سے حیث قال فخیر صحابہ فاخذ والفداء الحدیث پس یہ روایت بہی بغیر اثبات تصدیق علمای شیعہ شیعون پر حجت نہین ہوسکتی ہے اور بفرض صحت مضمون تخییر ضرور ہے کہ تخییر سی تخییر جوازی نہ مراد لی جاوی ورنہ امر جائز مین عتاب وخطاب کی اور استحقاق عذاب عظیم کی کیا معنی بلکہ مراد تخییر سے تخییر اختیاری لیجاوی یعنی واسطے امتحان اور آزمایش نیت ہای صحابہ کی دینداری اور دنیا طلبی مین انکو اختیار دیا گیا درمیان قتل اور فدیہ کے تاکہ معلوم ہو کہ جس اختیار دینداری کو مقدم کرتے ہین یا بسوء اختیار مال دنیا کو پسند کرتے ہین لیکن صحابہ سنے خلاف مرضی خدا اور رسول کے بسوء اختیار مال دنیا کو پسند کر کی مصداق تریدون عرض الدنیا اور مستحق عذاب عظیم ہوی اور ضرور ہے کہ بنا بر لاَ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوحٰی اِلَیَّ کے یہ اختیار اختیار وحیی جانب پروردگار سے ہوا اور اگر فرض کیا جاوے کہ یہ اختیار اختیار وحیی نتہا بلکہ اختیار جائز تہا بنابر خطای اجتہادی رسول خدا تہا تو شق اختیاری کو نہ اختیار کرین بلکہ شق مشورہ و پسندیدہ ابو بکر بنابر خطای اجتہادی کی ہین جیسا کہ زعم اہل اہلسنت ہی تب بہی عتاب وخطاب کی کیا وجہ ہوسکتی کہ

مجتہد صائب بنا بر اپنی عنایت کی مستحق دو ثواب کا ہی اور مجتہد مخطی مستحق ایک ثواب کا ہی
نہ مستحق عذاب عظیم مگر یہ کہین کہ یہ قاعدہ مخصوص واسطے مجتہدہ صاحبہ حضرت عائشہ اور مجتہد
صاحب حضرت معاویہ کی ہے اور جناب رسول خدا کی بارہ مین یہ قاعدہ مرعی نہین ہی
تب بہی ہم کہینگے کہ استحقاق عذاب عظیم مخصوص مجتہدہ صاحب ہونا چاہئے نہ مقلدین بیچارے
مقلدین کا کیا قصور تھا کہ جناب باری بصیغہ جمع خطاب اونکی طرف کرکے فرماوے
لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم مگر یہ کہین کہ مراد جمع سے یہان واحد ہے
یعنی فقط جناب رسول خدا جیسا کہ اولو الفضل مین مراد اوس سے فقط ابوبکر ہین گو آیۂ انما
ولیکم اللہ مین یؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون سے تنہا جناب امیر کا مراد لینا جائز
نہین ہے بہرکیف بنا بر اونکی سنئے یہ خدشہ باقی رہجاتا ہے کہ یہ جناب رسول خدا نے
تا بہ حدیث [illegible] سے [illegible] ہی گذرجاتا [illegible] مین فرمایا لقد عرض علیّ عذابہم یعنی
تیری [illegible] عذاب [illegible] لیا پس بجز فریب کی اسکو کیا کہئے کہ آدمی اپنا
کن [illegible] نزول [illegible] شاید اوس وقت تک آیۂ من یکسب خطیئۃ او اثما
ثم یرم بہ بریئا فقد احتمل بہتانا واثما مبینا نہین نازل ہوا
تھا الغرض [illegible] یہان [illegible] اہلسنت کا استعمال بر شیل [illegible] اسکے تماشا کرنی ہے کہ
اسطرح پر باتین بناتے ہین مگر کسی پہلو اونسے نہین بنتا قولہ باقرار علمائی امامیہ چند
فائدے حاصل ہوئے اقول جب اقرار علمائی امامیہ ثابت نہین کیا تو ذکر فائدون کا
بنیاد [illegible] ہے اور بنائی فاسد علی الفاسد ہے اور نقل اقوال اور روایات ہی اقرار
اور [illegible] نہین ثابت ہوتی سب ہے مشہور ہی کہ نقل کفر کفر نباشد قولہ اول حضرت ابوبکر
اور عمر کا مہاجرین اور اہل بدر سے ہونا اقول ایمان ظاہری اور مہاجرت ظاہری

او بدری ظاہر ہونیکا کوئی انکار نہین کرتا کہ اکثر منافقین موصوف انہین صفات سے تھے
کلام ایمان حقیقی مین ہے کہ ہم شیخین کو مومن حقیقی نہین جانتے بلکہ یؤمنون بافواھھم
مین وخلل سمجھتے ہین اور مہاجرین حقیقی نہین جانتے اسلئے کہ بنا بر تصریح بیضاوی
اور صاحب مشکوۃ مہاجرت حقیقی مین مہاجرت عن الشرک اور مہاجرت عن المعاصی
اور مہاجرت عن الاوطان للدین شرط ہے اور حضرات ثلثہ حقیقت مین نہ تارک شرک
اور نہ تارک معاصی تھے اور نہ تارک اوطان للدین تھے بلکہ بطمع دنیا تارک وطن ہوئی
تھے کما تعرف یالآ اور اہل نفاق کا اہل بدر ہونا کس کام آتا ہے مگر یہ کہ کسی عذاب دنیا
سے بچ جانیکا شاید کچھہ فائدہ کرے **قولہ** دوسرے پیغمبر خدا کا اونسے مشورہ کرنا **اقول**
مشورہ کرنا بھی جنتی ہونے پر دال نہین روایات صحیح مسلم اور بیضاوی سے ہے اور اگر مشورہ
کرنا ہم مسلم بھی کرین تو بنا بر استکشاف ما فی الضمائر کے تھا تا حال اخلاص اور عدم اخلاص
اور دینداری اور دنیا طلبی معلوم ہو جاوی ورنہ عقل محال جانتے ہین کہ عقل انسان
محتاج بمشورہ عمتای چند ہو **قولہ** تیسری حضرت [illegible] کا فرمان پر جنت بنا **اقول** جنت
ہونی پر حدیث صحیح مسلم انت اغلظ وافظ [illegible] بھی دلالت کرتی ہی اور حدیث بیضاوی حتی تکون اشد
من الحجارۃ بھی دلالت کرتی ہی لیکن خیال کرنیکی بات ہی کہ ایسی سخت القلب سی جو اشد
من الحجارۃ ہو کفر راسخ جبل سالہ کا نکلنا اور ایمان سی متاثر ہونا بھی بہت دشوار امر ہی مگر یہ کہ کما
جاوی سنتے ہتھے فقط دیا [illegible] ہی تھی اور جتنی بڑی ہوتی مین باتی لڑی ہی ہوتے مین مصرع مثل ہی جو
گرجتے ہین وہ بادل کم برستے مین بہر کیف لا نسلم کہ یہ مشورہ قتل عمر نے دیا تھا کہ
سنی اور پر روایات کا [illegible] اہلسنت کی ہے سلمنا لکن لا نسلم کہ یہ مشورہ باخلاص تھا
تھا بلکہ افعال جملہ منافقین محمول بر ریا کاری سے ہین چونکہ جناب رسول خدا کو فدیہ لینی

پر متغیر پایا یہانتک کہ حضرت کی چہرہ مبارک سی آثار کراہت ظاہر ہوئی تب عمر صاحب بھی
بخوشامد لہذا ظاہر مین باین کلمات متکلم ہوے اور باطن مین بمحبت طمع جیفہ دنیا الہی
انکی اور ابو بکر کی ایک ہی تہی یقولون بافواہہم ما لیس فی قلوبہم
سلمنا کہ تہ دل کہا تہا لیکن لا نسلم کہ بمقتضای داعیہ ایمانی تہا بلکہ بقساوت قلبی و میلان
الی الیہودیت تہا ورنہ یہ تجویز کرتے کہ ہر شخص اپنے عزیز رسن بستہ کو مارے وقت قرنی
بیان اشداء علی الکفار فتدبر قولہ ان فائدونسی فائدے حاصل ہوتی ہین اقول
ہم لکھ چکے کہ اصل فائدے بناء فاسد علی الفاسد تہی پس فائدونکی فائدے بناء فاسد علی الفاسد علی الفاسد
ہونگے قولہ جو فضیلتین اللہ جل شانہ نے مہاجرین کی بیان کی ہین اقول فضیلتین اللہ جل شانہ
نے مہاجرین حقیقی کی بیان کے ہین نہ اونکی کہ جو ظاہر مین مہاجر اور باطن مین منافق تھے
قولہ جنکو ہم اوپر نقل کر چکے ہین اقول ہم اونکی نیچے جواب بہی لکھ چکے ہین قولہ دوسری
جو علمای امامیہ نے اقول ایسی بدحواسی کیون ہے کہ دوسری کا پہلا مدار وہی ہے کیف
تخصیص بعض علماء امامیہ کی لغو ہے کل علماء امامیہ ثلثہ کو مہاجرین حقیقی سے نہین
جانتے جیسا کہ مومن بایمان حقیقی نہین جانتے آری ظاہر مین مومن بھی تہی مہاجر
بہی تھے لیکن منافق بہی تھے قولہ مکائد شیعیان سے اقول مکائد سنیان در ابا
کید و شید مین چونکہ شاہ جی مدعی اسکے ہوی ہین کہ ثلثہ مہاجرین اولین سے تہی
صاحب تقلیب المکائد قدس سرہ نے اوسکے رد مین منع کیا کہ ثلثہ از مہاجرین اولین نہ
بودند اور سند منع حدیث صحیح بخاری سے لای ہین کہ جناب رسول خدا کے فرمانی
سے ثابت ہوتا ہے کہ مہاجرین اولین وہ لوگ ہین جنہون نے طرف حبشہ کے
ہجرت کی امثال جعفر طیار وغیرہ پس جبتک شیعہ کی مستند کتابون سے ہر ایک کا

اصحاب ثلثہ سے مہاجر الی الجنۃ للدین ہونا نہ کوئی ثابت کریگا وسوقت تک مدعی اسکا نہین
ہو سکتا کہ اصحاب ثلثہ مہاجرین اولین سے تھے اس سخن کا جواب تو حضرت مخاطب کو کچھ نہ
سوجھا مگر اونکی مہاجریت پر اب دلیل لاتے ہین اپنی حدیث سی کہ جسکی شیعہ تصدیق نہین
کرتے وعلی التنزل ثابت ہوگا مگر مہاجرت ظاہری کا نہ حقیقی کا اور اسکا انکار صاحب
تقلیب المکائد نی نہین کیا بلکہ کسی نی علماء امامیہ سی نہین کیا بلکہ وہ منکر اولیت ہین خصوصًا
اور منکر مہاجرت حقیقی ہین عمومًا لیکن حضرت مخاطب کو خدا نی اسقدر فہم سے نہین
دیا ہے کہ اطراف وجوانب کلام اور قیود وشروط پر نظر کرے **قولہ** تیسری امامیہ کا
یہ گمان کہ حضرت ابوبکر وعمر ابتدا ہے سی منافق تھے الی قولہ فاسد ٹھرا **اقول** الحمد للہ
کہ ان احادیث سنیہ مین بھی کوسے لفظ اوپر عدم نفاق اور حسن نیت ثلثہ کی نہین
دلالت کرتا ہے پس گمان امامیہ فاسد نہ ٹھرا بلکہ بہت ٹھیک اور درست ٹھرا
اسوجہ سے کہ فساد نیت ابوبکر جو بانی مباسنے فدیہ لینے کے تھی جیسا کہ ان روایات
مین بالتصریح موجود ہی کہ ابوبکر نے کہا کہ خُذ منہم فدیۃ واراے ان تاخذ منہم فدیۃ وہر یک
بقدر طاقت واستطاعت فدائی بہ ہر خود بنص صریح آیت قرآنی تریدون عرض الدنیا
سے بخوبی ثابت ہوگیا اور فساد نیت عمر بسبب حکم بہودیت دینی کے اور بسبب
عدم قبولیت مشورت اونکی کے عند اللہ والرسول ثابت ہوگیا اب ارشاد فرمائیے کہ
خوش نیتی اور ایمان کہان سے نکلا **قولہ** جناب میر صاحب قبلہ حدیقۂ سلطانیہ
اقول جو کچھ جناب علیین مآب رضوان اللہ علیہ نی حدیقۂ سلطانیہ مین ثلثہ کی بدنیتی
کا حال لکھا ہے بہت درست ہی اور علاوہ دلائل قطعیہ دیگر کے یہی آیت اور روایت
بھی اوسپر دلیل متین ہے کما اوضحنا آنفا **قولہ** تو بدر کی لڑائی مین کیون شریک

اقول کیون نہ شریک ہوتے کیا طمع مال غنیمت اور حرص مال فدیہ اسارے
نتھی اور قول خدا تریدون عرض الدنیا جھوٹ ٹھہرا کی کیا تخصیص ہی سب ہی لڑائیون
مین بطمع مال غنیمت شریک ہوتی تھے مگر جب کہین تیر رہے پڑجاتی تھے اور وقت نصرت
واعانت ہوتا تھا دم دبا کر بھاگ کھڑی ہوتے تھے قولہ اور کیون خدا اونکے ہاتھ
پر فتح دیتا اقول ثبت برین بیحیائی حضرت والا کو کچھ بھی شرم وغیرت نہین آتی کہ فتح کو نام
ثلثہ سے مقارن کرتے ہین جنکی تلوار کسی معرکہ مین میان سے بھی نہ کھچی بھلا اونکو فتح بھی
کیا واسطہ اس لڑائی مین باتفاق مورخین جناب امیر اور حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ
علیہم السلام نے دس دس مین بین کافرون کو فی النار کیا کہین جھوٹی ہی تاریخ
مین دکھاؤ بھی کہ حضرات ثلثہ نے ایک کافر بھی مارا ہو تب ہم شاید قایل ہوجائین کہ
فتح اونہین کے ہاتھ پر ہوئی ہم بہت حیران ہین کہ آپ اسقدر بے سروپا باتین کیون بکتے
ہین قولہ کیون پیغمبر خدا اونسے مشورہ کرتے اقول آیہ وشاورہم
فی الامر مین علمائے تفسیر نے اختلاف کیا ہے کہ باوجود اس بات کی کہ وہ حضرت
اعقل الناس تھے اور بوحی ربانی والہام یزدانی مستغنی استصواب رائی ناس سے تھی
یہ کیون حکم شاورہم ہوا پس کہا قتادہ اور ربیع اور ابن اسحاق نے کہ امر مشاورت
فقط واسطی خوشی کرنی دلہائے مومنین کے اور واسطی تالیف قلوب منافقین
کے تھا اور واسطی قدر دہی اور عزت بخشی صحابہ کے تھا تا کہ وہ جانین کہ حضرت
اونپر نظر عنایت رکھتی ہین اور اونکے اوپر اعتماد رکھتے ہین اور اونکی رای کیطرف
مراجعت کرتے ہین اور سفیان بن عیینہ نے کہا ہے کہ امر مشاورت اسلئی ہوا کہ امت
رسول خدا آنحضرت کی اقتدا اور پیروی اسبارہ مین کرے اور اپنی امور مین آپس مین

مشورہ کیا کرے اور حسن اور ضحاک نی کہا ہے کہ حکم مشورہ نظر بعزت بخشی صحابہ ہے
اور نظر باقتدای امت ہی ساتھ آنحضرت کی اور کہا بعض مفسرین دیگر نے کہ غرض
مشاورت سی امتحان مکنون ضمائر ناس ہے تا کہ رای صالحا ور رای فاسدہ کاسدہ
سے ظاہر ہو جاے کہ کون خیر خواہ اور کون بدخواہ اور کون صاف باطن اور کون
صاحب غش ہے اور کون دیندار اور کون طالب بیضہ دنیای ناپایدار ہے پس اس مقام
خاص مین دنیا طلبی ابوبکر کے مشورہ سی اور قساوت بیوفائیت عمر کے مشورہ سی
صاف ظاہر ہو گئی اگر حضرت مخاطب نی اقوال اپنے مفسرین کے ملاحظہ فرمائی
ہوتی تو یہ نہ پوچھتی کہ کیون پیغمبر نے اونسی مشورہ لیا **قولہ** اور کیون آپکے جدامجد
کاشانی اور طبرسی مہاجرین اور اہل شوری مین ہونا قبول کرتے **اقول** آپکے باپکے
جدامجد کاشانی اور طبرسی نی اونکو کہین مہاجر حقیقی نہین کہا بلکہ اونکی تقریر سے ثلثہ کا
مہاجر منافق ہونا ثابت ہی **قولہ** ای مسلمانو شیعونکی ایمان اور عقل اور دیانت پر غور کرو
اقول اے مسلمانو سنیونکے عقل اور حیا اور ایمان پر غور کرو کہ وہ شیخین کی نسبت
جو تمام جان و تن سے عاشق مال دنیا اور بندہ زرخریدہ مال و زر تھے اور ...
مفلس اور قانع ... کی ... صدق سے مال و دولت و عزت ... بہم
پہنچاتے تھی اور باوجود انکے شب و روز بالین صحبت در پے ایذا و آزار آنحضرت
کے رہنے تھی گمان کرتے ہین کہ اونکی نیت بخیر تھی اور وہ منافق سبکے مومن سے تھے
افسوس ایسے عقیدی پر خیر بہر حال جدامجد سنیان شاہ عبدالعزیز صاحب جو جابجا ...
فرماوین اور اونکے پدر بزرگوار جنکو اپنا آشنا بتاتی ہین آور حقیقت مین وہ اونکی آشنا انکی
آشنا ہین جو دلمین آوی ارشاد کرین لیکن اس امر کو کہ شیخین منافقین مہاجرین

اور دنیا طلبان اہل بدر مین سے تھی جو ٹال نہین سکتے اسلئے کہ خود خدا نے تریدون
عرض الدنیا سی اونکے نفاق پر گواہی دی ہے اور ہمارا مطلب اتنی ہی بات سی
حاصل ہوا جاتا ہے اسلئے کہ جب وہ دنیا طلبان مہاجرین سے تھی تو اون فضیحتونکے
مستحق ہین جو خدا نے جابجا قرآنِ مجید مین منافقینکے لئے بیان کی ہین یہانتک کہ فرما
دیا ہے کہ ان المنافقین فی الدرك الاسفل من النار — اور جبکہ وہ منافقین
دنیا طلبان اہل بدر ستے تھے تو اوس مغفرت کی وعدہ مین جو اللہ جل شانہ نے
مومنین کیواسطے کیے ہین شریک نہونگے **قولہ** کہین سنے اونکو مرفوع القلم کردیا ہی
اقول مضمون مرفوع القلمی سنے دلالت کی اوپر اس بات کی کہ حضرت مخاطب بھی
مرفوع القلم ہین جو ایسی سنئے ہتکا فی باتین لکھتے ہین رُفِعَ القلم عن الصبی والمجنون مشہور
ہے نہین معلوم کہ حضرات اہلسنت اپنے پیران نابالغ کو کس قسم مین شمار کرتے
ہین جو اونکو مرفوع القلم نباتے ہین **قولہ** علمای امامیہ ہی قبول کرتے ہین **اقول**
استغفر اللہ کہ علمای امامیہ ایسے دیوانی باتونکو قبول کرین بلکہ دیوانونکی دیوانگی ظاہر
کرنیکے لئی اونکے کتابون سے نقل کرتے ہین و نقل کفر کفر نباشد **قولہ** بابن الفاظ
کرتے ہین **اقول** یہ الفاظ تفسیر لولا سبق مین نہ تفسیر ما کان للنبی نہر مخاطب فی تدلیسا
و تخدیعا ترجمہ تریدون عرض الدنیا اور ترجمہ لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم
کو چھوڑ دیا تا عوام متوحش نہون اور حقیقۃ الامر پر پے نہ لیجاوین لیکن ان چوریوں سے
کچھ کام نہین چلتا ہر کیف کوئی مجنون دیوانہ ان الفاظ سی مضمون مرفوع القلمی سنے گا
ورنہ ان الفاظ سی صاف سمجھا جاتا ہے کہ جو عذاب دنیا واسطے منافقین دنیا طلب اہل بدر
کے جناب رسول خدا کو قریب تر از شجرہ قریبہ دکھلایا گیا جناب باری فرماتا ہے

کہ اگر ہمارے علم مین حکمت مصلحت نہوتا تو یہ عذاب ہم ان پر دنیامین نازل کرتے
یعنی یہ منافقین دنیامین بہی مستحق اسکے ہین لیکن چونکہ مقتضاے مصلحت وقت نہ تہا
باین جہت کہ جہوٹ سچ نام اسلام کا لینے والی اوسوقت دنیا مین اتنی ہی لوگ
تہے پس اگر بسبب افعال ناشایستہ کی یہ لوگ بہی مستاصل کردیے جاتے تو نام
ظاہرے اسلام بہی باقی نرہتا اسلئے عذاب انکا آخرت ہی پر اوٹہ رہا ولعذاب
الآخرۃ اشد وابقی اور منجملہ چند احتمال کے جو علمائی فریقین سے تفسیر لولا کتاب
مین لکہا ہے یہ ایک احتمال ہے کہ اگر فی الواقع یہی ہو تو ایک وقت خاص مین ایک بات
خاص فرنیوی ہی ہیچ جانی پر دلالت کرتا ہی اسکو مرفوع القلم ہوجانے سی کیا علاقہ علاوہ اسکے
اگر وہ مرفوع القلم ہے تھی تو پیغمبر خدا کو عذاب کسکا دکہلایا گیا تہا اور اس دکہانی سی
کیا فائدہ تہا اور جب خدا کیطرف سے مرفوع القلم ہے تہے تو پہر عذاب کہانسے آیا تہا
اور کسلئے آیا تہا اگر عذاب کرنے سے یہ غرض تہے کہ پہر ایسا کام نکرین توجب وہ
مرفوع القلم ہوگئے تہے تو پہر کون اونکو مانع اوس سے بدتر کام کرنے سی تہا تعجب ہے
کہ عذاب کا پہر جانا جو مصلحۃً اتفاق ہوا دلیل مرفوع القلمی ہوگیا اور عذاب کا آنا باعث
گریا اونکا لوگو نکا ہوا وہ دلیل تکلیف اور مواخذہ نہو قولہ اسیطرح پر تفسیر مجمع البیان
طبرسی مین لکہا ہے اقول اسطرح پر تو نہین ہے بلکہ دوسرے طرح پر ہے بیان فرکر
اوس عذاب کا ہے جو دنیا طلبان اہل بدر سے لمعقلہ پہ گیا تہا اور یہ عبارت
لعل اللّٰہ اطلع علی اہل بدر الے آخرہ قصۂ حاطب بن بلتعہ مین ہے کہ جس نے
ستر رسول خدا کو فاش کرنے کا ارادہ کیا تہا جسوقت کہ جناب رسول خدا نے عزم
فتح مکہ کیا اس شخص سے بخفیۃ کفار مکہ کو خط لکہا تہا کہ تم سازو سامان حرب سے غافل

نہ ہو کہ پیغمبر جنہ لاعنقریب تمہارا قصد کرتے ہین وہ خط بامنا حضرت جبرئیل پکڑا گیا
جناب رسول خدا نے سبب حاطب سی مواخذہ اسکا فرمایا اوسنے معذرت کے
اوس صاحب خلق عظیم نے آپکا عذر قبول کر کے فرمایا کہ حاطب نی جو بیان کیا وہ
سچ ہے کہ یہ حرکت ناشایستہ اوس سے بوجہ کفر و نفاق نہین ہوئی ہے حضرت عمر نی
تصدیق جناب رسول خدا کی تکذیب کی اور بکمال طیش و غضب فرمایا کہ مجھی چھوڑ دیجیے
کہ مین اس منافق کے گردن مارون اونحضرت نی جواب مین فرمایا ما یدریک
لعل اللہ اطلع علی اہل بدر فغفر لہم فقال لہم اعملوا ما شئتم یہی محصل روایت
بعد اسکے صاحب مجمع البیان فرماتے ہین کہ اسیطرح پر روایت کی ہے مسلم و بخاری
سے نے اپنی اپنے صحیح مین اسیکو نقل کیا ہے صاحب مجمع البیان سے شان نزول مین
آیہ وافی ہدایہ کی یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء
تلقون الیہم بالمودۃ الی قولہ تسرون الیہم و انا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم
ومن یفعلہ منکم فقد ضل سواء السبیل یعنی نہ لو میرے دشمن
کو اور اپنے دشمن کو دوست القا کرتے ہو طرف انہین دشمنو نکے دوستی کو یا خبرونکو
میرے رسول کے طرف کفار کی بسبب دوستی کے پہنچاتی ہو تا اینکہ فرماتا ہے
چھپاتے ہو دوستی کفار کو یا چھپا کر خبرین بھیجتے ہو طرف کفار کی بسبب محبت کفار
کے یعنی تمہارا زعم باطل یہ ہے کہ خدا پر یہ باتین تمہاری چھپ رہین گے حالانکہ مین
جانتا ہون یا دانا تر ہون اوس چیز کا جو تمنے دلونمین چھپا رکھی ہے نفاق اور محبت کفار
سے اور اوس چیز کا جو تمنے ظاہر کی ہے ایمان اور دوستی خدا اور رسول خدا سی
اور جو شخص ایسا کرتا ہے بتحقیق کہ وہ گمراہ ہوا راہ راست سی یہانتک کہ فرماتا ہے

ومن یتولھم فاولئک ھم الظالمون یعنی جو لوگ کہ کفار کو دوست رکھینگے
پس وہی لوگ ظالمین ہین اب حضرت مخاطب مخاطب ہو کر جواب فقرۂ لعل اللہ اطلع علی
اہل بدر سنئے کہ اولاً جب بتصریح صریح صاحب مجمع البیان معلوم ہوا کہ یہ روایت مسلم اور
بخاری سے ہے کہ بمقتضائے آنکہ نقل کفر کفر نباشد جسکے طبرسی ناقل ہوئی ہین تو شیعہ کب اسکی
تصدیق کرینگے اور صاحب مجمع البیان کے زبان سے کون کلمہ ایسا نکلا ہی کہ جس سے
تضمناً یا التزاماً ہی تصدیق سمجھی جائے فضلاً عن المطابقة پس اپنی اون روایات
سے جسکو شیعہ افترائے بحت سمجھتی ہین شیعون پر استدلال کرنا نہایت خوش فہمئے
مخاطب ہے ثانیاً آیت اور صدر روایت کو اس فقرۂ باطلہ سے کچھ واسطہ نہین ہے
اسلیئے کہ صدر روایت اسپر دلالت کرتا ہے کہ حاطب سے ایک فعل قبیح قابل
عتاب وخطاب رب الارباب واقع ہوا اور مضمون آیت یہی کہ جناب بارے
عتاب فرماتا ہے اوس فعل قبیح کرنیوالون پر یہانتک کہ فرماتا ہے کہ جو تم مین سے ایسا
کرتے ہین وہ راہ راست سے گمراہ ہین اور وہ ظالمین مین سے ہین اور مضمون اس
فقرۂ کاذبہ کا کہ جز افترے علی اللہ والرسول کے کچھ نہین ہے یہ ہے کہ اہل بدر
مرفوع القلم ہو چکے ہین پس جسکو اندک عقل ہے وہ یہ سمجھیگا کہ اگر مرفوع القلم ہونا
واقعی تہا تو پہر عتاب وخطاب کی کیا معنے اور اونکو ایسے کام ہونسے منع کرنے کی کیا وجہ
اور گمراہ ٹھہرانے کا کیا باعث اور پہر اونکو ظالم کہنا کسواسطے ہے عجب تناقض
خدا کے کلام مین لازم آتا ہے کہ خود ہی تو فرماتا ہے کہ تم جو جی چاہی سو کرو چاہے
شراب پیو چاہے خون بہنوسے زنا کرو چاہے سور کہاؤ تم کو سب معاف ہی پہر آپ ہی اوسنے
کام پر کہ دوستی کفار ہے یہ عتاب وخطاب ہے کہ گمراہ بتاتا ہے ظالم ہونا بے سناتا

ہی نے ہی فرماتا ہے ہرگز سمجھ مین نہین آتا کہ یہ امر و نہی کیونکر جمع ہو سکتا ہے بجز اسکے
کہ کہا جاوی نے افعال قبیحہ سے جو کلام اللہ مین موجود ہے وقعی ہے اور امر اِعْمَلُوا
مَا شِئْتُم راوی کذاب کی بنائے ہوئی بات ہی ورنہ کلام خدا مین تناقض ممکن نہ تھا
ثانیاً قطع نظر از مخالفت آیت و روایت کی یہ فقرہ فی نفسہ بہیے باطل ہے اور عین
مذہب اباحتیہ ہے کہ جس سے بنائی مذہب اسلام از بیخ برکندہ ہوتی ہے اسلئے کہ
صیغۂ امر اِعْمَلُوا مَا شِئْتُم اگر وجوب اور ندب پر محمول نہوی تو لا اقل اوپر اباحت اور
جواز کے محمول ہوگا پس مضمون اسکا یہ ہوگا کہ تمکو جائز اور مباح ہے کہ جو فعل چاہو
شنایع افعال اور قبایح اعمال سے بجالاؤ اور جو دل چاہے منکر اور فحشاء اور معاصی
سے عمل مین لاؤ اور اگر کوئی کہے کہ افعال قبیحہ کہاں سے سمجھی گئے تو ہم کہین گے کہ فقد
غفرت لکم سے سمجھی گئے اسلئے کہ افعال حسنہ مین غفران کے کیا حاجت ہی ضرورت
مغفرت نہین ہے مگر بہ نسبت افعال قبیحہ کے اور اغرا بقبیح اور امر بافعال قبیحہ کار
شیطان ہے چنانچہ جناب باری فرماتا ہے الشیطان یعدکم الفقر و یامرکم بالفحشاء
پہر فرماتا ہی انما یامرکم بالسوء والفحشاء پہر فرماتا ہی قل ان اللہ لا یامر بالفحشاء پہر فرماتا ہی
ینھی عن الفحشاء والمنکر الغرض کل آیات اور روایات اوامر و نواہی کا
مدار اوپر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ہے اور بنائی دین اسلام اسی پر تسلیم
کی گئی پس مضمون اس فقرہ سے بیخ اسلام برکندہ ہوئے جاتی ہے مگر حضرات اہلسنت
کو محبت حضرات ثلثہ مین اسکا کچھ خیال نہین ہے نعم حبّ الشی یعمی و یصم حالانکہ اس
راوی کذاب نے واسطے اظہار فضیلت عمر ابن الخطاب کی بعد قصد قتل رسول اللہ کے
جو آخر قصہ حاطب ہی عبارت فقام عمر ابن الخطاب و قال دعنی یا رسول اللہ اضرب

عنق ہذا الفاسق فقال رسول اللہ ما یدریک یا عمر لعل اللہ اطلع علی اہل بدر الخ بنائی سب تاکہ لوگ جانین کہ حضرت عمر ایسے بہادر تھے اور حمایت دین مین مستعد تھی کہ ہر وقت قتل منافقین پر تلوار کھینچے رہتے تھے شاید ایسی باتون سی عیب سراپا عار و شنار پشت وادن بکفار کو چہپاوے بعد اسکے فقرہ اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ بڑہایا ہے تاکہ حمقا حضرات ثلثہ کی حرکات منافقانہ سے قطع نظر کرکے اونکو بہشتی قطعی سمجہین غافل اس سے کہ بعد تصدیق رسول خدا کی عدم نفاق حاطب پہر حاطب کو منافق کہنا تکذیب رسول اللہ ہے اور تکذیب رسول اللہ عین کفر و الحاد ہے اور کفار کے حق مین خداوند تعالے فرماتا ہے لا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط یعنی نہ داخل ہونگے بہشت مین یہانتک کہ سما جاوی اونٹ بیچ سوراخ سوزن کے بنا براسکی عمر کا بہشتی ہونا موقوف ہوا اوپر سما جانے اونٹ کی سوراخ سوزن مین پس بہشتی قطعی ہونا کہان سے ثابت ہوگا تعجب ہی کہ جس بزرگ کی صحابیت پر لوگون کو فخر ہے اسکی شان مین تو جناب باری فرماوی کہ فاستقم کما امرت یعنی جسطرح پر تو حکم کیا جاتا ہے اوسیطرح پر قایم اور ثابت قدم رہ اور فرماوی اذا لا ذقناک ضعف الحیٰوۃ وضعف الممات یعنی تو اگر اوسنے میل طرف کفار کے کرتا تو ہم دوناعذاب دنیا اور دونا عذاب آخرۃ تجکو چکہاتے اور فرماوے لان اشرکت لیحبطن عملک یعنی اگر شرک بخدا لاے گا تو کل اعمال خیر تیرے ساقط ہو جاوینگے الغرض شان پیغمبر مین تو خداوند تعالی یہ سختیان فرماوے اور صحابہ کو ایسا مطلق العنان گستہ مہار اور خلیع العذار کرے کہ فرماوے اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ یعنی جو کفر و زندقہ اور شنایع اور قبایح تمہارا جی چاہے عمل مین لاؤ تمسے کچہ مؤاخذہ نہین ہے تم مرفوع القلم کردیے گئے

خدا جانے کہ حضرات اہلسنت کی عقلونپر کیسے پردی پڑے ہین کہ کچہ نہین سمجہتی کہ ہم کیا
کہتے ہین اور تأمل اس کلام سراپا ملام کا کیا ہے فذرہم فی سکرتہم یعمہون
اب یہ بات بہی سن لینی چاہئے کہ بعض علمائی اہلسنت کو جو کسیوقت بیہوشی اور غفلت
سے فی الجملہ افاقہ ہوا ہے اور شنایع اور قبایح اس کلام سراپا ملام پر کچہ تنبیہ ہوا ہے تو وہ
اس غباست کی تاویل کی فکر مین پڑے ہین اور تل نما کہ عشوا ہاتہہ پاؤن مارنا شروع
کیا ہے چنانچہ طیبی شرح مشکوۃ مین فرماتے ہین قولہ قد غفرت لکم الخ ہذہ فی
الآخرۃ اما فی الدنیا فلو توجہ علی احدہم حد او غیرہ اقیم علیہ و اقام رسول اللہ
علی مسطح حد الفریۃ وکان بدریا انتہی یعنے وعدہ مغفرت عام نہین ہے دنیا اور
آخرت سی بلکہ مخصوص بآخرت ہی پس اگر متوجہ ہو طرف کسیکی اہل بدر سے
کوئی حد وغیرہ یعنی تعزیر تو دنیا مین اوسپر قایم کیجائیگی جیسا کہ جناب رسولخدا نے مسطح پر حد
قذف حضرت عایشہ جاری کی حالانکہ اہل بدر سے تہا لیکن اس تاویل سے
کچہ فائدہ ندیا اسلئے کہ اغراء قبیح اور امر بالفحشاء اعملوا ما شئتم کا بحال خود رہا
غایۃ الامر یہ ہے کہ اہل بدر افعال قبیحہ کو بنظر حاکم شرع سے بچا کر کرین تا دنیا کی
عذاب سی بچ جائین اور آخرت کا تو انکو خوف ہی نہین ہے طرفہ یہ ہے کہ بعد
اسکی خود فرماتے ہین وفعل حاطب کان کبیرۃ قطعا لانہ یتضمن ایذاء النبی لقولہ ان
الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ ولا یجوز قتلہ لانہ لا یکفر بہ انتہی یعنے فعل حاطب
گناہ کبیرہ تہا اسلئے کہ متضمن ایذای رسول تہا اور جناب باری فرماتا ہے کہ جو لوگ
خدا اور رسول کو ایذا دیتے ہین لعنت کی ہے خدا نے اونپر اور قتل اوسکا جائز نہ تہا
اسواسطے کہ فعل کبیرہ موجب کفر نہین ہے الغرض شارح صاحب جب اقرار کرتی

ہین فعل حاطب کی کبیرہ ہونیکا اور مواخذہ دنیویۃ کا اور سپردعوی گلی فروع اُنکی اہل بر
تو باطل ہوگیا اسلئے کہ مواخذہ دنیا تو ثابت ہوا باقی رہا کلام مواخذہ آخرت مین پس
جس دلیل سے فعل حاطب کا کبیرہ ہونا اور قابل مواخذہ دنیا ہونا ثابت کرتی ہین
اوسی دلیل سے ہم قابل مواخذہ آخرت ہونا بھی ثابت کرتے ہین اسلئے کہ موذیان خدا
ورسول فقط ملعون اور مطرود فی الدنیا نہین ہین بلکہ جناب باری فرماتا ہے ان الذین
یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ گو شارح مشکوۃ کہا
کئے اور اوسکی اظہار سے جی چرا گئے یہ فقط اسلی تہا کہ یہی جواب سی عاجز تہے کلا
نخفی اب ایک دوسرے سنی صاحب کا کلام سنئے کہ حضرت عسقلانی شارح صحیح بخاری
فرماتے ہین وقد استشکل قولہ اعملوا ما شئتم فان ظاہرہ للاباحۃ وہو خلاف عقیدۃ الشرع
یعنے اشکال واقع ہے قول اعملوا ما شئتم مین اسلئے کہ ظاہر اس قول کا دلالت
اوپر اباحت کی رکہتا ہے جو مذہب کفرو الحاد و فرقہ اباحیۃ ہی اور خلاف شرع سے پہر
فرماتے ہین کہ اجیب بانہ اخبار عن الماضی اے کل عمل کان لکم فہو مغفور وقال
ویؤیدہ انہ لو کان کما یستقبلہ من العمل لم تقع بلفظ الماضی ویقال سا غفرہ لکم وتعقب
بانہ لو کان للماضی لما حسن الاستدلال بہ فی قصۃ حاطب یعنی جواب دیا گیا ہے
اشکال لزوم اباحت کا بدینوجہ کہ قد غفرت لکم اخبار ہے زمانہ ماضی سے یعنے
جو اعمال قبیحہ زمانہ گذشتہ مین تمسے ہوئی تہے وہ بخش دیئے گئے اور یہ جواب ہی
ابن جوزی کا علمائی اہلسنت سے چنانچہ دوسری مقام پر اسکے تصریح کے ہے کہا
اونکی تائید کرتی ہی ہم اب یہ بات کہ اگر واسطے اعمال مستقبلہ کے ہوتا تو لفظ ماضی
نہ بیان کیا جاتا اور بجاسے قد غفرت لکم کے ساغفرہ لکم ہوتا پہر خود ہی فرماتے ہین

کہ اعتراض کیا گیا ہے اوپر اس جواب کی بدینوجہ کہ اگر ماضی کے واسطے ہوتا تو تحسین
نہوتا استدلال لانا ساتھہ اسکے قصۂ حاطب مین یعنی فعل حاطب بانہ ماضی عن البدریین تھا بلکہ زمانہ مستقبل
میں بدریین تھا پس غفرت لکم مین داخل نہین ہو سکتا بندہ کہتا ہے کہ علاوہ اس اعتراض
کی اس جوابکو اباحت اعملوا ما شئتم سے بھی کچھ مناسبت نہین معلوم ہوتی ہے مگر
یہ کہ کہا جاوے کہ ما شئتم سے افعال قبیحہ نظرا بوعدہ مغفرت مراد لیگئی تھی اور جب مغفرت
مخصوص بزمانہ گذشتہ ہوئی تو اب اعملوا ما شئتم بھی ضرور ہی کہ افعال حسنہ مراد لیے
جاوین لیکن اس صورت مین مضمون مرفوع القلمی اہل بدر بالکلیہ باطل ہوا جاتا ہے اور
عرق ریزیان حضرات اہلسنت کی دربارہ ترک معنی حقیقی قد غفرت کہ حقیقۃً واسطی ماضی
کے ہی اور زبردستی بلاضرورت داعیہ اوس ہی معنی مجازی استقبالی بتاویل تحقق وقوع
مغفرت حتمی مراد لیتی مین خاک مین ملی جاتی ہین بعد اسکی حضرت عسقلانی دوسرا جواب
اباحت اعملوا ما شئتم سے یون دیتی ہین وقیل ان صیغۃ الامر فی قولہ (اعملوا) للتشریف
والتکریم فالمراد عدم المواخذۃ بما یصدر منہم بعد ذالک وانہم خصوا بذالک لما حصلت لہم من الحالۃ
العظیمۃ التی اقتضت مغفرۃ ذنوبہم السابقۃ وتاہلوا لان یغفر اللہ لہم الذنوب اللاحقۃ ان
وقعت ای کلما عملتموہ بعد ہذہ الواقعۃ من ای عمل کان فہو مغفور یعنی کہا گیا ہی کہ صیغہ
امر بیچ اعملوا کے واسطی تعظیم اور تکریم کے ہی پس مراد عدم مواخذہ ہی اونسی اوپر
اوس چیز کے جو اونسے صادر ہوا بعد اسکے اور تحقیق کہ خاص کئے گئے ہین وہ لوگ
ساتھہ اسکے بجہت حصول ایک حالت عظیمہ کے واسطے اونکی جو مقتضی مغفرت گناہان
سابقہ ہوئے اور اہلیت بہم پہونچائی اونہون نے واسطے اسکے کہ گناہان لاحقہ
بھی اونکی بخشے جاوین اگر واقع ہون یعنے کل عمل تمہاری بعد اس واقعہ کی جس قسم کے

عمل مین ہون وہ سب مغفور ہین بندہ کہتا ہے کہ یہ عجیب کلام لچر اور پوچ ہے کہ جسکا کچھ
محصل نہین معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ اگر غرض یہ ہے کہ اِعملوا ما شئتم فقط واسطے
تعظیم اور تکریم کے کہا گیا ہے لیکن جو اعمال قبیحہ اونسے سرزد ہونگے اوسپر مواخذہ کیا
جاویگا تو آمین شک نہین کہ اباحت کا جواب ہوگیا لیکن مرفوع القلمی اہل بدر کی بالکل
باطل ہوگئی اور مایۂ فخر و مباہات حضرات اہلسنت بالکل خاک مین مل گیا اور اگر غرض یہی
کہ یہ تعظیم موجب عدم مواخذہ بر افعال قبیحہ آیندہ ہے جیسا کہ آخر کلام مین فرماتے ہین
کہ کل عمل تمہاری جس قسم کے ہون یعنے خواہ کفر و نفاق ہو خواہ شرب خمر ہو خواہ زنا یا
مادر خواہر ہو سب مغفور ہین پھر اباحت مین کیا باقی رہا اور مذہب اباحیہ و مذہب
اہلسنت مین اسباب مین کیا فرق ہوا اور رفع اشکال اباحت جسکو خلاف عقیدۂ شرع
فرمایا تھا کیونکر ہوا بعد اسکے جواب ثالث کی تقریر یون بیان فرماتی ہین وقیل سے
بشارۃ بعدم وقوع الذنوب منہم وفیہ نظر ظاہر کما سیاتی فی قصۃ قدامہ بن مظعون حین
شرب الخمر فی ایام عمر فحجرہ بسبب ذلک فرای عمر فی المنام من یامرہ بمصالحتہ وکان قدامۃ
بدریا یعنی جواب اشکال اباحت مین بعضون نے یون کہا ہے کہ مراد اعملوا ما شئتم
سے بشارت دنیاہی اسبات کی کہ بعد از واقعۂ بدر اہل بدر سے کوئی گناہ واقع ہی
نہوگا بلکہ جو فعل اونسے واقع ہوگا وہ حسن ہی واقع ہوگا پھر خود فرماتے ہین کہ اس جواب
مین اعتراض بہت ظاہر ہی جیسا کہ آویگا قصہ قدامہ بن مظعون مین کہ اونسے شراب پی
اور حضرت عمر نے اوس سے ترک ملاقات کی پس خواب مین دیکھا کسی شخص کو کہ خلیفہ ثانی
کو حکم کرتا ہے کہ تم قدامہ سے مصالحہ کر و اور تھا قدامہ اہل بدر سے بندہ کہتا ہے کہ یہ
جواب سب سے زیادہ پوچ ہی کہ جسکو من حیث اللفظ بھی قد غنرت لکم سے کچھ واسطہ

نہین اور علاوہ شراب خواری قدامہ کی افک حضرت عائشہ جو مسطح سے سرزد ہوا
اور اظہار اسرار رسول اللہ جو مثل عائشہ وحفصہ کے حاطب سے ہوا کہ جسکو طیبی صاحب
نے ایذاے رسول اللہ کہا اور اونکے حق مین آیۂ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ
پڑہا اور خود خدا شہادت بعض اہل بدر کی دنیا طلبی پر بقول خود تریدون
عرض الدنیا دیتا ہے اور لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم سے ڈراتا ہے یہ سب
افعال اہل بدر کی مجیب کی نزدیک حسن تھے تو پھر فعل قبیح کسکا نام ہے اور حکم
بمصالحۂ شارب الخمر دینے والا سوای شیطان کے اور کون ہوسکتا ہے اس سے
الشیطان یفر من ظل العمر کی بھی خوب تصدیق ہوجاتی ہے بہرکیف اضطراب
علمائے اہلسنت اور ہاتہہ پاؤن مارنا اونکا تاویل روایت مین دیکھنا چاہئے اور پھر
اسی روایت سے جو کیسطرح بنا نے سے نہین بنتے سر فتخار تا فلک دوار پہنچانا اور
حضرات ثلثہ کا بہشتی قطعی ہونا اوس سے ثابت کرنا نہایت تعجب کا مقام ہے لازم
تہا کہ پہلے اس خبر کے جو از قسم احاد ہے قطعیت ثابت کرتے پھر قطعیت کوئی ایسے
معنونکی جو خالی از اعتراض ہون ثابت کرتے تب بحث اسمین کرتے کہ قطعیت
بہشتے ہونی ثلثہ پر اسکو دلالت ہے یا نہین اب ہم رابعاً علی التنزل و بفرض محال
کہتے ہین کہ یہ روایت سُنیہ صحیح ہے لیکن خود اہلسنت اسکی تاویلات کرتے ہین
اور اپنی عموم پر باقی نہین رکھتے اور تخصیصات دوراز کار لگاتی ہین جیسا کہ ابھی
ہمنے بیان کیا کہ کوئی صاحب مخصوص بآخرت کرتے ہین اور مغفرت دنیا سے ہاتہہ
اوٹھاتی ہین کوئی صاحب مخصوص بزمانۂ ماضی کرتے ہین کوئی صاحب مخصوص
بہ تشریف وتعظیم کرتے ہین کوئی صاحب مخصوص بافعال حسنہ کرتے ہین تو اگر

شیعہ بہی اس روایت کو مخصوص بحسن ایمان وحسن خاتمہ کرین تو کیا قباحت ہی لیکن
حضرات ثلثہ کے نہ ایمان ہے کی شیعہ قایل ہین نہ خاتمہ بالخیر ہی ہو نکے پس اونکا
بہشتی قطعی ہونا اس روایت سی ہرگز نہ ثابت ہوگا طرفہ یہ ہے کہ مثل اسکے اور بہی
روایتین حضرات اہلسنت کی صحاح کی اس مقام مین موجود ہین چنانچہ اصح الکتب قبیل
کتاب الباری صحیح بخاری مین بروایت ابی ہریرہ موجود ہے قال سمعت رسول اللہ
قال ان عبدا اصاب ذنبا وربما قال اذنبت ذنبا فقال رب اذنبت وربما قال
اصبت ذنبا فاغفرہ لی فقال ربہ اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ
بہ غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء اللہ ثم اذنب ذنبا الی ان کرر المقال ثلثا فقال
فے المرتبۃ الثالث قال اللہ غفرت لعبدی ثلثا فلیعمل ما شاء محصل یہ ہے کہ کہا
ابوہریرہ نے کہ جناب رسول خدا فرماتے تہے کہ ایک بندہ نی بندگان خدا سے
ایک گناہ کیا پس کہا خداوندا گناہ کیا مینے پس بخش تو واسطی میرے پس فرمایا
جناب باری نے کہ جانا میرے بندہ نی کہ اوسکے واسطی ایک رب ہی کہ گناہ کو
بخشش بہی دیتا ہے اور گناہ پر مواخذہ بہی کرتا ہے مینی بخشا اپنے بندہ کو پہر بعد چند
روز کی پہر گناہ کیا اور پہر اوسیطرح سے کہا اور خدانی بہی اوسیطرح سے فرمایا اور بعد
چندے پہر گناہ کیا اور پہر اوسیطرح سے کہا پس مرتبہ ثالثہ مین خدا فرماتا ہے کہ
مین نے اپنے بندیکو تین مرتبہ بخشا اب اوسکو اختیار ہے کہ جو چاہے سو کرے پس
اس حدیث مین فلیعمل ما شاء مثل اعملوا ما شئتم کے ہی بلکہ اوس سے بڑہکر ہی کہ وہان
تو صلہ ایک کار خیر مین اباحت فواحش کی گئی تہی اور یہان تو بعد چند گناہ ہای اور
چند توبہ شکنیون کے مرتبہ مرفوع القلمی ملا اس قسم کے روایتون کو تصحیح کرنا اور پہر او پر

ظاہر کی تاویل کرنا بجز بیدینی کے کار دیندار نہین ہے اور بغیر غیر
ذوے العقول کی کوئی ذوے عقل در فروع اتقلی کے ذی عقل کی پسند نہین کر سکتا ہی
اور اسی سبب سی عسقلانی تاویل اہل ناشنست مین فرماتے ہین سنعاہ ما دمت تذنب
فاتتوب غفرت لک یعنی معنے اسکے یہ ہین کہ جب تک تو گناہ کر کے توبہ کریگا مین
بخشونگا تجکو پس بیان حدیث مین علماء اہلسنت مغفرت کو مشروط با توبہ کرتے ہین تو کیون نہین حدیث اہل بدر مین بہی
مشروط بتوبہ کرتا کہ شامل کرنا نام و دہانہ سا ادوی بالجملہ چونکہ مطمح نظر اہلسنت اثبات مزعوم اپنے
حضرات ثلثہ ہی اسلئے تاویل حدیث مین کمی نہین کرتے ورنہ تاویل اسکی کوئی
او دشوار نہین ہے اسلئے کہ غفرت کو اوپر معنی ستغفرنا کے محمول کرین اور اعملوا
ماشئتم کو بمعنی افعال حسنہ آیندہ مراد لین یعنے خدا فرماتا ہے گناہان سابق مومنین کو
مینے بخش دیا اب آیندہ چاہئے کہ اعمال حسنہ عمل مین لاوین اور شامل سابق کی مواخذہ
اعمال قبیحہ مین اپنے تئین گرفتار نکرین اور مناسبت تو یہ ہا جسکا مستغرج ہی ہوتی
ہے کہ جب عمر نے تکذیب رسول اللہ کر کے حاطب کو منافق کہا اور اوسکی گردن مارنے
پر مستعد ہوئی تب جناب رسول خدا نے مغفورت سابقہ حاطب کو کہ مومن تہا
یاد دلوائی اور فرمایا کہ خدا نے مومنین کے گناہان گذشتہ سی درگزرا ہے
اور آیندہ کو حکم کیا ہے کہ مراقب اپنی احوال کے رہین اور اعمال قبیحہ سے ہاتھ
اوٹہاوین ایسے لوگون کو تکذیب صریح رسول اللہ کر کے تو کیون زبردستی منافق
بناتاہے اور اس سے نہین لازم آتا ہے کہ جنکا نفاق اور شقاق بدلائل قطعیہ مثل
حضرات ثلثہ کے ثابت ہو جائے اونکو بہی کوئی منافق نہ کہے اور جنکا اصرار اور عدم
توبہ بپایہ ثبوت پہنچا ہو اونکو بہشتی قطعی جانا ہے اسکے اور بہی توجیہات ہمارے

علمائی نبغرض تنزل بیان فرماے ہین ہم کہانتک لکہین قولہ اور تفسیر خلاصۃ المنہج
مین لکہا ہے کہ خدا یتعالی بدریان راوعدہ مغفرت داد اقول ہم آپکی تکذیب
کہانتک کرین جو جو عبارتین آپ خلاصۃ المنہج سے نقل فرماتے ہین ہم ہرگز
اوسکو مطابق اصل نہین پاتے ہین ہمارے پاس دو نسخہ تفسیر خلاصۃ المنہج کی موجود
ہین ایک قلمی ایک چہاپہ ایران کہ جو ۱۲۷۳ مین چہپا ہے کہین اس عبارت کا پتا
نہین ملتا معلوم نہین کہ آپ کس تفسیر کو خلاصۃ المنہج سمجہتے ہین کہ جس سے یہ عبارتین
نقل کیا کرتے ہین خلاصۃ المنہج مین آخر روایت حاطب مین یہ عبارت لکہی ہوئی
ہے پیغمبر از فرمود تا او را از مسجد بیرون کنند مردمان او را میزدند و می اندا ختند
و او باز پس میگریست و برسول خدا نگاہ میکرد شاید کہ بروے رحم کند چون بدر
مسجد رسید رسول فرمود تا او را باز گردانید پس حضرت او را توبہ داد و حق تعالی
این آیہ فرستاد یہی عبارت خلاصۃ المنہج کے ہمین نہ کہین خطاب مستطاب
سے نہ کہین اعملوا ما شئتم کا باب ہی یہ آپکا حقیقی جواب ہی آئندہ الی التنزل اگر یہ
عبارت خلاصۃ المنہج سے ہو تو یہ ترجمہ اوسی حدیث صحیح مسلم اور بخاری کا ہے
جسکا جواب بتفصیل ہم آپکو ابہی دے چکے ہین قولہ پس جب پیغمبر خدا کی زبان
مبارک سی اقول پیغمبر خدا کی زبان مبارک سی تو ہمنے کچہہ نہین سنا مگر آپکے زبان
مبارک سی سنتے ہین کہ جنمین لگام نہین ہے سب بے سروپا باتین بکتے ہین سب لکہے
کہانتک لکہی گا ہم ہی آپکے خدمتگزاری کو بلکہ آپکے لئے ہر وقت کفش بردار سے
کو حاضر ہین قولہ خدا کا اونکی نسبت اعملوا کہنا ثابت ہوا اقول قرآن مین تو
کہین اعملوا ما شئتم نہین ہے اور اگر ہے تو ملحدین کے شان مین ہے

اعملوا ما شئتم انہ بما تعملون بصیر پس اگر ایسی گو ثلثہ کے شان مین کئے تو ہم بھی
تسلیم کرتے ہین اور سوائے اسکے جو اعملوا صحیح مسلم اور بخاری مین ہے گر آپ اسکو
کتاب الباری سے پڑہکر سمجہین مگر ہم زندو پارند زر تشتی بد تر جانتے ہین اسلئے کہ
اسقدر افترات خدا اور رسول پر تو شاید اوسمین بہی ہونگی **قولہ** کون شبہ
رہا **اقول** شک وشبہ آپ ہی کو ہو گا ہمکو تو انحضرات کی دوزخی قطعی ہونیکا یقین ہے
قولہ ای یار وہم ابتک نہین سمجھے **اقول** آپ مرتے دم تک سمجہینگا جب خدا نے
سمجہہ ہی نہین دی ہے تو کہان سے سمجہئے **قولہ** کہ حضرات شیعہ کی مذہب کا مدار
کس پر ہے **اقول** حضرات شیعہ کے مذہب کا مدار غاصبین خلافت اور غاصبین
فدک پر تبرا کرنے پر ہی **قولہ** تو صحابہ کی فضیلتون سے بہرا ہوا ہے **اقول** اور
منافقین صحابہ کی رذیلتون سے بہی بہرا ہوا ہے **قولہ** اوہین بہی اونہین کے
صفات کا تذکرہ ہے **اقول** اوہین بہی منافقین بدذات کا تذکرہ ہے **قولہ**
انہین ہبے اونکی خوبیونکا بیان **اقول** انہین سے ہے منافقین کی بدذاتیون اور
نمکحرامیون کا بیان ہے **قولہ** تو اوسے بہی اونکی فضائل کا ثبوت ہوتا ہی **اقول**
غلط محض ہے بلکہ ثلثہ کے رذائل کا ثبوت ہوتا ہے **قولہ** اور کیسی سند حضرات
چاہتی ہین **اقول** سند ایسی چاہتے ہین کہ جسکو ہم مانتے ہین اور حجت جانتے
ہین نہ مزخرفات صحیح مسلم و بخاری و ترمذی وابن ماجہ وابن داؤد و نسائی کہ
جسکو صحاح ستہ کہتی ہین **قولہ** کیسی دلیل چاہتے ہین **اقول** ایسی دلیل
چاہتے ہین کہ جسی عقل عقلا باور کر سکے نہ ایسی دلیل پوچ کہ جسکے توجیہ مین
تمہاری علما خود غوطے کہاتے ہین اور رہا تہہ پاؤن مارتے ہین مگر کچہہ بن نہین

پڑہتے قولہ اصل یہی اقول ہم بد اصلون کے اصل و نسل سے خوب واقف
ہوچکے اگرچہ یہی اصالت کا اثر ہوتا تو راہ نصفہ نہ اختیار کیجاتی قولہ جب
ایمان اور انصاف سے نہین ہے الی قولہ پر عمل ہے اقول جب حضرات
اہلسنت مین ایمان اور انصاف ہی نہین ہے اور پیروی منافقین صحابہ یعنی
ثلثہ منظور نظر ہی تو پہر کیونکر اپنے بخارا کے پیرون اور جہوٹی مرشدون
کی سکہلائی ہوئی عقیدونکو چہوڑین افسوس ہزار افسوس کہ بارہ سو
برس گذر گئے اور ان بے دینون منافقون کے ہڈیان سڑگل کے خاکستر
تک ہوگئین مگر جو کچہہ وہ اپنے سنیون کو سکہلا گئے اوسکو وہ نہین بہولتے اور
جس راہ پر وہ اپنے مریدون کو چلا گئے اوس سے نہین ہٹتے ہزار ہزار کوئی
سمجہائے لاکہ آیتین اور حدیثین دکہلائے مگر آپ نے امثال یہودی بغدادی پیر پیران
بے پیر اور دستگیر بیدردان بے توقیر کے قول کے روبرو ایک پر بہی نظر
نہین کرتے کلام اللہ کی تاویلین کر دین حدیثون کو ابوہریرہ کے نام بنا ڈالین
اماموں کے قول کو رد کر دین مگر اپنے اجداد فاسد کے باتون کو نہین
بہولتے جس عقیدہ کو خیال کیجئے اونہین اونہین لوگون کے تعلیم کا اب تک اثر ہے
جس مسئلہ پر غور کیجئے اب تک اونہین کمبختون بیدینون کے قول پر عمل ہے ونعم
ما قیل سے بلب زہر و دل آہے کہ داشتی دارے بجستنی سر اسے کہ
داشتی دارے حضرت سلامت یہ جواب ترکی بہ ترکی ہی آپ خوش
نہو جیئے آپ نے اس مقام پر تہذیب اخلاق کو بالائے طاق رکہ کر ایک
ملعون یہودی کو شیعون کا جد امجد بنایا تہا نے بہی طابق النعل بالنعل اوسکا

جواب دیا گیا تدین تم ان مگر قابل گزارش دو امر ہین ایک تو یہ کہ ہم شروع
کتاب رد تمہید مین آپکی ثابت کر چکے ہین کہ شیعیان علیؑ ابن ابیطالب مذہب
اہل بیتؑ طہارت رکہتی ہین اور اسکے بڑے بڑے علما آپکے مذہب سے
مثل تفتازانی اور ابن اثیر جزری اور شہرستانی نے سب مقر ہین پہر آپ
نے شیعیان علیؑ ابن ابیطالب کو شیعیان عبد اللہ بن سبا بدلیل و
برہان کیونکر کہا آپ ہم بالخصوص آپکے خدمت مین کچہہ گستاخی نہین کر سکتے
ہین لیکن جس نے آپ سی تکذیب وافتری کہا ہے کہ اہل تشیع عبد اللہ بن سبا
کو اپنا پیشوا جانتے ہین اور اوسکی عقائد باطلہ پر عمل کرتے ہین اوسی سے
ہم مخاطب ہوکر کہتے ہین کہ اے شخص کذاب اگر تو حلال زادہ ہے تو مستند
کتابون سے قطع نظر کرکے کسی مذہبی کتاب مین شیعون کی
دکہلا وے کہ کوئی لفظ کو سے معتبر شیعون نے عبد اللہ بن سبا سے نقل کیا
ہو یہ خلاف عقل ہے کہ کوئی شخص کسیکو اپنا پیشوا جانی اور پہر اوسکی اقوال اور
عقائد اپنے دین وایمان کے کتابون مین نقل نکرے پس یہ مفتری کذاب یا
اپنے دعوی کو کسی دلیل سے ثابت کری یا وہ گوئی اور افترا پردازی
سے باز آوے دوسری ایک نقل مشہور ہے کہ ایک روز مجلس عالمگیر بادشاہ
مین رافضیون کے باب پر تبرا ہوتا تہا اتفاقاً کوئی شیعہ ظریف
بہی حاضر مجلس تہا اوسنے بآواز بلند کہا کہ محمد بن ابی بکر رافضی بود کل
اہل مجلس نے بغور وتامل کہا کہ بپدرش لعنت غرض نقل ہی اس
حکایت سے یہ ہے کہ آپ صدر کتاب مین اسکا اظہار کر چکے ہین

کہ ہمارے آبا اور اجداد سب شیعہ تھے پس اس صورت مین جب آپنی
ایک یہودی ملعون کو سب شیعون کا دادا بنایا تو قطع نظر اسکی کہ
وہ آپ کا بھی لکڑ دادا ہوا آپ کو اسقدر ناخلفی اور عقوق ابا اور اجداد کا
مناسب نتھا اور اگر فرمائیے کہ بکمال نارضامندی از آباؤ ہمنے اپنی
تئین اونکے نبوت سے خارج کر لیا ہے تو پھر شروع کتاب مین
اپنے تئین ابن سید ضامن علی غفر اللہ کیون کہا اور بعد از خروج
بنا بر مذہب استحلال ابو حنیفہ کے جس مین نطفہ منزلہ آن ہندوی پر چلتا
ہے آیا کسی افغان کے تحت نبوت آپ بھی گئے ہین یا نہین اگر ہو گئے ہین
تو ضرور یہی کہ ایک اشتہار دیجئے تاکہ لوگ آپ کو ابن سید ضامن سے علی
نہ کہین بلکہ ابن فلانے خان کہین اور اگر آپ نے کسیکو ابھی تک باپ نہین
بنایا تو مشکل ہے کہ قیامت تک آپ بن باپکے کہلائین گے جناب والا یہ برا ماننی
کی بات نہین ہے قدیم سے یہ ہوتا چلا آیا ہی دیکھیے جب حارثہ نے
نبوت زید کا انکار کیا تو جناب رسول خدا نے اونکو اپنے نبوت مین داخل
کر لیا اور اسی طرح جب محمد بن ابی بکر نے اپنے باپ سے انکار کیا اور
تا تلین عثمان مین شریک ہو گئی تب جناب امیر علیہ السلام نے اونکو
اپنی فرزندی مین لے لیا اسیطرح آپ بھی کسیکی فرزندی مین در آئیے
اور چونکہ آپ کو مذہب اہلسنت پسند آیا ہے اور بڑی کثرت افغانان
توران مین تو مناسب یہ ہے کہ اونہین کے فرزند رہئے بغیر ہمارے
رائے ناقص مین جو مناسب معلوم ہوا ہمنے عرض کیا آیندہ آپکو اختیار ہی

قال الناطب المقام ہدایہ اللہ سبل السلام چھٹوین آیت والذین امنوا وھاجروا
وجاھدوا فی سبیل اللہ والذین اوو ونصروا اولئک ھم المؤمنون حقا لھم مغفرۃ
ورزق کریم اس آیت کی معنی یہ ہین کہ جو لوگ ایمان لائی اور جنھون نی ہجرت کی اور خدا کی راہ
مین جہاد کیا اور جن لوگون نی جگہہ دی اور مدد کی وہی سچی ایمان والی ہین اونکی لئی مغفرت اور
رزق باکرامت ہی اس آیت پر ایمان لانیوالی مہاجرین اور انصار کی ایمان اور اسلام پر کچھہ
شبہہ نہین کرسکتی اور اونکی مغفرت اور جنتی ہونیمین کچھہ شک نہین لاسکتے اسلئی کہ جب اللہ جلشانہ خود
تصدیق فرماتا ہی کہ جن لوگون نی ہجرت کی اور اپنی گھربار کو چھوڑا اور جنہون نی پیغمبر صاحب کو اور
ہجرت کرنیوالون کو اپنی گھرونمین جگہہ دی اور اونکی مدد کی وہی سچی مسلمان اور پکی ایمان لانیوالی ہین
اور مغفرت اور رزق کریم اونکی حصہ مین ہی پس خدا کی ایسی شہادت کو سنکر کونسا شخص ہوگا کہ
مہاجرین اور انصار کی ایمان مین شبہہ کری اور اونکی مغفرت مین کلام کری شیعیان عبداللہ
ابن سبا کو ذرا سوچنا چاہئی کہ جب اللہ جل شانہ مہاجرین و انصار کی ایمان کی تصدیق کرتا
ہی اور اونکی حق مین شہادت اولئک ھم المؤمنون حقا کی دیتا ہی اور اونکی شان مین
لھم مغفرۃ و رزق کریم فرماتا ہی پھر کیونکر اونکی دلمین ایسی پاک لوگونکی طرف سی شبہہ
ہوتا ہی اور کسطرح اونکی زبان سی ایسی شخصونکی نسبت کفر و نفاق کا کلمہ نکلتا ہے کبرت کلمۃ
تخرج من افواھھم اگر کسی کو شک ہو کہ آیت اون مہاجرین اور انصار کی شان مین نہین ہے
جنکی نسبت حضرات شیعہ نیک اعتقاد نہین رکھتی اسلئی ہم تفسیر مجمع البیان سی جو معتبر تفسیر امامیہ کی
ہی تفسیر اس آیت کی لکھتے ہین جسکو شک ہو وہ صفحہ ۲۰۵ تفسیر مذکور مطبوعہ طہران ۱۲۷۵ھ ہجری کو
دیکھہ لی مفسر موصوف لکھتا ہی کہ خدا نی پھر ان آیتونمین مہاجرین اور انصار کا ذکر کیا اور انکی
ثنا اور صفت بیان کی پس خدا کی اس قول کا والذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی

سبیل اللہ یہ مطلب ہی کہ تصدیق کی اونہون سے خدا کی اور رسولؐ کی اور ہجرت کی
اپنے گہرون اور وطن سے یعنی مکہ سی مدینہ کو اور جہاد کیا اونہون سے خدا کی دین کی
ترقی کے لئے اور والذین اووا ونصروا کی یہ معنے ہین کہ جگہہ دی مہاجرین کو اپنی گہرون
مین اور مدد کی پیغمبر کی اور اولئك ھم المومنون حقا کا یہ مطلب ہی کہ وہی لوگ سچے
مسلمان ہین اسلئے کہ اونہون سے اپنی ایمان کو ہجرت کر کی اور مدد دیکر ثابت کر دیا اس
تفسیر کو دیکہہ کر اگر حضرات شیعہ مہاجرین اور انصار کی فضیلت کا اقرار نکرین تو سوای تعصب
اور ضلالت کی کیا تصور کیا جاوی کاش اگر حضرات بمقابلہ ایسی صریح آیتون اور ایسے
صاف بشارتونکی ایک دو آیت بہی قرآن سے نکالکہ ہمکو دکہلاتی اور جسطرح ہم نے اونکے
فضائل اور درجات کو کلام اللہ سی ثابت کیا وہ قرآن ہی کی سند سی اونکی ایک بہی برائی
کا ثبوت پہنچاتی تو ہم اونکو کسیقدر معذور بہی جانتے لیکن افسوس تو ہمکو اسی بات کا ہی کہ ہم
تو مہاجرین اور انصار کی فضائل مین قرآنکی آیتونکو پیش کرتے ہین رسولؐ کی احادیث کو
بیان کرتی ہین آماموںکی قولونکو اونہین کی کتابونسی نکال کر دکہلاتے ہین اور وہ ان سبکو
چہوڑکر چند مفتری کذابونکی جہوٹی باتونکو پیش کرتے ہین اور ان لوگونکی قولون پر عمل کرتی
ہین جنکو اماموں نے نکال دیا اور جن پر اپنی زبان سے لعنت کی اور جنکو جہوٹا اور مفتری
خطاب دیا جسکا ثبوت ہم آیندہ کرینگے انشاءاللہ تعالی پس انصاف کرنیوالے انصاف
کرسکتی ہین کہ خدا کی کلام پر ہم ایمان رکہتے ہین یا حضرات شیعہ اور قرآن کے آیات کی ہم
تصدیق کرتے ہین یا شیعیان عبداللہ بن سبا یقول المتمسك بولایتہ علی ابن
ابیطالب علیہ السلام ترجمہ آیۃ تو تراجم قرآنیہ سے دیکہکر آپ نے لکہا مگر افسوس ہم
کہ اونکی تفسیر میں جو ڈالی ہی کسیقدر مبتدا خبر سمجہہ لیتے ہین مگر آپ کچہہ نہین سمجہتی جناب والا

سنی اور ہمیں کہ اولئک ہم المومنون حقا خبر ہے اوس مبتدا کی جسمین چند قیدین
جناب باری سے لگائی ہین اول ایمان دوم مہاجرت سوم جہاد فی سبیل اللہ پس جن
لوگونمین یہ تینون باتین پائی گئی ہین اونکو خدا فرماتا ہی کہ ہم المؤمنون حقا اور جو لوگ
کہ مصداق ان صفات ثلثہ کی نہین وہ تحت اس آیہ کے ہرگز داخل نہین ہو سکتے اور
گستاخی معاف مکرر گزارش ہو چکا کہ آپکے حضرات ثلثہ ان صفات ثلثہ سی بالکل بری ہیں
ہین اسواسطی کہ نہ حقیقت مین وہ ایمان بخدا و رسول لائی اور نہ مہاجرت فی سبیل اللہ اور نہ
جہاد فی سبیل اللہ کیا بلکہ ایمان اور مہاجرت اور جہاد اونکا لطمع مال دنیا تھا منکم من
یرید الدنیا و منکم من یرید الاخرۃ و تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الاخرۃ
اگر یہ طالبین دنیا مہاجرین اور انصار نہین ہین تو کون لوگ ہین بیان آیہ سابقہ مین گزرا
کہ راس و رئیس طالبین دنیا حضرت ابوبکر تھی جنکی رای شریف باوجود کراہت رسول اللہ کی
واسطی فدیہ لینی سے کامارای بد رسی ہوئی اور خداوند باری کیطرف سی بشارت لمسکم فیما
اخذتم عذاب عظیم اونکی شان جلالت نشان مین نازل ہوئی الغرض ایمان منافقونکا
کس شمار مین ہے جو آپ بار بار اونکو تحت الذین امنو مین داخل کرتی ہین جو خدا
منافقین صحابہ کو بدترین کفار مین شمار کرے اور فی الدرک الاسفل من النار
کہا اور آپ اونکو مؤمنون حقا لھم مغفرۃ ورزق کریم کہین جب خدا کا سامنا
ہوگا تب ان زخرف تقریرون کا مزا معلوم ہوگا ابھی زبان و قلم اختیار مین ہی جو چاہیے
سو کہیی ہمنے سابق مین بیضاوی اور مشکوٰۃ شریف سی لکہا ہے کہ مفہوم مہاجرت مین ہجرت
عن الشرک و ہجرت عن المعاصی اور ہجرت وطان الذین سب داخل ہی اور آپکے ثلثہ کی ہجرت
حقیقی عن الشرک و المعاصی اور ہجرت الذین غیر مسلم ہی بلکہ ہجرت اونکی بشہادت خدا تریدون

عرض الدنیا الدنیا تھی اور شرکت جہاد اونکی بھی بطمع مال غنیمت تھی اور وقت مجاہدہ بجز
بھاگ کھڑی ہونیکی اونسے کچھ عمل مین نہین آیا اِن سب باتوں کا ہم ثبوت بوجہ حسن آپ سے
کی کتابون سے کر چکی ہین اب تکرار بیکار ہی **قولہ** اس آیت پر ایمان لانیوالی مہاجرین اور
انصار کی ایمان اور اسلام پر کچھ شبہ نہین کر سکتی **اقول** اس آیت پر ایمان لانیوالی مومنین
مہاجرین کے ایمان مین کچھ شبہ نہین کرتے ہین بلکہ منافقین کی ایمان مین شبہ کیا بلکہ یقین عدم
ایمان کا کرتے ہین اور اونکی جہنمی ہونیکا شک کیا بلکہ یقین کرتے ہین **قولہ** جن لوگون نی
ہجرت کی **اقول** مراد ہجرت سی ہجرت حقیقی ہے جو للدین تھی نہ وہ ہجرت جو للدنیا تھی کما
مر مرارا **قولہ** سچی اور پکی ایمان لانیوالی **اقول** سچے اور پکی مومنین موقنین تھے نہ منافقین
خادعین اللہ والمومنین کہ وہ نہایت کچی تھے **قولہ** شیعیان عبداللہ بن سبا کو سوچنا چاہئی
اقول سنیان معاویہ و یزید کو سوچنا چاہیے کہ جب اللہ جل شانہ مومنین کی تعریف کری تو تم
منافقین بحرین کو کیونکر اوسمین داخل کر سکتے ہین یفترون علی اللہ الکذب ولقد لعنوا
بما قالوا **قولہ** تفسیر مجمع البیان **اقول** صاحب تفسیر مجمع البیان نے بھی مثل خدا کی مومنین
ہی کی مدح و ثنا کا ذکر کیا ہے یہ نہین فرمایا ہے کہ منافقین کی شان مین الذین امنوا و
ہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ نازل ہوا ہی اور یہ بھی نہین فرمایا ہی کہ شیعہ جن منافقین
مہاجرین اور انصار کو برا کہتی ہین اونہین کی شان مین یہ آیت ہی حضرت والا جہان کہین مطلق
مومن یا مہاجر یا انصار بلا قرینہ اطلاق کیا جای گا تو اوس سے افراد کاملہ یعنی مومنین اور
مہاجرین اور انصار حقیقی ہی مراد ہونگے نہ منافقین مہاجرین و انصار کہ بظاہر مومن بھی
اور مہاجر بھی اور انصار مین سے تھے اور حقیقت مین کافر اور یہان تو قرینہ بھی ظاہر ہے کہ
مومنین حقیقی ہی بشر بہشت ہین نہ منافقین کہ مبشر بالدرک الاسفل من النار ہین **قولہ**

یہ مطلب ہی کہ تصدیق کی اونہون سنے خدا کی **اقول** لفظ اونہون سی کون لوگ مراد ہین آیا
ثلثہ مراد ہین یا منافقین مراد ہین یا مومنین مراد ہین اگر مومنین مراد ہین تو ثلثہ اور منافقین کو کیا
ملا علاوہ اسکے مبتدا تو الذین ہی اور چونکہ الذین مبہم ہے تو جناب باری خود رفع ابہام فرماتا
ہی کہ وہ لوگ جنہون سنے تصدیق خدا اور رسول کی یعنے بقلب نہ مثل ثلثہ کہ ایمان اونکا افواہ
تھا ولم تومن قلوبھم اور جنہون نی ہجرت کی الذین لا الہ نیا اور جنہون نی
جہاد فی سبیل اللہ کیا نہ فی سبیل الدنیا پس جو لوگ جامع ان صفات کی ہین جناب بارے
اونکو بشارت جنت و مغفرت دیتا ہے کیون حضرت منافقین صحابہ اور ثلثہ اس تفسیر مین
داخل رہگئے یا نکل گئے آپکی خواہش اور تمنا تو دخول ثلثہ ہی کی ہوگی مگر شیعہ کب داخل
کرتے ہین **قولہ** اس تفسیر کو دیکھکر اگر حضرات شیعہ مہاجرین اور انصار کی فضیلت کا اقرار
نکرین **اقول** اس تفسیر کو ہمین صاف صاف قید تصدیق خدا اور رسول موجود ہے دیکھکر اگر
حضرت اہلسنت معنی فضیلت ثلثہ ہون بالخصوص اون لوگونکی نزدیک کہ جو ثلثہ کو مصدق خدا
ورسول سمجھتے ہی نہین ہین تو سوای حماقت اور ضلالت کے کیا تصور کیا جاوے **قولہ** ایک
دو آیت بھی قرآن سی نکالکر ہمکو دکھلائی **اقول** ہم سیکڑون مرتبہ نکال کر دکھلاتے ہین
مگر کیا کرین کہ اندھون کو سوجھتا ہے نہین حضرت سیکڑون ایات ہین جمیع
قرآن جو آپ نے سنا ہوگا کہ منافقین صحابہ کی شان مین ہی سبکے
سرانس ورئیس حضرات ثلاثہ ہین **قولہ** ہم آپ کو کسی قدر معذور جانتے ہین **اقول** آپ
آنکھون سے خود معذور ہین دوسرون کو معذور سمجھنی سے کیا ہوگا **قولہ** ان سبکو چھوڑ کر جہت
مفتری کذابونکی جھوٹی باتون کو پیش کرتی ہین **اقول** جسنی ہمارا کلام از اول تا آخر
دیکھا وہ جانتا ہے کہ ہمنی سوائے کلام اللہ کی تمہارے ابطال مذہب مین کچھ پیش نہین

کیا آزی چند مفتری کذابونکے کلام کو بہی کہین کہین درپیش کیا ہے وہ اصحاب صحاح ستہ
وغیرہ مین نہ اس راہ سی کہ اون کذابون کی تصدیق کی ہی بلکہ اس راہ سے کہ
اونکی جہوٹی باتون سے بہی تمہاری تکذیب کی ہے **قولہ** کہ جنکو اماموں سنے نکال دیا
اور جن پر اپنے زبان سی لعنت کی **اقول** جو ملاعین کہ مردود درگاہ ائمہ ہوتے اور ائمہ نے تبرّی
اونسے کیا اونکی پیرون پر بہی لعنت کی وہ رُوات حضرت اہلسنت ہین اسی سبب سے
دیکہو کہ کہین صحیح بخاری مین امام جعفر صادق علیہ السلام سے بزرگ سی جسکے چار ہزار راوی ہین ایک
روایت بہی نہین مذکور ہوی ہے بلکہ ذہبی ذہب اللہ بنورہ نی تو تصریح اسکی کی ہے کہ لم یخرج
لہ البخاری اور تفتازانی سنے فخر کیا ہے کہ ہم مثل شیعون کی مرویات اہلبیت
پر عمل نہین کرتی بلکہ مرویات صحابہ پر عمل کرتے ہین وقد مرّ سنفی صدر الکتاب
قولہ جسکا ثبوت ہم آیندہ کرین گی انشاء اللہ **اقول** ہم بہی اوس ثبوت کا ثبوت کذب
وافتری آیندہ کرینگے انشاء اللہ تعالے **قولہ** پس انصاف کرنیوالی **اقول** انصاف دنیا
مین کہان ہے اگر انصاف ہوتا تو تم شیعہ سے سنی اور سنی سے نصرانی نہ بنجاتی ہم کہی سکتے
ہین کہ اگر کوئی منصف دنیا مین پایجائیگا تو انصاف کریگا خدا کی کلام پر ہم ایمان
رکہتے ہین یا حضرات اہلسنت اور قرآنکی آیات کی ہم تصدیق کرتے ہین یا سفیان یزید ومعاویہ
العادیۃ الغاویہ اسکنہ اللہ فی الہاویہ **قال المخاطب العمقام ہداہ اللہ سبل السلام**
اسی بابد اگر فرض کیا جاوے کہ جو ہمارا اعتقاد بہ نسبت صحابہ کی ہی وہ معاذ اللہ باطل ہو اور جو عقیدہ شیعونکا بہ نسبت
اونکے ہے وہی صحیح ہووے اور قیامت کی دن اللہ جلشانہ عدالت کی کرسی پر بیٹہکر ہمارے اعتقاد باطل
پر ہمسی جواب چاہے تو ہم اوسکی نگاہ کو اوسکی سامنی کر دینگی اور نہایت ادب سی عرض کرینگے کہ الٰہ العالمین تو
عادل ہے اور موافق مذہب شیعون کے تبرا عمدہ اصل ایمان مین سے ہے

تو اب تو ہے انصاف کر کہ یہ کتاب تیری ہے جسکو تو نے ہماری ہدایت کیواسطے اپنے پیغمبر
کی معرفت نازل کیا اور اسکا نام کتاب مبین رکھا اور اوسکی عبارت اور مضمون مین اغلاق
اور تصنع کو دخل نہ دیا ہر چیز کو صاف صاف بیان کر دیا اور خود اوسکا حافظ رہا اور اوسکو تحریف
سے محفوظ رکھا پس خداوندا ہمنے تیری ہی کتاب کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھ لیا اور جو
کچھ اوسمین تو نے کہدیا اور فرما دیا اوسی پر ہمنے یقین کیا مہاجرین اور انصار کی تعداد بزرگیان
اور فضیلتین تو نے بیان کین کہ ہم اونکی نسبت نیک اعتقاد رکھنے پر مجبور ہو گئے اور تیری ہی
شہادت سے اونکے ایمان اور اسلام پر بلکہ اونکے فضائل اور درجات پر معتقد ہو گئے کہین
تو نے اونکے حق مین فرمایا الذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم
اعظم درجۃ عند اللہ اولئک ھم الفائزون کسی مقام پر تو نے اونکی نسبت ارشاد
کیا والذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ والذین آووا ونصروا
اولئک ھم المومنون حقا کسی جگہ اونکی شان مین تو نے فرمایا لھم مغفرۃ ورزق
کریم کسی مقام پر اونکی صفت مین تو نے کہا لیرزقنھم اللہ رزقا حسنا غرضکہ
خدایا جبکہ ہمنے تیری کتاب کو کھولا تو کوئی ورق اور کوئی صفحہ اوسکا مہاجرین اور انصار کی
ذکر سے خالی نہ پایا کسی آیت سے اونکے برائی کا ثبوت کیسا اونکی فضیلت پر شبہ تک نہوا
جب تیری کتاب سے اونکی نسبت شہادت چاہی تو یہی معلوم ہوا کہ اولئک ھم
المومنون جب قرآن سے اونکے واسطے فال کھولی تو یہی نکلا کہ اولئک ھم الفائزون
پس جب تو نے اپنے بیان سے اونکے صفات اور فضائل سے اپنی
کتاب کو بھر دیا اور اونکی شان مین بار بار لقد رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ فرمایا
اور ہمکو اونکی اقتدا اور پیروی سے تاکید کی اور اون سے محبت رکھنے کی تحریص دلا

عداوت اور کینہ رکہنی پر تہدید فرمائی تو ہم اگر اونسے محبت نہ رکہتے اور اونکو اچہا نہ جانتے اور اونکی افترا نہ کرتے کیا کرتے آلہ العالمین تو نے ہمکو اون لوگونمین تو پیدا نہین کیا تہا جنکی نسبت تونی فرمایا ہے الذین اخرجوا من دیارھم یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا اوس گروہ مین تو نے ہمکو شامل ہی نہ کیا تہا جنکی صفت مین تونی ارشاد کیا ہے والذین تبوؤ الدار والایمان من قبلھم یحبون من ہاجر الیھم ہمکو تو اون سبکے پیچہی مخلوق کیا اور ہم لوگونکی نسبت پہلی ہی سے تونی یہ لکہدیا والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا توکیونکر ہم اون پیشواؤن سے محبت نہ رکہتی اور کس طرح اونسے کینہ اور عداوت رکہتی یہ کتاب تیری موجود ہے جسکی نسبت تونی فرمادیا تہا کہ نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور اسی وعدہ پر ہم اوسکو برابر غیر محرف سمجہتی رہے اور اسپر ایمان رکہتی آئے اگر یہ آیتین جو مہاجرین اور انصار کی نسبت ہمنی بیان کین تیری کتاب مین موجود ہین تو پہر خدایا ہمارا کیا قصور اور کیا گناہ ہی جنکو تمنی اچہا کہا ہمنی اچہا جانا جنکی تو نے تعریفین کین اونسے ہمنی محبت رکہی ہان اگر ان لفظون کی تو نے اور کچہہ معنی رکہے ہون اور اس عبارت کا مطلب اور کچہہ ہو تو ہم نہین جانتے تہ موافق تیری ارشاد کی تیری کتاب کو کہلی اور روشن کتاب سمجہتی رہے اور اوسکو معما و پہیلیون کا مجموعہ نہ جانتے تہی غرضکہ ہم نہین جانتے کہ جب ہم یہ جواب دینگے تو خداوند عادل کس جرم مین ہمکو سزا دیگا اور کسطرح ہمکو اپنی کتاب کا تصدیق کرنیوالا نہ سمجہیگا ہمکو تو یقین ہے کہ ضرور ایسی عقیدہ سے خدا ہماری نجات کریگا اور ہمکو اونکی مغفرت اور رزق کریم مین سے حصہ عطا کریگا اسے یاروہمارا جواب تو سن لیا اب کچہہ اپنی جوابدہی کے فکر کرو کہ اگر تمہارا عقیدہ

جو بہ نسبت صحابہ کی سب باطل ٹھہرا اور قیامت کے دن خدا نے تمسے مواخذہ کیا
تو تم کیا جواب دوگے ہماری نزدیک تو سوای اسکے دوسرا جواب نہین ہو سکتا
کہ خداوندا ہمنے تیری کتاب کو اس لئے پس پشت ڈالدیا تھا کہ اوسمین اصحاب رسول ؐ
نے تحریف کر دی تھے اور اوسکو کم و بیش کر دیا تہا جیسا تو نے نازل کیا تہا ویسا
نہ رکہا تہا اور اصلی مصحف امام صاحب کی پاس تھا وہان ہمارا گذر بہی نہو سکتا تہا
کچہ نشان اور پتہ بہی امام صاحب کا نہ ملتا تھا پس ہم کیونکر مصحف عثمانی پر عمل
کرتے اور کیونکر محرف قرآن کی تصدیق کرتے ہم تو اسکو کبہی دیکھتے بہی نہ تھے حفظ
یاد کرینگا کیا ذکر ہے کبہی اسکو پڑہتی سبہے نہ تہی بلکہ ہمیشہ امام صاحب کی خروج
کے دعا کیا کرتی تھے اور اونکی ساتہ جو اصلی قرآن تہا اوسکے دیکہنی پر جان دیتی
تھے مگر خداوندا ہمارا کیا قصور ہے اسلئے کہ تو نے اونکو ایسا چہپایا کہ کہین اونکا پتا
بہی نہ دکہلائی دیا ہزارون عرضیان بہیجین ایک کا بہی امام نے جواب نہ دیا۔
مسدیا ہر جو آتین خضر و الیاس ؑ کے ذریعہ سے براہ دریا ارسال کین کسی پر کچہ
حکم نہ آیا بڑی بڑے مجتہدون سے پوچہا اونہون نے بہی فرمایا کہ ابہی انتظار مین
رہو اور خروج اور ظہور کی دعا کیا کرو ہنوز وقت نہین آیا لیکن ہمنی بہت انتظار کیا
مگر ہماری سب جیتے جی ظہور کسکا خروج کیسا کچہ خبر تک امام کی نہ آئی سے
شام تک تو آمد جانان کا کہینچا انتظار   وہ نہ آیا وعدہ اپنا پایان برابر ہو گیا
دنیہی امام کی غیبت سر آنکہ ہمنی حسرت کی لیکن دیکہنا کسکا ملنا کیسا صورت تو امام
کی نظر بہی نہ پڑی پس بغیر امام کی ہم کیا کرتے اور کیونکر راہ حق پہ چلتے ہان امام
کے دیکہنی والون نے جو کچہ ہمسے کہدیا اوسپر ہم ایمان لے آئی اور اوسکو حق

جانتی رہے اور کبھی اوس سے نہ پہرسے پس اگر خدا یہ جواب سنکر فرما دے کہ لمے
کمبختون جبکہ مین اپنے کلام کا حافظ تہا اور خود کہہ چکا تہا کہ نحن نزلنا الذکر وانا
له لحافظون توکسکی مجال تہی کہ وہ تحریف کرتا اور کون تہا کہ اوسکو بدل دیتا
کسنی تمسے کہا کہ میری کتاب مین تحریف ہوی ہے تب تم شاید یہی جواب دوگے
کہ ہمنے زرارہ سے سنا تہا ہمسے شیطان الطاق نے کہدیا تہا تب اوسوقت اگر خدا
یہ فرما دے کہ بدبختو مین سچا تہا یا زرارہ میرا رسول صادق تہا یا شیطان الطاق
تو معلوم نہین کہ کیا جواب دوگے ہماری نزدیک تو سوای اقرار جرم کی اور کچھہ
جواب نہ دیسکوگے اوسوقت سوای اسکے کہ فاعترفوا بذنبهم
فسحقا لاصحاب السعیر کچہہ حکم نہوگا بقول المتمسک بولاية علی ابن ابیطالب
علیه السلام لقد حق القول کل حزب بما لدیهم فرحون مثل مشہور ہالا
کی کفار بت پرست بہی اپنے جی مین بہت مزخرفات اور لغویات سوچکر اپنا دل
خوش کر لیا کرتے ہین لیکن یہ اوسی وقت تک ہی جب تک کسی مخاصم کا سامنا
نہین ہوا ہی مثل ہے کہ جبتک اونٹ پہاڑ کی نیچے نہین جاتا ہے جانتا ہے کہ
مین سب سے اونچا ہون سامنا خداوند جبار و قہار کا تو ایک امر عظیم ہے کہ
جس سے انبیا کی بدنون پر لرزہ ہے اگر آپکو کسی ادنی مخاصم کا سامنا پڑے
تو دیکہیے کہ کسطرح آپکے مزعومات باطلہ کی دہجیان اوڑادیتا ہی آپکے بڑے
بڑی گرو گھنٹا لوگی کتابون کے مثل شاہ عبدالعزیز و مولوی حیدر علی کی جہیتڑے
اوڑادیے گئی تو آپکی واہیات تقریرون کے کیا حقیقت ہی حاصل آپکی اس تقریر
بے سروپا کا یہی ہے کہ جب خدا پوچھیگا کہ ثلثہ کو اے سنیو تمنی اپنا پیر کیون بنایا

تو ہم جتنی آیات صحابہ کی تعریف مین اور مہاجرین اور انصار کی تعریف مین ہین پیش
کرینگی تب خدا لاجواب ہوجاویگا سبحان ربی و بحمدہ جناب من یہ ہمکو نہین معلوم کہ
خداوند تعالیٰ آپکے اس جواب باطل کو کس تقریر سے باطل کریگا مگر شیعہ اپنی خدا
لیطرفسے بچند وجہ جواب دیسکتے ہین ایک یہ کہ جناب باری فرماوی کہ ہم بالخصوص
ثلثہ سے سوال کرتے ہین تو مطلق صحابہ کا ذکر جواب مین کیون کرتا ہے کیا مطلق کا
موجود فرد دیگر مین ہوکر پایا جانا ممکن نہین ہے دوسری ہمنے مومنین صحابہ کی تعریف کی
ہے یا منافقین صحابہ کی تعریف کی ہے تیسری ہمنے کہان کہا ہے کہ ثلثہ مومنین
مہاجرین سے ہین اگر آپ جواب مین فرماوینگے کہ ہمنے بی بی عائشہ صدیقہ اور حضرت
ابوہریرہ وغیرہ سے سنا کہ سب صحابہ اور سب مہاجر اور سب انصار مومنین مخلصین
سے تھی تو جناب باری فرمائیگا کہ اے کمبختو ای بدنوای ومن اصدق
من اللّٰہ قیلا تم ان کذابونکو خدا سے بہی صادق ترسمجھے مینی خود صحابہ سے
شانمین کہا تہا کہ منکم من یرید الدنیا و منکم من یرید الاخرۃ اور بعض
مہاجرین اور انصار کی شانمین کہا تہا تریدون عرض الدنیا واللّٰہ یرید الاخرۃ
اور انہین سے کے شانمین کہا تہا بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا والاخرۃ خیر وابقی
اور انہین کی شانمین کہا تہا ان الذین یؤذون اللّٰہ و رسولہ لعنہم اللّٰہ فی الدنیا
والاخرۃ واعد لہم عذابا مہینا اور انہین کے شانمین کہا تہا
یقولون بافواہہم ما لیس فی قلوبہم اور قالوا انک لرسول اللّٰہ واللّٰہ یعلم انک لرسولہ
واللّٰہ یشہد ان المنافقین لکاذبون اور یحزنک الذین یسارعون فی الکفر من الذین
قالوا امنا بافواہہم ولم تؤمن قلوبہم اور یخادعون اللّٰہ والذین امنوا وما یخدعون الا انفسہم

الغرض اس قسم کی سیکڑون آیتین اور حدیثین ہین جو مطلق صحابہ کی کفر و نفاق
پر دلالت کرتے ہین بلکہ بالخصوص ثلثہ کی کفر و نفاق پر دلالت کرتے ہین اور خدا
نی اتمام الحجۃ تم مسلم اور بخاری وغیرہ سی لاعن شعور رکھوادی ہین مثل حدیث قرطاس
وحدیث حوض وحدیث فدک وحدیث جیش اسامہ الی غیر ذلک پس جب بمقتضای
للہ الحجۃ البالغۃ و حجتہم داحضۃ عند ربہم حجت خدا غالب آویگی
تو معلوم نہین کہ حضرات اہلسنت کیا جواب دین گے ہماری نزدیک تو سوا لئے
اقرار جرم کے کچھ جواب نہ دی سکین گے اور اوسوقت سوای ادخلوا ابواب
جہنم خالدین فیہا فبئس مثوی المتکبرین کی کچھ حکم نہوگا قولہ عدالت کی
کرسی پر بیٹھکر ہمارے اعتقاد باطل پر ہمسے جواب چاہی اقول جب تم اپنے
اعتقاد کو باطل سے بے فرض کرتے ہو تو باطل کو کلام اللہ سی کیونکر ثابت کرسکتے ہو
حالانکہ خود جناب باری فرماتا ہے کہ لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من
خلفہ یہ فرض تو فرض تمناتین سے ہے ابھی تو تمہاری بدحواسی کا حال یہی پس
جب خدا عدالت کی کرسی پر اجلاس فرماوی گا اور سنبر باری اور رفتار سے پہ
جلوہ فرما ہوگا اور کار پردازان زبانیہ تم کو سامنے بلاویگا تب تم سے مجرمون سکے موہنہ
سے کیونکر ایسی مختل اور متناقض تقریرین بدحواسی کے نہ نکلیں گے دنیا مین تو یہ
اختلال حواس سے اب آخرت کا خدا حافظ خدا کا کرسی پر بیٹھنا کہ یاد رہے عرش
کے چرچراتی کا ہے اور ہنستی ہنستے اولٹ جاتی کا سے جیسا کہ صحیح بخاری مین
ہے ضحک اللہ حتی استلقی یعنے خدا ہنسا یہانتک کہ اولٹا گر اے صفت تو ہنسی کی
ہے اور رونے سی تو طوفان نوح آجاتا ہے نہین معلوم کہ ان طوفانونکا جو بے

حضرات اہلسنت خدا کو کیا دیکھئے قولہ موافق مذہب شیعون کے تیرا عدل اصول
ایمان مین سے ہے اقول اور موافق مذہب سنیون کے تیرا ظلم اصول ایمان
مین سے ہے تف برین ایمان کہ جسمین خدا ظالم ہو حضرات اہلسنت کو کچہہ بہی غیرت
نہین ہے کہ تخصیص عدالت خدا فقط ساتہہ شیعون کے کرتی ہین حالانکہ خود
جناب باری فرماتا ہے قائم بالقسط و لیس بظلام للعبید قولہ ہماری
ہدایت کی واسطے اقول بیشک ہدایت کی واسطے بہیجا تہا مگر ہدایت مومنین نی پائی
لیکن جو لوگ کہ مثل روز حدیبیہ شاکین سے فی النبوۃ تہے وہ گمراہ ہوئے یضل به
کثیرا ویہدی به کثیرا وما یضل به الا الفاسقین قولہ الکا نام کتاب مبین
رکہا اقول مبین ہونا علی اختلاف التفسیر یا باعتبار ظہور وجوہ اعجاز کی ہی یا باعتبار ظہور معنی عربیت کے ہی یعنی
کہ الفاظ غیر مانوسہ متنفرہ جو مخل فصاحت ہین مثل مالکم تکاکاتم علی کتکاکو ذکم علی ذی جنہ
افرنقعوا اسمین مستعمل نہین ہوئے یا باعتبار تبیین حلال و حرام خدا کی ہے کما فی
البیضاوی وغیرہ بہرکیف اگر غرض آپکے ذکر مبین سے اس مقام پر یہی کہ جب کل
قرآن مبین ہے تو جو آیات ہم فضائل صحابہ مین بیان کرتے ہین یہ سب مبین
پس من حیث اللہ لا قابل انکار شیعہ نہین ہو سکتے تو شیعہ بہی بعینہ مثل اس کلام
کے کہہ سکتی ہین کہ جو آیات ہمنی رد فضائل صحابہ مین چند سطر پیشتر اس سے ذکر کرے
اور اسیطرح جو نصوص خلافت جناب امیر کے ہین کہ جس سے خلافت ثلثہ باطل
ہوتی ہے مثل آیہ و انی ہر آیہ انما ولیکم اللہ اور مثل آیت مباہلہ اور مثل
آیت تطہیر اور مثل آیت و ذوی القربی اور مثل آیت مودت قربی وامثالہا یہ سب
مبین ہین [illegible] انکار اہلسنت نہین ہین ورنہ کتاب کا غیر مبین ہونا لازم

آویگا فاہو جوابکم فہو جوابنا قولہ اغلاق اور تصنع کو دخل نہ دیا اقول تصنع تو بظاہر اوس
باطل کو کہتے ہین جو بصورت حق ظاہر کیا جاوے اور باتفاق امت کلام اللہ مین
ایسا نہین ہے آگے رہا اغلاق پس نصوص اور محکمات قرآنی بھے جای کلام
نہین ہین لیکن متشابہات آیات کہ جنکی تاویل مین علمای اہلسنت ٹھوکرین کھاتی
ہین اور علما شیعہ علم اوسکا منحصر راسخین فی العلم اور اہل ذکر علیہم السلام مین جانتے
ہین خصوصا مقطعات قرآنی پس اونکا عدم اغلاق کا قایل ہونا جای بحث وکلام
ہے ومن اوتی فعلیہ البیان قولہ ہر چیز کو صاف صاف بیان کردیا اقول اگر
ہر چیز کو صاف صاف بیان کردیا ہے تو کوئی آیت ابوبکر کی خلیفہ ہونے کی اور
کوئی آیت عمر کی خلیفہ ہونیکی اور کوئی آیت عثمان کے خلیفہ ہونیکی دکھلاؤ اور کس آیت
قرآنی سے حکم دیا کہ ای عمر تو ابوبکر سے بیعت کر اسواسطے کہ جسوقت حضرت عمر نے
ہاتھہ واسطے بیعت ابوبکر کے بڑہایا تہا اوسوقت تک تو اجماع بہی نہین ہوا تھا اور
خود باقرار حضرت عمر جناب رسول خدا نے خلیفہ ہی نہین کیا تہا چنانچہ صحیح بخاری وغیرہ
مین ہے کہ حضرت عمر فرماتی ستہے ان لم استخلف فما استخلف من ہو خیر منی رسول اللہ
یعنی اگر مین کسی کو بجای خود خلیفہ کردون تو جو شخص کہ بہتر مجہسے ہی یعنے رسول اللہ
اونہون نے بہی کسیکو خلیفہ نہین کیا تہا اور اختیار کو بہی خدا نے بقول خود ما
کان لہم الخیرۃ باطل ہے کردیا تہا پس جب خدا حضرت عمر سی پوچہے گا کہ ای عمر
تو نے کیون ابوبکر سی بیعت کی تو جو آیت حضرت عمر کتاب مبین کی خدا کی سامنے
پیش کرینگی شیعو نکی بہی کان ذرا مشتاق اوس آیت کی سن لینے کی ہین اور
یہ نسخہ جسمین قرآن کو حضرت عثمان نے جلادیا اوسمین یہ آیت تہی قابل سماعت نہین ہی

اصلی کر بزعم اہلسنت خلاف انا لہ لحافظون کی نسبت اور یہ عذر کہ صحیح بخاری مین
اور ترجمہ مشکوٰۃ شریف مین شیخ عبد الحق دہلوی نے لکھا ہی کہ حضرت عثمان نی جلا دیا
پیش رفت نجاہیگا اسوا اسلی کہ خدا فرمائیگا کہ ای بیخبرو تمہاری پیچ ہچل کی راہی مین سچا تھا کہ
صحیح بخاری اور ترجمہ مشکوٰۃ والا اوسوقت مین بجز اعتراف ذنوب بنہیم کے
کچھ جواب نہوسکیگا الغرض مضمون ہر چیز کی صاف صاف بیان ہونیکا بھی طرفہ
مضمون ہے کہ دنیا مین بجز مخاطب کی شاید کوئی قائل اسکا قایل نہوگا اگر یہی تھا
تو حضرت ابو حنیفہ نی قیاسات خرنسیہ مین ناحق اپنے اوقات شریف کو ضایع کرکے
انوت علیہ اقوال مین قیاس سے کام اختیار کی جناب والا کوئی آیت تراویح کوئی آیت
مسح علی الخفین کوئی آیت دست بستہ مثل یہود یونکے نماز پڑہنی کے صاف صاف
نہی بلکہ صاف صاف ہی ہمکو دکھا دیجیی ورنہ ایسی دعویہای بی سروپاسی باز آئیی
قولہ خود اسکا حافظ رہا اقول اگر دعوائی حفظ باعتبار انا لہ لحافظون کی ہے تو
مرجع ضمیر لہ پر کوئی دلیل قطعی قایم کی ہوتی آخر تمہاری ہی علماء سے وہ لوگ ہین جو فرماتے
ہین کہ ضمیر لہ طرف رسول خدا کے پھرتی ہی قال البیضاوی وقیل الضمیر فی لہ للنبی
پس ضرور تھا کہ ان اپنی علماء کو تحت من فسر القرآن برایہ دخل کرکے انکی بیدینی
اور بی ایمانی ثابت کرلیتی تب آگی کچھ گفتگو کرتے قولہ تحریف سی محفوظ رکھا اقول
مدخول ہے بچند وجہ اول اگر ہر قسم کی تحریف خواہ بزیادتی خواہ بکمی خواہ بتغیر خواہ
بتبدل خواہ باسقاط سبعۃ احرف وابقای حرف واحد سب سی محفوظ رکھنی کا وعدہ
خدا نی فرمایا تھا تو اسصورتمین اقول کافر ہے حضرت عثمان تھی ورکھلی خود کہ ہمت
اوپر ترتیب اور جمع کرنیکی اور اپنی جمع کردہ کے رکھنی کی اور وہ سروں کی جمع کردہ کے

جلانیکی یا بند ہے اگر حفظ خدا پر ایمان رکہتے تھی اور یقین اسپر تہا کہ غلطیکی تضییع کو اسمین دخل نہین ہو سکتا تو آنحضرت کو دخل در معقولات کی کیا حاجت تہی دوسری وعدۂ حفظ یا متعلق بکلام لفظی تہا جسکو آپکی علما کلام حقیقی نہین سمجہتے یا متعلق بکلام حقیقی نفسی تہا کہ متکلم ہونا خدا کا نزدیک اہلسنت کی اوسی پر موقوف ہی یا متعلق بحفظ نقوش مابین الدفتین تہا پس اول جب وہ نزدیک اہلسنت کی حقیقت مین کلام خدا ہی نہین ہے یہانتک کہ مطابق بواقع ہونا اوسکا آپکی علما واجب نہین جانتی اور حقیقت مین بمذاق اشاعرہ خدا پر کوئی بات واجب ہی نہین ہے تو حفظ اوسکا کیون واجب ہوگا بلکہ ایفا بوعدہ حفظ ہی کب واجب ہی اور محفوظ رہنا اوسکا تغیر اور تبدل اور تحریف سی کیا ضرور ہی اور بعذر جبری عادت غیر مسموع ہے اسلئی کہ جبری عادت کو سنتی واجب کیا امر ثانی پس ہر چند فی نفسہ نفوس عقلا مین کلام نفسی کلام مہمل ہی جسکا ابھی تک کوئی محصل نہین معلوم ہوا مگر اوسکی عدم تحریف کو تحریف کلام لفظی سے کیا علاقہ ہے امر ثالث پس اوس سے بہی البطلان زیادہ کون امر ہوگا اہلکی مشاہد بالیقین ہے کہ نسلخ بہت تحریفین کرتی ہین اور صفحات اور نقوش کرم خوردہ بہی ہو جاتی ہین اور سب سے بڑہکر یہی کہ حضرت عثمان نی صدہا نسخے جلا ہی دیی اگر وعدہ الہی کے حفظ کا ہوتا تو ضرور تہا کہ آسمانسی آگ نازل ہوتی اور حضرت عثمان کو بعوض جلانی مصاحف کے جلا دیتی تیسری تشخیص محل حفظ بہی ضرور ہی کہ آیا محل اوسکا سفینہ بیاض عثمانی سب تہا تو البتہ محل اسکے حفظ معدوم تہا کہ حضرت عثمان کو مجال احراق ملی لیکن کیا وجہ سکی کہ آیۂ حفظ تو شاید پیشتر ہی نازل ہوا ہوگا یا محل حفظ قلب مطہر جناب سید الانام تہا نزول بعد ارتحال

الامین علی قلبک لتکون من المنذرین فانہ نزلہ علی قلبک ولا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ اور سینہ ونبی کی تو
اوصیاء طاہرین مین اوسکے محفوظ تہا یا محل حفظ صدور مومنین مع قلبین تہا بل ہو آیات
بینات فی صدور الذین اوتوا العلم یا محل حفظ لوح محفوظ تہا بل ہو قرآن
مجید فی لوح محفوظ بہرکیف تحریف اور تبدل اور تنقیص اور اختلال نظم پر
سیکڑون احادیث صحاح اہلسنت دلالت کرتی ہین چنانچہ زبدہ اوستقصا مین
اوسکی پتہ اور نشان مذکور ہین پس جو مخلص اہلسنت اپنی واسطے تجویز کرین وہی شیعونکی
واسطی سمجہ لین اور تحقیق اس امر کی کہ کس قسم کی تحریف ممکن الوقوع ہی اور کس قسم کی
غیر ممکن الوقوع ہماری علمانی اپنی کتب کلامیہ مین کی ہے ولیس ہذا محل البحث عنہ
قولہ پس خداوندا ہمنے تیری کتاب کو اپنی آنکہون سکے سامنی رکہہ لیا **اقول** حضرت
وہان تو تہا پیش قاضی روی رضی اللہ عنہ ہوگا بلکہ ضرور ہی کہ شیعیان علی ابن ابیطالب
بہی وہان حاضر ہون پس کوئی شیعہ اوسکہڑا ہوگا اور کہی گا کہ خداوندا تو علام الغیوب
خوب جانتا ہی کہ یہ لوگ جہوٹے دغاباز ہین حسبنا کتاب اللہ بمکروفریب کہا زبان ہی
سے کہتے ہین کہ ہمنی کتاب خدا کو سامنی رکہا اور حقیقت مین پس پشت پہینکا نبذوہ وراء ظہورہم
تیری نصوص کی خلاف کیا تونی ات ذالقربی حقہ فرمایا انہون
نی حق ذوالقربی کا غصب کیا تونی مودۃ اولی القربی کو اجر رسالت فرمایا انہون
نی اون لوگون سے بیعت کرکے اپنا پیشوا بنایا جنہون نی غصب رسول کو قتل کیا
تونی موذیان خدا ورسول پر لعنت کی انہون نے اون موذیون کو خلیفہ رسول اللہ
بنایا الغرض اصول تا فروع تیری کتاب کی خلاف کیا قولہ مہاجرا ور انصار کی اسقدر
بزرگیان افضلیتین تونی بیان کیں **اقول** شیعہ علی ابن ابیطالب عرض کرے گا

کہ خداوندا جو مومنین مہاجرین و انصار کی تونی فضیلتین بیان کین ہم صبر وچشم اوسکے
قائل ہین مگر چند منافقین سو فیان خدا و رسول سے تہے جو نکہ تونی اونکی حق مین لعنت
کی تہے اسلئی ہمنی ہبی اونپر لعنت کی قولہ نیک اعتقاد کہنی پر مجبور ہو گئی اقول
شیعہ کہی گا خداوندا اشاعرہ نی اپنی تئین کل افعال قبیحہ مین مجبور سمجہا اور تجکو ظالم ٹہرایا
باوجود اقرار کرنے کی کہ الحق انہ کفو الجبر کما فی مسلم الثبوت پہر ہبی ابو الحسن اشعری کی
اطاعت نہ چہوڑی اور اوسکو باوجود فرمانی تیرے نبی کے مجوس ہذہ الامۃ نجانا قولہ
اونکی حقمین فرمایا الذین آمنوا اقول شیعہ کہی گا خداوندا ثلثہ کو ہمنی متصف ساتہ
ایک صفت کی بہی ان صفات مین سے نہ پایا نہ اونکا ایمان درست تہا نہ ہجرت
اونکی نہ جہاد اونکا فی سبیل اللہ تہا بلکہ تیری سے فرمانی ہی ہمنے جانا کہ طالبین جیفۂ دنیا تہی
اس سبب سی تونی اونکو مخاطب بخطاب سراپا عتاب تریدون عرض الدنیا کیا
اور یہی وجہ سی ہم اونکو مصداق اولئک ہم الفائزون اور اولئک ہم المؤمنون
نسمجہے بلکہ اولئک ہم المنافقون سمجہی اور دیکہا سے لہم مغفرۃ ورزق
کریم کی و سطی منافقین سے کے فی الدرک الاسفل من النار خود تونی فرمایا اور
بجائی لہم رزق کریم رزقہم جسکی شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمہل یغلی
فی البطون کغلی الحمیم تونی ارشاد کیا ہے غرضکہ خدایا جب ہمنی تیری کتاب
کو کہولا تو کوئی ورق کوئی صفحہ اوسکا خالی اس سے نپایا کہ جہان کہین تونی مومنین
کیو سطی ذکر ثواب کیا اوسکی ساتہ ہی کفار و منافقین کی و سطی ذکر عذاب بہی کیا
ہے کسی آیت سی اون منافقین کے لئی بکہ مطلقین بلا بہی کے نیکی کا ثبوت کیا شبہہ
تک نہوا جب تیری کتاب سی اونکی نسبت شہادت چاہی تو یہی معلوم ہوا کہ

اولئک ہم الظالمون جب قرآن سے اونکی وہ اعلیٰ فال کہولی تو یہی نکلا کہ
اولئک ہم الفاسقون جب تونے باین ستاری و غفاری اونکی فضایح اعمال و شنایع
افعال سے اپنی کتاب کو بہر دیا اور اونکی شان مین بار بار فقد باء بغضب من اللہ
وماواہ جہنم وبئس المصیر اور لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرہ فرمایا اور
اتحاد اور پیروی کے کیا معنی اونکی میلان سے طرف اونکی بقول خود ولا ترکنوا
الی الذین ظلموا فتمسکم النار منع فرمایا اور اونکی عداوت پر تحریص فرمائی
اور اونکی محبت پر تہدید بوعید نار فرمائی چنانچہ فرمایا یا ایہا الذین امنوا لا تتولوا
قوما غضب اللہ علیہم قد یئسوا من الآخرۃ کما یئس الکفار من اصحاب القبور
اور پہر فرمایا لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ
ورسولہ خداوندا تو ہم اگر اونسے عداوت کرتے اور اونکو برا جانتے اور اونسے بیزاری نکرتے تو پہر کیا کرتے
آلہ العالمین تونے ہمکو اوس زمانہ مین نہین پیدا کیا جب فرمایا تہا یا ایہا النبی جاہد
الکفار والمنافقین واغلظ علیہم وماواہم جہنم وبئس المصیر تا کہ تیری
نبی برحق اور دوستی مطلق کے ساتہہ ہوکر کفار بیدین اور منافقین ملعونین سے اور
سرگروہ ہای جمل او صفین جہاد کرتے افسوس ہی کہ ہمکو تونے اون مجاہدین کی بعد مخلوق
کیا ناچار جب جہاد سیف و سنان سے مجبور رہے تو فقط جہاد لسانی پر ہمنے اکتفا کی اور بنظر
اسکے کہ یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون تونے پہلے ہی بد دینونکی تعیین کر دیا تہا
ہمنے اپنی تئین زمرہ لاعنین و منافقین سے ٹہرایا اور اگر ہم بہی مثل اہلسنت کی اونپر لعنت
نکرتے تو تیرا قول یلعنہم اللاعنون معاذ اللہ کاذب ہو جاتا اور جب ہمنے بموجب
تیری حکم کی و تبرات اونسی بیزاری کی تو کیونکر ہم اون شیعیان اہلسنت سی محبت

رکہتی اور کسطرح اونسی کینہ اور عداوت نرکہتی خداوندا یہ کتاب تیری ہے جسکی حفاظت
تونی صدور مومنین موقنین مین فرمائی عثمان نے اوسکو جلایا اور جو اوسکے
جلانی سی ہماری ہاتہہ مین بچ رہا وہ بہی ابہی تک اہلبیت طاہرین کی مدح وثنا سے
بہرا ہوا ہی پس وہی اہلبیت جنکی شانمین تونی بلا تصنع اور اغلاق یطہرکم تطہیرا
فرمایا جن منافقونسی مرتی دم تک غضبناک رہین پہر اگر ہم بہی انسی غضبناک ہون تو
ہمارا کیا قصور ہی اور کیا گناہ ہی جنکو تونی اچہا کہا ہمنی بہی اونکو اچہا کہا جسپر تونی
اپنا غضب اور لعنت ظاہر کی ہمنے بہی اوسپر لعنت کی اور مصداق فیؤمنون ببعض
الکتاب ویکفرون ببعض مثل اہلسنت کی نہین ہوی جن عبارتونمین تونی اپنے
ظالموںپر اور موذیون پر لعنت بہیجی اور فارین عن الزحف پر غضب ظاہر کیا اور ماویٰ
جہنم و بئس المصیر کہا اور جن لوگونکی تونی مذمتین بطلب جیفۂ دنیا کین ہمنے
اون کو کلاب دنیا جانا اور اونسی بشدت فی اللہ عداوت رکہی ہان ان لفظونکی اگر تونی
کچہہ اور معنی رکہی ہون اور ان عبارتون کا مطلب اور کچہہ ہو تو ہم نہین جانتے ہم تو
موافق تیری ارشاد کی تیری نصوص اور محکمات آیات کو سمجہا اور پہیلیون کا مجموعہ
نسمجہے اور موافق ارشاد تیری نبی کی کہ اونہون نی بحدیث متفق علیہ ثقلین اپنے
اہلبیت کو ثانی کتاب خدا فرمایا تہا تفسیر آیات کو اہلبیت طہارت سی پوچہہ لیا
اونہون نی بہی یہی فرمایا کہ مصداق ان آیات کی وہی منافقین ہین جنکے افسر
حضرات ثلثہ ہین چنانچہ خطبہ شقشقیہ کہ باعتراف معتبرین علمائی اہلسنت مثل
فیروزآبادی وابن اثیر جزری کلام جناب امیر علیہ السلام ہی اسپر دلالت کرتا ہی بلکہ اپنی
صحیح مین مسلم و بخاری ہی حدیث کاذب غادر آثم خائن مین اسکی

تامل این ہم نہین جانتے کہ جب ہم یہ جواب دینگی تو خداوند عادل کہ جسکا عدل
ہمارے اصول ایمان سے ہی اور خدا ہر مسلمان کو ایسے ایمان کی ہدایت دے ہی
ہمکو کس گناہ پہ سزا دیگا اور کسطرح ہمکو اپنی کتاب کا تصدیق کرنیوالا سمجھیگا ہمکو تو
کرور در کرور مرتبہ یقین بلکہ علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین ہی کہ ضرور ایسی
عقیدہ سے خدا ہماری نجات بلکہ ہماری غلاموں کی سب بجات کریگا اور ہمکو
مومنین موقنین کی مغفرت اور رزق کریم سے حصہ کامل اور بہرۂ وافر عطا فرمائیگا
قولہ ای یارو ہمارا جواب سن لیا **اقول** ای یارو تمہاری جواب کی ہمنی دہجیان
اوڑا کر خاک مین ملا دیا اور مثل شبہات زنادقہ و ملاحدہ کی از سر تا پا باطل اور مثل
ہفوات ابن کمونہ و ابو البرکات یہودی بغدادی کے سراپا مہمل کر دیا فصار کرماد
اصابہ برق خاطف او کرماد اشتدت بہ الریح فی یوم عاصف
اب کوئی دوسرا جواب کی فکر کرو اور ہماری نزدیک سوا اسکی دوسرا جواب نہین
ہو سکتا کہ خداوندا گو ہم الفاظ قرآنی کے حامل کمثل الحمار یحمل اسفارا ہوئی
اور وسطی پڑہانے تراویح مبتدعہ کی مثل نبی بے سمجھ زبان پر جاری کیا مگر اوسکے
معانی لفظی کو بہی ہم کیا ہماری پیشوا اون تک نہی کلالۃ و اباً تک سمجھا مضمون کا
کیا ذکر ہے اور جن مصاحف مین کسیقدر تفصیل احوال منافقین اور مومنین تہی انکو
حضرت عثمان محرق القرآن سنے جلا ہی دیا اور جناب امیر علیہ السلام سنے
علی ترتیب النزول اپنا جمع کیا ہوا قرآن جسمین ناسخ اور منسوخ کی تمیز ہو جاتی سکے
بخوف جلا دینی عثمانیونکی مخصوص اپنی اولاد کی ساتہہ رکہا کہ وہ اپنی شیعونکو اوس سے
مستفید کرتی رہین اور بسبب اسکی کہ ہماری جد فاسد جبتنا کتاب اللہ کہکر مکری تہے

ہمنی اہلبیت طاہرین سے کیتہ پوچہا پہر خداوندا ہمکو نیک و بد کی تمیز کیونکر ہوتی
تب خدای جل شانہ فرمائیگا کہ ای کمبختہ مینی فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
نہین کہا تہا اور ائمۂ اہلبیتؑ نی نہین کہا تہا کہ ذکر سی مراد رسولؐ ہین جیسا کہ انا ارسلنا الیکم
ذکراً رسولا اسپر دلالت کرتا ہے اور ہم اہل الذکر ہین ہمسے پوچہو اور کیا ہماری پیغمبرؐ نے حکم بہ تمسک
بہ اہلبیتؑ نہین دیا تہا اے بدبختو تم نے ہم کو اور ہمارے پیغمبرؐ کو اور اماموں
کو جہوٹا سمجہا اور قول حبد فاسد اپنی کو سچا سمجہا تو کہو یا رو کہ اوسوقت خدا کو کیا
جواب دو گی پہر جب خدا تمہاری سزا مین فرمادی ادخلوا نار جہنم خالدین
فیہا تو دنیا نہین ہے کہ کچھ چون و چرا کا موقع ملے بلکہ جب خطاب اخسئوا فیہا
ولا تکلمون پہونچی گا تو جہک مار کی چپ رہنا پڑیگا قولہ خدا نی تمسے مؤاخذہ
کیا اقول استغفر اللہ ممکن نہین ہے کہ خدا ہمسے مواخذہ کری ہمکو اپنی صحت
ایمان پر یقین کامل ہے جیسا کہ خدا کی ذات پر یقین ہے آپ کی پیروان شاکین
فی النبوۃ کو اپنی ایمان مین شک ہی تو انکو ایسی احتمالات ہونا بیجا نہین ہے
قولہ تم کیا جواب دوگی اقول جو ہمارا جی چاہے گا جواب دیوین گے تم
اپنی فکر کرو کہ جو جواب تمنی سوچا تہا وہ باطل ہوگیا اب کیا کہوگی قولہ ہماری
نزدیک تو سوای اسکے دوسرا جواب نہین ہے اقول ہم آپ سے کب
پوچہتی ہین آپ کیون زبردستی دو کلمہ از مادر عروس ہم بشنو اپنی عندیات زبان
پر لاتی ہین تو چہ وعندیہ تو چہ آپ کس کہیت کی مولی ہین کس گنتی شمار مین ہین
جو اس بیوقوفی سکے جوابونکو کوئی آپ سی سنے ہمارا جواب وہی ہی کہ جب تم
آیات فضائل صحابہ در پیش کروگے تو ہم آیات نفاق صحابہ منافقین در پیش

کرینگی تب ہماری تمہاری درمیان مین احکم الحاکمین حکم فرماویگا قولہ خدا تو خدا ہے جنے
تیری کتاب کو سلائی پس پشت ڈالا اقول اپنی محبیہ عثمانی نقلی تو بہت بڑا دی
مگر بسا دہ لوحی قلبی معلوم نہین کہ کس مفتری کذاب علیہ اللعنة والعذاب کی باتکی مصدق
ہوی ہین جسنے چند خطائین اہتمام پر کی ہین اور ایک خطا دو خطا تیسری خطا
سی اپنی طیب ولادت ظاہر کی ہے یہ پہلی خطا ہی کہ شیعون نی کتاب خدا کو پس
پشت ڈالا ہی اگر ایسا ہوتا تو شیعہ نفاق منافقین صحابہ خصوصًا نفاق ثلثہ آیات
کتاب خدا سی کیونکر ثابت کرتی آری ہے تمنے کتاب خدا کو پس پشت ڈالا ہی کہ آیات
فضائح منافقین صحابہ کی تصدیق ہی نہین کرتی ہو اور سب صحابہ کو عدول سمجھی ہو
برخلاف شیعہ کی کہ اصحاب فضائل کو قابل رحمت اور اصحاب نفاق کو سزاوار
لعنت سمجھتی ہین علاوہ اسکے ثانی کتاب خدا یعنی اہلبیت رسول خدا کو تمنی بالکلیہ
پس پشت ڈالا ہے اور حدیث ثقلین کو نسیًا منسیا کر ڈالا ہی طرفہ یہ کہ اسکا اقرار بھی
کرتی ہین چنانچہ کلام علامہ تفتازانی مین گذرا فاعترفوا بذنبهم فسحقا لاصحاب السعیر
قولہ اور اسکو بھی کم و بیش کر دیا اقول یہ دوسری خطا ہی بلکہ کمال کذب و افتری
ہی جو شخص کہ اتنی لمبے ڈاڑہی بڑہا کی اتنا جھوٹ بولی اوسکی ڈاڑہی کی لیے کیا تجویز
کیا جاوی دیکھو یارو غضب خدا کا ہی کہ شیعہ بیچاری از اولین تا آخرین تصریحات
تمام بر سر بام ندا کرتی ہین کہ مجمع علیہ کل امامیہ کا خلفًا عن سلف یہ ہی کہ کلام اللہ مین
تحریف بہ بیشی نہین ہوی ہی جو کچھ بحث و فحص ہے بہ نسبت کمی کی ہے یہ خدا ناترس
مکذب و افتری کہتا ہے کہ شیعہ بیشی کے قایل ہین پس بجز لعنة اللہ علی الکاذبین کی
ہم کیا جواب دین آری سنیان باصفا اسکی قایل ہین کہ کلام اللہ مین تحریف بہ بیشی

ہوئی یہانتک کہ دعا ہای قنوت اللّٰہم نستعین یک مصحف ابن مسعود مین بڑھائی گئے کہ ابن مسعود سی بضرب مشت ولکد وہ کلام اللہ چھین سکے حضرت عثمان محرق القرآن نی جلایا اور اسی طرح کل مصاحف کو عثمان نی جلایا سب مین بیشی یا الفاظ تغیر ہوئی تھی چنانچہ اس مضمون سی صحاح اور غیر صحاح توم مملو ہین قولہ جیسا تو نی نازل کیا تھا ویسا نہ کہا تھا اقول خود تمہاری علما اقرار اسکا کرتی ہین کہ مصحف عثمان نے بر ترتیب نزول نہین سے اری مصحف جناب امیر علیہ السلام البتہ بر ترتیب نزول تھا قولہ اصلی مصحف امام صاحب کی پاس تھا اقول یہ بھی ایک تیسری خطا ہے کچھ تخصیص صاحب الزمان علیہ وعلی آبائہ آلاف التحیۃ والسلام من الملک العلام و عجل اللہ ظہورہ علی رغم اناف اللیام کی نہین سہے بلکہ ہمیشہ دوازدہ امام علیہم السلام کی پاس تھا اور شیعیان اہلبیت بارشاد اونکی اوس سے مستفید ہی گو ہمکو نسبت تلاوت کی اور استدلال آیات کی بانی ایدی الناس ہی سے حکم فرمایا و ذلک لمصالح لا یعلمہ الا اللہ والراسخون فی العلم قولہ کچھ نشان اور پتہ بھی امام صاحب کا نملا اقول یہ بھی ایک خطا ہی اگر شیعون کو امام صاحب کا پتہ و نشان نہین ملا تو اونکی امامت کی کیونکر قایل ہوئی آری سنیونکو کچھ نشان اور پتہ ابتک نہین ملا اسی سبب سی وہ موت جاہلیت پر موجب ارشاد اپنی خلیفہ زادی ابن عمر کے مرتے ہین اور اونہون نی یزید اور عبد الملک کی اسی سبب سی بیعت کی اور ایک شب بی بیعت کی نرہ سکی کہ مبادا بموت جاہلیت مرین اور شب کو پاس حجاج بن یوسف سی بیعت کی وقد مر من البخاری والمسلم و شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید طرفہ یہ ہی کہ شاہ عبد العزیز اپنی کید صدوششم مین فرماتی ہین کہ حضرت امام محمد بن الحسن المہدی

صلوات اللہ علیہا پیدا ہوئی اور سن طفولیت مین انتقال فرمایا شیعیان علی ابن ابیطالب
پیدا ہونا تمہاری اقرار سے مسلم رکہتی ہین اور انتقال فرمانے پر طالب دلیل ہین وانی
لہم ذالک قولہ ہم اسکو کبہی دیکہتے بہی نہ تہے اقول یہ بہی جہوٹ اگر نہ دیکہتے
تو خلافت جناب امیرؑ اور نفاق ثلثہ کہان سے ثابت کرتے قولہ حفظ یاد کرینگا
کیا ذکر ہے اقول یہ بہی جہوٹ ہی اگر حفظ نکرتے تو نماز وغیرہ مین تلاوت کس چیز
کی کرتے اور کل کی حافظ تو تمہاری ثلثہ بہی نہ تہی ہماری مذہب کی تو سیکڑون
حافظ موجود ہین آری انہی حافظ واسطی تراویح پڑہانے کی نہوتے تہے
قولہ کبہی اوسکو پڑہتی بہی نہ تہی اقول آری تراویح مین نہ پڑہتے تہی جس کو
حضرت عمر خود آیہ بدعۃ نعم البدعۃ کہتی ستے بسبب اسکی کہ قول رسول اللہ
کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ سبیلہا الی النار یاد رکہتی ستے قولہ ہمیشہ امام صاحب
کی خروج کی دعا کرتے تہی اقول آری منتظر ظہور ہین اللہم عجل ظہورہ جیسی تم منتظر
قیامت ہو اور جیسی تم منتظر خروج اپنی پیشوا دجال سکے ہو اور جیسی تم منتظر نزول
عیسی مسیح کے ہو اور اونکی ظہور وانی السرور کی دعا بہی کرتے ہو جیسا کہ تم
اونکی پیدایش کی منتظر ہو اور دعا کرتی ہو اور اگر نہین منتظر ہو اور نہین دعا کرتی
ہو تو مصدق وعدہ خدا و رسول نہین ہو اور فقط یہی ایک امر تمہاری ثبوت کفر
والحاد وبیدینی کی سلئے کافی اور وافی اور دلیل شافی ہے اور ادعای دینداری
تمہارا محض لاف اور گزاف ہے کما ہو علی اہل الدین لیس ما نخافی وان خفی
علی شانک الجلف الجافی والحرف الجانی واللہ ہو العافی وللمومنین المعافی قولہ
اونکی دیکہنے پر جان دیتی ستے اقول یہ بہی غلط ہی ہمکو کیا غرض ہے جو اونکو دیکہنے

پر جان وین ہمکو بدلیل لن یفترقا حتی یرد اعلی الحوض یقین کامل ہے کہ
اہلبیتؑ قرآن حقیقی سے جدا نہین اور جو حکم اونکا ہی وہی عین حکم قرآن ہے اور
جب اونھون سنے ہم سے فرمادیا ہے کہ تمہارے ثلثہ مصداق ایات
نفاق ہین اور اس کلام اللہ مین جو عثمان کے جلانی سے بچ گیا ہے خدانی سب سے
شہادت اونکی طالبین دنیا ہونیکی بقول خود تریدان عرض الدنیا دی
ہے تو ائمہ کا فرمانا اور کلام خدا مین اوسکی تصدیق کا پایا جانا ہماری صدق ایمان
کی سئے کافی ہی آری جب وہ قران بھی ملجائیگا تو مدارج یقین سو سی ہزار اور ہزار
سی لاکھ اور لاکھ سی کرور درجہ بڑھ جائینگی قولہ تو نی اونکو ایسا چھپایا کہ کبھین اونکا نشا
بھی نہ دکھلای دیا اقول خدانی باعتبار مصالح کی بری بھلون سکو چھپایا جیسا
خدانی تمہاری پیر و مرشد دجال کو چھپایا اور شیطان کو چھپایا اور عیسیٰ مسیح کو چھپایا اور
خضر و الیاس کو چھپایا ویسا ہی صاحب الزمان کو نظر اہل عدوان سے
چھپایا قولہ ہزارون عرضیان بھیجین ایک کا بھی جواب نہ دیا درخواستین الی قولہ کچھ
حکم نہ آیا اقول لا حول و لا قوۃ الا باللہ تمہین اتنی بھی عقل نہین ہی کہ اگر جواب
نہ ملتا اور حکم نہ آتا تو ہزارون عرضیان کیون لکھتی درخواستین کیون گزرانتی آسی تم ہی
مردود ہین درگاہ کا جواب نہین ملتا شیعہ بخدای لایزال کہ ہمیشہ اپنی عرایض سی کامیاب
اور اپنی درخواستون سی بہرہ مند ہوتی چلے آئی مسائل عامضہ مین توقیعات رفیعہ پر
عامل اور احکام شریفہ منیعہ سی خوشدل ہین اگرچہ نالایق مثل ابوجہل و ابولہب کی
زمرۂ مکذبین الضالین سے ہون ہوا کرین کہ اونکی سئے انشاء اللہ تعالی عنقریب نزل
من حمیم و تصلیۃ جحیم طیار ہی حضرت مخاطب کی خدمت مین عرض ہی کہ آپ

کیون بلکہ آتش رشک وحسد سی قبل از آخرت دنیا ہی مین جلی جاتی ہین گو حضرات ثلثہ دنیا
مین نہین ہین مگر اونکی خلیفہ حضرت دجال تو دنیا مین موجود ہین اگر آپ بہی عرضیان
لکہنی کا ارادہ ودرخواستین بذریعہ دغابازی اوسکے جزیرہ تک بہیجی کہ شیخ علی ابن ابیطالب
نی بہت سر اوٹہایا ہی آپ جلد قدم رنجہ فرمائی تو ہمکو یقین زیادہ ہے کہ اپنے
ہواخواہون کو جواب سی محروم نہ رکہین اور بعید نہین کہ آپ کی ایسی ممد ومعاون
پاکی جلد آوین اوسوقت مین اگر شیعہ اپنی صاحب الزمان کو نہ بلاوین تو پہر جو چاہی
سو کہی قولہ ہمنی بہت انتظار کیا مگر ہماری جیتی جی ظہور کسکا خروج کیسا کچہہ خبر امام کی
نہ آئی اقول بعد اسکے کہ آپ عرضیان خدمت دجال مین روانہ کیجی اگر آپ کے
جیتی جی خبر اوس ملعون شقی سکے خروج کی آجاوی ورامام علیہ السلام کا اوسوقت مین
ظہور اور خروج نہو تو جو آپ فرمائی آپکا کہنا بسر وچشم قبول ہوگا اور اگر آپ کے
جیتی جی خبر اوس شقی کی نہ آوی تو مرتی وقت یہی شعر بحسرت ویاس ورد زبان
شام تک تو آمد یار ایسا کیجئے انتظار — کذب ولغو اساس فرمائے گا
قولہ ہندسی امام کی غیبت سر انک الی — وہ نہ آیا وعدہ اپنا یان برابر ہوگیا
تو اصورت تو امام کی نظر ہی نہ پڑی اقول تم بہی ہندسی جزیرہ دجال تک پہنچو دیکہو
صورت اوس شقی کی تمکو نظر پڑتی ہے کہ نہین اگر نظر پڑی تو شیعونکی بہی تصدیق اپنی
امام کی خدمتمین مشرف ہونی کی کرلینا اور اگر نہ دیکہنا تو وجود دجال کا بہی مثل وجود امام
کے انکار کرکے اسلام ظاہری کو چہوڑکر کہلے خزانہ بی پردہ وبیحجاب اوربی تقنع وبی نقاب
نصرانی بن جانا ضروری ہی کہ اس کام کو بہت جلد انجام کرو قبل اسکے کہ جان کو حوالہ ملک
کرو قولہ بغیر امام کے ہم کیا کرتے اقول بغیر امام کے ہم سب کچہہ کرتی ہین اداء حقوق

صدق پر چلتی ہین مگر افسوس اسیقدر ہی کہ بغیر امام کے کفار اور زنا وقہ جو مثل تمہاری
بیہودہ گوئی کرتے ہین اونکو سزا نہین دیسکتی قولہ ہان امام کی دیکھنے والون نی جو
کچھ کہدیا اقول جسطرحسے ثلثہ کی دیکھنی والون نی اور انکو خلیفہ بانی والون
نی جو کچھ کہدیا تم اوسپر ایمان لائی یہ نہ سمجھی کہ یہ کذابین و وضاعین ابناء الشیاطین جیفہ
دنیا کی کلاب طالبین ہین از سرتا پا محض بددین ہین انہین کی کہنے کو جو خلاف عقل
ونقل تہا حق جانتے رہی اور کبہی اوس سی نہ پہری ہرچند ہادیان راہ دین لاکھہ
سمجھاتی رہے مگر یزید و معاویہ کا ساتھہ نچہوڑا اور اون بددینونکی رفاقت سی موہنہ
نہ موڑا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون قولہ اے کمبختو اقول
جواب کمبختی کمبختونکو بخوبی دیا گیا قولہ تو کسکی مجال تہی کہ وہ تحریف کرتا اقول قدمر
جوابہ ایضاً قولہ کسنے تم سی کہا کہ میری کتاب مین تحریف ہوئی تہی اقول صحاح ستہ
والون سے کہا جامع الاصول والے سے کہا جمع بین الصحیحین والی سے کہا احادیث
تحریف قرآن ان کتابونمین اس کثرت سی ہین کہ اگر جمع کیجائین تو ایک کتاب
مبسوط ہو چنانچہ کسیقدر صوارم اور نزہۃ اور استقصا اور دیگر کتب کلامیہ مین منقول
ہوئی ہین اور حاجت نقل کیا ہی جب اصل سب سے موجود ہی قولہ جواب دوسگے کہ
ہمنی زرارہ سی سنا تھا شیطان الطاق سے کہا تہا اقول نقل روایات تحریف
نہ زرارہ نی کی نہ مومن الطاق سے کی بلکہ شیاطین صحاح ستہ نی کی جب ان
شیاطین کو روایات تحریف قرآن مین تم کاذب سمجھی تو جب تمسی جواب بار سے
پوچھی گا کہ روایات فضائل ثلثہ مین کیون نہ کاذب سمجھی تو معاویہ نہین کیا جواب
دوسگے ہماری نزدیک تو سوای اقرار جرم کے اور کچھ جواب نہی سوگی اوسوقت

سوای اسکے کہ فاعترفوا بذنبھم فسحقا لاصحاب السعیر اور کچھ حکم نہوگا والحمد للہ رب العلمین قال المخاطب لقمقام ہداہ اللہ سبل السلام

ساتوین آیت یا ایہا الذین امنوا مالکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوة الدنیا من الاخرة فما متاع الحیوة الدنیا فی الاخرة الا قلیل الا تنفروا یعذبکم اللہ عذابا الیما و یستبدل قوما غیرکم ولا تضروہ شیئا واللہ علی کل شئ قدیر الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ وایدہ بجنود لم تروہا وجعل کلمة الذین کفروا السفلی وکلمة اللہ ہی العلیا واللہ عزیز حکیم جو آیتین ہمنے ابتک لکہین انسے عام مہاجرین اور انصار کی فضیلتین ثابت ہوئین اب ہم اس آیہ کو لکہکر خاص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت ثابت کرتے ہین جاننا چاہیئے کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف او حنین سے مراجعت فرمائی اور تھوڑے دن مدینہ مین قیام فرما کر قصد جہاد روم کا کیا تو بعض لوگون پر نہایت گران گزرا اسلئے کہ گرمی کی دن تہے سفر دور و دراز تہا خرمونکی پکنے کی فصل تہی اور روم کا خوف بہی غالب تہا تب اللہ جل شانہ نے واسطے ترغیب جہاد کی ان آیتون کو نازل کیا اور کئی طرح سے لوگون کو سمجہایا چنانچہ اول آیت مین فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا مالکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض یعنی اے مومنین تمہین کیا ہو گیا ہے کہ جب تمسے جہاد کے لئے کہا جاتا ہے تم اپنے گہرون سے نکلنا

٥١ پہلے خطاب اور تینون یعنی سے جو کہ جہاد پر بلانے کی شامل لوگون کی تہی تہ کل مہاجرین و انصار سے خطاب کل سے کرتا ہے مراد بعض ہو تا کلام عرب مین جاری ہے ورنہ حضرت اور بنی ہاشم خطاب مین شامل ہو جائینگے ١٢ منہ عفا عنہ

نہین چاہتی کیا تم دنیا کی زندگی کو بمقابلہ آخرت کی اچہا سمجہکر اوسپر راضی
ہو سالانکہ دنیا کا فائدہ آخرت مین بہت ہی تہوڑا ہی اس آیت مین اللہ جلشانہ
نی دنیا کی حقارت بیان کرکے جہاد پر ترغیب دی بعد دوسری آیت الا تنفروا
یعذبکم اللہ عذابا الیما و یستبدل قوما غیرکم و لا تضروہ شیئا واللہ
علی کل شئی قدیر مین فرمایا کہ اگر تم سستی کروگی اور جہاد پر مستعد نہوگی تو خدا تم کو دنیا
و آخرت مین عذاب دیگا اور تمہاری بدلی اور غیر قوم کو پیدا کریگا اور تمہاری مدد
نہ کرنیسی خدا یا اوسکے رسول کا کچہہ نقصان نہین ہی اسلئے کہ خدا کو کچہہ پروا نہین
ہی اور رسول کا وہ خود حافظ ہی چنانچہ اپنی بے نیازی اور اپنی رسول کے
بی پروائی کو ان لفظون سے بیان کیا کہ الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اگر تم لوگ
پیغمبر کے مدد نہ کروگی تو اوسکو تمہاری مدد کی حاجت نہین ہے بلکہ خدا اوسکا مددگار
ہی اور اپنی مددگاری اللہ جل شانہ اسطرحسے ثابت کرتا ہی اذا اخرجہ الذین
کفروا ثانی اثنین اذ ہما فی الغار کہ جب کفار نی پیغمبر کو مکہ سے نکالا اوسوقت کس نے
اوسکی مدد کی اور اوسوقت کونسا لشکر اور گروہ اوسکا مددگار رہا اور سوای ایک
یار کے دوسرا کون اوسکی ساتہہ غار مین گیا اور جب کفار در غار پر آپہونچی اور درمیان
پیغمبر کی اور اونکی کچہہ فاصلہ نرہا اوسوقت اوسکا یار غار بہی گہبرا گیا اور خیال
کرکے کہ ایسا نہو کہ کفار غار مین چہپے ہونیسی آگاہ ہوجاوین اور مبادا پیغمبر پر کچہہ صدمہ
پہنچاوین وہ غم کرنیلگا اوس اضطراب اور اضطرار کی حال مین بہی کہ بڑی بڑے
شجاع اور جواں مرد گہبرا جاتی ہین میری پیغمبر کو کچہہ اضطراب نہوا اور اپنی یار کو لا تحزن
ان اللہ معنا کہکر مطمئن کیا اور میری اپنے پیغمبر کے کہنی سے اوس یار پر تسلی نازل

کی کہ اوسکا خوف اور اضطراب جو پیغمبر پر صدمہ پہنچنے کے خیال سی تھا جاتا رہا فانزل السکینۃ علیہ اور بعد گذر جانے اوس مصیبت کیوقت کی جب بدر کی لڑائی ہوئی تب مینے ایسے لشکر سی مدد کی کہ جسکو تم دیکھہ نہین سکتے تہی وایدہ بجنود لم تروھا آخرکار کفار کی بات کو پست کرکے اپنی بات کو بلند کیا وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلی وکلمۃ اللہ ھی العلیا تمام مفسرین کیا شیعہ اور کیا سنی اسپر متفق ہین کہ اذ اخرجہ الذین کفروا مین جس زمانہ کا ذکر ہے اوس سی ہجرت کا وقت مراد ہی اور اذ یقول لصاحبہ مین جو لفظ صاحب کا مذکور ہی اوس سے حضرت ابوبکر صدیق مراد ہین اور سبکی سب قائل ہین کہ ہجرت کا وقت بڑا نازک اور نہایت مصیبت اور تنہائی اور رنج کا تھا جو اوسوقت صدق دل سے شریک ہوا اوسکا رتبہ بہی سب سی بڑا ہی اور اس سے بہی کسیکو انکار نہین ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اوسوقت سی کہ جب پیغمبر صاحب اپنی گھر سی برآمد ہوئی اور جب تک غار مین رہے اور جب تک مدینہ مین پہنچے برابر ہمراہ رہی لیکن باہم ہماری اور شیعون کے یہ اختلاف ہی کہ ہم حضرت ابوبکر صدیق کی رفاقت کو اونکی اخلاص اور نیک نیتی پر محمول کرکے اونکو افضل مہاجرین جانتے ہین اور حضرات شیعہ اونکی ہمراہی کو بدنیتی پر ونعوذ باللہ من ذلک محمول کرکے اونکو منافقین مین سے سمجھتے ہین اسلئے ہم اسی آیت سی حضرت صدیق اکبر کی فضائل ثابت کرتے ہین اور حضرات شیعہ کی شبہات بیان کرکے اونکا رد کرتی ہین بقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام حضرت مخاطب نے ابتک عام آیتون کی لکھنے مین تا حق اپنی اوقات شریف ضایع کی اور قضیہ مسلم الثبوت لا دلالۃ للعام علی الخاص باحدی الدلالات الثلث کو پیش نظر نرکھا شیعہ کب مطلق کے منکر ہین جسکے اثبات کی کسیکو احتیاج

ہو آپنی بیفائدہ تحصیل حاصل اور تطویل بلاطائل کرکے ہماری بہی اوقات تلف کی اغنیت
سے ہے کہ آپنی اوس راہ کج کو چہوڑا مگر کیا حاصل کہ دوسری راہ کج پر تشریف لاے ہین اور
چونکہ چہوڑنا یہ تنبہ علی الخطا نہین ہی بلکہ بخیال خام اسکی سبب کہ آپ نہتا ہی کلام کر چکے
پس ہرچند چند وجہی بخوبی استیفای انتقام کرچکا ہی مگر پہر ہی آپکا پیچہا نہین چہوڑتا ہون
اور چاہتا ہون کہ چلتی چلاتے آپکی پچہلے راہ اسطرح بند کرون کہ جسمین وہ راہ بالکل ماری
پڑی تب آپکی اگلی راہ بہی مدخول اور راہ آمد و شد نفس مسدود کرون صورت اوسکے
بہ نرمی و ملائمت بدون سختی واذیت یہ ہی کہ آپ ابتدای کتاب سی مدعی اسکے ہوتے
چلی آئی ہین کہ صحابہ کلہم عدول ہین اور حقیقۃ یہی مذہب اہلسنت وجماعت ہی اور
خود آپ صفحہ ۹۷ مین مقر ہو چکے ہین کہ مسلمان سبکے سب کامل الایمان تھے پس ہرچند ہم دلائل
کثیرہ اس عقیدۂ فاسدہ کے ابطال پر قایم کرچکے ہین مگر اس مقام پر تین آیتین آپ نی لکہی
ہین یہ تینون آپکے ابطال دعوی کے لئی کافی ہین لیکن آیہ اولی جو آپنے لکہا ہے
پس اگر یہ سب مسلمان کامل الایمان تھے تو مصداق اثاقلتم الی الارض ارضیتم
بالحیوۃ الدنیا من الاخرۃ کون لوگ تہی کیا کامل الایمانونکا یہی کام ہی کہ جب خدا و رسول
بالخصوص اونکو کسی کام انکیا حکم فرماوین تو وہ گہرونکے چولہونمین سینی اور اوسکے
بجا آوری سے سرتابی کرین اور زندگانی دنیا کو آخرت پر اختیار کرین اور اگر کسی
جاہل کو یہ خیال ہو کہ مضمون آیہ بطور استفہام کے ہی نہ بطور تثبیت اور تقریر کی تو جواب
یہہ ہی کہ اثاقلتم الی الارض تو استفہام نہین ہے باقی رہا ارضیتم گو بظاہر استفہام
ہے مگر محاورات مین اسطرحکا استفہام المغ الثبت والتقریر ہوتا ہی جسطرح سے مثلا کہا
جاتا ہے کہ تجہکو کیا ہو گیا ہے آیا تو احمق ہی آیا تو مجنون و دیوانہ ہے جو کل صحابہ کو

عدول کا تناسب پس غرض قائل کی اس کلام سے حقیقت میں تفضا نہیں ہی بلکہ تثبیت
و تقریر حماقت ہی اور یہ جو آپنے اس مقام کی حاشیہ میں افادہ فرمایا ہے کہ خطاب
طرف کل کے ہی مگر مراد بعض ہین یہ مثبت ہماری مدعا کا ہے کہ بعض اچھی سے تھے
اور بعض بری تھے لیکن یہ قاعدہ آپنی مخصوص اسی مقام کیواسطے کیون کیا جا بآیات
عام فضائل صحابہ کی آپنے لکہین مین شل کنتم خیر امۃ وغیرہا کی اوسمین سے بھی
یہی قاعدہ جاری سمجھیے کہ خطاب طرف کل کے ہو اور مراد بعض ہون پس اثبات
فضیلت ثلثہ اور تعدیل الکل آپکے ہاتہہ سی نکل گئے اور افادہ اس قاعدہ کا اور
ذکر اس آیہ کا اس مقام پر مصداق یخربون بیوتہم بایدیہم کا ہوا و کفی اللہ
المومنین القتال ونعم ما قیل ؎

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد
خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ ست .

آمدم بر آیۂ ثانی جو وعید عذاب دنیا
اور آخرت ہی پس یہ بہی مبطل آپکی مزعوم باطل کا ہے بلکہ کہان دعوای کامل الایمانی
کل اور عدالت کل اور قطعیت جنت اور جان و مال فی سبیل اللہ صرف کرنا اور
راہ اطاعت خدا و رسول پر قدم بقدم چلنا اور کجا وعید یعذبکم عذابا الیما
یہانتک کہ یستبدل قوما غیرکم کا فرمانا پس اگر سب کی سب کامل الایمان ہی
تہی تو آیا کامل الایمانی مقتضی وعید عذاب الیم ہی یا عدالت ہی موجب عدم تعمیل حکم
خدا و رسول سے تہے اور جب یہ امر خلاف عقل ہے تو البتہ بعض اچہے تہی اور بعض
بری تہی اور کل کامل الایمان اور عادل نتہی وہو المطلوب باقی رہی آیت ثالث جو
ملقب بہ آیہ غار ہی اور سنیونکا مایۂ افتخار ہے اور شیعونکی نزدیک یار غار کے لئی موجب
ہزاران ھزار عار و شنار ہی اور اگر نظر بہ سہولت تقریر سنیان لفظ غار کو مہمل کر کی

کرنی لقب اسکا آیہ غار کا ہی تو بیجا نہین ہے بہر کیف یہ آیہ شریف بھی بتوضیح بیان
بوضوح تمام اسپر دلالت رکھتا ہی کہ کل صحابہ کامل الایمان نہ تھی ورنہ کیا ضرورت اس
عتاب وخطاب کی ہوتی کہ اگر تم لوگ نہ نصرت اور مدد کروگی تو خدا اوسکی مددگار خدا
تمہاری نصرت کا محتاج نہین ہے پس دعوی کامل الایمانی کل بحمد اللہ ان تینون
آیتون سے بخوبی باطل ہوا اور جس بنا پر حضرت مخاطب نی ابتدای کتاب ہی بالو
کی دیوار اوٹھای تھے وہ از بیخ برکندہ ہوگئی یہ سب گفتگو بہ نسبت آپکی پہلی راہ
کی تھی اب ہم آپکی اگلی راہ پہ نظر کرتے ہین کہ آپ بالخصوص فضیلت ابوبکر
آیہ غار سی ثابت کیا چاہتے ہین پس یہ آیہ مشتمل اوپر چند لفظون کے ہی کہ آپکی
نزدیک اون سی فضیلت نکلتی ہے اور شیعون کی نزدیک اونہین الفاظ سے
سراسر کفر ونفاق نکلتا ہے لہذا جناب والا سی یہ استفسار کیا جاتا ہی کہ اگر اثبات
فضیلت مطابق تفسیر اہلسنت آپ کیا چاہتے ہین تو آپکو بخوبی معلوم ہے کہ شیعہ
اوسکو نہین مانتی اور اگر بنا بر تفسیر شیعہ کی اثبات فضیلت کیا چاہتے ہین تو ترجمہ آپنی
کس تفسیر شیعہ سی کیا ہے اور کس کتاب شیعہ سی لکھا ہی اوسکا پتہ ونشان دیجیے
وددونہ خرط القتاد وحق یہ ہے کہ ترجمہ لفظی پر بھی آپ نی اکتفا نکی بلکہ توجیہات لیکر
مذاق اہلسنت پر گئی پس اگر کوئی شخص بمذاق شیعہ بھی کچھ توجیہات کری تو آپکے
ای کچھ جای کلام نہین ہے اسلئی کہ ہر شخص کو اپنی اپنی سمجھ کا اختیار ہے مثل اسکی
کہ جناب باری عز اسمہ فرماتا ہی الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ یعنی اسے بظاہر
ایمان لانیوالو اگر تم لوگ ہماری پیغمبر کی مدد نکروگی تو خدا اوسکی مدد کریگا جسوقت سے
پیشتر اس سے عالم تنہائی مین کہ کوئی یار اور مددگار اوسکا نہ تھا اور درمیان دشمنان ظاہری

وباطنی سے گرفتار تھا خدا نی اوسکی مدد کی تھی اذا خرجہ الذین کفروا ثانی اثنین
جسوقت مین کہ نکالا تھا اوسکو گھر سے کفار نی کہ وہ دشمن ظاہری تھے درحالیکہ ثانی
اثنین تھا یعنی ایک اون دو کا تہا کہ جسکا دوسرا دشمن باطنی تھا معنے ثانی اثنین اور
ثالث ثلثہ کی باتفاق اہل لغت واہل تفسیر احد اثنین اور واحد ثلثہ کی ہین یعنے ایک دو
کا اور ایک تین کا پس جسطرح ثالث ثلثہ مین ایک خدای برحق اور دو خدایان
باطل سے تھے اسیطرح ثانی اثنین مین ایک حق اور دوسرا باطل تہا اذ ہما فی الغار جسوقت
وہ دونو حق و باطل ایک غار مین جمع ہوگئی تہا اور اس باطل نے اوس حق کو ناحق غار تیرہ
و تار مین مثل مار تین ایذا دینی شروع کی اور قلق اور اضطراب اور جزع و فزع
خواہ حقیقۃً از راہ بزدلی اور عدم ایمان بصدق وعدہ خدا و رسول خواہ بمکر و خدع
و عدم ایمان بخدا و رسول شروع کیا اذ یقول لصاحبہ جسوقت ہماری پیغمبر نے
اوس اپنی ساتھی سے جو موذی تہا کہا اور اوسکو ایک فعل قبیح سے بقولہ لا تحزن
ان اللہ معنا منع اور نہی فرمائی یعنے ای سنلے ایمان بصدق خدا و رسول کیون ڈرتا
ہی اور کیون ڈرتا ہے یا کیون باظہار حزن ہمسی مکر و خدع کرتا ہے خدا ہماری ساتھ
ہے ہمکو ہر طرح سے محفوظ رکھیگا ہماری صدقہ سی تیری بھی جان بچی گی
اور خدا تیری مکر و خدع سے بھی ہمکو بچائیگا فانزل اللہ سکینتہ علیہ پس ایسی وقت
نازک مین کہ باہر سے کفار نکلہ قتل سید ابرار مین تھے اور درمیان مین مار تین نیش زنی
کر رہا تھا خدا نی اپنے پیغمبر پر سکینہ نازل کیا کہ اوسکو کسیطرح سے باوجود دشمنان
بیرونی و اندرونی کے بھی قلق اور اضطراب نہوا بخلاف اوس دشمن خانگی کے
کہ مظہر قلق اور اضطرار رہا اگر اوسپر سکینہ نازل ہوا ہوتا تو کیون اظہار اضطرار کرتا اور

اگر اوسوقت مین داخلاً وخارجاً کوئی مومن پیغمبر کے ساتہہ ہوتا تو خدا ضرور اوس
سکینہ مین جو اسنے پیغمبر پر نازل کیا تہا اوسکو بہی شریک کرلیتا جیسے جس جس مقام پر
پیغمبر کے ساتہہ مومنین تہے جب پیغمبر پر سکینہ نازل ہوا تو مومنین کو بہی شریک کرلیا
اور فرمایا فانزل اللہ سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین مگر چونکہ اسمقام پر
سوای ایک کافر کے کوئی مومن ساتہہ نتہا اسلئے سکینہ مخصوص پیغمبر کیا وایدہ
بجنود لم تروہا اور مدد کی اسنے پیغمبر کی ساتہہ ایسے لشکر ملائکہ کی کہ مخاطبین سے
اوسکو نہین دیکہا پس اون ملائکہ نے کفار کی آنکہون پر پردہ ڈال دیا اور اوس
رفیق بی توفیق کا گلا گہونٹا کہ جزع وفزع پہر نکرسکا یہہ ہی توجیہ وجیہ آیت کی مطابق
مذاق شیعہ کی نہ جو توجیہ غیر موجہ مخاطب نی کے باقی رہی گفتگو رد توجیہات رکیکہ
مخاطب مین پس بعد اسکے مطاوی رد کلام آیندہ مین آویگے انشاء اللہ تعالی
قولہ تمام مفسرین کیا شیعہ اور کیا سنے اسپر متفق ہین **اقول** دعوہای بیدلیل
کرنا کار مخاطب والا مقام ہی اور غیر مسلمات کو تحت مسلمات داخل کردینا مکاری و
خداعی کا کام ہی آسرے مفسرین متفق ہین کہ اذ اخرجہ سی مراد زمانہ ہجرت ہی اور
صاحب الغار بمقتضای نص الصاحب الغار حضرت ابوبکر تہی لیکن کس مفسر شیعہ نے
لکہا ہی کہ جو شخص کہ شریک ہجرت بعیت خلاف مرضی خدا و رسول ہوا اوسکا بہی
رتبہ سب سی بڑا ہی اگر مصلحت خدا مقتضی اسنے پیغمبر کی تنہا سفر کرنیکی نہوتی تو جان
نثاران اونحضرت کی مثل جناب امیر وحمزہ علیہ و ابوذر و عمار یاسر و مقداد
جنہون نے کسی معرکہ مرد آزما اور کسی شدۃ و رخا مین اونحضرت کی قدم سی مفارقت
نکی اور وقت اشتعال نوائر کارزار برق سیوف صاعقہ کردار سے کبہی اونکی

ہلاک تک نہ پہونچی اور مثل حضرات ثلثہ کے کبھی پیغمبر کو نرغہ کفار مین تنہا چھوڑ کر اپنے
جان بچا کر نہ بھاگی پس ایسے لوگ اوس شب تاریک کہ عین استتار تھی مقام غار
مین کہ مامن حفظ وحراست ایزد کردگار تھا اور محروس بلائکہ اخفا و تعجبار تھا کب
اونحضرت کا ساتھ چھوڑ سکتے آری رتبہ اوسکا سب سی بڑا ہی جسنے بمقتضای یشری
نفسہ ابتغاء مرضات اللہ اپنی جان بیچکر سیکڑون شمشیر ہای برہنہ مین اپنی
تئین فرش رسول خدا پر سلایا چنانچہ علمای فریقین متفق ہین اسپر کہ وہ جناب امیر
علیہ السلام تھے اور یہ آیہ اونھین کی شان مین نازل ہوا جیسا کہ ازالۃ الخفا مین مآثر
مین آنحضرت کی مذکور ہے اور بی اجازت خدا و رسول ساتھ دینا ابوبکر کا نہ للہ و نہ للرسول
تھا البتہ کہ حامیان دین مبین اور صحاب رد دین اور ہی لوگ تھی کہ امتثالاً لامر اللہ
والرسول متخلف ہوی اور ابوبکر بطمع دنیا کا ہنونسی سنا تھا کہ آنحضرت کو مدینہ مین
رفعت و ترقی ہوگی ساتھ ہوئی قولہ اور اس سے بھی کسیکو انکار نہین ہی اقول شیعونکو
انکار ہی مگر افسوس ہی کہ آپکو دروغگوئی سے کسیوقت انکار نہین ہی قولہ جب سے
پیغمبر صاحب اپنی گھر سی برآمد ہوئی اقول بعد اسکے خود ہی شیعون سی ناقل ہوسکتے کہ
ابوبکر سی اثنا راہ مین بعد تھوڑی راہ طی کرنیکے ملاقات ہوئی بیان فرماتی ہین کہ جب گھر سی نکلی آپ دروغگو
را حافظہ نباشد قولہ ہماری اور شیعونکی یہ اختلاف ہی اقول یہی اختلاف نہین ہی بلکہ
بہت سا اختلاف ہی منجملہ اوسکی یہ بھی ہی کہ شیعونکی نزدیک چونکہ عنداللہ یہ سفر تنہائی
قرین مصلحت تھا پس قطع نظر از بدنیتی بہ نیک نیتی بھی مشارکت اس سفر مین خلاف
حکم خدا و رسول جائز نہ تھی اس سبب سی کوئی شخص نیک نیتون سی شریک اس سفر کی
نہوا قولہ بدنیتی پر و نعوذ باللہ من ذلک محمول کرکے اقول کچھ تخصیص ابوبکر نہین ہے

بلکہ کل منافقین سے کے اعمال بدنیتی پر محمول کرتے ہین اور کچھ تخصیص اس فعل خاص کی بہی نہین ہے بلکہ کل افعال ابوبکر کو نعوذ باللہ منہ ومن افعالہ نیک نیتی پر محمول نہین کرتے چنانچہ بدنیتی اور رزایل اونکے بہت سی آیات سی مثل تریدون عرض الدنیا اور بہت سی احادیث سے مثل غصب فدک وغیرہ ثابت ہین اور بالخصوص اس آیت سی بہی ثابت کر کے شبہات اہلسنت کو رد کرتی ہین قال المخاطب

المقام ہداہ اللہ سبل السلام بیان صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

فضائل کا جو اس آیت سی ثابت ہوتی ہین- اس آیت سی بہت سی فضیلتین حضرت ابوبکر صدیق کے ثابت ہوتی ہین اول یہ کہ جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قتل پر کفار مکہ نے اتفاق کیا اور اللہ جل شانہ نی اونکے ارادہ سی حضرت کو آگاہ فرمایا اور اجازت ہجرت کی دی تب پیغمبر خدا نے بحکم الٰہی حضرت ابوبکر صدیق کو اپنے ہمراہ لیا پس اگر خدای جل شانہ کی نزدیک ابوبکر صدیق ایمان مین سچے اور اسلام مین پکے نہوتی اور پیغمبر صاحب پر جان و دل سے عاشق نہوتی تو ہرگز وہ ایسی وقت مین اونکو ساتھہ لینی کے اجازت نہ دیتا اور خود پیغمبر صاحب کو اگر اونکی محبت اور عشق پر یقین کامل نہوتا تو کبہی ابوبکر صدیق کو اس سفر مین اپنے ہمراہ نہ لیتی دوسری اگر ابوبکر صدیق اپنے جان و مال کو حضرت پر نثار کرنیسی راضی نہوتے تو وہ ایسی مصیبت کیوقت مین خود شریک نہوتی اور اپنی آپکو معرض ہلاکت مین نہ ڈالتے بلکہ حیلہ حوالہ کر کے اپنی آپکو ایسی مصیبت کیوقت مین شریک ہونیسی بچا لیتی تیسری گہر مین سے نکلنی کیوقت سی مدینہ منورہ مین پہونچنے تک جو باتین صدیق اکبر سے کین اور جسطرح پر پیغمبر خدا کی حفاظت کی اور جسطور پر حق رفاقت کا ادا کیا اون سب کو سنی

ظاہر ہوتا ہے کہ ابوبکر صدیق کو پیغمبر خدا کے ساتھ عشق کا مرتبہ تھا اور پیغمبر صاحب کے بچانے کی لئے اپنی جان اور آبرو کا کچھ خیال نہ تھا چوتھی جتنی اور صحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھی اونمین سے کوئی اس رتبہ کا نتھا کہ جسکو پیغمبر خدا اپنے ہمراہ لیتے اور جسکو اپنا یار غار بناتی سوای ابوبکر صدیق کے کہ اونہین کو ایسی وقتمین اپنا رفیق بنایا اس سے ابوبکر صدیق کی فضیلت اور صحابون پر ثابت ہوتی ہے پانچوین اللہ جلشانہ کو یہ خدمت صدیق اکبر کی ایسے پسند آئی کہ اونکی صدیقیت اور رفاقت کو اور لوگونکی تحریص اور ترغیب کیو اسطی اس آیت مین بیان کیا تاکہ انکو سنکر لوگونکو غیرت آوی اور پیغمبر صاحب کی رفاقت پر مستعد ہوجاوین پس اگر ابوبکر صدیق کی صدیقیت خدا کی نزدیک مقبول نہوتی اور اونکی خدمت اور رفاقت اعلی درجہ کی نہوتی تو اونکی مثال کیون دیجاتی اور اونکے یاری اور مددگاری اور اونکی دلبرانی شان کے لئی بیان کیجاتے چھٹوین اللہ جل شانہ نی ثانی اثنین کا لفظ فرماکر ظاہر کیا کہ بعد پیغمبر خدا کے دوسرا شخص ادای مناصب دینی کیواسطی ابوبکر ہے ساتوین اللہ جلشانہ نی صاحبہ کا لفظ ابوبکر صدیق کی نسبت فرماکر اونکی صحابیت کو ثابت کیا کہ یہ رتبہ کسی دوسرے کو نہین نصیب ہوا اسلئی ابوبکر صدیق کی صحابیت کا انکار درحقیقت نص قرآنی کا انکار ہے آٹھوین اس آیت مین لا تحزن ان اللہ معنا سی ثابت ہوتا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابوبکر صدیق کو تسلی دی اور خدا کی حفاظت اور نصرت سے اونکو اپنا ساتھی فرمایا جس سی معلوم ہوتا ہی کہ اللہ جسطرح پر حافظ اور ناصر اپنے پیغمبر کا تھا اوسیطرح پر اپنی پیغمبر کے یار غار کا حامی و مددگار رہا اور جبکہ اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ ابوبکر کے ساتھہ تھا تو اسی سے ابوبکر کا متقی اور محسن ہونا ثابت ہوا

اسلئی کہ دوسری آیت مین اللہ جل شانہ نی فرمایا ہے کہ ان اللہ مع الذین اتقوا
والذین ھم محسنون کہ خدا اونہین لوگون کے ساتھہ ہوتا ہی جو کہ متقی اور نیک ہوتی
ہین تو جن اللہ جل شانہ نی سے اپنی تسلے ابوبکر صدیق پر نازل کی اور خدا اپنی تسلے
نازل نہین کرتا مگر اونہین لوگون پر جو کہ ایمان مین سچّے اور اسلام مین مضبوط ہوتے
ہین اور جن پر خدا اپنا فضل کرتا ہی اور تسلے نازل کرنیکا ثبوت فانزل اللہ سکینتہ علیہ
سے ہوتا ہی دوسری ان آیتون پر غور کرنیسے بڑی فضیلت صدیق اکبر کے
ثابت ہوتی ہی اسلئے کہ یہ آیتین صرف واسطے ترغیب اور تہدید اون لوگون کی
نازل ہوئی ہین جو کہ جہاد پر جانیسے سستی کرتی ستھے اور ان آیتونمین خدا نے اون
سستی کرنیوالونکو سمجھایا اور ڈرایا اور اپنی بے نیازی کو ظاہر کیا چنانچہ اول دنیا
کی حقارت کر کے اونکو سمجھایا پھر اونکو عذاب نازل کرنیسی اور اونکی بدلی دوسری
قوم کو پیدا کرنیسے ڈرایا آخرکار اپنی بے نیازی اور رسولؐ کی بی پرواے کو
بیان فرمایا اور پھر اوس بے نیازی اور بی پروائی کی بیانمین صدیق اکبر کی تمثیل دی
اور اونکی رفاقت اور صحبت کا تذکرہ کیا پس اسے سی ابوبکر صدیق کی صدیقیت اور
اونکی صاحبیت کی مرتبہ کو قیاس کرنا چاہیے کہ اللہ اور اللہ کی رسولؐ کے نزدیک
اونکی نصرت اور یاری کے کیسی کچہ وقعت تھی کہ منجملہ اور امور ترغیب و تہدید کے
اونکی نصرت اور رفاقت کو بھی بیان کیا غرضکہ فضائل ابوبکر صدیق جو ان آیتوں سے
ثابت ہوتی ہین اجمالاً ہم بیان کر چکے اب اون شبہات کو جو حضرات شیعہ کرتے
ہین بیان کر کے اوسکا رد کرتے ہین اور چونکہ شبہات اونکے ایسے پوچ اور
رکیک ہین کہ اونکے تردید کرنا ایسا ہے جیسا کہ روز روشن مین آفتاب کی طلوع

سے انکار کرنیوالی سے کے مقابلہ مین دلائل اور براہین بیان کرتا لیکن بمجبوری موافق
قول خاتم المحدثین کے چون بناء کلام بر اصول گروہی نہادہ است ناچار زمام اختیار
بدست آنہا دادہ ہر جا کہ کشیدہ ہر بند میرود و بہر رنگ کہ رنگین کنند میشود مگر
منصف مزاجون سے امید ہی کہ اون اعتراضات کو ذرا انصاف سی دیکھین اور
علما و مجتہدین امامیہ کی تعصب اور عناد پر خیال کرین کہ عداوت نی اونکی دلونپر کیسا
پردہ اور دشمنی نے اونکی عقلون پر کیسا حجاب ڈال دیا ہی کہ ایسے نص صریح سے
انکار کرتے ہین اور فضل اصحاب کی فضیلت کی انکار کے لئے کیسی پوچ تاویلین
بیان کرتی ہین و ہا انا اشرع فی بیان ہفواتہم **لقول المتمسک بولایۃ علی ابن**
ابیطالب علیہ السلام یہ فضیلتین جو آپ ثابت کرتی ہین یا اپنی عقائد باطلہ کی راہ
سی بتصدیق روایات کاذبہ ہین یا بنا بر روایات شیعہ و عقائد شیعہ کہ ہین اگر بنا بر عقائد و روایات
اہلسنت کی ہین تو شیعہ اوسکو باطل اور کاذب جانتی ہین اور اگر بنا بر مذہب شیعہ کی
ہین تو آپکو اونکی کتابون سے سند دیکر بیان کرنا تہا تا کہ معلوم ہوتا کہ بنا بر عقیدۂ شیعہ
کی یہ فضیلتین ہین تو اسصورتمین البتہ شیعونکو قبول کرنا ضرور ہوتا و اذ لیس فلیس **قولہ**
اول یہ الی قولہ اجازت ہجرت کی دی **اقول** اس کلام کو فضیلت ابوبکر سی کچہ واسطہ
نہین ہے **قولہ** تب پیغمبر خدا بحکم الٰہی حضرت ابوبکر صدیق کو اپنی ہمراہ لیا **اقول**
تحریر تقریر فضیلت بطریق قیاس یہ ہی کہ ابوبکر کو پیغمبر خدا نے بحکم خدا وقت ہجرت کے
ہمراہ لیا یہ پہلا قضیہ ہی دوسرا یہ کہ جو شخص کہ ایسا ہو ضرور ہے کہ سچے ایمان والا اور پکا
مسلمان ہو نتیجہ مقدمتین یہ ہی کہ ابوبکر سچا ایمان والا اور پکا مسلمان تہا قبل اسکی کہ صحت
مقدمتین مین گفتگو کیجاوی ہم کہتے ہین کہ اس آیت سی ان دونون قضیونکو کچہ واسطہ نہین

ہے اسلئے کہ آیت کا مفہوم اسیقدر ہی کہ ہمنے اپنی پیغمبرؐ کی اوسوقت مدد کی کہ وہ ایک تہا دو شخصونکا
اور اوسوقت اپنے ساتھی سے کہتا تہا کہ لاتحزن آہ اس عبارت سی یہ نہین نکلا کہ ہمنی حکم ابوبکر کی ساتھ
لینی کا دیا تہا اور ساتھی اوسکا پکا مسلمان تہا ہان اگر مضمون آیت یہ ہوتا کہ ہمنے اوسوقت مدد کی
کہ جسوقت حکم کیا تہا کہ ایک پکّی مسلمان کو ساتھ لو اور پیغمبرؐ نے ابوبکر کو ساتھ لیا تو مقدمتین کو آیت سے
کچہ واسطہ ہوتا و اذلیس فلیس اور جب مقدمتین کو آیت سے واسطہ نہوا تو ہم کہتے ہین کہ دونو غیر مسلم ہین
کیون نہین جائز ہے کہ ابوبکر بے حکم خدا و رسولؐ گہر سے باہر نکلی ہون جیسا کہ شیعہ کہتی ہین کہ باوجود
ممانعت رسولؐ خدا گہر سے نکلی پس بمجبوری بخوف افشای راز حضرتؐ نی اوس
وقت بحکم خدا اپنے ساتہہ لیا پس بنا بر اسکے ابتدا ء حکم خدا نہ ثابت ہوا اور جو شخص
کہ بمجبوری ساتہہ لیا جاوی اوسکا پکّا مسلمان ہونا بدیہی البطلان ہی یہ گفتگو بہ نسبت
مقدمہ اولی کے ہی لیکن مقدمہ ثانیہ کہ جو شخص بحکم خدا و رسولؐ وقت ہجرت کی پیغمبرؐ
کی ساتہہ ہو وہ ضرور ہی کہ پکّا مسلمان ہو یہ بہی غیر مسلم ہی کیون نہین جائز ہے کہ
رسولؐ خدا بحکم خدا المصلحۃ پکّی مسلمان کو ساتہہ نہ لین بلکہ ایک کچّی مسلمان کو ساتہہ لین
جیسی کہ ایک کافر کو کہ دلیل رسولؐ اللہ تہا ساتہہ لیا تہا باقی رہی وہ مصلحت کہ جس سے
پکّی مسلمان کو ساتہہ نہ لیا اور کچّی مسلمان کو ساتہہ لیا اسمین ہمکو غور و فکر کی کچہ ضرورت
نہین ہے جائز ہی کہ کچّی مسلمان سی ایک وقت خاص مین ایک کام ایسا نکلے
کہ پکّی سے نہ نکل سکی اور جائز ہی کہ یہ کچّا سب کچّون سی بدتر ہو اور تاب تحمل کفار کی
ایذا کی نکی نہ لاسکے اور فوراً پہر جائی اور شریک کفار ہو جائی اور اوس سی کوئی
مفسدہ عظیم پیدا ہو اسلئی اسکو ہمراہ لینا ضرور پڑا باقی رہا خیال اوس فساد کا جو
اوس سے اثناء راہ مین پیدا ہو پس جب خدا اپنی حفظ کا وعدہ کر چکا ہو تو ہمکا

خیال کرنا کچہ ضرور نہین ہے پس اس تقریر سی ہماری ثابت ہوا کہ اگر ظاہر سی حدیث
سنکے ابوبکر کا بحکم خدا ساتھہ لیجانا ثابت بہی ہو تو اس سے نکوئی فضیلت ابوبکر کے
نکلی سگے نہ اونکا پکا مسلمان ہونا ثابت ہوگا قولہ پس اگر خدائی جل شانہ کی نزدیک
ابوبکر ایمان مین سچے اور اسلام مین پکے ہوتی الی قولہ اس سفر مین اپنے ہمراہ نہ لیتی
اقول بخوف افشائی راز ساتھہ لینا دلیل اوپر کچی ہونی اسلام اور سچی نہونی ایمان
کے ہی اگر خدا اور رسول انکو محب صادق اور مومن کامل جانتی تو مثل جناب امیر
علیہ السلام کی انکو بہی کفار مین چہوڑجانے سی کچہ پروا نکرتی پس یہ ہمراہ ہے عین
دلیل کذب ایمان اور صدق نفاق خلیفہ صاحب ہی اور شیعونکی نزدیک عاشق و
معشوق درمیان افلح اور حضرت عمر کی مسلم ہی لیکن اس مقام سے اوسکو کچہ علاقہ نہین
ہے یہان اسکا ذکر بہی کہ اگر ابوبکر عند اللہ والرسول معتمد علیہ فی الایمان ولایقان
ہوتی تو مثل جناب امیر علیہ السلام کی اونکو اپنا خلیفہ اور جانشین کرتی اور اپنی فرش
خواب پر سلاتی قولہ دوسری اگر ابوبکر صدیق اپنے جان ومال کو حضرت پر نثار
کرنیسی راضی نہوتے اقول جناب والا وقت جان نثاری روز روشن احد وخیبر وحنین
تہا جسمین خلیفہ صاحب نی پشت بہ کفار دیگر راہ فرار کو اختیار کیا نہ مقام اوسکا شب
تار حال استتار فی الغار تہا اور مفلس قلاش اباً عن جدٍ نی کہان مال پایا جو نثار کرتا اور
اوس شب تار مین کیا محل مال نثار کرنیکا تہا اور کسکو دیا اور کیونکر نثار کیا شیعونکے
کتاب سی تو کہان کہین سنیون ہی کی کتاب سی بیان فرمائیے قولہ تو وہ ایسے
مصیبت کیوقت مین خود شریک نہوتی اقول اگر پیشتر سے کفار مین گہرجانی کا
حال معلوم ہوتا تو شاید مثل احد وخیبر کے کنارہ کش نہ ہوجاتے خیال مبارک

مین تو یہ تھا کہ شب تارمین عالم غفلت کفار مین نکل جاینگے اور وہان جا کر مال دنیا پر
ہاتھہ لگاینگے سفر کو وسیلہ الظفر جانتے بی اجازت خدا و رسول گھر سے باہر نکلے یہ سفر تو
دس ہی منزل کا تھا طلب دنیا مین کلاب جیفہ دنیا تا بہ چین و روس جاتے ہین اور
کیسی کیسی تکلیفین اور مصیبتین سفر بحر و بر کی اوٹھاتے ہین آپ اپنی اشتال اور اقران
سے قیاس کر لیجیئے دنیا مقام اعتبار ہی فاعتبروا یا اولی الابصار قولہ تیسری گھر
مین سی نکلنے کیوقت سی مدینہ منورہ مین پہنچنے تک جو باتین صدیق اکبر نی کین اقول
ہمارے خیال مین تو یہی آتا ہے کہ جو باتین کین سب تدبیر حصول دنیا مین کین اگر
کفش برداری اور خدمتگذاری کی تو بہر حصول دنیا کی اگر عذر او خیانت کی راہ پر قدم
مارا تو وہ بہی برای حصول دنیا تھا جب در غار پر اپنی برادران کفار پر نظر پڑی تو خیال
شریف مین یہ آیا کہ جناب رسول خدا سی جس دنیا کی حصول کی طمع ہی وہ ابھی بعید
ہی اور اگر اپنی برادران کفار کو کسی حیلہ سے متنبہ کر کی انحضرت کو گرفتار کروا دیجیئے
تو اسکے مین انہین کفار سی کچہہ مال دنیا عاجلاً ہاتھہ لگ جاینگا اس خیال خام سے
بہت جزع و فزع کرنا شروع کیا اور گریہ کی مار کا حیلہ کیا مگر چونکہ ملائکہ نی گوش و چشم
کفار پر پردہ ڈالدیا تھا یہ افسون کچہہ کارگر نہوا لاجرم پہر وہی جوتیان سیدہی کرنے
کی راہ پر چلی یہانتک کہ مدینہ مین پہنچی قولہ اور جسطرح پیغمبر خدا کی حفاظت کی اقول حافظ
اونکا خود ایزد کردگار اور ملائکہ خداوندگار تہی وا بو بکر چون کس چہ خفتہ و چہ بیدار جو
شخص کہ خود اپنی حفاظت نکر سکی اور بمقابلہ کفار مین با وجود اعوان و انصار کے
بہاگ کہڑا ہو وہ تنہا حفاظت دوسرونکی کیا کریگا قولہ اور جسطرح مدینہ حق رفاقت کا
ادا کیا اقول ادای حق رفاقت جزع و فزع کرنے سی اور قلق اور اضطراب کے

روسی ظاہری آری جب یہ مکروخدع پیش رفت نہوا تو بجز خوش آمدکی اور کفش
برداری ظاہری سے حصول دنیا کی لئی اور کون صورت تھی لاجرم مثل دیگر منافقین
کی اتباع وصدقہ نا کرسکتے تھی قولہ اپنی جان وآبرو کا کچہہ خیال نکیا اقول جان کا
خیال نکرنا تو لڑائیون سے جان بچاکر بہاگنی سے ظاہرہی آری آبرو کا خیال
البتہ نکیا ہوگا کہ امثال ابن ربیعہ کی پرانی جوتیونکے صدقہ سی بہرحال ہوجاسینگے
قولہ جتنی اور اصحاب پیغمبر خدا کی تہے اونمین سی کوئی اس رتبہ کا تہا جسکو پیغمبر خدا
اپنی ہمراہ لیتی الخ اقول جتنی اصحاب نفاق تہی کسیکو ایسی طمع دنیا غالب نہ تہے
کہ خلاف حکم رسول گھر سے باہر نکلی بجز خلیفہ صاحب کی اس راہ سی ہم بہی انکا رتبہ سب
سی بڑہکر جانتی ہین مگر بے اعتمادی مین انکا رتبہ سب سی بڑہکر جب ہم جانتی کہ اور
اصحاب نفاق بہی گھر سے باہر نکلی ہوتی اور اوسوقت مین وہ حضرت سکو چہوڑ جاتی
اور انکو ہمراہ لیجانی تو ہم کہہ سکتے تہی کہ انکا رتبہ خوف افشای راز مین سب سی بڑہا
ہوا تہا لیکن جب بجز انکی کوئی باہر نہ نکلا اور واقف راز نہوا لاجرم انہین کو بخیال
اسکے کہ ایک مرتبہ جوتیان کفار کی کہاچکے ہین مبادا اب تاب تحمل نہ لاکی افشار راز
کرین یا بطمع دنیا بیابان غار مین افشای راز کیا چاہتے تہی یہان سبب کرین ہمراہ لیا
اس بات سی جاننا کہ کل صحابہ پر فضیلت ثابت ہو قولہ پانچوین اللہ جل شانہ کو یہہ
خدمت صدیق اکبر کی ایسے پسند آئی کہ اونکی صدیقیت اور رفاقت کو الخ اقول آیہ
کتاب خدا بالفاظ معدودہ ہی کسی لفظ کو تضمناً و التزاماً بہی کسی اودامی مذمت پر دلالت
بینن ہے فضلاً عن المطابقہ آری التزاماً دلالت اوس حرکت ناشایستہ پر ہی کہ جس سے
صاحب خلق عظیم سے نے بلفظ لیتن لا تحزن نہی فرمائی اور اگر بجای اوسحضرت سکے

کوئی افظ و اغلظ مثل حضرت عمر کی کما فی صحیح البخاری ہوتا تو اسکت ایہا الشقی غرا تا
اور اسیطرح آیہ شریفہ مین نہ ذکر صدیقیت اور ادای حق رفاقت ہی اور نہ ذکر یاری
و مددگاری سے آری یہ سب مفہومات بمقتضا می لمعنی سے فی بطن الشاعر حضرت مطلب
کی پیٹ مین ہین اور خداوند تعالی نے ذکر رفیق بی توفیق مثل سارق ابرق اسلئے
فرمایا تاکہ معلوم ہو کہ ہمارا پیغمبر اوسوقت دشمنان ظاہری اور باطنی دونون مین
گرفتار تہا اور ہمنی ایسی وقت مین اپنی قدرت کاملہ سی اوسکی نصرت اور مدد کی کہ
کوئی مددگار نتھا نہ یہ کہ جب ابوبکر مددگار تہی تب ہمنی مدد کی قولہ چنوین اللہ جلشانہ
نے ثانی اثنین کا لفظ فرما کر ظاہر کیا کہ بعد پیغمبر خدا کی دوسرا شخص اوا سے
مناصب دینی کیو اسطی ابوبکر ہے اقول پیشتر اس سی بیان ہوا کہ اہل لغت و تفسیر
متفق ہین اسپر کہ معنی ثانی اثنین او ثالث ثلثہ کی احد الاثنین اور احد الثلثہ کی ہین یعنی
ایک دو کا اور ایک تین کا اور اذ ھما فی الغار جو بعد اسکی ہے دلالت کرتا ہی
کہ احد الاثنین ہونا فی الغار تہا جسطرح سے کہ احد الاثنین ہونا اونحضرت کا وقت
خلوت حضرت عائشہ کی مثلاً فی الدار تہا تو اگر کیا احد الاثنین فی الغار ہونا موجب
خلافت ہی تو صد بار احد الاثنین فی الدار ہونا البتہ صد بار موجب خلافت ہوگا پس
حضرت عائشہ صد بار مستحق تر بخلافت اپنی پدر بزرگوار سی ہونگی شاید اسی سبب سے
لعنی اونٹ پر چڑھکر چاہا تھا کہ خلافت جناب امیر علیہ السلام سی چھین لین مگر شکر
خدا کہ شکست فاش پائی اور جنگ جمل کی ندامت الی یوم القیامت سینونکی ہاتھہ
آئی اور اگر کوئی کہی کہ یہ نسبت غار کی ثانی اثنین خدا نے فرمایا ہی اور یہ نسبت اسکے
نہین فرمایا تو ہم کہین سگے کہ گو خدا نی نہین فرمایا مگر واقع مین تو اسوقت خاص مین

ساتھہ اونکی تنا سے اثنین ہوتی تھے یا سنیونکی نزدیک اوسوقت خاص مین کوئی
ثالث یا غیر بھی موجود ہوتا تھا اور ترتب احکام اوپر امور واقعیہ کی ہوتا ہے خواہ خدا
بھی اوسکا ذکر کری خواہ نکری بہر کیف ثانی اثنین سے شیعونکی نزدیک غرض یہ مقصد
ہی کہ مثل حضرت عائشہ کی ایک خانگی دشمن اوسوقت مین بہی موجود تھا اس بات کو
ادای مناصب دنیا ودین سے کیا علاقہ آری اگر اتحاد بین الاثنین مفاد آیہ ہوتا
بسطرح انفسنا وانفسکم مین سے ہے تو البتہ اگر کوئی شخص اتحاد منصب کا قایل ہوتا تو بیجا
نہ تھا لیکن اس مقام مین تو ہرگز مفہوم احد الاثنین مین اتحاد اثنین صنفاً ونوعاً وجنساً ضرور
نہین ہے فضلاً عن اتحاد الذات والصفات ایک آقا اور ایک غلام ملکر اثنین
ہوتی ہین اور آقا احد الاثنین کہلائیگا اور اسیطرح ایک ملک پاک اور ایک سگ
ناپاک اور ایک ایزد اور ایک بت آذر اور ایک خدائی برحق اور ایک جاہل مطلق
ملکر اثنین اور احد الاثنین پایا جاتا ہی انسی ایک دوسری مماثلت اور مشابہت فی الذات
والصفات نہین لازم آتی ہے اور اگر حضرات اہلسنت کو لفظ ثانی سے دہوکا ہوا
ہے کہ کبہی مشابہت اور مماثلت مین مستعمل ہوتا ہے جیسی کہتی ہین کہ زید ثانی اسد
ہی تو ہمنے بیان کیا کہ اس مقام پر ثانی بمعنی احد ہی نہ بمعنی مشابہ بلکہ معنی مشابہت
وقت اضافت باثنین کہنا فی نفسہ سخن مہمل ہے ورنہ برقیاس ثانی اسد معنی اسکی
مشابہ باثنین کے ہونگی وہو لغو بحت علاوہ اسکی جناب باری نے ثانی اس مقام
پر جناب رسول خدا کو فرمایا ہے نہ ابوبکر کو پس اگر معنی مشابہت مراد ہون تو لازم
آتا ہی کہ جناب رسول خدا مشابہ ابوبکر ہون اور چونکہ قاعدہ کلیہ ہی کہ مشبہ با قوی
مشبہ سے ہوتا ہی پس لازم آویگا کہ ابوبکر العیاذ باللہ افضل جناب رسول خدا سے ہو

وہو باطل بالاجماع من کل اہل الاسلام والفرض محال اگر خداوند تعالی ثانی ابوبکر کو
فرماتا اور معنی مشابہت ہی مراد ہوتی تو تشبیہ کی سلئے مشارکت فی بعض الامور کافی
ہے نہ مشارکت فی کل الامور یہانتک کہ زید کالاسد مین زید کی سلئے دم بھی ضرور ہو
پس تشبیہ کی سلئے مشارکت فی الاستتار فی الغار کافی ہے اوادی مناسب دینی کہانسے
ثابت ہوسکتا ہے اگر ابوبکر کو لیاقت ادای مناصب دینی ہوتی تو تبلیغ آیات سورۂ
برات کہ ادنی مناصب دینی سی تھا حضرت ابوبکر اوس سی بی لیاقت نہ کہی جاتی
اور حضرت نفرماتی یودّی عنّی رجل من اہلبیتی و لایودّی عنّی الا اہلبیتی
کما فی البیضاوی و فی ازالۃ الخفا پس ادای مناصب دینی کی لیاقت بعد او حضرت کی اہلبیت
کو تہی نہ اوسکو کہ جسی لیاقت ادنی منصب کی اداکرنیکی نہ تھی لیکن جب خدا نے
مثل کفار غار کی آنکھون اور کانون پر پردی ڈالی ہون تو بجز راہ ضلالت سکے راہ
ہدایت کب دکہائی دیتی ہے فاعتبروا یا اولی الابصار قولہ ساتوین اللہ جلشانہ
فی صاحبہ کا لفظ ابوبکر صدیق کی نسبت فرماکر اونکی صحابیت کو ثابت کیا اقول
شیعونکو ہرگز صحابیت ابوبکر کا مثل صحابت جملہ منافقین سکے انکار نہین ہے لیکن اس
صحابت لغوی کو یا صحابت ظاہری کو موجب شرف و فخر نہین جانتی اسلئے
کہ یہ صحابتین بین المومن و الکافر و بین المومن و المنافق اطلاقات قرآن و حدیث
سی ثابت ہین کما سیجی آری شرف اوس صحابت مین البتہ ہے جسمین قید
ایمان حقیقی سکے اور ماتو اہل الایمان الحقیقی کی سکے ہوئی ہی اور شیعون کی نزدیک
بہ نسبت صدیق سنیان سکے دو نو مسلم نہین ہین بلکہ عدم ایمان اور موجب الکفر ثابت
ہے قولہ آٹھوین اس آیت مین الفاظ لاتحزن ان اللہ معنا سی ثابت ہوتا ہے

کہ پیغمبر خدا نے ابوبکر صدیق کو تسلی دی اقول ابہی تو آپ ابوبکر کی یاری اور مددگاری
اور جان نثاری اور خدمتگذاری کو گہر سی نکلنے سی مدینہ مین پہنچنے تک سراہتی تہی
اب کیا ہوگیا کہ خود ابوبکر قابل تسلے و تشفی دادن ہوگئی کہ خود جناب رسول خدا
کو انکی مددگاری اور خدمتگزاری کرنے پڑی حال جان نثاری بخوبی معلوم ہوگیا
کہ فقط کفار کی دیکہنے سی جان نکل گئی اور قبل از مرگ واویلا کرنے لگی یہانتک کہ پیغمبر
کو تسلی دینی پڑی اجیانا اگر کفار تلواریں کہینچکر آہی پڑتے تو یقین تہا کہ بے مارے
مرجاتی سبحان اللہ کیا اچہی حفاظت اور کیا اچہی خدمت اور رفاقت تہی آور بعد
اسکے معلوم ہوگا کہ لا تحزن صیغہ نہی سے ہے اور حقیقت نہی واسطی حرمت کے ہی
اور دلالت کرتی ہے اوپر منع کرنیکی ایک فعل قبیح سے مگر یہ کہ کوئی قرینہ اوسکی
خلافت پر قایم ہو جیسا کہ نشان کل مجازات ہی ویسیہی قولہ اور خدا کی حفاظت اور
نصرت مین اونکو اپنا ساتہی بنایا اقول بنا اس کلام کی اسپر ہی کہ ان اللہ معنا
مین مراد معیت سی معیت من حیث التائید والنصرۃ ہی نہ من حیث العلم والقدرہ
اور ضمیر جمع متکلم کا استعمال واحد پر نہین ہوسکتا اور یہ دو نوامر خیز منع مین ہین و
علی التنزل کوئی فضیلت بکری پر دلالت نہین ہی بلکہ رذیلت پر دلالت ہوسکتی
ہی تفصیل اسکی یہ ہی کہ اگر معیت سی جو لفظ معنا مین ہی مقصود اصلی ابوبکر ہوتے تو
ان اللہ معک بجای معنا ہوتا اور اگر جناب رسول خدا اور ابوبکر دونو مقصود
اصلی ہوتی تو معی ومعک ہونا ضرور تہا اور جب نہوا تو ہم کہتی ہین کہ اس مقام
مین معنا سی فقط جناب رسول خدا مقصود ہین اس دلیل سے کہ مراد معیت سی
معیت من حیث العلم والقدرۃ بنا بر فہم مخاطب کی نہین ہی ہر چند شیعونکی سے لئے اسکی

گنجایش سے کہ کہین کہ جناب رسولخدا نی معنا اس راہ سی فرمایا کہ اسے ابوبکر
جناب باری میری اور تیری حال سے خوب واقف ہی اور تیری بدنیتی اور میری
نیک طینتی کی جزا دینے پر قادر ہی تو کیون جزع و فزع کرکے مجکو ایذا دیتا ہی جیسا
کہ آپ معنی وہم شیعہ مین بعد اسکی لکہین گی لیکن یہ بات چونکہ آپکی طبع نازک پر
اسقدر ناگوار ہی کہ اسکے سنی سے حالت جنون طاری ہوتے ہی لہذا پاس خاطر
آپکی ہم اس سے درگذر کرکی کہتی ہین کہ جیسا آپ نی فرمایا کہ مراد معیت سی معیت
تائید و نصرت ہی ہی سہی لیکن یہ تائید و نصرت بقول خداوند تعالی وایدہ بجنود
لم تروھا مخصوص بجناب رسول خدا ہی اور حضرت ابوبکر اوس سی بی بہرہ ہین
پس نا بر اسکے ضرور ہی کہ صیغہ جمع سے اسمقام مین معنی مفرد کی مراد ہون ہرچند
اہلسنت نی آیہ انما ولیکم اللہ مین جو بروایات فریقین مخصوص بجناب امیر
علیہ السلام ہی اسکا انکار کیا ہی اور اطلاق جمع علی الواحد جائز نہین جانا ہے مگر
محاورات فصحا و بلغا مین بکثرت ہی بلکہ خود کلام خدا مین انا اور نحن واسطے
ذات واحدہ اپنی کی بہت آیا ہی اور اسیطرح رب ارجعون اور یا ایہا النبی اذا طلقتم
ولنا تینہم و لنخرجنہم یا ایہا النبی اذا طلقتم قصہ حضرت سلیمان مین مذکور ہی بلکہ خود حضرات اہلسنت نی بنا بر روایت
کاذبہ کی جو شان نزول آیہ ولا یاتل اولو الفضل مین نایا ہی حضرت ابوبکر کو
مصداق اولو ٹھرایا ہی الغرض اسیطرح اس مقام مین بھی کیون نہین جانتی ہی کہ معنا
سی فقط ذات واحدہ جناب رسول خدا مراد ہو لیکن اگر آپ کچھ نہ سمجھتے اسکو نہ مانئی
اور فرمائی کہ ہم کو اطلاق جمع علی الواحد پسند نہین ہے بلکہ ضرور ہی کہ اس مقام پر
دو شخص شریک کئی جائین تو ہم کہین گے کہ شخص دیگر جناب امیر علیہ السلام ہین

جیسا کہ آپ یعنی اول شیعہ مین بیان کر چکے یعنی جب جناب رسول خدا نی پوچھا کہ تم
کیا یعنی ای ابو بکر تو کیون روتا ہے کما فی ازالتہ الخفا ابو بکر نے از راہ زور و بکا
کہا کہ مین سے اپنے واسطی نہین روتا ہون بلکہ علی کیواسطی کہ وہ مار ڈالی گئی ہونگے اور
آپکی واسطی روتا ہون کہ عنقریب شہید ہو جای گا تب حضرت نبی فرمایا کہ ان اللہ معنا
یعنی ہمارا اور علی کا ناصر و معین خدا ہے آور اگر یہ بات بہی آپکو نہین پسند ہے تو
بپاس خاطر عاطر ہم اس سے بہی درگزر کرتے ہین اور کہتی ہین کہ بہت خوب جیسا
آپ فرماتی ہین کہ ابو بکر ہی معنا مین شریک ہین وہ سہی لیکن ہمین کچہ شک
نہین ہی کہ جب دونو مقصود اصلی نہین ہین جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا تو لا ریب ایک
بالاصالتہ اور دوسرا بالتبعیت ہی اور ظن غالب ہی کہ اتنی سنے انصاف تو آپ
نکرینگی کہ مقصود اصلی ابو بکر کو ٹہراوین ورنہ تفضیل ابو بکر جناب رسول خدا پر لازم آویگی
ہر چند آپکی علما کو اس سے کچہ باک نہین ہی ابو بکر کیا عمر کو تفضیل رسول خدا پر دیجاتی ہے
جیسا کہ مصافحہ بخدا اول عمر سے بیان ہوتا ہی اور قصہ اسارای بدر مین مانجی الا عمر
ہی کہا جاتا ہی اور رب عائشہ کی ناچ دیکہلانی کیوقت شیطان حضرت عمر ہی سے
بہاگتا ہے بہر کیف آپ مسلم کرین یا نکرین مقتضاے ادب یہی ہے کہ کہا جاوی
کہ مقصود اصلی معیت رسول خدا ہی اور معیت ابو بکر بالتبعیت ہی چونکہ انحضرت کی
ساتہہ تہی لیکن ہر چند ہم غور کرتے ہین مگر ہمکو کوئی شرافت او فضیلت او رفعت اس
تبعیت مین حضرت ابو بکر کی سلئے نہین ثابت ہوتی ہے اگر فرض کیجئے کہ دعوت
مین ایک بادشاہ عالیجاہ کی کچہہ انفار بہی بہرہ یاب ہو جاوین تو ادن انفار کی کیا
شرافت ہی اور اگر ظل سطوت مین ایک شاہباز کی ایک کہوسٹ کی جان بچ جاوے

تو کھوسٹ کی لیے کیا فضیلت ہی اور اگر فسکا شیر شرزہ کی طلب خوندہ سے لومڑی بھی سیر
ہو گئی تو لومڑی کو کیا مزیت حاصل ہوئی **قولہ** ابوبکر کا محسن اور متقی ہونا ثابت ہوا **اقول** احسان
اور اتقا بعد از ایمان ہے اِنَّ اللہ مَعَنَا کر تو دلالت اوپر عدم ایمان ابوبکر کے ہے
ہاں کہ علم فصاحت و بلاغت مین ثابت ہو لسے ہے کہ تاسیس اولی اور اقدم تاکید سی
ہے پس اگر حضرت ابوبکر کو تصدیق و اذعان و ایمان و ایقان بتائید و نصرت خداوند
منان لتسیہ الانس و الجان ہوتا تو وہ حضرت اِنَّ اللہ مَعَنَا ابوبکر سے کیون فرماتے
خصوصاً تاکید لفظ انّ کہ حقیقۃً مخصوص واسطے منکرین کی ہی کما ثبت فی علم البیان
اور نہ ایمان رکھنے والی بتائید و نصرت خدا و رسول وہ منافقین تھے جنکی شان مین
جناب باری فرماتا ہی الظّآنین باللہ ظنّ السّوءِ علیھم دائرۃ السّوءِ و غضب اللہ
علیھم و لعنھم و اعدّ لھم جھنّم و ساءت مصیرا تعجب ہی کہ جو
لوگ مصداق غضب خدا اور لعنت خدا ہون اور جہنم انکا مصیر ہو وہ محسن اور متقی
کیونکر ہو سکتی ہین **قولہ** نویں اللہ جل شانہ نی اپنی تسلی ابوبکر پر نازل کی **اقول**
لا نسلّم کہ ضمیر علیہ کی طرف ابوبکر کی پھرتی ہے کیون نہین جائز ہی کہ جسکے
طرف کل ضمیرین ماقبل و مابعد کی پھرتی ہون اوسیکی طرف ضمیر علیہ کی بھی پھرتی ہو و اذا جاء
الاحتمال بطل الاستدلال چہ جای انکہ کرنا ورجۂ فصاحت و بلاغت سے
اوس کلام کا جو حد اعجاز مین ہے دلیل بطلان احتمال اور متعین ہوجانی احتمال
ثانی کا ہو کما سیجئی عنقریب یہ کلام متعلق بہ نقل ہے لیکن دلیل عقلی اوپر تعین احتمال
ثانی سکے پس قول مخاطب ہی وجہ ہذا او وہ خدا اپنی تسلی نازل نہین کرتا مگر اونہین
لوگون پر جو کہ ایمان مین سچے اور اسلام مین مضبوط ہوتے ہین **اقول** اسباب مین

ہم اُنکی سر مو مخالفت نہین کرتے اور بمقتضای الکذب قد یصدق بمقام پا انکو سچا جانتے
ہین اور ہم یہی کہتے ہین کہ بی ایمان کو لئے خدا تسلی نہین نازل کرتا لیکن چونکہ بی ایمانی
ابو بکر کی بعدم تصدیق وعدہ خدا و رسولؐ اور قلق اور اضطراب و جزع اور فزع اور
ظن بالسوء باللہ سی ثابت ہی پس جو شخص کہ مورد غضب و لعنت خدا ہو وہ مورد تسلی خدا
کیونکر ہو سکتا ہے یہی سبب ہے دلیل عقلی اوپر اسبات کی کہ ضمیر علیہ کی جناب رسولؐ خدا
کیطرف پھرتی ہے نہ ابو بکر کی کیطرف اور جب بدلیل عقل و نقل ثابت ہوا کہ ضمیر
طرف رسولؐ خدا کے پھرتی ہے تو تخصیص نزول سکینہ علی رسول اللہ بمقام پر
دلیل ہے اوپر اسبات کی کہ اس جگہہ پر مع الرسول کوئی مومن نتھا ورنہ انزل اللہ
سکینتہ علی رسولہ علی المؤمن ہوتا و لااقل علیہما ہوتا اسلئی کہ جہان جہان جناب
رسولؐ خدا کی ساتھ مومنین ہوی تو تخصیص سکینہ بہ رسولؐ نہین کی گئی بلکہ خدا سے
انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ و علے المؤمنین فرمایا ہی اور جب نہوا
تو یہ ایک دلیل دیگر ہی اوپر کفر حضرت صدیق عتیق کے پس علاوہ فضیلت ہشتم کی
فضیلت نہم بھی دلیل اوپر کفر کے ہوی اور مثل مشہور یک نشد دو شد کی صادق
آئی بلکہ یہان تو باعتبار اسکی کہ ہر فضیلت سی ایک کفر ہی نکلتا ہے ایک نشد دو
شد کہنا چاہیے قولہ دسوین ان آیتون پر غور کرنیسی بڑی فضیلت صدیق اکبر کے
ثابت ہوتی ہے اقول صاحبان بصیرت اگر فضیلت دہم اور نہم پر غور کرینگی تو بجز
تکرار بی سود کی کچھ حاصل نہ نظر آئیگا فرق یا ہے سیقدر ہی کہ اسمین حاصل مضامین آیات
سابقہ بڑھا دئے ہین اور حقیقت یہ ہی کہ وہ تین سخن واہی ہین کہ جنکو رنگ برنگ
کی تقریرون سے دس کی گنتی گناے ہی اور اسے سبب ہی اعتراض فضیلت

وہم کو شل چہارم و پنجم و ششم کی کہا گیا ہی اور عوام فریبی کیو اسطی حاشیہ پر لکہہ یا ہی کہ ہمنی ضمناً ذکر کیا ہے حالانکہ دس کی گنتی تہی عقلا سمجہتی ہین کہ محض فریب عوام ہی بہرکیف جواب وہم وہی ہی جو پنجم مین مذکور ہوا یعنی خداوند تعالی نے اس آیت مین کہین صدیقیت صدیق کا ذکر نہین فرمایا اور نہ کوئی تمثیل دی اور نہ کوئی ادای خدمت اور ادای حق رفاقت کا ذکر کیا اور نہ کہین یاری اور مددگاری پر کوئی لفظ دلالت کرتا ہی بجز اسکی کہ رفیق بے توفیق ایسا تہا کہ خود پیغمبر کو اوسکی قلق اور اضطراب کی اہمالت کرنی پڑی اور اوس دشمن خانگی سے بہی مثل دشمنان بیرونی کے ایذا اوٹہانی پڑی اور ایسے وقت مین ہمنی اپنے پیغمبر کی مدد کی کہ درمیان دو قسم کی دشمنونکی وہ گرفتار تہا اور کوئی حقیقۃ مین اوسکا دوست تہا پس وقت تنہائی وقت مددگاری ہے نہ یہ کہ ایک مددگار کی موجود ہونی کیوقت وقت مددگاری ہو طرفہ یہ ہے کہ خود حضرت مخاطب بیان فرماتی ہین کہ خداوند تعالی اپنی بی نیازی اور بے پروائی کو بیان فرماتا ہی پس ایسے وقت مین ذکر یاری و مددگاری غیر کا کیا موقع ہے جو خداوند تعالی یاری اور مددگاری ابوبکر کا ذکر فرماوی اور اپنی بی نیازی اور بی پروائی کو باحتیاج مددگاری و نصرت ابوبکر باطل کری اور کون لفظ اس آیہ مین اوپر مددگاری اور نصرت ابوبکر کی دلالت کرتا ہی مقام حیرت ہی کہ خداوند تعالی تو فقد نصرہ اللہ سی نص صریح اوپر اپنی نصرت کی فرماتا ہے اور مخاطب نے بہ دوستی نصرت اور مددگاری ابوبکر کا غل مچاتا ہی عقل سے عاقل کی تجویز نہین کرسکتے ہی کہ اگر مقام نصرت و یاری غیر خدا ہوتا تو وہ حضرت کسی شخص کو شجاعان اور ابطال سے ساتہہ

نہ لیتی بلکہ ایک بیان کمن سال مخنث خصال کہ جسکا خود قلق و اضطراب سے برا
حال ہو ہمراہ لیتی اور جب وہ خود ہی ایسا حواس باختہ ہو کہ خود پیغمبر کو اسکی تسکین
دینی پڑی تو کیا مدد اور نصرت اوس سے ہو گی **قولہ** غرضکہ فضائل ابو بکر **اقول**
اس کلام مختل انتظام مین بجای لفظ فضایل سے رذائل اور بجای حضرات شیعہ
کی حضرات سنیہ اور بجائی محدثین بالتشدید کی بالتخفیف و بجای فضل الصحابہ کے
اکفر اہل النفاق کر کے اس تقریر کو ہم منقلب کرتے ہین کہ کالائی بد بریش خداوندش
اولی است و ہا انا اشرع سفے رد ہفواتہ الآخر قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ
سبل السلام بیان شیعیان عبد اللہ ابن سبا کی اعتراض کا اس آیت پر ہم
اعتراضات کو اوسی ترتیب سی بیان کرتی ہین جس ترتیب سی ہمنے فضیلتین بیان کین
ہین تا کہ دیکھنی والونکو ہر فضیلت کی مقابلہ مین اعتراضات اور شبہات شیعونکی معلوم
ہو جاوین پہلا اعتراض پہلی فضیلت پر جو کہ ہمنے پہلی فضیلت مین بیان کیا ہے کہ
اللہ جلشانہ کی حکم سے پیغمبر خدانی صدیق اکبر کو اپنے ہمراہ لیا اوسکو اما میہ اسطرح پر رد
کرتے ہین کہ نہ خدا نے پیغمبر خدا کو ابو بکر کی ہمراہ لینے کی اجازت دی نہ پیغمبر صاحب
نے اپنی خوشی سے اونکو اپنے ساتھہ لیا بلکہ بلا مرضی اور بغیر اجازت حضرت
کے ابو بکر ہمراہ ہو گئی چنانچہ اسبات مین جو کچھہ علماء شیعہ نے لکھا ہی اوسکو ہم بیان
کرتے ہین بڑی مجتہد صاحب یعنی شیعونکی قبلہ و کعبہ ذو الفقار مین لکھتے ہین کہ
کہ احتجاج باین آیت موقوفست کہ بہ ثبوت رسد کہ ہجرت ابو بکر باجازت حضرت
نبوئی واقع شدہ و شیعہ این را قبول ندارند اور قاضی نور اللہ شوستری نے
مجالس المومنین مین اور اپنے اور رسالون مین بھی یہی لکھا ہی کما فی منتہی الکلام

کہ قاضی نور اللہ شوستری در مجالس المومنین وبعضی از رسائل دیگر ذکر میکنند که ابوبکر از
منافقین بود و برخلاف امر اقدس نبوی در اثنا راہ ایستاد و حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بعد زجر شدید او را ہمراہ گرفت تا کفار را دلالت نہ کند اور ایک رسالہ مین جو منسوب
بہ حسینیہ ہی ایک بڑی سیر صاحب اسطرح پر سے لکھتے ہین کہ چون پارہ راہ برفت دید
کہ شخصی در برابر آنحضرت می آید حضرت توقف نمود چون نزدیک رسید بشناخت کہ
ابوبکر است فرمود کہ ای ابوبکر نہ من امر خدا بشما رساندم و گفتم کہ از خانہ خود ہا بیرون
نیائید تو چرا مخالفت امر الٰہی کردی گفت یا رسول اللہ دلم از ہجر تو خائف بود و بیران
بودم نخواستم کہ در خانہ قرار گیرم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم متحیر ماند بواسطہ آنکہ حکم
الٰہی نبود کہ کسے در ہمراہی خود ببرد در ساعت حضرت جبرئیل باز رسید و گفت یا
رسول اللہ بخدا سوگند کہ اگر این را بگذاری و ہمراہ نہ گیری کفار را گرفتہ از عقب
تو بیاید و ترا بقتل رساند پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آن وقت بضرورت با او را با خود
برد و در غار داخل شد غرض کہ اس اعتراض سی ثابت ہوا کہ ابوبکر صدیق بقصد
گرفتار کرانے پیغمبر صاحب کی گھر سی نکلی اور راہ روک کر کھڑی ہو گئی اور باوجودیکہ
حضرت نی گھر سی نکلنی کو منع کر دیا تھا وہ عدول حکمی کر کے بارادۂ ایذا رسانی پیغمبر صاحب
کے سد راہ ہوئی آخر کار پیغمبر صاحب مجبور ہوئی اور بصلاح جبرئیل علیہ السلام کی اونکو
اپنی ساتھ لی لیا اگر ہمراہ نہ لیتی تو ضرور ابوبکر کفار کو لی آتے اور پیغمبر کو گرفتار کرا دیتے
اگرچہ اہل انصاف غور کر سکتی ہین تو یہ تو ایسی بدیہی امر مین غور کی کیا حاجت ہی
ویسی ہی سمجھ سکتی ہین کہ یہ اعتراض بالکل پوچ اور واہی ہی اور اوسکی رکاکت اوسکی
الفاظ و معنی سی ظاہر ہے لیکن ہم چند باتین اس اعتراض کی ابطال پر سے لکھتے ہین

اور سفاہت اس دعوی کی کہ ابو بکر صدیق بقصد گرفتاری و ایذای پیغمبر صاحب کی
نکلی تہی ثابت کرتی ہین اول سوچنا چاہیے کہ ابو بکر صدیق اسوقت پیغمبر صاحب کی دوست
تہے یا دشمن اگر دوست تہے تو قصد گرفتاری اور نیت ایذا دہی کی کیا سبب اگر دشمن تہی تو کسطرح پر
ابوجہل وغیرہ اور دشمن حضرت کی قتل کی نیت سی آپکی گہر پر گئی تہی اوسیطرح پر ابو بکر
اونکی ساتھہ کیون نہ گئی اور انسی علحدہ کیون ہوی دوسری ابو بکر کو حال ہجرت کا اور
وقت دولتسرا سی برآمد ہونیکا اور غار مین تشریف لیجانیکا پیغمبر صاحب نی بتلایا تہا
یا نہین اگر نہین بتلایا تو ٹہیک وقت پر عین اوسی راہ پر جس طرفسی حضرت جاتے
تہی ابو بکر کسطرح راہ روک کر کہڑی ہوگئی اگر پیغمبر صاحب نی پہلی سے بتلادیا تہا تو
حضرت کو ابو بکر کا ہمراہ لیجانا منظور تہا یا نہین اگر منظور نہ تہا تو راز فاش کرنی سے
کیا حاصل تہا اور ایسی پوشیدہ بات کو دشمن پر ظاہر کرنیسی سوای اندیشہ ضرر کی
کیا فائدہ تہا اگر ساتھہ لیجانا منظور تہا تو پہر اعتراض ہی باطل ہوا تیسری اگر فرض بہی
کیا جاوی کہ ابو بکر صدیق بہ نیت قتل پیغمبر خدا راہ روک کر کہڑی ہوگئی اور اسپنے
بدنیتی مین ایسی مضبوط تہی کہ حضرت جبرئیل اونکی نیت سی خوف کر کی فوراً آہی سدرہ سے
اوتری اور پیغمبر صاحب سی کہنی لگی کہ اگر این راہ میگذاری و ہمراہ نہ گیری کفار در از
عقب تو گرفتہ باید و ترا بقتل رسانند لیکن یہ بات معلوم نہین ہوتی کہ اوسوقت ابو بکر
تنہا تہی یا اور کوئی کافر بہی اونکی ساتھہ تہا اور ہتیار بند تہی یا خالی ہاتھہ اگر یہ کہا جاوی
کہ اور کافر بہی موجود تہی تو کوئی شیعہ بہی اسکا قائل نہین اور اگر کوئی اور کافر ہمراہ
ابو بکر کی نہ تہا تو تعجب آتا ہی کہ ابو بکر باوجود جاننی شجاعت اور قوت پیغمبر صاحب
کی تنہا حضرت کی گرفتاری اور قتل کو بغیر ہتیار کی چل دیئی اور دو چار رفیقونکو بہی

اپنے ہمراہ نہ لیا اور اگر یہ کہا جاوے کہ وہ فقط خبر لینے کی سلئے کھڑی ہو گئی تھی چنانچہ جبرئیل
علیہ السلام کی اس ارشاد سے کہ کفار را از عقب تو گرفتہ بیا۔ یہ ثابت ہوتا ہے تو یہ
امر معلوم نہین ہوتا کہ کفار اسجگہہ سے جہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر کو ملی ایسے
نزدیک تھے کہ آواز پہنچ سکتے تھی یا اتنی دور تھی کہ اونکے بلانی سکے لئی جانا پڑتا اگر
نزدیک تھی تو تعجب ہی کہ ابو بکر سے اونکو آواز دیکر کیون نہ بلا لیا اور چپ چاپ
کیون کھڑی رہی اور اگر دور تھی تو معلوم نہین کہ کیون پیغمبر خدا کو دیکھتی سے ابوجہل
وغیرہ سے خبر کرنیکو نہ دوڑی کس امر کی انتظار مین کھڑی رہی اور تعجب تو اس امر پر ہی
کہ جبرئیل علیہ السلام نی یہ صلاح تو پیغمبر صاحب کو دی کہ اس دشمن کو اپنی ساتھہ لی لو
اور یہ مشورہ نہ دیا کہ ذرا ٹھہر و جب یہ تمہاری دشمنون کو خبر کرنی اور بلانی کو جاوی تب
چل دینا اور جب تک وہ لوٹی تب تک جای مقصود پر پہنچ جانا خدا جانی جبرئیل
کی عقل کو معاذ اللہ کیا ہو گیا تھا کہ ایسی اضطرار کیوقت مین پیغمبر صاحب کو ایسی دشمن
کی ہمراہ لینی سکے صلاح تھی اور جو حکمت اوسسی بچنے کی تھی وہ نہ بتلائی جو تھی تعجب
ہی کہ جب ابو بکر کو پیغمبر صاحب کا گرفتار کرانا ہی منظور تھا تو پیغمبر صاحب کی ساتھ
کیون چل دئیے اور کیون غار مین جا کر حضرت کی ساتھہ چپ چاپ بیٹھہ رہی اور
کس لئی کوئی تدبیر گرفتار کرانی کی سنکے اہل انصاف غور کرین کہ جسطرح پر اوسوقت
ابو بکر صدیق نی حضرت کو راہ مین پایا تھا اور اونکا قصد قتل کا تھا اگر اوسطرح پر ابوجہل
یا اور کوئی کافر قریشی حضرت کو دیکھہ لیتا تو کیا کرتا اور حضرت اوس سے کیا کر سکتے
اگر کسی کی ذہن مین یہ بات آوی کہ وہ حضرت کو چھوڑ دیتا یا حضرت اوسکو اپنے
ہمراہ لی لیتی تو ہم ابو بکر کی نسبت بھی شیعونکی خیال کو درست کہہ سکتی ہین ہم تہا

تعجب کرتی ہین کہ شیعونکی عقل پر کیسا پردہ پڑگیا ہی کہ اتنا نہین سمجھتی کہ ہجرت کا
وقت وہ تھا کہ تمام کفار مکہ کی پیغمبر صاحب کی قتل کے درپی تھی اور در دولت پر
مجمع کرکی اپنے ارادہ کی پورا کرنیکی لیے پہنچ گئی تھی اور کسیکو خبر تک نہ تھی کہ پیغمبر صاحب
اس گھرسی نکل گئے بلکہ سب جانتی تھی کہ اپنی جگہ پر آرام کر رہی ہین اوسوقت مین جو
رفیق حضرت کا ہوا اوسکی نسبت دشمنی کا گمان کرتے ہین اگر وہ رفیق بجان اور دل رضی
پیغمبر صاحب کی رفاقت کی لیئے آمادہ نہوتا تو وہ اوس گروہ مین شامل ہوتا جو در دولت
پر واسطی قتل کے گیا تھا یا بلا اطلاع بلا خبر راہ روک کر کھڑا ہوجاتا **یقول المستمسک**
بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام بیان سفیان یزید و معاویۃ العاویۃ کا
کہ اعتراض شیعہ اس آیت پر ہی محض کذب اور دروغ بیفروغ ہے بلکہ جب علمای
اپنی اہلسنت معاویہ مدعی ثبوت فضائل ابوبکر اس آیت سی ہوتی ہین تو شیعہ
بعدم تسلیم دعوی ای سبے دلیل اوسکی مجیب ہوتی ہین ان جوابون کا نام اعتراض
آیت پر رکھنا کمال حماقت اور بی عقلی پر دلیل ہے کجا اعتراض بر آیت اور کجا جواب
استدلالات اہل بدعت و جماعت **قولہ** ہم اعتراضات کو اوسی ترتیب سی بیان
کرتی ہین **اقول** ہذا وعدہ مکذوب وعدہ تو یہ کیا کہ ہر فضیلت کی مقابلہ مین اعتراضات
بیان کرینگی لیکن انجام کو نہ پہونچا اور بحیلہ بیان ضمنی جان چرا کر ادہر دم دبا کی نکل گئی
مگر الحمد للہ کہ شیعونکی پوری پڑی کہ ہر فضیلت کو باطل کرکے بیدینی حضرت ابوبکر
ہمنی ثابت کر دی اب جو ٹوٹی پھوٹی جوابات اہلسنت نی دی ہین کہ مصداق اس
گنواری مثل کی ہین کھسیانی بلی کھمبا نوچی اسکو بھی بعون اللہ باطل اور ابتر یا مضمحل
کئی دیتی ہین **قولہ** پہلا اعتراض پہلی فضیلت پر **اقول** چونکہ یہ فضیلت مبتنی ہے آپ پر

که ابتدا سی حکم خدا سی پیغمبرؐ ابوبکر کو ساتهه لی گئے شیعه اس دعوی بلا دلیل پر تسلیم
کهتی هین اور چونکه منع ایک مقدمهٔ خاص کی ہے احتیاج بسند منع نهین هی کما تقرر
فی علم المناظرة ومع ذلک تبرعًا واحسانًا سند منع هم کتب اهلسنت سی ثابت کرتے
هین که ابوبکر کو جناب رسولخدا نی ابتدا اسے ساتهه نهین لیا تها کما سیجئی من ازالة الخفا
وغیره اب اهلسنت کو لازم هی که اثبات اپنی دعوی کا کسے دلیل عقلی سے کرین
یا کسی ایسی دلیل نقلی سی کرین که شیعونکو جسکی انکار کی گنجایش نه هو وهو خرط القتاد
پس بفرض محال اگر کسی خبر سی جو اخبار احادسی هو کوئی سنّی اثبات اپنی دعوے
کا کری تو شیعه کب وسی مسلم کرینگی باآنکه بحمد الله کسی خبر واحد کو بهی اسپر دلالت
نهین سہے کما ستعلم عنقریب قوله بڑی مجتهد صاحب اقول بڑی مجتهد صاحب
اور چهوٹی مجتهد صاحب مثل مجتهدهٔ سنیان نواب خورد محل صاحبه کی ایسے نادان
نهین هین که امثال طلحه وزبیر کی فریب مین آوین اور جهوٹی گواهیان اهلسنت کے
مثل شهادت روزبا جرائی کلاب حوأبؓ کی مان لین اسیے سبب سی طالب دلیل
هین قوله ذوالفقار مین لکهتی هین که احتجاج باین آیت موقوفست اقول منع سہے
مقدمه اولی کی مقدمتین دلیل سے اور جسطرح سی اثبات فضیلت اوپر اثبات [illegible] مقدمه
کی موقوف هی اسیطرح احتجاج موقوف هی اوپر اثبات مقدمهٔ ثانیه کی بهی یعنے
جسکو پیغمبرؐ بحکم خدا ساتهه لین وه ضرور هی که پکا مسلمان هو اسپر هی هم لانسلم کهتے هین
کیون نهین جائز ہے که ایک منافق کو بهی مثل ایک کافر کی جو دلیل رسول الله
تها ساتهه لین کما مر مشروحًا فلا نغفل قوله کما ذکر فی منتهی الکلام اقول صاحب منتهی
منتهی کی صادق اور حضرت مخاطب اونکی خلف الصدق هین قوله ایک بڑی

میر صاحب اقول بڑے میر صاحب نے بڑے شیخ صاحب کی طرف نسبت قتل کی نہین دی ہے
بلکہ کفار کی طرف دی ہے آپ تباسی ایک کاذب کی ناحق تبلائے کذب فضیح ہوتے ہین رسالۂ حسینیہ
کوئی کتاب نایاب نہین ہے لڑکون مین متداول ہے عبارت اوسکی یہ ہے در ساعت جبرئیلؑ در رسیدہ
گفت یا رسول اللہ بخدا کہ اگر او را بگذاری کفار او را گرفتہ از عقب تو بیایند و ترا
بقتل رسانند الخ اقول جناب والا اس تغیر اور تبدیل عبارت بکذب و افترا سے
بجز خسر الدنیا والآخرۃ کے کچھ کام نہین نکلتا غرض اس کلام سے یہ ہے کہ اگر آپ
ابوبکر کو چھوڑ جائینگے تو یہ گرفتار دست کفار ہو جائینگے اور کفار مار مار کے اونسے
سمت تشریف بری کا پتہ اور نشان پوچھینگے تو یہ بسبب خبث سریرت کے حسب
اعتقاد شیعہ اور بسبب حسن سیرت کے باعتبار اعتقاد اہلسنت کے اہلی کہ صدیق
تھے ضرور سچ سچ بتا دینگے ورنہ کذبیت کہ منافی وصف صدیقیت ہے لازم آئیگی
بہرکیف خواہ بخوشی خاطر خواہ بجبر و اکراہ بخوف کہنہ نعال ابن ربیعہ گمراہ جب مظہر
سر رسول اللہ ہونگے تو البتہ سبب قتل آنحضرت کے ہو جاوینگے اور نسبت قتل طرف
سبب قتل کی دنیا مجازات شائعہ سے ہے پس اگر صاحب رسالۂ حسینیہ نے
نسبت قتل طرف ابوبکر دی ہوتی تو ہو سکتا تھا لیکن جب اونہون نے نسبت
[illegible] ہے تو آپ ناحق بنائے جواب اوپر ایک امر مکذوب کے ٹہراتے
ہیں قولہ غرضکہ اس [illegible] سے ثابت ہوا کہ ابوبکر صدیق بقصد گرفتار کرانے
پیغمبر صاحب کی گھر سے نکلے تھے اقول [illegible] بنائے جواب شیعہ اوپر قصد ابوبکر کے
نہین ہے بلکہ ابھی توضیح تمام بیان [illegible] بنائے جواب اوپر عدم تسلیم اوس
مقدمتین کی ہے جسکا مقدمہ اولی [illegible] خدا بحکم خدا ابتدا سے ابوبکر کو ساتھ لیگئے

گھر سے نکلے چنانچہ جو عبارتین بخانت آپ نے نقل کین نص صریح اسی بات پر دلالت کرتی ہین با تفے ربا یہ امر کہ ابوبکر گھر سے کس قصد پر نکلے آیا گرفتار کرانیکے قصد پر نکلے یا کرانیکی قصد پر نکلے یا خود قتل کرنیکی قصد پر نکلے یا کفار سے کروانیکی قصد پر نکلے یا بطمع دنیای عاجل سے نکلے کہ کفار سی ہاتھ آوی یا بطمع آجل نکلی کہ بعد مدینہ پہونچنے کی جب اسباب شوکت و حشمت بہم پہونچین تب مال دنیا حاصل ہو وایا کان سے لفظ کوان عبارتون مین دلالت اوپر قصد ابوبکر کی نہین ہے **قوله** راہ روک کر کھڑے ہوئی **اقول** در اثنای راہ ایستادن دلالت اوپر راہ روکنے کے نہین ہے ادین کھڑا ہونا واسطے انتظار کے بھی ہوتاہی اور واسطے واقف ہونے اوپر اسرار کے بھی ہوتا ہے راہ روکنے پر منحصر نہین ہے حضرت مخاطب نے راہ کا روکنا کہان سے نکالا **قوله** عدول حکمی کرکے بارادہ ایذارسانی پیغمبر صاحب کی سد راہ ہوئی **اقول** عدول حکمی کرنا مسلم ہے لیکن بارادہ ایذارسانی یا بارادہ دیگر اسکا ذکر ان عبارتون مین نہین ہے اور کوئی لفظ ان عبارتون کا ارادہ ابوبکر پر نہین دلالت کرتا ہے اور اسی طرح سد راہ ہونے پر بھی دلالت نہین کرتا **قوله** تو ابوبکر ضرور کفار کو ہمراہ لاتی **اقول** ابوبکر کفار کو ہمراہ لاتی یا نہ لاتی اسکا ذکر نہین ہی بلکہ اسکا ذکر ہے کہ کفار ابوبکر کو بضرب تعاقب واسطے نشان دہی کی ہمراہ لاتی **قوله** یہ اعتراض بالکل لچر اور واہی ہے **اقول** تم خود لچر اور واہی ہو اور تمہاری اعتراضات بھی از سر تا سر لچر اور واہی ہین جنکے رکاکت اونکی الفاظ و معانی سی ظاہر ہے **قوله** اور سفاہت اس دعوی کی **اقول** تم خود سفیہ ہو اور یہ دعوی تمہاری سفاہت کا تراشیدہ ہوا ہی شیعہ اس مقام پر ہرگز مدعی کسی امر کی نہین بلکہ تمہاری اس دعوی کو کہ پیغمبر خدا نے بحکم خدا ابتدا سے ابوبکر کو ساتھ لیا مسلم نہین رکھتے ہین اور کہتی ہین

کہ کیون نہین جائز ہی کہ جیسا شیعہ روایت کرتی ہین کہا ابو بکر کا گہر سی نکلنا بلا مرضی
خدا و رسول واقع ہوا ہی سچ ہو لیکن ابو بکر کس قصد سی نکلی باغوای شیطانی یا بقصد
تحصیل دنیای فانی یا بقصد ایذا رسانی اسکا ذکر ان عبارتو مین نہین ہی پس اپنی طرف سی
ایک دعوی تراشنا اور ذکر اوسکی ابطال کی کرنا نہایت سفاہت پر دلیل ہی **قولہ** صدیق
اوسوقت پیغمبرؐ کی دوست تہی یا دشمن **اقول** افسوس ہی کہ باینہمہ دعوای تحقیق اب
تک حضرت مخاطب کو یہ نہ معلوم ہوا کہ شیعونکا عقیدہ اصحاب مین کیا ہی خیر اگر نہین
معلوم ہی تو اب سنئی کہ حضرات شیعہ حضرت ابو بکر کو منافق کہتے ہین یعنے بظاہر
دوست و بباطن دشمن نہ مومن محض اور نہ کافر محض بلکہ لاالی ہولاء ولاالی ہٰؤلاء یہ لوگ
ایک قسم کی کافر علاوہ کفار بت پرست کی تہی حقیقت مین یہ لوگ بندۂ زر تہی نہ دوست
پیغمبرؐ تہے نہ دوست کفار تہی بلکہ دوست کامل حبیبۂ دنیای بی اعتبار تہی **قولہ** اگر دوست
تہی تو قصد گرفتاری اور نیت ایذا دہی کی کیا سنے **اقول** در واقع اگر دوست ہوتی
تو کبہی اونکی ساتہہ اور اونکے اولاد کی ساتہہ بلکہ اونکی غلامونکی ساتہہ ایسا نکرتی
جیسا کہ کیا لیکن جب دوست کامل دنیا کی تہے پس جس جس جگہہ احتمال حصول دنیا گرفتاری
و ایذا دہی ہوتا تو حتی المقدور کیون اوس سی باز رہتے اور حقیقت یہ ہی کہ حتی المقدور باز
نہین رہی مگر جسوقت تک سعی و تدبیر نی مساعدت نکی بمجبوری خدمتگاری
اور کفش برداری مین حاضر رہی اور جب قابو چیون نے قابو پایا گہر تک جلا یا چنانچہ خود
شاہ عبد العزیز تحفہ مین آگ لیجانی واسطے جلانے گہر اہلبیت رسالت بتقریر ین وسیعلم
اللذین ظلموا ای منقلب ینقلبون **قولہ** اگر دشمن تہی تو جسطرح ابو جہل وغیرہ اور
دشمن حضرت کی قتل کی نیت سے **اقول** واعجبا حضرت مخاطب کی لیئے یہ نکتہ بہی تو باعانت پنچی

ہی مگر یہ کچہ کی سی باتین کرتی ہین ابوجہل وغیرہ کی دشمنی اور عداوت ظاہر بظاہر تہے
وہ منافق سے تہے اور ابوبکر منافق تہی باطن کی دشمن اور ظاہر کی دوست تہی پس اگر ظاہر
کی دوست بہی کفار کی پاس جاتی تو وہ کچہ مرنا تہی اسلئے کہ کفار علم باطن نہ رکہتی سے تہے کہ
درمیان دوست ظاہری اور دشمن باطنی کی تمیز کرتی آری کچہ منافقین ایسے بہی تہی کہ کفار سے
بہی کسیقدر رسم و راہ رکہتے تہی اونکو کفار ایسا نستاتی تہے جیسا مومنین کو ستاتی تہی
جیسے حضرت عثمان جب کفار مکہ مین تشریف لیگئی تو اونکو کسینے مارنین ڈالا بلکہ باعزاز
و اکرام پیش آئی بہرکیف حضرات شیخین چونکہ ظاہر مین ربقہ اسلام مین در آئی تہے
گو یہ در آنا طمع دنیا ہی تہا مگر اب شرکاء کفار ہی ہونا اونکا نہین ہو سکتا تہا بہ نسبت شرکت
ابوجہل ممکن سے تہے اور اگر شرکت ابوجہل مین کچہ نفع دنیا دیکہتی تو پیشتر ہی سے اوسکا ساتہ
چہوڑ کر بظاہر مسلمان کیون ہوتی آرے اگر پیغمبر کو گرفتار کرا دیتے تو البتہ اون تک رسائی
ہوجاتی بلکہ کچہ خلعت اور جائزہ اور انعام ہی ملنے کی امید تہی اور ممکن ہی کہ خلیفہ صاحب نے
اسی طمع پر غار مین غل مچایا ہو لیکن چونکہ بقدرت کاملہ پروردگار وہ تمام سعی و کوشش
بیکار ہوئی لاجرم بحیلہ وحوالہ گزیدگی مار پہر اپنا اعتبار جمایا و نعم ما قیل ؎ میرن آن
امام کہ در عہد گشت مار رہن این امام مار گزیدہ کجا برم + **قولہ** دوسری ابوبکر کو حال ہجرت
کا اور وقت وقوع تقرر سے برآمد ہونیکا الخ **اقول** نہ پیغمبر خدا نے ابوبکر کو حال ہجرت کا بتایا تہا نہ
ہمراہ لیجانا منظور تہا بلکہ گہر سے نکلنے کو منع فرمایا تہا مگر ابوبکر اس منع کرنیسے سوچی کہ کوئی
امر مہم درپیش ہی اور قرائن حال سی معلوم کیا کہ پیغمبر خدا کو گہر سی نکل جانا منظور ہی پس
ایک تا ابن ربیعہ کی جتہونیکا خوف دوسری طمع دنیا جسکا ذکر ہم سابق مین کرچکی دونو امر باعث
اونکی ہوئی کہ خلاف حکم خدا و رسول گہر سی باہر نکلی اور از اتفاقات ملاقات بہی ہو گئی اسکے

لئی ٹہیک وقت جاننی کی کیا ضرورت ہی علاوہ اسکی اگر ٹہیک وقت نہ معلوم ہو تو آدمی
سحچار گہر سی وقت ظنون سی پیشتر نکل کر سر راہ مشترک منتظر کہڑا ہو سکتا ہی کہ جسمین
خواہی نخواہی ملاقات ہو خصوصًا وہ شخص جو ہمسایہ مین کسی شخص کی ہو اوسکو زیادہ تر
آہٹ جاگنی کی اور اوٹہنے کی ہمسایہ کی مل سکتی ہی بہرکیف ایسی استبعادات لچر پوچ
ولچر سی اثبات کسی دعوی کا نہین ہو سکتا ہی جب تک کوئی دلیل یا برہان قطعی
سی اسکا اثبات نکیجئی کہ پیغمبر خدا بحکم خدا ابتدائًا ابوبکر کو ساتہ لیگئی واذ لیس فلیس **قولہ** تیسری
اگر فرض ہی کیا جاوی کہ ابوبکر صدیق بہ نیت قتل پیغمبر کی راہ روک کر کہڑی ہو گئی
اقول سابق مین بیان ہوا کہ جو عبارتین آپنی نقل کین اسمین کوئی لفظ اوپر نیت اور
قصد اور ارادہ کسیکی نہین دلالت کرتا ہی کہ قتل کرنیکی قصد سی کوئی نکلا یا کروانیکی
قصد سی نکلا یا بلا حکم خدا آتش قہر خدا سی اپنا موئنہ جلانیکی قصد سی نکلا یا دنیا کی نیکی قصد سی
نکلا یا ابن سعید کے جوتیون سی جان بچانیکی قصد سی نکلا ہی جو نکا راہ روکنا ہی ان عبارتون سی نہین نکلتا
جس عبارت مین آپنی بکذب وضع تبدیل اور تغییر کردی ہی اوس سی بہی بجز بہ نیت
قتل کی مباشرت قتل کا ثبوت نہین ہی آپنی جو تفریعات اوپر اسکی کیی ہین وہ سب بنائی
فاسد علی الفاسد ہین ایسے واہی تقریرون خود ساختہ کا جواب دینا ناحق اوقات عزیز کو
ضایع کرنا ہی **قولہ** حضرت جبرئیل انکی نیت سی خبر کرکی فورًا ہی سدرہ سی اوتر آئی **اقول**
ہمکو معلوم نہین کہ مخاطب کی نزدیک حضرت جبرئیل کا نازل ہونا بی حکم خدا برخلاف
یفعلون ما یؤمرون اور برخلاف نزلہ علی قلبک باذن اللہ — سبکو ہوتا تہا
یا بحکم خدا ہوتا تہا اول کا قائل ہونا تو عین یہودیت ہی اور بنا بر ثانی کی کہنا چاہیے کہ خدا ہی
جبرئیل خود ہی مستانفین سی ایسا خائف اور ترسان تہا کہ ہمیشہ منافقین کی سکابیون اور

سی اپنے پیغمبر کو خبر دیتا رہتا تہا اور بی بی عائشہ او حفصہ کی شر سی بچانی کی لیے بالکلیہ خود
بذات اقدس متوجہ ہوتا تہا پہر بہی جبرئیل اور صالح المومنین کو فرشتگی کمک فرماتا تہا اور پہر
بہی اکتفا نکر کے بمقتضای والملائکة بعد ذالک ظہیرا اور فرشتونکو بہی
مددگاری کیواسطے بلاتا تہا پس جب خدای جبرئیل کو مع سیکہ زنان ضعیفہ کی ایسا خائف
ہو تو اگر خود جبرئیل مکرمدینہ ضعیفہ سی خائف ہوکر سدرہ سی اوتر آئی تو کون مقام شکایت ہی
قولہ کہنی لگے کہ اگر این را سیگذاری و ہمراہ نگیری کفار را از عقب تو گرفتہ باید **اقول**
لعن اللہ الکاذبین المحرفین الکلم عن مواضعہا **قولہ** لیکن یہ بات نہین
معلوم ہوتی کہ اوسوقت ابوبکر تنہا تہے یا کوئی اور کافر بہی ساتہہ تہا **اقول** ایک کافر
جو کان من الکافرین تہا وہ تو بیشک تہا اور کسیکو بہی نہین معلوم **قولہ** ہتہیار بند تہی یا خالی
ہاتہہ تہی الی قولہ اپنی ہمراہ نہ لیا **اقول** اس بحث و فحص او روقت نظر پر روح حضرت عمر
کی سو جان سی آپ پر قربان اور روح ابوبکر و عثمان کی بلا گردان اگر آپ ایسے ہی موشگافیان
کرینگے تو پہر بیچاری شیعونکا کہان ٹہکانا ہے آری سه ظہادر موشگافی کار
ملازادہ است لیکن ہم تو ایک بہوندی سی بات یہ جانتی ہین کہ شیعہ ہرگز اسکی
قایل نہین ہین کہ حضرت ابوبکر اس نیت سی نکلی کہ بنفس نفیس مباشر قتل ہون اسلئے کہ
بیامر نبوت و نیابت طلبی کی خلاف تہا غایة الامر یہ ہے کہ اگر گرفتار و دستگیر ہو جاتی
تو وہ مار مار کی منکشف اسرار ہوتی اور حضرت اپنے چلین او بدینی ہی کا شغلنا کی
ہو کر سبب قتل نبی مختار ہو سکتے آری اگر شیعہ کہتی کہ خود بہ نیت عزیمت پر بہت
قتل کرنیکو نکلے تہی تو بیشک آپ یہ فرما سکتی تہی کہ ایک جیان کو قصد قتل آنحضرت تنہا مان عالم
امکان کمزور ایک انتہا کی حماقت ہی اور باوجود مع قصد مطابقت کی پہر بہی [illegible]

گهر سی نکلنا ایک دوسری پہلی سے بہی بڑی حماقت ہی اور عقل کسی عاقل کی قبول نہین
کرتی کہ حضرت ابوبکر ایسے بیخبر ہون کہ اسطرحکی بیہودہ حماقتین اونسی عمل مین آوین اور یہہ
تقریر آپکی بہت درست ہوتی اور اگر شیعہ اسکی جوابمین کہتی کہ جو شخص دنیا کو آخرت
پر دیدہ و دانستہ اختیار کری اوس سے زیادہ احمق من ہبنقہ کون ہوگا تو یہ بات کسیقدر
غور و فکر طلب ہوتی مگر الحمد للہ کہ شیعون نی باوجود دشمنی کی خلیفہ صاحب کی جان
بچادی اور ایسا کوئی دعوی نہین کیا کہ جس سی حماقت حضرت ابوبکر کی لازم آوے مگر
حیف ہی اہلسنت سی کہ باوجود دعوای دوستی انتہا مرتبہ کی حماقت خلیفہ صاحب کی
لئی ثابت کرتی ہین آری سے دشمن دانا کہ جان بود بہتر ازان دوست کہ نادان
بود دای یاران حضرات اہلسنت کی لئی یہ مقام رونی اور خاک اوڑانی اور صف ماتم بچھانی
کاہی بگوش دل متوجہ ہوکر سنو راویان اخبار فضائل ابوبکر و مخفی کنندگان آثار غدر و مکر
کہ انہین مین سی حضرت مخاطب بہی ہین یون روایت کرتی ہین کہ حضرت ابوبکر بخلوص
نیت اور بکمال صدیقیت جانبازی اور جان نثاری پر مستعد ہوکر واسطے یاری اور
مددگاری پیغمبر کے تن تنہا ہزارون کفار مین بی یار و مددگار اور بی ہتیار گہر سی باہر نکلے
چنانچہ راوی غدار فضیلت چہارم و پنجم مین اسکا تذکار کرتا ہی اور تنہائی اور بی ہتیار ہونی کا
اسمقام مین اقرار ہی سو اے یاران اس روایت سی چند حماقتین ابوبکر کی ثابت ہوئین پہلی یہ
باوجود جانی شجاعت اور قوت اور کثرت کفار کی ایک پیر فرتوت کو قصد انکی مقابلہ کا کرنا عین
حماقت تہی دوسری حماقت یہ تہی کہ تنہا نکلی دو چار اور رفیقونکو ساتھ نہ لیا تیسری حماقت
یہ تہی کہ بی ہتیار پکڑی ہوئی نکلے کاش ہاری جانب سے جان بچنی کی لئی ایک سپر ہی ہتہنہ
سے ہوتے تا وقت قتل و بر سرین مبارک پر نکر سنے پڑتے شیعہ اسمقام پر ایک فقرہ

جگر سوز اور بھی بیان کرتے ہین کہ جب احد اور خیبر اور حنین مین باوجود ہتیار پکڑنیکی حضرت
خلیفہ صاحب سی کچھ یاری اور مددگاری نہو سکی تو اس سے نتیجہ یہ ہے مین جو یاری اور مددگاری
ہوئی ہوگی وہ بخوبی معلوم ہی و نعم ما قیل سے در تہ اگر کند مرد باید بود جہ مخنث صلاح جنگ
چہ سود **قولہ** چپ چاپ کیون کہڑی ہے **اقول** حضرت سلامت آپ ہوتی تو
اوسمقام پر کچھ کام کر جاتی مگر خلیفہ صاحب سی تو کچھ بہی نہ بن پڑی اسوجہ سی کہ ایکطرف تو
ابن ربیعہ کی جوتیون کا خوف تہا اور دوسری طرف فتنے کنفش اسلامی کا بہی ڈر لگا تہا پہر
بیمار چپ چاپ نہ رہتا تو کیا کرتا **قولہ** اس دشمن کو اپنی ساتہہ لیلیوا **اقول** اس سے تو
ظاہری اور دشمن باطنی کو اپنی قابو ہی مین رکہنا اوسوقت مناسب تہا تا افشای راز
نہوتی پائی **قولہ** یہ مشورہ دیا کہ ذرا ٹہرو **اقول** اگر آپ مشاور ہوتی تو یہی مشورہ دیتی کہ
ٹہرو کہ جسمین کفار اگر گرفتار کرلین لیکن عقل کل جو بزبان خالق کل تشریف لائی وہ ایسا
مشورہ کیونکر دیوے **قولہ** خدا جانی جبرئیل کی عقل **اقول** خدا جانی کہ تمہاری عقل
پر کیا پتہر پڑی ہی کہ حکم کفار اور منافقین ایک ہی کئی دیتی ہو **قولہ** چوتہی تعجب ہی کہ جب ابوبکر کو
پیغمبر صاحب کا گرفتار کرانا منظور تہا **اقول** جب ہم اسکی قائل نہین ہین کہ بقصد
گرفتاری اور بقصد قتل ہی ساتھ نکلے بلکہ ہم کہتی ہین کہ بقصد دنیا طلبی نکلی جسطرح سی حاصل ہو تو جو
توجیہات اس تقریر مین بہی اپنی بنا بر خصوص قصد گرفتاری و قتل کے ہین سب بنای فاسد
علی الفاسد ہی فلا حاجة لنا الی جوابہ **قولہ** وہ پیغمبر صاحب کی ساتہہ کیون چل دئی **اقول**
ساتہہ چلدینی کی وجہ تو بہت ظاہر ہی کہ بعد از ملاقات مستراب اور نافرمانی حکم رسول مختار
حیز اختیار سی باہر تہی ورنہ زمرۂ اہل نفاق سی نکل کر داخل زمرۂ بعض کفار ہو جاتے
اوسوقت مین جناب رسول خدا اونکی ساتہہ اس طرح پیش آتی جسطرح اگر کوئی کافر ملجاتا تو

اوسکی ساتھہ پیش آتی **قولہ** غار مین جا کر چپ چاپ بیٹھہ رہی **اقول** اگر چپ چاپ ہی بیٹھہ رہتی تو شیعہ کسیقدر اونکی شکر گذار ہوتی لیکن سنیونکی کتابونسے رونا اور پیٹنا اور قلق اور اضطراب اونکا ثابت ہی **قولہ** اور کسی بی کوئی تدبیر گرفتار کرانیکی نکی **اقول** اونھون نی تو گرفتار کرانیکی بہت تدبیر کی مگر کچہ چل نہ سکی اگر یہ بھی ابو بکر کی طرح کوئے اونچکا ایسا دانشمند ہوتا تو ہم بھی کہتی کہ شاید کچہ کام کر لیتا مگر اوس بڑے بے عقل ہی کچہ کام نہ نکلا یقین ہے کہ آپکو نہایت افسوس اسکا رہا ہوگا مگر جب خدا نے کفار کی آنکھون اور کانونپر پردے ہی ڈالی تھی تو آپ ایسی اگر ہزار بھی ہوتی تو کچہ نہ بنا سکتی **قولہ** جسطرح اوسوقت ابو بکر نی حضرت کو راہ مین پایا تھا الی قولہ اوس سی کیا کرتی **اقول** ہم نہین سمجھتی کہ حضرت مخاطب کیا فرماتی ہین دو قسم کی کافرونکا کفر ایک قسم کا کیون بتاتی ہین یہ بات تو بہت ظاہر ہی کہ اگر ابو بکر ابو جہل ہوتی تو بیشک پیغمبر پر وار کرتی اور وہ حضرت بھی اوسکو فی النار کرتی لیکن کفر ابو جہل کفر ہویدی تھا جو مانع قتل و قتال نہتا اور کفر ابو بکر کفر نفاقی تھا جو مانع قتل و قتال ظاہری جانبین سی تھا اسلیے کہ ایمان ظاہری منافقین کا مقتضا یہ نہتا کہ ظاہر بظاہر پیغمبر پر ہاتہ اوٹھاوین گو دلمین ہو کہ کسی تدبیر سے قتل کرین مگر ظاہر مین آنکے رسول اللہ بخلاف کیتی تھی گو خدا بھی شہادت اونکی کذب کی دیتا ہی جیسا کہ سورہ منافقین اسپر شہادت دیتا ہی اور آنحضرت کو بھی حکم خدا نہتا کہ منافقین کو قتل کرین چنانچہ جلد ثانی صحیح مسلم مین صفحہ ۳۲۱ نسخہ مطبوعہ مین ہی در باب اوس منافق کی کہ حضرت عمر نی اجازت اسکی قتل کی جناب رسولخدا سی چاہتی تھی پس آنحضرت نی فرمایا دعہ لا یتحدث الناس ان محمدا یقتل اصحابہ یعنی اے عمر اسکو چھوڑ دی تا لوگ نہ کہین کہ محمد اپنی اصحاب کو قتل کرتے ہین شارح نووی فرماتی ہین کہ اس حدیث مین

دلالت ہی حضرت کی حلم پر اور اسپر کہ وہ بعض امور پسندیدہ کو بخوف ترتب بعض مفاسد ترک کرتے تھے اور
بعض امور مفاسدہ کو اختیار کرتے تھے بخوف اسکی کہ کوئی مفسدہ عظیم تر اوس سے نہ لازم آوی لوتا لیف قلوب
ہاں کیا کرتے تھے اور جفاہای اعراب اور منافقین پر صبر کرتے تھی تاکہ شوکت مسلمین قوی ہو اور دعوت اسلام
تمام ہو اور ایمان دلونمین مولفۃ القلوب کی جگہہ پکڑی اور غیر اونکی طرف اسلام کی رغبت
کرین اور اسیوجہ سے وہ حضرت منافقین کو اموال جزیلہ عنایت فرماتی تھی اور اونکو اسیوجہ سے
قتل نہین کرتے تھی اور اسلئے کہ منافقین ظاہر مین اظہار اسلام کرتی تھی اور وہ حضرت
جانب خدا سے مامور تھی کہ حکم بظاہر کرین اور خدا متولی سرائر قلوب ہی والا نہم کانوا معدودین
فی الصحابۃ یعنی وہ لوگ بظاہر حضرت کی اصحاب مین شمار ہوتی تھی اور جہاد کرتی تھی آنحضرت
کی ساتھہ یا حمیت یا بطلب دنیا یا بسبب تعصب کی واسطی اون لوگون کی جو اون حضرت
کی ساتھہ تھی عشائر اور قبائل اونکی سی انتہی الترجمۃ بلفظہ اس حدیث اور شرح حدیث مین
فوائد کثیرہ ہین کہ انشاء اللہ مقامات مناسبہ مین اوسکی طرف اشارہ کیا جائیگا **قولہ** وہ حضرت
کو چھوڑ دیتا یا حضرت اوسکو ہمراہ لیتی **اقول** یہ بات آپکی ٹھیک ہی کہ نہ ابوجہل حضرت
کو چھوڑتا اور نہ حضرت اوسکو بغیر فی الفور ابی چھوڑتے مگر ابوبکر نی او حضرت کو علاوہ ناامردی
کی بوجہ نفاق چھوڑ دیا اور اون حضرت نی بھی اونکو بوجہ اونکی نفاق ہی کی ہمراہ لیا اور اگر
مومن ہوتی تو مثل جناب امیر علیہ السلام کی فرش خواب رسالت پر سوتی نہ یہ کہ حسنین یا
غار مین بامل مگر مین مارڈا رہین مار کر روتی **قولہ** شیعون کی خیال کو درست کہہ سکتے
اقول شیعونکا خیال درست ہی آپکا خیال محض باطل ہی کہ حضرت ابوبکر کو محض
کافر ٹھہراتی ہین اور ثانی ابوجہل بناتے مین حالانکہ ان دونو کافرون سی ایک واجب القتل
اور دوسرا واجب الترک تھا جیسا کہ حدیث صحیح مسلم اور شرح نووی سی ہمنی ثابت کر دیا **قولہ**

شیعونکی عقل پر کیسا پردہ پڑگیا ہی | اقول خدایا شیعونکی عقل پر کیسا پردہ پڑگیا ہی کہ ابوبکر
منافق کو حکم ابوجہل کافر دیتے ہین قولہ اور کسیکو خبر تک نتہی کہ پیغمبر صاحب اس گہر سے نکل گئی
اقول جسطرح سے کافرونکو خبر نتہی اسیطرح حضرت ابوبکر کو بہی خبر نتہی اہلسنت بخلاف
حکم خدا و رسول بہ تفحص جناب رسول خدا مین آئی تو جناب امیر علیہ السلام کو فرش خدا
پر سوتا پاکر رسول خدا جانکر سبہنے اشقیا سب اللہ بکار بنگی چنانچہ بعد اسکی اصحاب کو ہم حدیث
ازالۃ الخفا سی ثابت کرینگی قولہ اسوقت مین جو رفیق حضرت کا ہوا اوسکی نسبت دشمنی
کا گمان کرسکتے ہین | اقول اگر رفاقت کا بحکم خدا و رسول ہونیکا ثبوت ہوتا تو فی الجملہ
گمان دوستی کوئی کرسکتا تہا ہرچند ثبوت دوستی جب بہی نہین ہوسکتا ہی اسلئے کہ جائز
ہی کہ بمصلحۃ الوقت حکم ایک منافق کی بہی ساتہ لینی کا ہوا ہو جیسی کہ ایک کافر جو دلیل
رسول اللہ تہا اوسکی ساتہ لینی کا حکم ہوا تہا چنانچہ پیشتر اس سی طبقات اور جذب القلوب
اور صحیح بخاری سی ہمنے نقل کیا کہ عبد اللہ بن اریقط سوئلی یا دیلی کہ ایک کافر تہا وقت
ہجرت دلیل رسول اللہ تہا اور مثل ابوبکر تا مدینہ ہمراہ تہا پس جسطرح ایک کافر ظاہری
ہمراہ تہا اسیطرح اگر ایک کافر باطنی بہی ہمراہ ہو تو اسمین کیا استبعاد ہی قولہ تو وہ اور سب گروہ
مین شامل ہوتا باوجود دولت پرواسطے قتل کی گیا تہا اقول یہ دعوی بہی محض غلط ہی
اگر منافقین ہمیشہ شریک کفار ہوا کرتے تو ابوبکر بہی شریک کفار اور شامل قاتلین رسول ع
کردگار ہو جاتی حالانکہ بہی ترجمہ عبارت نووی ہم نقل کرچکی کہ منافقین کی حال مین لکہتے
ہین انہم کانوا معدودین فی الصحابۃ ویجاہدون معہ اما حمیۃ واما لطلب الدنیا او عصبیۃ
لمن معہ من عشائرہم پس اگر منافقین شریک کفار ہوجایا کرتے تو پہر حضرت کی ساتہ
مجاہدین لطلب الدنیا اور مجاہد بحمیت جاہلیت اور مجاہد بعصبیت عزیز و اقارب کون لوگ تہی

شیعونکی عقل پر کیسا پردہ پڑگیا ہی **اقول** خدایا شیعونکی عقل پر کیسا پتہر ہوا ورکفار قریش
منافق کو حکم ابوجہل کافر دیتی ہین **قولہ** اور کسیکو خبر تک نہتی کسنغ نسے صبح ہون اور یہی
اقول جسطرح سبی کافرونکو خبر نتہی اسیطرح حضرت اور کسیکو بہی رفاقت کی سبب سی تہی طرح
حکم خدا ورسول تفحص جناب رسول خدا بخش کی کہ یا رسول اللہ مین تو وہ شخص ہون کہ اگر
پرسونا پاکر رسول خدا جانکر سینین بلاؤمین گرفتار رہون اور قیامت تک اونمین پڑا رہون تو بہی
ازالۃ الخفاسی ثابت ہی بہتر ہی کہ مجہکو چہوڑکر سب دنیا کی سلطنت قبول کرون میری جان میرا
کا کان کیری اہل وعیال الحمد کی سب یہ سب آپ پر قربان ہین آپکو چہوڑکر کہان رہونگا
ے کعب پا بہر سرے بنہ کہ رسد تو نازنین بہا ہیلب بخیال توہم ہمہ عمر آن زمین راہ یہ ینکر
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تیری زبان موافق تیری دل کی ہی
تو البتہ خدائے تعالی مجہکو بمنزلہ تیری سمع وبصر کی کریگا اور مجہکو بہی ساتہ ہہ
نسبت ہوگی کہ جو سرکو جسم سی یا روح کو بدن سے ہی انتہی اس روایت کو دیکہکر ہم نہین جانتی
کہ پہر کیونکر شیعونکی زبان سی یہ بات نکلی کہ بلا اجازت پیغمبر خدا کی ابوبکر صدیق راہ روک
کر کہڑی ہوگئی تہے حالانکہ خود امام حسن عسکری علیہ السلام تصدیق کرتی ہین کہ پیغمبر خدا کی
بحکم اور وحی سے آئے ابوبکر کو اپنے ساتہ لایا تہا اور جو کچہ ابوبکر نی پیغمبر خدا سی کہا اور جو کچہ حضرت
نی اونکی نسبت فرمایا اسپر بہی غور کرنیسے معلوم ہوتا ہی کہ ابوبکر صدیق کو پیغمبر خدا سے
کیسی محبت تہی اور پیغمبر خدا کو بہی اونپر کیسی شفقت تہی کہ اونکو اپنے سمع وبصر اور جان اور
ہین انہم کا تو ضعیف ہی تو یا نا چاہیے کہ اس حدیث کو جب تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام
لسن مسن عنادہم پس اگر منافقین شریک غار تہا جیسا علی خان سے کہا تہا تو خان صاحب
مجاہرین بطلب الدنیا اور مجاہد بمحبت جاہلیت اور مجاہد بعصبیت عزیز واقارب کون لوگ ہی نے کا

مقام تہا اسلئے کہ جب امام کی قول سی حضرت ابوبکر صدیق کا بوجی آئے حضرت کی ساتھ
ہجرت کرنا اور پیغمبر خدا کا ابوبکر صدیق کو سمع و بصر سی تشبیہ دینا ثابت ہوا تو پہر بطلان
عقائد امامیہ مین کونسا شبہہ باقی رہا اور منشی سبحان علی خان صاحب نی اس روایت
کو دیکہکر جو خط مولوی نورالدین صاحب شہید ثالث کی نور العین کی نام لکہا ہے اور جو رسالہ
المکاتیب فی روئیۃ الثعالیب والغرابیب مطبوعہ ۱۲۸۳ ہجری کی صفحہ ۱۰۹ مین بلفظہ نقل ہی
قابل ملاحظہ کی ہی ہم بہی شائقین کی دیکہنے کیلئے اوس عبارت کو بلفظہ نقل کرتے ہین
وہو ہذا لکن اشکال ہمین است کہ ناصب احادیث طریقۂ امامیہ التقاط کردہ بافعل پنج جزو
از کتاب ابرام بصارۃ العین باچہ نام دارد فرستادہ دران حدیث بسوط از تفسیر منسوب بہ
حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام قصۂ ہجرت در مدح ابی بکر نقل کردہ پس اگر تالیف و تالیف
بندہ مدیست کسی از متمذہبین بمذہب غیر اسلام اقتدا واسترداد ہو وا اسفاہ یعنی معاذ اللہ حکم تبارخسا
و تساقط کند مد برعالم جلت قدرتہ زمان ظہور صاحب الامر والزمان نزود برساند تا این اختلاف
از میان برخیزد غرضکہ منشی صاحب ہزار دو استرداد و واویلا مچاوین اور ہر چند امام صاحب
الامر علیہ السلام کی ظہور کی دعا کرین مگر امام حسن عسکری کی تکذیب نہین کر سکتے اور جو فضائل
ابوبکر صدیق کی امام کی قول سی ثابت ہوئے اوسکو باطل نہین کر سکتے ای بہائیو ذرا سوچو
کہ جب امام صاحب یہ فرماوین کہ بوجی سے آئے ابوبکر کو پیغمبر خدا نی اپنی ہمراہ لیا اور پہر ملا نور اللہ
شوستری وغیرہ سنا دین یکہین کہ ابوبکر راہ روک کر کہڑی ہوگئی ستے تو اب ہم
امام کی قول سے تصدیق کرین یا ملا نور اللہ شوستری کی بات سنین حقیقت تو یہ ہی کہ ملا نور اللہ
شوستری نی ظاہر مین تو دعوی محبت ائمہ کا کیا لیکن باطن مین اونکو جہوٹا بنایا اور
تشیع کی پردہ مین ایمان اور اسلام کو داغ لگایا سے دامن فشان گذشت ما و ارابہانہ

ساخت خاکم باد داد و صبا را بہانہ ساخت **یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام** ہمتام پر وہی مثل صادق ہی کہ دروغ گویم برروے تو اپنی جواب شیعہ کو اعتراض بر آیت نام رکہا اور فرمایا کہ چند باتین اس اعتراض کی بطلان پر لکہتے ہین اب فرماتی ہین کہ جو کچہ لکہا بہ تسلیم روایات شیعہ لکہا اگر شیعون کی روایات تسلیم ہی کی تو بطلان کسکا کیا شیعون کا کلام اسمقام پر اسیقدر تہا کہ مخاطب نی اثبات فضیلت اولی مین دو دعوی کئی ایک تو یہ کہ جناب رسول خدا بحکم خدا ابوبکر کو ساتہہ لیگئی شیعون نی کہا کہ لانسلم کیون نہین جائز ہی کہ بلا حکم خدا و رسول ساتہہ آئی ہون جیسا کہ شیعہ روایت کرتی ہین کہ باوجود منع رسول خدا کی ابوبکر گہر سی نکلے اور اثنا ی راہ مین ملاقات ہوئی تب حکم خدا بخوف افشای راز کہ سبب قتل پیغمبر ہوتا انکی ساتہہ لینی کا ہوا دوسرا دعوی مخاطب کا یہ تہا کہ جو شخص پیغمبر کی ساتہہ بحکم خدا جاوی وہ ضرور ہی کہ سچا مسلمان اور سچا ایمان والا ہو اس دعوی پر بہی شیعہ لانسلم کہتی ہین اور کہتے ہین کہ کیون نہین جائز ہی کہ ایک منافق مثل یا ایک کافر کی جو دلیل رسول اللہ تہا ساتہہ ہووی سو آپنے اپنی دونو دعوون سے ابتک کسیکا اثبات نکیا بلکہ ایک امر آخر کی ابطال پر چار دلیلین بیہودہ اور لچر بیان کین یعنے ابوبکر کا بقصد قتل اون حضرت کی گہر سی نکلنا باطل ہے حالانکہ ہرگز شیعون نی قصد ابوبکر کی بحث ہی نہین کی تہی کہ بقصد قتل نکلے تہی یا بقصد طلب دنیا نکلی تہی یا بقصد گمنی کی نکلے تہی یا متونی کی نکلے تہی بہرکیف اس قول خارج از بحث کو اگر ہم باطل ہی ہین تو اس سی اثبات آپکی دونو دعوون کا نہین ہوتا کچہہ سمجہہ ہی نہین آتا کہ آپ کس خبط مین گرفتار ہین **قولہ** تفسیر خلاصۃ المنہج مین تحریر فرماتی ہین **اقول** البتہ یہ عبارت دلیل فقط آپکے بعض دعوی اول پر ہوسکتی ہی مع شرط

ایک تصحیح نقل دوسری اعتبار روایت نہ آپکی دعوی ثانی پر اور اثبات فضیلت ابوبکر موقوف لو پر اثبات دونو

دونو نکی ہے نہ ایک پر کام مگر لیکن وہ کلام تصحیح نقل مین ہی پس ہمکو شرم آتی ہے کہ حضرت مخاطب تکذیب

کناننک کرین جو عبارتین آپ خلاصۃ المنہج سے نقل کرتے ہین ہم اوس سے مطابق نہین پاتے معلوم نہین یکلد

عمداً ہی یا کسے تفسیر اہلسنت کو آپ خلاصۃ المنہج سمجھتی ہین ہم تو آپکی خدمت مین بپاس ادب

کچہ گستاخی نکرینگی مگر شیعیان مشتاق تو لا محل فوراً لعنۃ اللہ علی الکاذبین زبان پر لا سکتے

بہرکیف عبارت مفسر مذکور کی نسخہ مطبوعہ ۱۲۸۲ چھاپہ طہران مین جو ہر جگہ موجود ہی یہ ہی در شہر

مکہ امیر المومنین را در جای خود خوابانید و خود برفاقت ابوبکر بیرون آمدہ در ہمان شب بدان

غار متوجہ شد انتہی پس اس عبارت مین نہ کہین وحی آنیکا ذکر ہی نہ کہین مرضی

رسالت پناہی کا ذکر ہے جسکی آپ مدعی ہین اور نہ کہین از خانہ ابوبکر برفاقت اوکا لفظ

ہی آپنے برفاقت ابوبکر کو از خانہ ابوبکر بنایا اور اوس سے ابتدای رفاقت نکالا اور وحی

آنے اور مرضی رسالت پناہی کا اوپر سے حاشیہ چڑہایا ان حیلہ سازیون اور بہانہ

بازیون سی کچہ کام نہین نکلتا ہی اس عبارت مین اوپر ذکر شہر مکہ موجود ہی کہ انتقال اوس سے

صاف ظاہر ہی کہ ذکر شہر مکہ سی نکلنے کا ہی یعنی جسوقت حضرت شہر مکہ سی نکلی اوسوقت

ابوبکر ساتہ تہی لیکن یہ ساتہ ہونا ابتدا سے تہا یا بعد خروج از خانہ تہا اور وحی الٰہی اور

رضای رسالت پناہی بخوشی خاطر تہی یا بمجبوری یا بمقتضای مصلحت وقت بعد از

ملاقات تہی اس عبارت کو کسیطرح سے اسپر دلالت نہین ہی پس مخالفت مولانائے

شوستری کی قول سی آپ کا خیال خام ہی الحمد للہ کہ مولانای شوستری اور صاحب

خلاصۃ المنہج دونو سچے اور آپ ہی جہوٹی نکلی ثانیاً گفتگو اعتبار روایت مین ہے پس

بالفرض بتسلیم اسکی کہ کسی نسخہ مین کسے خدا ناترس سنی نی عبارت کو تغیر کیا ہو اور مطابق

آپ ناقل ہین اوسیطرح عبارت ہو تو یہ روایت شیعونکی نزدیک قابل اعتبار نہین
ہی بچند وجہ ایک احتمال تصحیف کہ نسخہ معتبرہ کی خلاف ہی دوسری سیاق و سباق اوپر
عدم اعتبار کی دلالت کرتا ہی یعنے داخل ہونا اسکا تحت قولہ نقل ہست کہ در سال نہم از
ہجرت الخ اور مابعد اسکے روایات مفسرین اہل سنت کا مثل مجاہد وقتادہ کی ذکر ہونا دلالت
کرتا ہی اسپر کہ یہ روایات بطور اہل سنت کی ہین تیسری مخالف ہونا اس روایت کا
روایات مقبولۂ شیعہ سی جیسا کہ خود مخاطب رسالۂ حسینیۂ اور ذوالفقار اور مجالس
سی ناقل ہوا ایسی جو روایت مخالف روایات مقبولۂ شیعہ ہو شیعہ اوسکو کب معتبر
کہین گی ہزارون روایتین سنیونکی کتب امامیہ مین موجود ہین کہ بسبب مخالفت خاصہ
اور موافقت عامہ کی محمول بر تقیہ ہین پس مخاطب کو واجب ہی کہ پہلی مقبولیت روایت
ثابت کری تب اوس سے استدلال کری ورنہ خرط القتاد قولہ تفسیر امام حسن عسکری
علیہ السلام مین لکہا ہی اقول قبل اسکی کہ اس حدیث مین سنداً و متناً و دلالۃً بحث و فحص
کیجاوی ہم جواب مین یہ عرض کرتے ہین کہ علی التنزل اگر ہم فرض بہی کرلین کہ حدیث صحیح
ہی اور مضمون بہی اسکا یہی ہے کہ حضرت ابی بکر بحکم خدا ساتہہ گئی تو اس سی آپکا دعوای
فضیلت ابی بکر نہ ثابت ہوگا آپکی کہ مکرر گذارش ہوا کہ کیون نہین جائز ہی کہ حکم خدا
لمصلحہ ایک منافق کی بہی ساتہہ لینی کا ہوا ہو جیسے کہ ایک کافر دلیل رسول اللہ تہا
وقت ہجرت ہمراہ تہا کما مر مراراً اب اولاً جواب مین ہم کہتے ہین کہ جو تفسیر منسوب بہ امام
حسن عسکری علیہ السلام ہی گو اکثر روات احادیث اوسکی عند الشیعہ ممدوح ہون مگر اون
احادیث کو ہم قطعی الصدور نہین جانتی اور جب احادیث کتب اربعہ کو کہ مدار مذہب
شیعہ اوسی پر ہی سوای متواترات کی شیعہ قطعی الصدور نہین جانتی بلکہ ظنی بغیر ا

من الکتب اور حال شیعون کا اس بارہ مین شل حضرات اہلسنت کی نہین ہی کہ احادیث صحیحین کو قطعی الصدور سمجھتی ہین اور دعویٰ اجماع امت اور صحت صحیحین کی کرتی ہین چنانچہ شارح نووی شرح صحیح مسلم مین صفحہ ۵ کتاب مطبوع مین فرماتی ہین اتفق العلماء رحمۃ اللہ تعالی علیہم علی ان اصح الکتب بعد القرآن العزیز الصحیحان المسلم والبخاری انتہی یہانتک کہ علماے اہلسنت اسکا اقرار کرتی ہین کہ اگر کوئی شخص طلاق زوجہ کو معلق بصحت مافی الصحیحین کرہی تو طلاق واقع ہو جائیگی اور شیعہ جب اپنی کتب کی نسبت ایسا اعتقاد نہین رکھتی پس جو احادیث مقبول و معمول بہا اپنی اصحاب کی نہین ہین اونکو ماول یا محمول علی التقیہ یا مطروح جانتی ہین پس یہ روایت بہی جو آپنے تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام سی لکہی ہی اگر فرض کیا جاوی کہ اسکا یہی مطلب ہی جو آپ سمجہی ہین تو چونکہ روایات مقبولہ علما کی خلاف ہی ضرور ہی کہ مطروح ہووے پس اولا مقبولیت روایت ثابت کیجیی بعد اسکی معرض استدلال مین لا سیئے ورنہ خرط القتاد ثانیا اس روایت کی اول اور آخر اور وسط کو خلاف مقصود اپنا پاکر بالکل ہی حذف و اسقاط کیا اور فقرات بی سروپا کا التقاط کیا ورنہ کل روایت نص صریح ہی اوپر نفاق بکر ہی کی گویا لاتقربوا الصلوۃ لی لیا اور انتم سکاری چہوڑ دیا مثل آپکی ہر کافر جامد کہہ سکتا ہی کہ خدانی قرآن مین خمر اور میسر کی تعریف کی ہی اور فرمایا ہی کہ ادسمین منافع للناس ہی باقی رہا ابتدا مین جو فیہما اثم کبیر ہی اور بعد اسکی جو اثمہما اکبر من نفعہما ہے تو یہ مسلمانونکی موافق مطالب ہی باسکو منکرین اسلام مسلم نہین رکہتے پس جو کچہ اہلسنت جواب کفار مین کہینگے وہی شیعون کیطرف سی جواب حذف فقرات دال علی النفاق کا ہوگا ثالثا زعم باطل حضرت مخاطب یہ ان فقرات ملتقطہ سی کوئی فقرہ اونکی دعوای بی دلیل پر صریح تر اس فقرہ سے نہین ہوگا کہ

امر کسان متعصب ابا بکر یعنی حضرت جبرئیلؑ سے کہا کہ اے پیغمبرؐ حکم کیا ہی خدا نی تمکو کہ
ساتہہ لو ابوبکر کو لیکن ہم نہین سمجھتے ہین کہ اس فقرہ مین کون لفظ اسپر دلالت کرتا ہی
کہ حکم ساتہہ لینی کا برضامندی خدا و رسولؐ تہا اور شیعونکو ہی قسم کی ساتہہ لینے
سی انکار ہی چنانچہ خود آپنے تقریر شیعہ مین بیان کیا ہی کہ پیغمبر صاحب نی اپنی
خوشی سی انکو ہمراہ لیا ہی انتہے ورنہ مطلق بحکم خدا ہمراہ یعنی کا شیعہ انکار نہین کرتی
بلکہ صاحب حنفیہ خود اسکی تصریح کرتے ہین کہ حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئی اور فرمایا کہ ابوبکر
کو ساتہہ لو کلام اسمین ہے کہ آیا یہ حکم ابتدائی تہا جسکو آپ اوپر خوشنودی اور رضامندگے
خدا و رسولؐ کی دلیل ٹہراتی ہین کو خاسے از فیہ مانحن فیہ نہین ہی اسلئے کہ یہ دلیل رضا از
حکم ہی نہ دلیل رضا از محکوم جیسا کہ ہمنے منع کبری مین کہا ہی کہ کیون نہین جائز ہی کہ کسے
منافق کو اور کسی کافر کو کہ دلیل رسولؐ اللہ لغرض و مصلحۃ بجوستے خود و خدا پیغمبر خدا سنے
ساتہہ لیا ہو کما قررنا حکم غیر ابتدای بضرورت مصلحت وقت بہ بال ناراضامندی تہا شیعہ کہتی
ہین کہ کیون نہین جائز ہی کہ ابتدائے فقط حکم خدا اون حضرت کو تنہا بغیر اسکی کہ خبر کسے
دوست و دشمن کو ہو ہجرت کرنیکا ہوا ہو اور اسیوجہ سی اون حضرت نی صحابہ کو گہر سے
نکلنی سی منع فرمایا ہو لیکن ابوبکر کسے غرض سی خلاف حکم خدا و رسولؐ گہر سی باہر نکلی ہیں
جب وہ حضرت گہر سی نکلی اور ملاقات ابوبکر سی ہوئی تو متحیر ہوسے کہ کیا کرین کہ ایک شخص
کو خبر از کار پوشیدہ ہم پہنچی تب حضرت جبرئیلؑ بحکم رب جلیل نازل ہوئی اور فرمایا کہ قریش
عنقریب بقصد قتل آپکی آیا چاہتے ہین اسپس خداوند تعالی فرماتا ہی کہ علی کو اپنی فرش خواب
پر سلاؤ تا کفار جانین کہ ابہی آپ سوتی ہین ورنہ فوراً تعاقب کرینگی اور نوبت آپکے گرفتار
ہو جانیکی آوے گی اور یہی فرمایا کہ ابوبکر کو اپنے ساتہہ لو اسلئے کہ اگر اسکو چہوڑ جاؤگی تو

یہ کفار کو خواہ بطمع دنیا خواہ بخوف جان خواہ بخوف کفتہ نعال اشال یا ابن ربیعہ آنکی طرف دلالت کریگا اور موجب آنکی قتل کا ہوگا اور بسبب اسکی کہ آنحضرت نے زجعہ توبیخ ابوبکر کی ستے احتمال اسکا تہا کہ بشکستہ خاطری فرمانبرداری سی سرتابی کری یا کفار سی جاملی لہذا یاتیفا جیسا کہ جمیع مولفۃ القلوب کی ساتہہ کیا جاتا تہا یہی حکم ہوا کہ فانہ ان انسک وساعدک ووازرک وثبت علی تعاهدک وتعاقدک کان فی الجنۃ من رفقائک

وفی غرفاتہا من خلصائک یعنی اگر ابوبکر اس سفر مین تمہارا ساتہہ دیگا اور موانست اور مساعدت اور موازرت تمہاری ساتہہ کریگا اور بعد اسکی عہد وپیمان ایمان پر باقی رہجائیگا اور عقد بیعت ایمانی کو نہ توڑیگا تو درجات بہشت مین تمہاری رفقا سی اور غرفات جنت مین تمہاری خلصا سی ہوگا اور یہ ایک قضیہ شرطیہ ہی کہ جس مین دلالت ہوتی ہی اوپر انتفای مشروط کی بسبب انتفای شرط کی اور شیعہ جب خلیفہ صاحب کی ایمان ہی کو نہین مانتے تو وفا بشروط ایمانی کو کب مانین گی واذا فات الشرط فات المشروط اور اول عہد شکنی اور غیر موانست اونسی اوسی مقام غار مین عمل مین آئی کہ مظہر قلق واضطراب ہوئی اور معلوم نہین کہ کس غرض سی رونا پیٹنا شروع کیا موانست الیطرف موجب وحشت خاطر عاطر ہوئی یہاں تک کہ اون حضرت کو خود ہی سمجہانا پڑا باقی اسکے جواب مین جو ابوبکر نے اظہار لسانی اخلاص جانی کا کیا پس کل منافقین لسانا ایسا ہی کرتی ستے بلکہ حضرت ابوبکر نی تو کوئی قسم بہی نہین کہائی اور لوگ تو قسمین کہا کہا کر ایسے باتونکا اظہار کرتی ستے یحلفون لکم لترضوا عنہم فان ترضوا عنہم فان اللہ لا یرضی عن القوم الفاسقین قولہ زبان سے یہ بات کیونکر نکلے گی کہ بلا اجازت پیغمبر خدا کی ابوبکر راہ روک کر اقول راہ روکنے

کا مضمون تو آپ کا تراشیدہ ہی مگر کہری نقل کرنا ثابت ہونی کی نفی عبارتنی حدیث کی سے
لفظ سی نہین نکلتی **قولہ** خود امام حسن عسکری تصدیق کرستے ہین **اقول** شیعہ بہی اسکے
تصدیق کرتی ہین کہ رسول خدا نی ابوبکر کو بکام آلہی بگفتہ جبرئیل ساتھہ لیا چنانچہ صاحب حسنیہ
تصریح کرتی ہین کہ جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ ابوبکر کو ساتھہ لو ورنہ کفار کو دلالت کریگا
قولہ اور جو کچہ ابوبکر نی پیغمبر خدا سی کہا **اقول** منافقین قسمین کہا کہا کر اس سی سبہی بڑہ
بڑہ کر کہا کرتی ستے لیکن دل ساتھہ زبان کی موافق نتہا یقولون بافواہہم مالیس فی قلوبہم
اسی سبب سی جناب رسولخدا نی تصدیق صدیق نکی اور فرمایا ان اطلع اللہ علی قلبک و وجد
ما فیہ موافقا لما جری علی لسانک یعنی اگر خدا تیری راست گفتاری سی مطلع ہوگا ان اطلع کی
شرط پر غور کرنا چاہیے کہ خود مصدق صدیق نہوئی بلکہ اونکی تصدیق کو حوالہ علم خدا کیا اس
کلام سی صاف صاف سمجہ لیا گیا کہ مقصود آنحضرت کا یہہ ہی کہ مین نہین جانتا کہ تو سچا ہی کہ
جہوٹا ہی لیکن اگر خدا تجکو سچا جانیگا تو تجکو یہ رتبہ دیگا **قولہ** اپنی سمع و بصر اور جان اور
دل سی تشبیہ دیتی تہی **اقول** آپنی تشبیہ دینا سمع و بصر سی تو دیکہ لیا اور سن لیا مگر قیود
اور شروط پر کچہ نظر نکی ادراک مفاد اوسکی سی آنکہون اور کانون پر پردی کیون پڑگئی بالجملہ قیود و
شروط سی ہی وفا بعہد و پیمان ایمان اور نکث نکرنا اور تغیر نکرنا اور تبدل نکرنا اور حسد نکرنا اور
حضرت ابوبکر کا عامل قیود و شروط ہونا شیعونکی نزدیک غیر مسلم ہی بلکہ اگر خود جناب
رسولخدا کو ابوبکر کیطرف سے اطمینان ہوتا تو وہ حضرت ہرگز بمنزلہ سمع و بصر ہونیکو موقوف ان
شرطون پر نفرماتی بلکہ جسطرح سے جناب امیر علیہ السلام کو بغیر کسی شرط کی اپنا سمع و بصر و جان و
دل فرمادیا بقولہ کعلی ما تدی ہو منی کذلک یعنی مثل سے علی کی کہ وہ بہ نسبت میری ایسی ہی ہین یعنی
بمنزلہ سمع و بصر و جان و دل ہین وعلی فوق ذلک بلکہ اس سی سبہی بڑہ کر ہین اوسیطرح ابوبکر

کو بھی عزنا دیتی اور کسے شرط پر موقوف نکرتی لیکن جب ایسا نکیا بلکہ تین سطر کی عبارت مین تین
ہی مرتبہ حروف شرط لائی پہلے تو ان انسک اور اوسکی تحت مین چند قیدین ذکر کین دوسری
ان طلع اللہ علی قلبک اور اوسکی تحت مین شرط موافقت لسان بجنان ذکر فرمائی تیسری
من عاہد اللہ اور اوسکی تحت مین عدم نکث عہد اور عدم تغیر اور عدم تبدل آور عدم عہد کو ذکر
فرمایا تو اس سے صاف سمجھا جاتا ہی کہ ابو بکر کو عامل ان شروط کا نہ جانتی تھی اور ہرگز اونپر
اطمینان نتھا کہ ان شروط پر عامل ہونگی بلکہ حدیث ترحم شہدا احد مین تو تصریح اوپر عدم
اطمینان کی بالخصوص بہ نسبت حضرت ابی بکر کی کر دی ہی جیسا کہ فرمایا ہی لا ادری
ما تحدثون بعدی کما مر عن جذب القلوب پس حضرت صدیق اگر بصدق نیت موصوف
اور نفاق سی بری ہوتی تو حضرت نا اپنی بی اطمینانی اسقدر فرماتی نہ انکی حسن مآل مین قیود
اور شروط لگاتی الغرض جو تقریر آپنے اور آپکی انیائی کی کاریگر مولوی حیدر علی صاحب
منتہی الکلام فی فضیلت ابو بکر مین کاٹ چھانٹ کر شل نری ابتر کی خوشنمائی و وجاہت انکی
قد و قامت زیبا پر راست آئی آلات اور ادوات شرط کا ہرگز کچھ خیال و لحاظ ہی نہین فرمایا
نہ سمجھے کہ یہ فرمانا جناب رسول خدا کا بعینہ ویسا ہی کہ حضرت موسیٰ نی فرعون سے کہا
تھا کہ اگر تو ایمان لاویگا تو یہ سلطنت تیری ابد الآباد رہیگی اور یہ یہ مدارج دنیا اور آخرت
مین تجھے ملینگی اور جناب سید الشہدا علیہ و علی آبائہ و ابنائہ الآف التحیۃ والثنا نی عمر
سعد لعین سے فرمایا تھا کہ اگر تو مجھی قتل نکریگا اور میری مساعدت کریگا تو دنیا اور آخرت
مین تجھے یہ درجات ملینگی لیکن جب اون اشقیا نی اون شرطون پر عمل نکیا تو مستحق
اون درجات کی بھی نہین ہوئی فرق اسیقدر ہی کہ اون اشقیا نی ظاہر بظاہر سرتابی
کی اور منافقین نی بظاہر اقرار کیا اور جانا انکار اسی سبب سی جناب رسول خدا نے

رسول خدا نے ان اطلع اللہ علی قلبك و وجد ما فیہ موافقا لما جری علی لسانك
فرمایا اور بعد اسکی شروط لم ینکث ولم یغیر ولم یبدل ولم یحسد کی لگائی اگر یہ شرطین بجا لاتے تو
بیشک وہی مرتبہ پاتے جو حضرت نے فرمایا لیکن باذا فات الشرط فات المشروط اور نکث
عہود خلیفہ صاحب سے بمرات و کرات عمل مین آئے چنانچہ ابتدا اسیوقت تمام خاطرین
باظہار قلق و اضطرار ایذا دہ رسول کردگار ہوئے اور اگر خدا چشم و گوش کفار پر پردہ نہ
ڈالتا اور ملائکہ حافظ نہوتے تو خلیفہ صاحب نے کشف اسرار مین اپنی رونے پیٹنے سے کوتاہی
نہین کی تھی پھر نکث بیعت عدم فرار احد مین خیبر مین حنین مین کی پھر نکث بیعت غدیری
جسمین حضرات نے بخ بخ کہا تھا بروز سقیفہ عمل مین لائے اور حکم خدا و رسول مین بخواہش
دنیای فانی تغیر کیا او خلیفہ حق کو ساتھ خلیفہ باطل کے بدل دیا اور جناب امیر علیہ السلام سے
حسد کیا جیسا کہ آخر فقرہ حدیث مین جو آپنے ملتقط کیا ہے آپ خود ہی قائل ہین ولم یحسد من قد
ابانہ اللہ بالتفضیل یعنی نہ حسد کرے اوس شخص کا کہ خداوند تعالی نے جسکے فضل کو ظاہر کیا ہے
آیات قرآنی مین مثل آیہ انما ولیکم اللہ اور آیہ مباہلہ اور آیہ تطہیر اور آیہ قربی اور مثل اسکے
بہت سی آیات مین **قولہ** مولوی حیدر علی صاحب نے جواب مین سبحان علی خانصاحب
کے لکھا تو خان صاحب کی ہوش و حواس جاتی رہی **اقول** قائل اسکی حضرت مخاطب
کاذب عن کاذب ہین شیعہ اسکو نہین مانتے بلکہ محض کذب و افترا جانتے ہین و کیف لا
حالانکہ ایک ناسی شیعہ کی تھوڑی توجہ نے فیض آبادی کی سچی بنائی جدید کی مانگ توڑی اور
جانب روسیاہ فرسودگان نقال کنندہ ابن ربیعہ کا سوڑی فرجع سے بخنے غنیہ متواترا عن الکاذبین
الغادرین کما فی صحیح المسلم الغرض تسلیم ایسی روایتون کی باعث ہوش و حواس جانے ہوا خواہان
خلیفہ صاحب ہی کہ مثبت نفاق ہی نہ ہو سفہا و جہلا شیعہ [illegible] کہ اونکی عقیدہ [illegible] ہو

عین ونفاق ہی **قولہ** اور حقیقت مین ہوش وحواس جانیکامقام **اقول** حقیقت مین تعلم
ہوشش وحواس جانیکا یہ ہی کہ ایسا دعی تبحر اور زندعی فہم وفراست ایسی حدیث کو جوسرا سر
اوپرنفاق صدیقی کی دلالت کرتی ہی سند فضیلت اونکی ٹھہراوی اور قیود اور شروط کلام سی
بالکلیہ چشم پوشی کرکی کلام ناقص کو معرض استدلال مین لاوی یہ بات ایسی ہی کہ عقول عقلا
کو دلوی تحیر مین پھینکتے ہی اسلئی کہ اس حدیث مین کوی لفظ خلاف دعوای شیعہ نہین ہے
بلکہ نفاق بکری کا حسب دعوای شیعہ ثبوت ہی کمامر **قولہ** امام کی قول سی حضرت ابوبکر
صدیق کا بوجی سے آپے حضرتؐ کی ساتھہ ہجرت کرنا **اقول** شیعہ بہی یہی کہتے ہین کہ بفرمودۂ جبرئیل ع
بحکم رب جلیل ابوبکر کو بکمال ناراضمندی حضرتؐ نی ساتھہ لیا اور اس حدیث کا کوئے لفظ
اوپر بخوشی ورضامندی ساتھہ لینی کی نہین دلالت کرتا کمامر **قولہ** ابوبکر صدیق کو سمع وبصر
سی تشبیہ دینا **اقول** قدمرانہ کان مشروطًا بشروط واذافات الشرط فات المشروط
قولہ تو پہر بطلان عقائد امامیہ مین کونسا شک رہا **اقول** عین عقیدۂ امامیہ کو سبطل عقائد
امامیہ سمجہنا نہایت مرتبہ کی دانشمندی ہی **قولہ** رسالۃ المکاتیب فی رویۃ الثعالیب و
الغرابیب **اقول** آپ کن لوگون کی روباہ بازی مین پڑی ہین اور کس غراب البین نے
آپکو حیران وادئی غربت اور سرگردان تیہ ضلالت کیا ہی رسالہ مکاتیب کہ درحقیقت
اکا ذیب الثعالیب ہی ظاہرا مصنف اوسکا وہی کاریگر انبیائی کا یا کوئی اتباع انکی
سی ہی کہ جسکی غرابت طریقۂ علمی سے بے تحقیق غرابی لفظ غرابیب سی ظاہر ہی کہ بظاہر جمع
غراب سمجہا ہی وہذا سنہ عجاب اسلئی غرابیب صفت سود ہی جیسا کہ کلام خدا مین غرابیب سود
ہی افسوس کہ دعوای اسا سے نے توضیح قرآنی! قرآن دانی کی ہین اور یہ نہ سمجہین کہ کلام اللہ
مین موجود ہین اوسکی سے معنے لفظ بہی نہین سمجہتی سے مقصود کیا سمجہین گی الفاظ قرآنسے

شل طوطی نیا کی ازبر کر لئی معنون سی کچہ وہ مطہ نہین جو احادیث مسلم اور بخاری مین ہی
کہ بہت لوگون کی کلام اللہ مونہ مین رہیگا اور گلی سے نیچی نہ اوتریگا مصداق اوسکے
اہلسنت ہین جو غرابیب سود کی معنے سیاہ کوی کی سمجھتے ہین حالانکہ معنی غرابیب سود کی
سخت سیاہ کی ہین اہتمام پرو ہی شل ٹہیک ہی کہ سیانی کوّی گوہ کہاتی ہین بالجملہ ایسے
جہالت شعارونکی تصدیق بجز آپکی امثال کی کون کرسکتا ہی اور کیونکر عقل باور کرے کہ
جس حدیث مین از سرتاسر شواہد نفاق ابوبکری بہری ہوئی ہین اوسکو کوئی شیعہ محمول مدح
ابوبکر پر کری آپ ہی محبان ابوبکر ایسا کرسکتے ہین لانّ حب الشئ یعمی و یصم و علی التنزل
عبارت اذا قتہا رضاتسا قطا دلالت کرتی ہی اور پرتاوی سوال وجواب کی تاہم بحمد اللہ
شیعہ ہی ور رہی لانّ الجرح مقدم علی التعدیل کما ثبت فی الاصول **قولہ** امام حسن
عسکری کی تکذیب نہین کرسکتی **اقول** شیعہ کلام امام کی تصدیق کرتی ہین کما مر اور
مکذب کو کافر جانتے ہین آپ ہی تکذیب وہ لوگ کرتی ہین جو ان رذائل کذیب کو کہ
قول امام سے ثابت ہوی مبدل بفضائل کرتی ہین **قولہ** ای بہائیو ذرا سوچو **اقول**
ای سنی بہائیو ذرا سوچو کہ امام صاحب تو نفاق ابوبکر ثابت کرین اور حیدر علی مفتری وغیرہ
معاندین اہلبیت یہ کہین کہ ابوبکر کے فضائل بیان کرتی ہین تو اب ہم امام کی قول کی
تصدیق کرین یا اوس مفتری کی باتکو سنین حقیقت تو یہ ہی کہ امثال حیدر علی نی ظاہر مین
تو دعوای استدلال بقول ائمہ کیا لیکن باطن مین اونکو جہوٹا بنایا اور سنّیون کی پیروی مین اپنے
ایمان اور اسلام کو داغ لگایا ہی ؎ دامن فشان گذشت وادا با ہمانساخت
خاکش بباد داد وصبا را بہانہ ساخت **وقال المخاطب** **المقام** **ہماہ**
اللہ سبل السّلام اس تفسیر کی روایت سی بہی اگر سیری نہو وی اور فارسے اردو

پڑہنے والی کو اس تغیر کا مطلب دشوار ہو تو ایسے کتاب کی یہ روایت یہین جو ہر جگہ مل سکتی ہی
اور جسکا مولف بڑا غالی شیعی مشہور ہی اوسکو دیکہکر ذرا عبرت پکڑین کہ پیغمبر کی یار غار کے
صدیقیت باوجود ایسے تعصب و عناد کی انہین کی مجتہدین و علماء کی اقرار سی ثابت ہوتی
ہی اور اونکی بغض کی بیماری کی دوا اونہین کی نسخون سے نکل آتی ہی اسپر بہی دوا نکرین
اور اپنا ہلاک ہونا چاہین تو اختیار ہی اب اوس روایت کو سنا چاہیئی جو حملہ حیدریہ مین
مذکور ہی

نظم

چنین گفت راوی که بالا دین — چو سالم بحفظ جهان آفرین
ز نزدیک آن قوم بوبکر رفت — بسوی سرای ابوبکر رفت — پی هجرت او نیز آماده بود
که سابق رسولش خبر داده بود — نبی بر در خانه اش چون رسید — بگوشش ندای سفر در کشید
چو بوبکر زان حال آگاه شد — زخانه برون رفت و همراه شد — گرفتند پس راه یثرب به پیش
نبی کند نعلین از پای خویش — بسر پنجه راه رفتن گرفت — پی خود ز دشمن نهفتن گرفت
چو رفتند چندی بداماں دشت — قدوم فلک سای مجروح گشت — ابوبکر آنگه بدوشش گرفت
ولی زین چه حیثیت ست جای شگفت — که در کس بنان قوت آمد پدید — که بار نبوت توانه کشید
برفتند القصه چندے دگر — چو گردید پیدا نشان سحر — بدیدند غاری دران تیره شب
که خوانند عرب غار ثورش لقب — گرفتند در جوف آن غار جای — ولی پیش بنهاد بوبکر پای
بهر جا که سوراخ یا رخنه دید — قبا را بدرید و آن رخنه چید — بدینگونه تا شد تمام آن قبا
یکی رخنه نگرفته ماند از قضا — بران رخنه ماند و آن یار غار — کف پای خود را نمود استوار
نیامد جز او این شگرف از کسی — که دو مار زخمش همی زد بسے — نیامد چنین کار از غیر او
بدنیا لقب سبط خست از رویه — در آمد رسول خدا هم بغار — نشستند یکجا بهم هر دو یار

اس روایت سی ثابت ہوتا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خود ابوبکر کی گہر گئے اور اونکو

ہمراہ لیا اور جو کچہہ ابو بکر صدیق سے خدمتین کین یعنی پیغمبر خدا کو دوش پر چڑہانا اور غار مین اول جانا اور اوسکو صاف کرنا اور ردا کو چاک کرکی سوراخون کا بند کرنا اور باقی ماندہ سوراخ کو اپنی کف پاسی مسدود کرنا وہ عشق محبت پر دلالت کرتی ہین نہ کہ نفاق وعداوت پر اگر یہ خدمتین جو ابو بکر صدیق نی شب ہجرت مین کین نفاق کی نشانیان ہین تو معلوم نہین کہ محبت او عشق کی علامتین کیا ہین یہ بات بہی لایق لکہنی کی ہی کہ جو بعض شیعون نی دعوی کیا ہی کہ پیغمبر خدا نی سب صحابہ کو منع کیا تہا کہ اپنی گہرون سے نہ نکلنا اور ابو بکر نی خلاف حکم پیغمبر کی کیا وہ بالکل غلط ہی اسلئے کہ خود مورخین انکی اقرار کرتے ہین کہ پیغمبر خدا نی سب اصحاب کو اول ہی سے روانہ کر دیا تہا اور صرف دو شخصون کو رکہہ لیا تہا یعنی حضرت علی کو کہ اونکو اپنی جگہہ پر سولایا اور ابو بکر صدیق کو کہ اونکو اپنے ساتہہ لیا پس کونسا اصحاب باقی رہگیا تہا جسکو پیغمبر خدا نی شب ہجرت مین باہر نکلنی سی منع کیا ہو اونکی نسبت یہ ارشاد کیا ہو کہ نہ امر خدا اشتہار ساندم کہ از خانۂ خود ہا بیرون میائید تو پہر انحالفت امر اسکی کردی اور یہ امر کہ سب اصحاب پہلی ہی ہجرت کر گئی تہے اور صرف حضرت علیؓ اور ابو بکر صدیق رہگئے تہی باقرار مورخین شیعہ ثابت ہی چنانچہ

حملۂ حیدریہ مین لکہا ہی کہ

چنین داد فرمان زلطف وکرم	حبیب خدا چون بدید آن ستم
نہان یک یک از چشم اعدا روند	کہ اصحاب ہجرت بہ یثرب کنند
برفتند پنہان بدنبال ہم	نہادند یاران بفرمان قدم
علی ماند و بو بکر خیر الانام	بدین گونہ رفتند یاران تمام
	غرضکہ باقرار علماء شیعہ ثابت

ہوا کہ پیغمبر خدا نی باجازت اور بحکم الٰہی ابو بکر کو ہمراہ لیا اور ابو بکر نی حق رفاقت اچہی

طرح پر ادا کیا یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام احادیث
ائمۂ کرام اور اقوال علمائی اعلام سی جب حضرت مخاطب کا کچھ کام نہ نکلا۔ اپنی دلین سمجہی
کہ ہماری لغو بیانی بالکلیہ شیعونکی نزدیک ثابت ہو جائیگی تو نا چارہ ہو کر اپنی دعوی کو
قول شعراسی ثابت کرنا شروع کیا بیخبر اس سی کہ قول علمار کی سامنی قول شعرا کس گنتی
شمار مین ہی آپ استدلال کرتی ہین کتاب حملۂ حیدری سی کہ ایک کتاب تاریخ ہی اور
مصنف اوسکا نہ شمار علما مین ہی نہ مجتہدین مین بلکہ شل فردوسی ایک شاعر شیعی المذہب
ہی اکثر کتب تذکرۂ شعراسی اور بالخصوص کتاب مآثر الامراسی ظاہر ہوتا ہی کہ مصنف
حملہ عہد بادشاہ متعصب عالمگیر مین کلید دار قلعہ گوالیار تھا۔ بھائی اونکی صوبہ دار گجرات
تھی اوسی زمانہ مین کہ تعصب بادشاہ وقت سی انتہا کا تقیہ ہندوستان مین شیعون
کی لئی تھا نظم محاربات جناب امیر علیہ السلام شروع کیا۔ وہ کتاب مدارج النبوت وغیرہ
تواریخ اہلسنت کو تقیۃً پیش نظر رکھا اور بحوالۂ رواۃ اپنی دامن کو لوث کذب سی بری
کرتی تھی چنانچہ خود کہتی ہین کہ ؎ من از گفت راوی بیان می کنم ÷ جواب سخن بر دو
گفتہ گر بیش و کم ÷ باینہمہ بشوخ طبعی جہان کہین کچھ موقع ملجاتا ہی تو تعریضات سبہ
کرتی ہین اور بوجہ لطیف روایت کی تضعیف بہی کرتی ہین چنانچہ اسی روایت مین
دو جگہہ تعریض اور تضعیف کی ہی ایک جگہہ فرماتی ہین ؎ ولی زین حدیث
سست جائی شگفت ÷ دوسری جگہہ فرماتی ہین ؎ کہ دور از خرد می نماید سبی جیسا
کہ آپ خود ہی ناقل ہوئی ہین اسی سی سمجہہ لیا گیا کہ یہ روایت اہل سنت کی مذہب
کی ہے اور اگر اپنی مذہب کی روایت جانتی تو اگر تقویت نہ کرتی تو لا اقل تضعیف بہی
نکرتی بلکہ اگر مخالف مجمع علیہ ہوتی تو مثل آیات قرآنی تاویل کرتی اس سی واضح تر

کوئی دلیل اسپر نہوگی کہ یہ روایت شیعہ نہین ہی بلکہ تقیۃً روایت سنیہ کو نظم کیا ہی
اور جبتک وہ بادشاہ متعصب زندہ تہا تب تلک کی نظم تو اسی طریقہ پر ہی اور جب
وہ اپنی مقر کو سدہارا و مقتضای جاء الحق وزہق الباطل بہادر شاہ بادشاہ رحمہ اللہ شیعہ
ہوا تو صاحب حملہ بہی ضیق تقیہ سی نکل کر کہل پڑی اور آخر حملہ مین ماجرای غدیر اور سقیفہ بندی
منافقان بی سیر پر ملا بلا تقیہ بیان فرمایا اور وہان کہہ دیا ہی سے گفتار راوی آل رسول
نہ از گفت ہر سفلۂ بوالفضول ہ ایسی روایت سنیہ سی جو تواریخ اہل سنت مین موجود ہی
استدلال شیعونپر کرنا نہایت دانشمندی حضرت مخاطب ہی **قولہ** اس روایت
سی ثابت ہوتا ہی **اقول** جو کچہ اس روایت سی ثابت ہوتا ہی چونکہ روایت سنیہ ہی
معرض اعتبار مین نہین ہے اور جبکہ خود مصنف کتاب اوس روایت کی تضعیف کرتا ہی
تو اور لوگ اوسکا اعتبار کیونکر کر سکتے ہین اہلسنت مین اس روایت کا موجود ہونا
اور کتب شیعہ مین نہ پایا جانا اول دلیل ہی اوپر اسکی کہ مصنف نی تقیۃً روایت سنیہ
کو نظم کیا ہی الغرض پیغمبر خدا کا ابوبکر کی گہر جانا اور اونکو ہمراہ لی آنا ہرگز ہماری کتب معتبرہ
سی ثابت نہین ہی بلکہ خلاف اسکا ثابت ہی بلکہ خلاف اسکا کتب معتبرۂ اہلسنت سی بہی
ثابت ہی اور چونکہ ہماری اس بات کو جاہل باور نکرینگی اور کہین گی کہ حضرت مخاطب جس
بات کا بانی شدومد مدعی ہی اور اوسکو اول دلائل اور سرسبد فضائل حضرت ابی بکر
سی قرار دیتا ہی کیونکر ہو سکتا ہی کہ اوسکا خلاف کتب اہل سنت مین پایا جاوی اسلئی ہمکو ضرور
ہوا کہ واسطے تسکین خاطر نابلدان کو چہ تحقیق کی کچہ پتہ اور نشان بتا دین پس محمد بن جریر طبری اپنے
تاریخ کی جزو ثالث مین علی ما نقل یون روایت کرتے ہین کہ آئی حضرت ابی بکر نزدیک
علی کی پس سوال کیا کہ کہان ہین جناب رسول خدا کہا علی نے کہ گئی طرف غار ثور کی

اور کہا علی نے کہ اگر تجھے کچھ حاجت ہو تو جا پس ابوبکر باہر آئی اور راہ مین قریب رسولخدا
پہنچے چنانچہ گوسش جناب نبوئی مین آواز جب ابوبکر پہونچے تاریک شب مین پس
گمان کیا پیغمبرخدا نے کہ کوئی شخص مشرکون سے ہے پس جلدی کی اون حضرت نے چلنے مین
تا اینکہ بند نعل مبارک ٹوٹ گیا پس اون حضرت کو ٹھوکر لگی کہ انگوٹھے سے اونکے خون
جاری ہوا بعد اوسکے ابوبکر سے ملاقات ہوئی سلنتے ترجمہ موضع الحاجۃ کیون حضرت اس
روایت سے تم نے کہا ابوبکر کی جاتا ہے ثابت ہے نہ ساتھ لیا آنا ہے ثابت ہوتا ہے بلکہ اسکے
شامت سے پای رسول خدا کا فگار ہونا ثابت ہوتا ہے اور اگر حضرت مخاطب کو اس روایت
سے اطمینان نہو تاریخ طبری میسر نہ آوے یا کوئی متعصب اوسکو نامعتبر ٹھہراوے اسلئے کہ حضور
اہلسنت ایسے کتاب کا ہم نشان دین کہ جو کثیر الوجود ہے اور چھپ جانے سے ہر کس و ناکس
کے دست فرسود ہے اور جسکی موثوق اور معتبر ہونے میں کسیکے مجال نہین ہے کہ دم زنی یعنی
کتاب ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ پدر شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ کی اوسکی مجلد ثانی صفحہ ۲
مین ملاحظہ فرمائیے کہ لکھے ہین قال ابن عباس وشری علی نفسہ فلبس ثوب النبی ثم
نام مکانہ قال ابن عباس وکان المشرکون یرون رسول اللہ صلعم فجاء ابوبکر وعلی
نائم قال وابوبکر یحسب انہ رسول اللہ صلعم قال فقال یا نبی اللہ فقال لہ علی ان
نبی اللہ قد انطلق نحو بیر میمون فادرکہ قال فانطلق ابوبکر فدخل معہ الغار انتہی یعنی یہ
کہ جناب امیر علیہ السلام نے اپنی جان کو راہ خدا مین بیچا یہ اشارہ طرف آیہ یشری نفسہ ابتغاء
مرضات اللہ کی ہے کہ مدح جناب امیر علیہ السلام مین نازل ہوا اس پہنا جناب امیر علیہ
السلام نے لباس رسول اللہ کو اور سوئی فرش پر اون حضرت کی اور مشرکین گمان
رکھتے تھے کہ رسول اللہ سوتی مین تیر پھینکتے سے اونکی طرف پس آئی ابوبکر جب حالیکہ علی

علیؑ سوتی تہی اور گمان کیا ابوبکر نی کہ رسول اللہ سوتی ہین پس پکاری حضرت کو یا
نبی اللہ کہکر پس کہا جناب امیر علیہ السلام نی کہ نبی اللہ تشریف لیگئی طرف چاہ میمون کی
پس جا تو پس چلی ابوبکر یہانتک کہ رسول خدا سی ملاقات ہوئی پس ساتہہ داخل
حضرت کی داخل غار ہوے انتہی حضرت سلامت ذرا اس حدیث کو ملاحظہ فرمائیے
اور سر خجالت اور ندامت نیچی جہکائیے آپ دعوی کرتی ہین کہ جناب رسول خدا
ابوبکر کی گہرمین آئی اور ابوبکر کو اپنی ساتہہ لائی لیکن آپکے جد فاسد شاہ ولی اللہ تصدیق
اس بات کی کرتی ہین کہ جناب رسول خدا بلانی نہین آئے اور ابوبکر خود بی بلائی
ہوئے پیغمبر کی گہر مین گئی اور پیغمبر اونکو ساتہہ لیکر گہر سی نہین نکلی بلکہ راہ مین ساتہہ ہو گئے
اب فرمائیے کہ آپکے جد امجد مولانای شوشتری کی تصدیق کرتے ہین کہ آنکی الحمد للہ
کہ شیعونکا دعوی ثابت اور آپکا دعوی آپ ہی کی کتاب ہی کاذب ہوا افسوس ہی
کہ شاہ صاحب زندہ نہین ہین نہین تو بندہ اونکی خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر عرض کرتا
کہ گو بات آپکی سچی کی مگر اپنی پیری کی جڑ کہودی اگر ایسی ہی راست گوئی آپ اختیار
کرینگی تو مرید کافور ہو جائینگے اور بازار پیری مریدی سرد ہو جائیگا **قولہ** پیغمبر خدا کو دشمن
پہنچ پہنچ ہا یا **اقول** یہ بہی روایت سنیہ ہی جسکے تصنیف خود صاحب حملہ کرتی ہین جیساکہ
فرمایا سہ ولی زین حدیث ست جای شگفت * کہ در کس عیان قوت آمد پدید * کہ بار
نبوت تو اند کشید * اور مکذب اس روایت کی روایت نقش قدم شناس ہی جسکا نام
ابوکرز خزاعی تہا اور قریش اوسکو ساتہہ لیگئی تہی کہ وہ نشان پای مبارک پہچانتا ہوا تا
در غار پہنچا چنانچہ عبارت روایت یہ ہے فما زال یقفو اثر رسول اللہ حتی وقف بہم
باب الغار فقال ہذہ قدم محمد یعنی برابر نقش پای رسول خدا کو پہچانتا ہوا تا در غار پہنچا

اور کہا کہ یہ نقش قدم محمدؐ ہی یہانتک وہ حضرت جنکے آئی ہین بعد اسکی نہین معلوم کہ آسمان
پر گئی یا زمین مین سما گئی اور مصدق اس روایت کی کتب تواریخ مثل روضۃ الصفا وغیرہ
کی بھی ہین پس اگر وہ حضرت ابوبکر پر سوار ہوتی تو پی شناس قدم اون حضرت کا کیونکر پہچانتا قولہ علی
التنزل اگر ہم فرض بھی کرین تو متحمل ہونا ابوبکر کا دلالت کریگا اوپر غیر مجانست فیما بین کے
اسلیے کہ اگر مثل جناب امیر علیہ السلام کی من نورٍ واحدٍ من شجرٍ واحدٍ ہوتی اور آپسمین علاقہ
اصل و فرع نبوت اور امامت ہوتا تو فرع متحمل اصل کی نہوسکتی جیسا کہ ازالۃ الخفا مین مذکور
ہی کہ وقت کسر اصنام کعبہ جناب رسولخدا نی جناب امیر علیہ السلام سی فرمایا کہ ای علی تم
متحمل بار نبوت نہین ہوسکتی ہو آخر بمقتضای الامر فوق الادب جناب امیر علیہ السلام نی
دوش مبارک پر قدم رکھی فریضہ کسر الاصنام ولنعم ما قیل ــہ زہی نقش پای کہ بر
دوش احمد زمہر نبوت مقدم نشیند بہرکیف اگر روایت سواری رسول کی صحیح
ہو تو ابوبکر متحمل نہونگی مگر بار جسم کی نہ بار نبوت کی لیکن بار جسمی اپس ناقہ و خر رسول اللہ اس
بار مین فضل ابوبکر سی تہا کہ مثل انکی متحمل بار جسمی اون حضرت کا ہوتا تہا اور ابوبکر تو شاید ایک
میل کی بھی نہ باربردار ہوئی ہوسنگی اور گویا بعض مصالح ہمراہ ہی اونحضرت کی بعد اسکی
کہ ملاقات ہوگئی ایک یہ بھی مصلحت ہوسکتی ہی ــہ بیچارہ خر اگرچہ بی تمیز است چون
بار بہی برد عزیز است۔ قولہ اور غار مین اول جانا اقول یہ بھی مستغنی اوپر اوسی روایت
مکذوبہ کی ہی اور علی التنزل اول جانا ظاہر مین سبقتے بر جوش آمدہ و باطن مین اوسپر
اسکی ہوسکتا ہی کہ پہلے اپنی ہی تئین چشم کفار اشرار سی چھپائی اور دامن حفظ و استتار
مین پہنچ جائے اور کل افعال نفاق ایسی ہی ہوتی تہی کہ ظاہر مین کچہ اور باطن مین
کچہ اور تہی قولہ اور ردا کو چاک کرکی سوراخون کا بند کرنا اقول یہ بھی روایت سنیہ

ہی بلکہ صاحب ازالۃ الخفا انس بن مالک سے باین لطافت روایت لی ہی فکلما رای جحرا قال بثوبہ فشقہ ثم القمہ الجحر حتی فعل ذلک بثوبہ اجمع فبقی جحر فوضع علیہ عقبہ ثم قال ادخل فلما اصبح قال لہ النبی فاین ثوبک یا ابا بکر فاخبرہ بالذی صنع الحدیث محصل یہہ ہی کہ ابو بکر نی کل سوراخونکو اپنا کپڑا پہاڑ پہاڑ کر بند کیا یہانتک کہ کپڑا تمام ہوگیا اور ایک سوراخ باقی رہگیا پس جب صبح ہوئی تو جناب رسول خدا نی پوچھا کہ ای ابو بکر تمہارا کپڑا کیا ہوا کہا کہ رات کو سوراخونکی بندکرنیمین خرچ ہوگیا پس اسے صنع بدیع اور فعل شگرف پر صاحب حملہ تعریض کرتی ہین کہ ؎ نیاید چو او این شگرف از کسی ٭ کہ دور از خرد مینماید بسے ٭ اس مقام کی بعض اشعار تماشی سارق القرآن مخاطب نی چرا نمی وہی نزاے ۔ بتا را اندرون در شب تیرہ فام ٭ چسان دید سوراخہا را تمام ٭ دران تیرہ شب یک بیک چون شمرد ٭ یکی کام افزون برویا فشرد ٭ نیاید چنین کار از غیر او ٭ الحق سبحان تعجب ہی کہ اوس شب تیرہ و تار مین تاریکی غار مین یار غار کو سوراخہای کثرہ و مار کیونکر دکہائی دیتے ازقبا کو پہاڑ پہاڑ کر بندکئی اور اگر فرماسے کہ مثل اندہونکی ٹٹولا تو اتنی سوراخہای کثیرہ کہ جسکے بند کرنیمین ساری قبا صرف ہوجائی کل ٹٹولنی سی ملجائین اور بند ہوجائین اور بجز سوراخ کے جو آپکی نیچے تہا اور وہ سوراخ مار تہا کوئی باقی نرہی خالی از استغراب نہین ہی آور شگرف تر یہ ہی کہ قبای مبارکہ ٹ نزیب و طول کی نہوگی کہ دریدہ ہونیمین صدا اوسکی مثل صدای مسنود عمری علی المنبر ظاہر نہوتی اور بوقاحت حاجت باظہار پڑتی بلکہ ظاہر یہی ہی کہ قبای خلیفہ صاحب پشتم شتر وغیرہ کی ہوگی پس لا اقل اوس سی وقت دریدگی صدای گوز شتر مثل صدای ضرطہ معاویہ علی المنبر کہ شان مین حاضرین مجلس نی علی منبر رسول اللہ بدعۃ کہا تہا نکلی ہوگی اور اسمین بہی شک نہین ہی کہ بہ نسبت سوراخہای متعددہ کی یہ صدائین بہی متعددہ

نکلی ہونگی پس تعجب ہی کہ جناب رسول خدا باینہمہ قرب کوئی آواز نہ سنین یہان تک کہ
جب دن ہوسئے تو حال تمام پوچہین حضرت صدیق بصدق دل واسطے بیان فرماوین کہ شب
کو بخوف کژدم و مار بالکل سپٹ گئی بہر کیف علی التنزل یہ بہی ایک فعل نفاقی تہا کہ اہل نفاق
سے محل اوسکا بجز خوشامد کی کسی امر پر نہین ہوسکتا ہی و نعم قایل سے دست بیچارہ
چون بجان نرسد چارہ جز قلبادری نیست **قولہ** موخین اونکی اقرار کرتی ہین کہ پیغمبر خدا
نی سب اصحاب کو اول ہی روانہ کر دیا **اقول** غلط محض ہی کوئی موسخ نہین اقرار
کرتا اور صاحب حملہ نی جو روایت سنیہ تقیۃ نظم کی ہی بسبب کہ ہمنی ابہی بیان کیا شیعون پر
حجت نہین ہوسکتی بالاعجب کہ شیعونکی واسطے روایات علما حجت نہون اور قول ایک شاعر
کا اگرچہ وہ بہی تقیۃ ناقل روایت سنیہ ہو اور خود اوسکی تضعیف بہی کری حجت ہوجاوی آب ہم
کہتی ہین کہ روایت سنیہ فی نفسہ باطل ہی او خلاف اون نصوص قرآنی کی ہی کہ جسمین صحابہ
کو تاکیدین واسطے ہجرت کی کیگئی ہین مثل قولہ تعالی قالوا کنا مستضعفین
فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا وقولہ
تعالی ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعۃ
وقولہ تعالی ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ
الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ پس اگر صحابہ بہی کوئی باقی تہا تو یہ تاکیدین کن
لوگونکو واسطی ہجرت کی ہوتی تہین اسی سبب سی محققین اہل سنت نی اس روایت باطلہ
کی تاویل کی ہے چنانچہ محدث شاہ عبد الحق دہلوی نی کتاب جذب القلوب مین روایت
نہ باقی رہنے کسی شخص کی صحابہ سی تاویل کی ہی وہذا عبارتہ واز صحابہ غیر از ابوبکر صدیق و
علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہما با آنحضرت در مکہ نماندہ بودند مراد باین کلام آنست

کہ از اعیان صحابہ و اکابر ایشان غیر از صدیق اکبر رضی اللہ عنہ با وکسی نماندہ و الا در روایت
آمدہ کہ بعد از برآمدن سرور انبیا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم از مکہ بو سفیان و سائر مشرکان ضعفای
صحابہ را کہ با نحضرت نتوانستند برآمد آوردند و بانواع عقوبات گرفتار میکردند
انتہے موضع الحاجۃ اب کوئی صاحب انصاف فرمادین کہ کسکا قول صحیح ہوا اور کسکا غلط
ہوا **قولہ** کونسا صحابہ باقی رہگیا تہا **اقول** بقول آپکی ابو بکر یا صحاب تو باقی رہگیا تہا
تو اگر اوسی سے حضرت نے فرمایا ہو کہ من امر خدا بشما رسانیدم تو کیا قباحت ہے آپ
خود اقرار کرچکے ہین صفحہ ۳۰ مین کہ خطاب طرف کل کے ہوتا ہی اور مراد بعض ہوتے ہین
یہ بات تنزلی ہی ورنہ صحابہ کا موجود ہونا بھی ہم ثابت کرچکے ہین اور اطلاق لفظ صحابہ
کی بھی اسمقام مین سے آپکے کلام مین بجز تاویل حضار کوئی بات سنائی نہین آتی **قولہ** پہلکہ
باقرار علمای شیعہ ثابت ہوا **اقول** غرضکہ باقرار علمای اہلسنت ثابت ہوا کہ ابو بکر
ابتداءً باجازت خدا و رسول صلعم ہمراہ نہین گئی ستے بلکہ خود ہی گئی تہی اور حضرت گہر سے
اونکو ہمراہ نہین لیگئے تہے بلکہ راہ مین ملگئی ستے اور ادای حق رفاقت مین تعلق و اضطرار
جنبی جیسے بساختہ تصنّعے کوتاہی کی اور اگر کوئی خدمت بہی کی تو بخوشی آمد و ریاکاری
و دنیا خواہی کی کمامر و ستجے **فقال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل**
السلام دوسرا اعتراض دوسری فضیلت پر دوسری فضیلت مین ہمنے بیان کیا ہی کہ
اگر ابو بکر صدیق پیغمبر خدا پر عاشق نہوتی اور اپنی جان و مال کو حضرت پر نثار کرنی پر راضی
نہوتی تو ایسے مصیبت کی سفر مین کبھی شریک نہوتی اور بعض علمای شیعہ یہ اعتراض کرتی
ہین کہ ابو بکر کی نیت ہجرت مین اچھی نستے چنانچہ مجتہد صاحب ذوالفقار مین لکہتی ہین کہ بتمیز
اتفاق فریقین شرط ترتب ثواب بہجرت صحت نیت ست الی قولہ پس ہا و اسکہ

ما اعلم صحت نیت ابی بکر بہ ثبوت نرسد و دخول او در مدلول این آیہ متیقن نشود و تا متیقن نشود
احتجاج باین آیہ بر علو مرتبہ او نمی تواند شد اور قاضی صاحب احقاق الحق مین فرماتے
ہین کہ وقد ظہر من جزعہ وبکائہ ما یکون من مثلہ نساء والجہال فی الاختفاء الی قولہ فافضیلتہ فاتتہ
فضیلتہ فی الغار فتیجز بہا لابی بکر لولا المکابرة واللہ یعنی ابوبکر صدیق کی جزع اور بکا سے
ثابت ہوا کہ اونکا حال اچھا نتہا اور نیت اونکی درست نتھی پس اس اعتراض کا جواب خود
امام حسن عسکری ع کی تفسیر سے اوپر مذکور ہوچکا ہے کہ جب پیغمبر خدا نے پوچھا کہ ارضیت ان تکون
معی یا ابابکر تطلب کما اطلب الی قولہ قال ابوبکر یا رسول اللہ انا انا لو عشت عمر الدنیا
اعذب جمیعا اشد عذاب الخ یعنی ابوبکر تو میرے ساتھ چلنے پر اس شرط پر راضی ہی
کہ تو عذاب اور تکلیف مین گرفتار ہووے تب ابوبکر نے یہ جواب دیا کہ آپکی رفاقت مین
اگر قیامت تک مجھی عذاب ہووے [illegible] آپکا ساتھ [illegible] چہوڑنا منظور نہین ہے
پس اس جواب سے کیا ثابت ہوتا ہے نیک نیت ہونا ابوبکر کا یا بدنیت ہونا اور چونکہ
نیت کا حال افعال اور اعمال سے ظاہر ہوتا ہے اور حرکات جوارح سے دلکی کیفیت معلوم
ہوتی ہے پس جو کام ابوبکر صدیق نے شب ہجرت کو کیئے وہ اونکی نیک نیتی پر شاہد ہین یا او
بدنیتی پر

قول المتمسک بولایة علی بن ابیطالب علیہ السلام

دعوائے جان نثاری لڑائیون مین جان بچا کر بہاگنے سے ہم باطل کر چکے
دعوائے مال نثاری بے ہم دعوائے بے دلیل ٹھہرا چکے اور شب تاریک
مین کون محل مال نثاری کا تھا مصیبت سفر کا بے حال ہم سن چکے
کہ کلاب جیفۂ دنیا جو سفرہائے چین و روس کرتی ہین اونکے تکلیفین بحر و بر
کی کہین تکالیف حضرت ابوبکر سے بڑہی ہوئی ہوتی ہین قولہ ابوبکر کی نیت ہجرت مین اچھی تھی

اقول شیعونکی نزدیک نیت ابوبکرکی کبھی کسی کام مین اچھی ستھی اونکی بدنیتی کا
ترمیدون عرض الدنیا سی ثبوت ہی تخلف جیش اسامہ سی سقیفہ بندی سی غضبت فاطمہ
سی الغرض سیکڑون دلیلون سے ثبوت ہی اور بالخصوص اہتمام پر بدنیتی سبب بے حکم خدا
ورسول کی گھر سے نکلنی سی غار مین رونی پیٹنی سی قلق واضطراب ظاہر کرنے ایذای
رسول اللہ اور قصہ افشای راز رسول اللہ سی ثابت ہی اور بعد ثبوت بدنیتی کی جن افعال کو
اونکی طرف اہلسنت کذب و دروغ منسوب کرتی ہین بشرط ثبوت محمول بر ریاکاری ہین کا
ہوشان اعمال المنافقین المرائین الذین یراؤن الناس **قولہ** صاحب ذوالفقار لکھتے
ہین **اقول** صاحب ذوالفقار اور صاحب احقاق الحق جو لکھتی ہین وہ نہایت بجا اور درست
ہی اسلئے کہ ثبوت نفاق اور بدنیتی فقط ایک فعل دال بر نفاق سی ہوجاتا ہے جیسا کہ
صاحب ازالۃ الخفا ناقل ہین کنا نعرف المنافقین ببغض علی ابن ابیطالب علیہ السلام پس اگرچہ
کل افعال کسی شخص کی حسن ہون مگر صحابہ فقط ایک اسی فعل سی یعنی بغض علی ابن ابیطالب
سی اثبات نفاق کرلیتی تہی اسیطرح سے جب ہمکو غصب خلافت اور غصب فدک اور منع
قرطاس اور تخلف از جیش اسامہ اور امثال اسکی سی کہ اونسے ہر عدم ایمان بیوفائی وعدۂ خدا اور
اظہار قلق واضطراب اور جزع و بکا اہتمام پر نفاق اور بدنیتی خلیفہ صاحب کی ثابت ہوگئی تو
اگر آپ ہزاروں نیکی حدیثین اور محنتین اور مشقتین بیان کرینگے ہم سبکو محمول ریاکاری پر کرینگے
اور یہ بات بعد فرض ثبوت ہی وانی لہ الثبوت **قولہ** جواب خود امام حسن عسکری ع کی تفسیر
سی اوپر مذکور ہوچکا ہے **اقول** جواب الجواب بھی توضیح اوسی کی نیچے لکھ چکا ہی **قولہ**
جب پیغمبر خدا نے پوچھا الی قولہ اس جواب سی کیا ثابت ہوتا ہی **اقول** اس جواب سے
خداعی اور مکاری اور ریاکاری ثابت ہوتی ہی کہ دل مین کچھ تہا اور زبان پر کچھ تہا جیسا کہ ہمنے

بیان کیا کہ اسیوجہ سے جناب رسول خدا نی تصدیق صدیق کی اور یہ نہ فرمایا کہ ای ابوبکر تو سچ کہتا ہی بلکہ فرمایا ان اطلع اللہ علی قلبک آہ کہ منافع بسکا بجز اسکی نہیں ہی کہ ان ابابکر یعتبر لہ فی ان تو سچ کہتا ہی کہ جھوٹ مٹکہتا ہی رسول خدا کا تصدیق نکرنا اول دلیل اوپر کذب صدیق کی سب تعجب ہی خوش سمجھی مخاطب سی کہ اظہار لسانی کو دلیل تصدیق جنانی ٹھہراتا ہی شاید یقولون بافواہہم مالیس فی قلوبہم سی خبر ہی نہیں ہی قولہ اور جو نسبت کمال افعال او راعمال سی معلوم ہوتا ہی اقول سچ ہی کہ افعال اور اعمال ہی سی معلوم ہوتا ہی نہ اقوال لسانی سی کیوں حضرت قلق اور اضطراب اور جزع اور بکا کیا افعال اعمال سی نہیں ہے اب فرمائیی کہ یہ حرکات خوش نیتی کی ہین یا بدنیتی کی **وقال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام** تیسرا اعتراض تیسری فضیلت پر تیسری فضیلت مین ہمنے بیان کیا ہی کہ گھر سی نکلنی کیوقت سی مدینہ مین پہونچنی تک جو باتین صدیق اکبر ؓ کی مین وہ اونکی عشق اور محبت پر ساتھہ رسول خدا ؐ کی دلالت کرتی ہین حضرات شیعہ اوس سی انکار کرتی ہین اور کہتی ہین کہ ابوبکر صدیق کی حرکتین اونکی نفاق اور عداوت پر دلالت کرتی ہین اسلئے ہم اونکی خدمتونکو جو شب ہجرت اونھون نی کین بیان کرستے ہین تاکہ معلوم ہوجائی کہ جو کام ابوبکر صدیق نی کئی وہ سوائی عاشق صادق کی کسی دوسری سی نہین ہوسکتی اقول جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ ابوبکر صدیق چلی تب راہ مین ادھر اودھر نظر کرتی جاتی تھی حضرت نی پوچھا ای ابوبکر یہ کیا تیرا حال ہی تب ابوبکر صدیق نی عرض کی یارسول اللہ میرا مطلب صرف آپکی حفاظت ہی چنانچہ صاحب منتہی الکلام ریاض النضرہ سی اسکا خلاصہ ان لفظون سی لکھتی ہین کہ چون صدیق ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارشاد شریف متوجہ غار رشدگاہی پیش می رفت وگاہی درعقب ومی زمانی بجانب راست توجہ میکرد وساعتی بطرف چپ قطع راہ سے نمود

حضرت پر سبقت کی ابو بکر کا ہی ترا چنین زدیدہ بود وجہ آنکہ در رفتن براہ اختلاف میکنی عرض
کرد کہ مقصود من نگاہبانی حضرت از شر دشمنان ہست مبادا کہ از جہالت در رسند و حضرت
را آنرساند تا غار بر دوش برد دوسری جب پیغمبر خدا کی پای مبارک کی گسل پر ابو بکر صدیق
کو اطلاع ہوئی تو بیقرار ہوئی کہ حضرت نی کچہ کہا ہو ابو بکر صدیق نی حضرت کو اپنی دوش پر
چڑہا لیا در غار تک پہونچایا پس زہی نصیب ابو بکر کہ جنکی دوش پر شاہ نبوت نی قدم
رکہا چنانچہ اس امر کو ہم اوپر حملہ حیدریہ سی ثابت کر آئی ہین تیسری جب غار کی کنارے پر
پہونچی تب اول ابو بکر صدیق غار مین گئی اور اوسکو صاف کیا اور سوراخون کو بند کیا تب پیغمبر خدا
کو بلایا اور اپنی زانو پر سلایا اسکو بہی ہم ثابت کر آئی ہین اور قاضی نور اللہ شوشتری بہی ابو بکر صدیق
کی اول غار مین جانیکو تصدیق کرتی ہین چوتہی ابو بکر صدیق کی اوس پاؤن مین جو بند کرنیکی
لئی سوراخ پر رکہا تہا سانپ نی کاٹا اور حضرت نی اوسکو تسلی دی پانچوین جبتک غار
مین رہی تب تک ابو بکر صدیق کی گہر سی اونکا لڑکا کہانا پہنچاتا رہا اور پیغمبر صاحب کو کہلاتا
رہا چہٹوین دو اونٹنیان پیغمبر خدا نی ابو بکر صدیق کی بیٹی سی منگائین اور اونسی حاضر کردین ایک
پر آپ سوار ہوئی اور اپنی سینہ ابو بکر کو سوار کیا اور دوسری پر عامر جو کہ شبان بیت الحرام
تہا اسی شتربان سوار ہوا چنانچہ اس سب باتونکو جسطرح پر صاحب حملہ حیدریہ نی بیان کیا
ہی اوسکو ہم لکہتی ہین تو بیت مین امر چہارم کی

رسیدند کفت ... بیران	درآمد کف پای آن ملیز غار	چو شد کار پرداختہ بیجان
رسید شتر ... دندان ماری گزند	وزان درد افغان او شد بلند	کہ بر روی سوراخ بود استوار
رسیدند ... مد الکرن راز ناکش	محزون غم گرچہ جان جسد الالبند	پیمبر باو گفت آہستہ باش
... تا مین امر ... کی	بنالا اندرون تا سحر وز دو شب	کہ از زخم افعی نیابی گزند
		بسر برد آن شب بغوغان بست

ان قولہ تعالی ثانی اثنین اذ ہما فی الغار ... وہما ... ثانی ... رسول اللہ ... صاحبہ ... دخلہ ... اصحاب ...

شدی بو بکر هنگام شام
حبیب خدا ای جهان را خبر
گرامی چون مه اهل صدق و صفا
برفت از برش بو بکر زود
برو کرد راز نبی آشکار
تهی شد از ان قوم آنکوه و دشت
دو جمازه آورده بد جمله وار
برآمد بران دیگری جمله دار

ببردی دران غار آب و طعام
ثبوت مین امر ششم کی
دو جمازه باید کنون راهوار
بدنبال کاری کر فرسوده بود
از و جمله دار این سخن چون شنود
رسول خدا عازم راه گشت
نشستند بر یک شتر شاه دین
بهمراه او گشت عامر سوار

نمودی هم از حال اصحاب شر
نبی گفت پس بو بکر را
که ما را رساند به یثرب دیار
هم از اهل دین بد یکی جمله دار
دو جمازه در دم مهیا نمود
بصبح چهارم برآمد ز غار
ابو بکر را کرد با خود قرین
نہیں نہایت تعجب کی

ثابت ہی کہ باوجودیکہ مورخین شیعہ کی ان خدمتوں کا اقرار کرتی ہین اور یہہ سب ابوبکر صدیق کی صدیقیت کا اقرار نہین کرتی **یقول المتمسک بولائیہ علی بن ابیطالب علیہ السلام جواب** تیسری فضیلت کا ہم بخوبی بیان کر آئے بالاجمال جو جو خدمات آپ بیان کرتی ہین وہ سب دعاوی بلا دلیل ہین یا بروایات اہلسنت ہین شیعہ کیون نہ اونکا انکار کرین کہ صدق رواۃ اہلسنت ہمارے نزدیک نہین ثابت ہی بلکہ کذب ثابت ہی و علی التنزل محمول بر ریاکاری ہین جیسا کہ کل افعال منافقین خدا عین ایسے ہی ہین اپنی افعال کفریہ کی چہپانی سی اور اعمال حسنہ کاذبہ کی ظاہر کرنی سی حسن ایمان اونکا نہین ثابت ہو سکتا کل منافقین کی اکثر اعمال ظاہری ایسی ہوتی تہی بلکہ معنی نفاق یہی ہین کہ ظاہر اچہا او رباطن برا پس اگر مخاطب ہزار فعل ظاہری اچہی ثابت کری حالانکہ ایک کا ثبوت بہی محل کلام ہی لیکن رفع نفاق اور ثبوت ایمان اوس سی اصلا محال ناحق اوقات عمر عزیز کو اونکی گنتے مین مخاطب خوش فہم ضایع کرتا ہی **قولہ صاحب**

سے منتہی الکلام ریاض النضرہ سے یون سے لکھتے ہین **اقول** یہ استشہاد انشلب مذبوحی ہی تو مرغ
اپنی دم کو گواہ کری صاحب ریاض النضرہ یعنی محب طبری وہ سنی ہی کہ صاحب ازالۃ الخفا اور
صاحب جذب القلوب جسکو اپنا پیشوا جانتی ہین بھلا شیعہ اوسکے روایت کو کب
مانتی ہین خصوصا اوسوقت مین کہ صاحب منتہی الکلام سے ایذائی کی کاریگر اوسکو کاٹ
چہانٹ کر نہین اور زیادہ مین تڑپ پہڑ پہڑی اور زرد زری کی دین جب بہی خدا کے
عنایت سی آپکی تقریر سی مطابق النعل بالنعل منطبق نہین ہے اسلئی کہ آپ فقط اوہر اودہر
کا دیکہنا بیان کرتے ہین اور کاریگر صاحب پیش و پس اور راست و چپ چلنا بیان کرتی
ہین بہلا پیچہی چلنی مین تو خبرگیری حال پس سر کی ہوسکتی ہی ہرچند معجزات آنحضرت سی تہا
کہ پیش سر اور پس سر یکسان دیکھتے تہی باقی آگی اور داہنے اور بائین تو جناب رسولخدا
خود ہی نظر فرماتی ہونگی اور نظر بڈہے کی جوان سی تیز تر بہی نہین ہوسکتے ہی پہر انکی آگی
چلنے سی کس طرحت حفظ و حراست مد نظر ہوسکتے ہی اور یہ بہی کچہ خیال مین نہین آتا ہی کہ
ایک پیر فرتوت بی ہتہیار سیکڑون کفار اشرار نابکار سے کیونکر حفظ و حراست کرلیتا پس بجز
اسکے کوئی امر ذہن نشین نہین ہوتا کہ مقصود اصلی اس بیداری و ہوشیاری اور بخیہ کاری
اور خبرداری سی یہ تہا کہ اگر کسی طرف سے سایہ کفار نظر آوی تو آنحضرت کو مثل روز احد
و حنین سپرد کفار کر کی دوسری طرف سے رو بفرار لاوین اور اپنی جان بچاوین آئی یار وہم کو
ابوبکر ہی کی قسم ہی سچ کہو کہ ابوبکر کو اگر مد نظر حفظ و حراست اور یاری اور مددگاری ہی رسولخدا
کی تہی تو ہتہیار بکر کر گہر سے کیون نہ نکلی اگر کوئی پلہیا نہ ملتے تہی تو گہر کی کا بینٹ ہی ہاتھ
مین تہام لیا ہوتا **قولہ** زہی نصیب ابوبکر کی کہ انکی دوش پر شاہ نبوت نی قدم رکہا
اقول سابق مین گزرا کہ یہ وہ روایت سنیہ ہی جسکے صاحب جلمانی سی تصنیف کی ہی

ف ۱
دیکہنا ابوبکر کا اوہر اودہر سونا در سیل قصہ کا در روایت غلام بہیسنہ اسمعیل سے کی نشتری منصف ازالۃ الخفا

اور علاوہ اسکی ابوبکر سے بڑھکر نصیب اون حضرت کی حمار کی تھے جسکا نام یعفور تھا کہ بار شاہ
نبوت منزلون اوٹھاتا تھا آری سے بے نصیب اوس شاہ ولایت کی سب جسنے قدم دوش
شاہ نبوت پر رکھا کما مر من ازالۃ الخفا و نعم ما قیل ــــہ علی بر دوش احمد چشم بد دور
عیان شد معنی نور علی نور ہ **قولہ** اول ابوبکر صدیق غار مین گئی **اقول** وہی روایت سنیہ
ہی کما مر **قولہ** قاضی نور اللہ شوشتری ہی **اقول** آپکو کچہ تمیز بات سمجنی کی نہین ہی
جب فخر رازی مدعی اسکا ہوا کہ ثانی اثنین کی معنے یہ ہین کہ ابوبکر مثل جناب رسول خدا
ہین تب مولانای شوشتری علیہ الرحمہ اوسکی ابطال مین فرماتی ہین کہ اہتمام پر معنی
مماثلت لفظ ثانی سی مراد لینا بنا بر قول مورخین اہلسنت کی بہی باطل ہی اسواسطیکہ انہون
نی ابوبکر کو ثانی نہین کہا بلکہ جناب رسول خدا کا ثانی ہونا اس راہ سی کہا ہی کہ اول غار
مین گہسنے والی ابوبکر ستے اور ثانی جناب رسول خدا تہی پس معنے ثانی بنا بر قول
اونکی بہی مثل کی نہ ٹہری بلکہ دوسری سے کے ہوئی یہ مطلب نہین ہی کہ مولانای شوشتری
خود اسکی قائل ہین ورنہ حوالہ بسیر سنیہ کیون کرتی جیسا کہ انکی عبارت سی ظاہر ہی اور ہم
ابطال اسکا کہ ثانی سے معنے مثل نہین ہی ابطال فضیلت ششم مین بخوبی کر چکی فتذکر **قولہ**
سوراخ پر رکہا تہا سانپ نی کاٹا **اقول** تب جناب رسول خدا نی ابوبکر کی لعاب ہا مین لگا دیا تو یہ
روایت کسی آدمی کیون سے لکھتے ہین شیعہ اس روایت سنیہ مین اسیقدر قبول کرتی ہین
کہ اس بہانہ سی ابوبکر روئی اور قصد افشائی راز رسول اللہ کیا چنانچہ بعض اشعار حملہ کی آپ
مصدق ہین اوسمین یہ مضمون بصراحت مندرج ہی ــــہ پیمبر بگفت آہستہ با ہش
رسیدہ ندا عدو کمین راز فاش ، مخور غم مگردان صدا را بلند ، کہ از زخم سانپ نیا بی گزند ،،
قولہ ابوبکر صدیق کی گہر سے ابنکا زر کہا نا پہنچا تا رہا **اقول** اونکا لڑکا یا اونکی لڑکی

جیسا کہ آپکی بعض روایات مین ہی اگر اپنی باپ کیواسطے کہانا لائی تو ابوبکر کی کیا خدمتگاری
ہوئی بلکہ اوکی لڑکی نی اپنے باپ کی خدمت کی اسلئے کہ مثل اسپکے وہ ناخلف
نہین ستے شاہ عبدالحق دہلوی جذب القلوب مین مواہب لدنیہ سی ناقل ہین کہ
اسما بنت ابی بکر ہر روز طعام برای آنحضرتؐ بالای کوہ می برد و محمد ابن ابی بکر اخبار کفار
می رسانید انتہے یا للعجب پیدایش محمد بن ابی بکر کی عام الحج مین ہی کہ کتنے سال متاخر
از ہجرت ہی پس کیونکر محمد بن ابی بکر قبل از پیدایش اپنی اخبار کفار جناب رسول خداؐ
کو پہونچاتی ستے اور اگر کوئی عذر وہم راوی کری تو حضرت مخاطب کی پیر و مرشد کا ریگر
اینائی کی ایسے باتو پر نہایت مسخرگی کرتی ہین بہرکیف ایک مضمون حیرت یہ بہی
ہی کہ جو توشہ کہ بند اسما چیر پہاڑ کی باندہا گیا کہ جس سی اسم اسما ذات النطاقین ہوا جیسا کہ آپکی
روایات مین ہی وہ کیا ہو گیا جو ابوبکر کی لڑکی لڑکی کو کہانا پہنچانی کی احتیاج پڑتی اور یہ
بہی تعجب ہی کہ جو شخص ابوبکر کی اسقدر منہ زیر سواری لا نا بلا قیمت کی مثل خلوت عایشہ
بلا مہر کی باوجود اصرار ابوبکر کی قبول نفرمائی کما فی الصحیح البخاری وہ کہانا ابوبکر کا بلا قیمت
کیونکر قبول فرمائیگا اور اگر قیمت قبول کیا تو بہت بہیاری قیمت لیکر کہانا کہلا دیتی ہین
اسمین کوئی امر ابوبکر کی لئی موجب فخر نہین ہی قولہ چہٹوین دو اونٹنیان پیغمبر خداؐ نے
ابوبکر صدیق کی بیٹے سی منگائین اقول ابوبکر کی بیٹے کا اونٹنیان لانا کوئی خدمتگاری
حضرت ابوبکر نہین ہے بلکہ بالاصالۃ خدمت پسری ہی واسطے پدر کی گو اسکی ضمن مین
ایک کار رسول خداؐ سے ہو گیا لیکن آپنے تو وعدہ ابوبکر کی خدمتون کی بیان کرنیکا کیا تہا
نہ یہ کہ اوکی صاحبزادی کی خدمتین بیان ہون اور کیون نہین جائز ہے کہ صاحبزادی کے
یہ خدمت ضمنی بہی بطمع دنیا یا منوط با جرت ہو فان الولد سر لابیہ جیسا کہ مضمون اجرت اجیر

دوسری روایت اہلسنت مین وارد ہی چنانچہ صحیح بخاری او جذب القلوب مین مذکور ہی
واللفظ للاخیر بعد ازان شخصی را از بنی دیل کہ نام او قریط بود در کار ہدایت و بدرقگی ماہر و
بامانت و حفظ اسرار مشہور بود اجیر گرفتند تا بعد از سہ روز ہر دو شتر بجبل ثور حاضر آورد و
این قریط ہم در دین کفار بود انتہی اس روایت مین تو اجیر کافر کی اونٹیان لانیکا مذکور ہی
ابوبکر کی لڑکی کا کچہ مذکور نہین ہی اور بہر کیف علی التسلیم اگر وہ بہی مثل ابوبکر کی اہل نفاق
سی تہی تو اونکی خدمات بہی افعال نفاقی ہونگی ہمارے آپکی بحث تو اس مقام مین ابوبکر
مین ہے نہ اونکی اولاد و اخلاف مین قولہ فی الحاشیہ حضرات شیعہ کو اس مصرعہ
پر غور کرنا چاہیے کہ پیغمبر خدا نی ابوبکر صدیق کی صداقت اور صفائی کو کس صفائی سی بیان
فرمایا ہی اقول یہ صفائی تقریر مرزا ہی بادل علیہ الرحمہ ہی اور مبتنی اوپر تجربہ و استقرا کی
ہی ورنہ آپ خوب جانتی ہین کہ شیعہ صدیقیت کی منکر اور کذبیت کی مقر مین شاید قصیدہ
عالی نظر عالی سی نہین گزرا جسمین مذکور ہی ــــ اول آن ہر سہ تن حضرت صدیق بود ہر
ما ز صداقت شدیم جملہ ثناخوان او قولہ مومنین شیعہ نکی ان خدمتونکا اقرار کرتی ہین اور پہر
بہی ابوبکر صدیق کی صدیقیت کا اقرار نہین کرتی اقول اولا تو روایات سنیہ کا اقرار ہی نہین
کرتی او ثانیا علی التنزل مثل افعال دیگر منافقین کی محمول بر ریا و سمعہ کرتی ہین پہر آپ ہی فرمائیے
کہ کیونکر صدیقیت کی قائل ہون آپکا تعجب جای تعجب ہی کہ ایسی پیش پا افتادہ باتین بہی
نہین سمجہتا و ناحق تعجب کرتی ہین قولہ فی الحاشیہ جوتہی اور پانچوین اور چہٹوین فضیلت
کی اعتراضونکو ہم او فضیلتونکی اعتراضات کی ضمن مین بیان کرینگی اقول سابق مین اپنی یہ
وعدہ ضمنی نہین کیا تہا بلکہ فرمایا تہا کہ ہم اعتراضات کو اوسی ترتیب سی بیان کرتی ہین جس ترتیب
سی ہمنی فضیلتین بیان کین ظاہر ا جواب اعتراضات سی عاجز آگئی اسلئی بہانہ ذکر ضمنی

سلے اپنے جان بچانی خیر تم بہی بہاگنی والیکا پیچہا نہین کرستے اور مثل آپکی سکتے ہین کہ ہمارا جواب

الجواب بہی ضمنا آجاویگا فـــال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل

السلام ساتوان اعتراض ساتوین فضیلت پر جسے اوپر بیان کیا ہی کہ صاحبہ کی لفظ سی

صاحبیت ابوبکر صدیق کی ثابت ہوتی ہی اور یہ مرتبہ کسی دوسری کو نصیب نہین ہوا کہ خدا

نی کسیکے صحابیت کو تخصیص کر کی بیان فرمایا ہو اوپر علماء شیعہ چند طرح سی اعتراض کرتی

ہین اول اسطرح پر کہ لفظ صاحب سی مراد ہمراہ کی ہی اوس سی کوئی فضیلت ثابت نہین

ہوتی بلکہ اللہ جلشانہ نی اپنی کلام مین کافر کو مومن کا صاحب بیان کیا ہی چنانچہ فرماتا

ہے نقال لصاحبه وهو یحاوره اکفرت بالذی خلقك من تراب

اور دوسری جگہہ فرماتا ہی کہ حضرت یوسف نی اپنی رفیقون سی جو قید مین تہی اور کافر تہی

فرمایا صاحبی السجن پس اس صاحب کی لفظ سی فضیلت بطرف اسلام کا ثبوت بہی

نہین ہو سکتا ہی اور صاحبیت اصطلاحی کی لئی ایمان کا ہونا ضرور ہی کہ وہ ابوبکر صدیق کو

حاصل ہی نہ تہا پس وہ فضیلت جو اس لفظ سی ظاہر ہوتی ہی نسبت انکی ثابت نہین

ہو سکتی چنانچہ ایت اول کا جواب یہ ہی کہ بیشک آیۂ فقال لصاحبه وهو یحاوره

مین اللہ جلشانہ نی کافر کو صاحب مومن کا فرمایا مگر اوسیوقت اوسکی اہانت بہی بیان

کر دی اور اوسکا کفر ظاہر کر دیا اور کہدیا کہ اکفرت بالذی خلقك من تراب اور

یہان جو صدیق اکبر کو صاحب بیان کیا تو اوسکے ساتہہ ہی وہ کلمہ جو محبت اور تسلی پر دلالت

کرتا ہی بیان کر دیا کہ پیغمبر کیطرف سے فرمایا کہ لا تحزن ان اللہ معنا کہ غمگین

ہو خدا ہماری ساتہہ ہی پس دونون کیا مناسبت ہی اور دوسری آیت کا یہ جواب

ہی کہ صاحبی السجن مین صاحب کا لفظ مضاف سجن کیطرف ہی نہ حضرت یوسف کیطرف

سـ ۱ چھٹے اور پانچوین اور چوتہین فضیلت کی اعتراضات دویم اور فضیلت کی اعتراضات کی ضمن مین بیان کرینگی

اور اس آیت مین لفظ صاحب کا مضاف نبی کیطرف ہی رہا ایمان لانا ابوبکر صدیق کا وہ
بروایات معتبرۂ امامیہ ثابت ہی چنانچہ مجالس المومنین مین قاضی نوراللہ شوستری
نی لکھا ہے کہ خالد بن سعید از سابقین اولین بود در اسلام و مقدم بر اسلام ابوبکر بود بلکہ
ابوبکر ببرکت خوابی کہ او دیدہ بود مسلمان شدہ بود با جملہ سبب اسلام خالد آن بود کہ در خواب
دیدہ بود کہ بر کنار آتش تنتے افروختہ ایستادہ است و پدرش میخواہد کہ او را در آن آتش اندازد
کہ ناگاہ رسالت پناہ گریبان او را گرفتہ بجانب خود کشید و با او گفت کہ بجانب من بیا تا
بآتش نیفتی خالد ازین خواب ہولناک بیدار شدہ قسم یاد کرد کہ این خواب من صحیح
است ما انگاہ متوجہ خدمت حضرت رسالت گردید در راہ ابوبکر با او ملاقات نمود و از حال او
پرسید خالد صورت واقعہ را با او بیان نمود ابوبکر نیز با او موافقت کردہ بخدمت آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم آمدند و بشرف اسلام فائز گردیدند اس روایت کی دیکھنی والی انصاف
کر سکتے ہین کہ جو شخص اسلام کی سچائی پر بالہام غیبی یقین لایا ہو اور جسکو خدا نی رویاء صادقہ
کی ذریعہ سی ایمان پر راغب کیا ہو اسکی نسبت کسکی زبان سی نکل سکتا ہی کہ وہ ایمان سی
بی بہرہ تھا برای خدا کوئی تو قاضی نوراللہ شوستری کے اس فقرہ کو کہ ابوبکر ببرکت خوابی کہ او دیدہ بود مسلمان شد
مجتہد صاحب کے اس فقرہ سے کہ خلیفۂ اول از اول امر از ایمان بہرہ نداشت باتفاق علماء امامیہ ملا کر
اور انصاف سے نگہ کرو کہ ان لوگون کو دشمنی اور عداوت نے کیسا اندھا کر دیا ہی کہ ایسے صدیق کو ایمان سی انکار کرتے ہین
جسکو خدا نی بذریعہ رویاء صادقہ کی حقیقت اسلام پر آگاہ کر دیا ہو اگر کہی کہ قاضی نوراللہ
شوستری نی اسلام کا اقرار کیا ہی اور مجتہد صاحب نی ایمان سی انکار فرمایا ہی اسکا
جواب ہم چند طرح سے دیتے ہین اول یہ کہ ہمکو یہ امر ثابت کرنا ہی کہ ابوبکر صدیق نی پیغمبر صاحب
کی نبوت کو دل سی سچ جانا او حضرت کی دعوت کو دل سی قبول کیا او اسکا نام مجتہد صاحب

اسلام زمین یا ایمان سی بفضلہ تعالی قاضی نور اللہ شوستری کی اقرار سی ثابت ہو گیا اور اگر
مجتہد صاحب نی ایمان اور اسلام کی لفظون مین اس نظر سی فرق کیا ہو کہ ایمان سی مراد تصدیق
بالجنان ہی اور اسلام سی فقط اقرار باللسان اور ایمان سی ابوبکر صدیق کی اسلئے انکار کیا
کہ اونکو پیغمبر صاحب کی نبوت پر تصدیق قطعی کا مرتبہ نہ تہا تو اونکی تکذیب کی لئی اونہین کی
شہید ثالث کا اقرار کافی ہی یعنی ابوبکر ببرکت خوابی کہ او دیدہ بود مسلمان شدہ بود دویم ہم نی
مانا کہ ایمان اور اسلام مین فرق ہی اور اس روایت سی شہید ثالث کی اسلام ابوبکر کا ثابت
ہوتا ہی نہ ایمان لیکن ہم ابوبکر صدیق کا ایمان بہی امیر المومنین علی مرتضے کی اقرار سے
ثابت کرتی ہین اور مجتہد صاحب کی تار و پود کو درہم برہم کئی دیتی ہین مومنین کو چاہئی
کہ اوسکو غور دل سی سنین اور اپنی بزرگونکی بیخبری پر افسوس کرین کہ علامہ حلی نی شرح تجرید
مین لکہا ہی کہ قال علیہ السلام یوما علی المنبر انا الصدیق الاکبر انا الفاروق الاعظم اسلمت
قبل ان اسلم ابوبکر و آمنت قبل ان آمن کہ حضرت علی علیہ السلام نی ایکدن منبر پر یہ فرمایا کہ مین ہون
صدیق اکبر مین ہون فاروق اعظم اسلام لایا قبل اسلام ابوبکر کی اور ایمان لایا قبل ایمان لانی ابوبکر کے پس
علامہ حلی نی حضرت علی کی زبان سی اسلام بہی ابوبکر کا اور ایمان بہی اونکا ثابت کر دیا اگر نور اللہ شوستری
کی قول سی مجتہد صاحب کا قول باطل نہوا تہا تو اب علی مرتضے کی قول سی اونکا یہ قول
کہ خلیفہ اول از ایمان بہرہ نداشت باطل ہو گیا والحمد للہ علی ذلک بلکہ اس روایت سی یہ
بہی معلوم ہوا کہ اسلام اور ایمان کو ابوبکر کی ایسے وقعت اور عزت اور شہرت تہی کہ حضرت
علی نی فخریہ بیان کیا کہ مین اونسے بہی پہلی ایمان اور اسلام لایا اگر موافق قول شیعونکی ابوبکر
صدیق ایمان اور اسلام مین کامل نہوتی یا معاذ اللہ منافق ہوتی یا طمع دنیا سی ایمان لائی
ہوتی تو حضرت علی اونسی پیشتر ایمان لانی پر افتخار کیون کرتی ہیں اس روایت سی یہ

یہی ثابت ہوا کہ ابو بکر صدیق کی اسلام و ایمان کی نسبت جو علماء امامیہ کا قول ہی کہ وہ صرف
ظاہر مین اسلام لائی تہی اور کاہنون کی کہنے سی بطمع خلافت مسلمان ہوگئی تہی وہ بالکل غلط
ہی لیکن قاضی صاحب کی شہادت سی جسمین اونہون نی ابو بکر صدیق کو سابقین اولین مین
بیان کیا اونکی اگلی پچہلی جہوٹہی ہوگئی اور یہ کوئی خیال نکری کہ قاضی صاحب کی اس
فقرہ نی فقط اپنی علما و مجتہدین کی قولون کو باطل کیا بلکہ اپنی حضرت صاحب الامر کی
قول کو بہی رد کر دیا یعنی شیعون کی امام مہدی صاحب کا یہی قول ہی کہ ابو بکر صدیق
دنیا کی طمع سی ایمان لائی ستہی اور یہودیون سی پیغمبر صاحب کی بادشاہت اور غلبہ
کا حال سنا کرتی تہی بس موافق اونکی کہنے کی ظاہر مین کلمہ گو ہوگئی تہی چنانچہ اسکو ملا باقر
مجلسی نی بحار الانوار سی رسالہ رجعیہ مین بروایت شیخ صدوق محمد بن بابویہ قمی کی لکہا
ہی اسلام ابو بکر طوعاً بود اما برای طمع دنیا زیراکہ ایشان با کفرہ یہود مخلوط بودند الی قولہ
چون حضرت دعوی رسالت فرمود ایشان از روی گفتہ یہود بظاہر کلمتین گفتند و در
باطن کافر بودند الغرض ان روایتون سی اسلام اور ایمان ابو بکر صدیق کا بخوبی ثابت
ہوا اور جب ایمان اور اسلام اونکا بخوبی ثابت ہوا تو صاحبہ کی لفظ سی یہ بہی بنص قرآن
ثابت ہوا کہ وہ پیغمبر کی صاحب تہی اور پیغمبر صاحب کی اصحابونکی جو فضائل اور درجات
ہین اور جنکو علماء امامیہ بہی تسلیم کرتی ہین اونکی مصداق بہی ٹہری پس باوجود اسکی جو کوئی
اونکی صحابیت کا بہی انکار کری اور اونکی فضائل کو نہ مانی وہ منکر نص قرآنی ہی بقول
المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہم بہی اوپر بیان کر چکی کر
فی نفسہ صحابیت مین کوئی شرافت نہین ہی مگر بعد ثبوت ایمان حقیقی کی اور ایمان
حقیقی کو جزو اعظم اوسکا تصدیق جنانی ہی منافقین صحابہ مین خصوصاً حضرات ثلثہ مین

شیعونکی نزدیک معتقد ہی پس اگر صحابت اصطلاحی بہی اسمقام پر مراد لیجاوی تو ہونگی
مگر باعتبار ایمان ظاہری کی اسطرح کل منافقین باعتبار ایمان ظاہری کی تمام صحابہ مین داخل تہی جیسا کہ
سابق مین قول امام نووی سی ہمنے ثابت کیا کہ وہ شان منافقین مین فرماتی ہین والا نہم کانو معدودین فی صحابۃ
دیکہا ورن سمعہ اما حمیۃ واما لطلب الدنیا سے آخر ۔۔ و قد قرار حدیث اصحابی اصحابی اور
حدیث من الاصحاب من لا یرانی او ر امثال اوسکی جو بیان ہوچکی سب اسی پر دلالت
کرتی ہین کہ منافقین داخل صحابہ تہی پس اگر جناب باری نی بہی یہی صحابیت نفاق از
قبیل الصاحبہ مین مراد لی ہو تو حضرت ابوبکر کی کےلئی اسمین کیا شرافت اور کیا فضیلت
نکلی لیکن سکے تفسیر نی کسی فقیہ نی کسی محدث نی اسمقام پر نہین کہا ہی کہ خدا نی یہ معنی اصطلاحی
مراد لئی ہین باقی رہے معنے لغوی پس اطلاق اوسکا قرآن مین حدیث مین عرف مین
اور ساتہہ رہنے والون کی آیا ہی خواہ ساتہی مومن ہو خواہ کافر ہو یہانتک کہ اگر حیوان
بہی ساتہی ہو تو کبہی اوسکو بہی صاحب کہتی ہین جیسے عرب بولتی ہین مثل الصاحب الحمار
چنانچہ قرآن مجید مین چند مقام پر اسطرحکا استعمال موجود ہی پس اسی سی ہی جناب رسولخدا
کو صاحب کفار کہنا چنانچہ فرمایا ہی وما صاحبکم بمجنون یعنی اے کفار تمہارا صاحب یعنی جناب
رسول خدا مجنون نہین ہین اور اسی سے ہی بیان صحابت درمیان ایک مومن اور ایک
کافر کی جیسا کہ فرمایا ہی فقال لصاحبہ وہو یحاورہ انا اکثر منک مالا واعز نفرا یعنی ایک کافر
نی سلپنے صاحب سی کہا کہ مین زیادہ تر ہون تجہسے از روی مال کی اور پہر فرمایا قال
لہ صاحبہ وہو یحاورہ اکفرت بالذی خلقک من تراب یعنی کہا واسطی اوسکی صاحب اوسکی
نی درحالیکہ مباحثہ کرتا تہا اوس سی کہ آیا کافر ہوگیا تو ساتہہ اوسکی کہ جسنے پیدا کیا تیرے
تئین مٹی سی اور اسی سی ہی وہ مقام جہان خداوند علام نی زبانی حضرت یوسف کی فرمایا

ہی کہ اونھوں نی دو کافروں سی جو قیدخانہ میں اونکے ساتھہ تھی کہا یاصاحبے السجن یعنی
ای دونوں صاحب میری قیدخانہ مین پس صحابت لغوی فی نفسہ موجب کسی فضیلت
و شرافت کی نہیں ہی ورنہ کافر کو صاحب مومن اور مومن کو صاحب کافر نہ کہتی آپ
سی صاحب کی فضیلت کسی لفظ مابعد یا قبل سی ثابت کیجاوی تو کلام اوس لفظ مابعد اور
ماقبل مین ہوگا نہ لفظ صاحب مین **قولہ** اسپر شیعہ چند طرح سی اعتراض کرتی ہین اول
طرح پر **اقول** اول وہی کہ جبکہ ثانی اثنین مفقود ہی اون چند طرح کی اعتراضوں کا جو شیعہ
کرتی ہین اگر آپ سی جواب نہیں ہوسکتا تہا اور فقط ایک ہی اعتراض کی جواب پر آپکو
قدرت تہی تو یہی فرمایا ہوتا کہ اون چند اعتراضوں سی ایک یہ ہی اوسکا نام اول کیوں
رکہا اسلئے کہ لفظ اول خواہی نخواہی خواہان ثانی ہی **قولہ** صاحب سی مراد ہمراہی کی ہے
اقول باتفاق مفسرین اس مقام پر یہی معنے لغوی مراد ہین کسی مفسر نے نہیں کہا ہے کہ
یہیں قرآن مین صحابیت کی اصطلاحی معنے بہی مراد ہین واذا قام الاحتمال بطل
الاستدلال اور جب اطلاق اوسکا مومن وکافر دونوں پر ہوا تو قول شیعہ کہ صاحب کی
لفظ سی فضیلت بلکہ طرف اسلام کا ثبوت بہی نہیں ہوسکتا جیسا کہ آپ خود قائل ہین نہایت
بجا اور درست ٹہرا اسلئی کہ اگر کہیں مذمت یا فضیلت سمجھی جائیگی تو نفس لفظ صاحب سی
نسمجھی جائیگی بلکہ یا لفظ ماقبل یا مابعد سی سمجھی جائیگی اور قابل بحث ونص وہی لفظ ماقبل
ومابعد ہوگا نہ لفظ صاحب کا **قولہ** آیت اول کا جواب یہ ہی **اقول** یہ جواب محض مہمل
ہی اور دلیل کمال غباوت یہ بات پرہی اسلئے کہ خود مخاطب اسکا اقرار کرتا ہے کہ
بیشک خدا نے کافر کو صاحب مومن کہا ہی پس اسی قدر سی دعواے شیعہ کہ صاحب کا
اطلاق مومن وکافر دونوں پر ہوتا ہی ثابت ہوگیا **قولہ** مگر اوسیوقت اوسکی اہانت بہی بیان

کردی اقول امانت کا بیان کردینا مین ثبت دعوای شیعہ ہوا اگر امانت نہ بیان فرماتا
اورکنو اوسکا نہ ثابت کرتا تو ہم کیونکر جانتی کہ صاحب کا اطلاق کافر پر بھی آیا ہے قولہ اور بیان
جو صدیق اکبر کو صاحب بیان کیا تو اوسکی ساتھہ ہی وہ کلمہ اقول اگر اوسکی ساتھہ ہی وہ کلمہ بیان کیا ہے
تو وہی کلمہ اوپر فضیلت کی بنا بر مخاطب کی عقیدہ کی دلالت کریگا نہ لفظ صاحب کا اور یہ کلام بیتمام مین لفظ صاحب
مین ہی نہ اوس کلمہ دیگر مین کہ بحث وہ مخص اوسمین بعد اسکی ہم کرینگی اس تمام پر غرض اسیقدر
ہی کہ لفظ صاحب مین کوئی فضیلت نہوئی اسواسطی کہ اگر بقول تمہاری فضیلت ہوئی تو
لفظ مابعد مین ہوئی نہ لفظ صاحب مین الحمد للہ کہ یہ دعوی شیعونکا تو باقرار آپکی ثابت
ہو چکا اب آیئی لفظ مابعد مین ہم گفتگو کرتی ہین کہ وہ لفظ لاتحزن ان اللہ معنا ہی آپ مدعی
ہین کہ یہ کلمہ محبت اور تسلی پر دلالت کرتا ہی ہم کہتے ہین کہ لانسلم نہ یہ کلمہ فی نفسہ محبت پر
دلالت کرتا ہی نہ تسلی پر بلکہ لفظ لاتحزن صیغہ نہی ہی اور اصل نہی واسطے حرمت کی ہی
جیسا کہ اصل امر واسطی وجوب کی ہی پس باعتبار معنے اصلی کی یہ لفظ دلالت کریگا اوپر قبح
ہونی ایک فعل قبیح کی خلیفہ اول سے کہ وہ اظہار قلق و اضطراب اور حزن و بکا تہا جو
دلیل ہی بددینی اور بی ایمانی اور عدم تصدیق بوعدہ خدا و رسول پر سلمنا کہ اوپر تسلے ہی کی
محمول ہی لانسلم کہ تسلی کی لیے ایمان بہی لازم ہی کیون نہین جائز ہی کہ کسی کافر یا منافق
کو بخوف افشای راز تسلے دیجاوی یعنے اگر اوس کافر یا منافق کو تسلی نہ دیتی تو وہ افشا
اوس راز کا کہ جسکا چہپانا مصلحت وقت تہا کردیتا قولہ پس دونو مین کیا مناسبت ہی
اقول دونو آیتونمین بڑی مناسبت ہی ایک تو یہ کہ لفظ صاحب نہ وہان ایمان پر دلالت
کرتا ہی نہ یہان ایمان پر دلالت کرتا ہی دوسرے جیسے وہان مابعد دلالت کفر پر کرتا ہی
ویسا ہی یہان بہی شیعونکی نزدیک مابعد دلالت اوپر کفر ہے کے کرتا ہی جیسا کہ عنقریب

جہان آپ بحث وقوع لفظ لاتحزن مین کرینگے ہم توضیح تمام بیان کرینگے قولہ اور دوسری آیت
کا یہ جواب ہے کہ صاحبی السجن مین اضافہ صاحب کا مضاف سجن کیطرف ہے اقول واہ صاحب
ایسا جواب نامعقول اور سمجھنے سے معنے اضافت کی نہایت جای حیرت ہے صبیان کتب
بھی جانتے ہین کہ اضافت بادنی ملابست محاورات فصحا و بلغا مین ثابت و ذائع ہے ہر مضاف
الیہ کو ضرور نہین ہے کہ مضاف الیہ حقیقی ہو جیسے جری النہر و ظلم الیہ و سہم قتیل پس حقیقت
مین نہر کوئی چیز سیال ہے کہ جسکے طرف جریان کی اضافت کرین اور نہ حیہ کوئی جانور ہے
کہ اوسکا گوشت کہین نزدیک کوئی لکڑی ہے کہ جسکا تیر ہو پس یہ اضافتین نہین ہین مگر بادنے
ملابست اسیطرح اضافت صاحب کی طرف سجن کی بملابست ظرفیت ہے نہ یہ کہ سجن مضاف
الیہ حقیقی ہے اور کیونکر حقیقۃ مصاحبت سجن کی ہو سکتی ہے حالانکہ سجن عبارت ہے جدار اور
سقف سے پس کون کہہ سکتا ہے کہ فلان شخص مصاحب جدار ہے اور مصاحب سقف ہے
ہان اگر معنی صاحب کی مالک کی لین تو سجن مضاف الیہ حقیقی ہو سکتا ہے لیکن اس مقام پر
صاحب السجن مالک سجن نہ تھے بلکہ مقید فی السجن تھے بنا بر اسکے ضرور ہوگا کہ مضاف الیہ
حقیقی بیان محذوف کیا جاوے کہ وہ یای متکلم ہے اور معنی کلام کے یہ کیے جاوین کہ اے دونون ساتھی
میری قیدخانہ کے اور اگر اس بات کو آپ نہ سمجھے ہون تو اپنے بڑے مفسر صاحب قاضی
بیضاوی کی سنے کو تو البتہ مانئے گا دیکھیے وہ اپنی تفسیر مین فرماتے ہین کہ معنے یا صاحبی
السجن کے یہ ہین کہ یا صاحبی فی السجن فاضافہما الیہ علی الاتساع کقولہ یا سارق اللیلۃ اہل الدار
سلتے یعنی معنے یہ ہین کہ اے دو صاحب میری بیچ قیدخانہ کی پس اضافت طرف
سجن کی مجاز ہے جیسا کہ قول قائل مین ہے اے چرانے والی رات کی اہل دار کی تئین اتو
کہ بلا چون و چرا آنکو نہ ہی ہوگی اب فرمایئے لصاحبہ اور یا صاحبی مین کیا فرق ہے

صاحب بضاف طرف نبی کی دونو جگہہ ہی کہ نہین اُزی یہ فرق ہی کہ ایک جگہہ بضافت ایک صاحب کی ہی اور دوسری جگہہ اضافت دو صاحب کی ہی بسبب اسکی کہ دوسری صاحب یہان موجود ہی نہ تہی ورنہ نہین معلوم کہ کیا آفت برپا ہوتی اور جناب رسول خدا کو کتنے تسلی دینی پڑتی اور یہ بہی مشکل تو یہ تہی کہ دوسری صاحب تو تسلی دینی و راضی ہونیکی عادت ہی نہین رکہتے تہی چنانچہ روز حدیبیہ عند جناب رسول خدا نی تسلی دی اور فرمایا کہ انی رسول اللہ ولن یضیعنی اللہ یعنی مین خدا کا رسول ہون اور خدا مجکو ہرگز ضایع نکریگا مگر غیظ و غضب مین خلیفہ صاحب کی کمی نہوئی جیسا کہ صحیح مسلم مین موجود ہی یہانتک کہ نبوت ہی مین اظہار شک کرنیلگی پس ایسے صاحب سی تو فقط ان اللہ معنا کہنی سی جان بچانی بہت مشکل بات تہی مگر الحمد للہ کہ بخیر گذشت کہ آپ ساتہہ ہی نہتی قولہ اس آیت مین لفظ صاحب کا مضاف نبی کیطرف ہی اقول اگر غرض یہی کہ لفظ نبی کیطرف مضاف ہی تو محض کذب وافتری علی اللہ ہی اسلئے کہ اضافت طرف ضمیر مجرور متصل کی ہی کہ لکہنے مین وا اور پڑہنے مین ہا ہی کما صرح بہ علما التجوید اور اگر غرض یہی کہ باعتبار مرجع ضمیر کی اضافت طرف نبی کی ہی تو کوئی کہہ سکتا ہی کہ لا نسلم کیون نہین جائز ہی کہ مرجع ضمیر لفظ غار ہو کہ بہت قریب ہی اور اضافت صاحب الغار کی مثل اضافت صاحبی السجن کی ہو پس اس صورت مین بہی فرق کرنا آپ کا بین الاضافتین محض باطل ہوگیا اور اگر عذر تشتت ضمائر قابل پذیرائی ہوگا تو شیعونکا بہی عذر تشتت ضمائر سکینتہ علیہ مین کہ جس سی عدم ایمان خلیفہ صاحب ثابت ہوتا ہی البتہ قابل پذیرائی ہوگا یہ نہایت بی انصافی ہی کہ میٹا میٹا ہپ اور کڑوا کڑوا تہو یعنیہ مثل اسکی ہی کہ آیہ انما ولیکم اللہ مین جس سی خلافت جناب امیر علیہ السلام ثابت ہوتی ہی

اطلاق جمع علی الواحد جائز نہین ہی اور آیۂ اولوالفضل مین اولوابوبکر ہین افسوس ہی کہ دنیا
مین انصاف نہین ہی قولہ رہا ایمان لانا ابوبکر کا وہ بروایات معتبرۂ امامیہ ثابت ہی
اقول ہمکو معلوم نہین کہ مخاطب کس ایمان کا ذکر کرتا ہی اگر غرض ایمان نفاقی ہی جیسی
ایمان منافقین تہا کہ مصداق قالوا آمنا بافواہہم ولم تؤمن قلوبہم کا تہا یا
مصداق آمنوا ثم کفروا فطبع علی قلوبہم فہم لا یفقہون کا تہا تو
بطیب خاطر مسلم ہی کہ روایات معتبرۂ امامیہ سی البتہ ایمان لانا ابوبکر کا اس ایمان
ثابت ہی اور اگر غرض ایمان حقیقی ہی جسکا جزو اعظم تصدیق جنانی ہی تو پس لا نسلم کہ
کسی روایت غیر معتبرۂ امامیہ سی بہی ثابت ہو فضلاً عن الروایات المعتبرۃ بلکہ خلاف اسکا
ثابت ہی چنانچہ خود ہی حضرت مخاطب صفحۂ مابعد اور حاشیہ مین اوسکی فرماتی ہین کہ
روایت حضرت صاحب الامر کی کہ جسکا مضمون یہ ہی کہ ابوبکر بطمع دنیا ایمان لائی تہے
منجملہ اون روایتونکی ہی جنسی اکثر کتابین شیعونکی بہری ہوئی ہین جو یعنی دلالت کرتی
ہین اوپر کفر اور نفاق حضرت خلیفہ صاحب کی طرفہ یہ ہی کہ وہ اسکی خواہش کرتی ہونگی کہ
آپ کے تبرا اسکی نقل کا بہی ارادہ رکہتی ہین غافل اس سی کہ البتہ اون روایتون سی انہین
خواہش ہوگی مگر اہلسنت کی گہر تو صفائی تہجیگی اور زوسی تکمیہ انشاءاللہ حضرت
مخاطب کی اور اونکی بزرگوان کی بیہودگی اور رکاکت بیان بہی ہو جیسا کہ حاشیہ مین فرماتی
ہین معلوم ہوگا فانتظرہ قولہ قاضی نوراللہ شوستری نی لکہا ہی اقول اس روایت مین
توکہین چہوٹی ایمان کا بہی ذکر نہین ہی فضلاً عن الایمان الحقیقی والتصدیق الجنانی آری
ببرکت خواب خالد ابوبکر کی مسلمان ہونیکا ذکر البتہ ہی اور مقتضای ولاکن قولوا اسلمنا
ولما یدخل الایمان فی قلوبہم کے کل منافقین مسلمان ہوئی تہی اس سی

ایمان حقیقی نہین ثابت ہوتا ہی قولہ اس روایت کی دیکھنے والی انصاف دے سکتے
ہین اقول کس دیکھنے والی اس روایت کی شکل مخاطب کی فہم نہین ہین کہ جسمین کہین
ایمان ابوبکر کا ذکر تک نہین ہی اوس سی ایمان سے قصے اور تصدیق جنابی ابوبکر نہین آرہی
ذکر اسلام ابوبکر کا یہ ہی کہ وہ عمر ہی ایمان حقیقی او کفر نفاقی ہی قولہ کہ جو شخص اسلام کی سچائی پر الہام
غیبی یقین لایا ہو اقول اس روایت مین نہ ابوبکر کی الہام غیبی کا ذکر ہی نہ ابوبکر کی
یقین لانیکا ذکر ہی آرہی ذکر خواب دیکھنے خالد کا ہی بسبب الہام ہوا او یقین آیا تو خواب
دیکھنے والی کو آیا نہ ابوبکر کو قولہ جسکو خدا نے رویاء صادقہ کی ذریعہ سی ایمان پر راغب
کیا اقول کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی کہ حضرت مخاطب کس مطلب کی نسبت مین یہ کلام کر رہی
ہین خدا نی کسکو رویاء صادقہ دکھلایا او کسکو راغب طرف ایمان کی کیا رویاء صادقہ
دیکھنے والا نہین ہی مگر خالد کہ جسکا اسلام مقدم اسلام ابوبکر ہوا بلکہ اوسکا خواب فی الواقع سبب
اسلام ابوبکر ہوا ابوبکر کو خدا نی کب خواب دکھلایا او کب الہام کیا اونکی خواب دیکھنی کا
ذکر کہین اس عبارت مین نہین ہے بعد غور و فکر کی معلوم ہوتا ہی کہ غالب یہ کہ سست مغز
مکری ہی او دلالت قوت وہمی مین یہ صورت متبرکہ ابوبکر کی بصورت دیگر اونکی تخیلہ مین تین
سباق اللہ او کی ضمیر اس عبارت مین کہ بلکہ ابوبکر برکت خوابی کہ او دیدہ بود مسلمان شدہ بود
طرف ابوبکر کی خلاف سباق و سیاق کلام پھیرتا ہی حالانکہ سابق کی ضمیرین طرف خالد کی
پھرتی ہین جیسے ضمیر مستتر از سابقین اولین بود اور ضمیر بلد نا سلام او متقدم بر اسلام ابوبکر بود
پھر اس کلام پر لفظ بلکہ ترقی ہی کہ اسلام خالد تو اسلام ابوبکر پر مقدم ہی تہا بلکہ خواب خالد سبب
اسلام ظاہری ابوبکر ہوا اور بعد اس کلام کی ذکر خواب خالد ہی پس اگر ضمیر اوسکے
طرف ابوبکر کی پھیری جاوے تو اس کلام کو ماقبل او مابعد سی ربط نہ رہیگا تین سبب سے

کہ دستور العمل بیان خوانان کتب ہی اس عبارت سے بجز خواب خالد کی خواب ابوبکر تمیز
کی کیونکر بن سکتی ہی خوش فہمی تو طلب سی کہ صاف صاف فارسی عبارت کی سمجھنے مین
آنکھین خواب غفلت سی نہین کھولتی اور ایسے ٹھوکرین منہ کی کھاتی ہین کہ جس سے
لڑکونکو ہنسی آتی ہی اور باانیمہ خوش فہمی دعوی قرآن اور حدیث کی عبارت سمجھنے کا
ہی جناب والا یہ کلام اللہ نہین ہی کہ جسکو عامۃ الناس نہین سمجھتے ہین بر ضمیر کو جدھر جی
چاہا خلاف سیاق و سباق پھیر دیا جیسے سکینتہ علیہ کی ضمیر بخوف خطر طرف ابوبکر کے
پھیر دی گو کلام منتظم اور درجہ فصاحت سی گر جاوی تو گر جاوی مگر ابوبکر کا کام تو بنجاوی اگر اس
بی انصافی مین رسوائی اور فضیحتے ہین تو خواص کی نزدیک ہین عوام کی نزدیک تو نہین
ہی لیکن اس عبارت فارسی کی ناسمجھنے تو کایتون اور لاڑون اور گلستان خوانون سے کے
نزدیک بھی موجب فضیحتی ہوگی اور سب کہینگی کہ مقتضای جنون و دیوانگی ہی کہ کوئی خواب
خالد کو خواب ابوبکر کہی حضرت مخاطب کو غیرت چھو نہین گئی ہی مگر بخدا کہ ہمکو شرم آتی ہی
کہ ہمنے ایسی خوش فہمونکو مخاطب کیا ہی کیا کیجئے کہ انسان بضرورت ہر جای ضرورت
کیطرف متوجہ ہوتا ہی ولنعم ما قیل سے پا مینہ آجاتا مگر بہر قضای حاجتی بخانہ اہل دول حاجی
ضرور ہی بیش نیست قولہ ادنیٰ کی نسبت کسکی زبان سی نکل سکتا ہے اقول خواب دیکھنی
والی کی نسبت تو بیشک نہین نکل سکتا ہی لیکن ابوبکر کی نسبت جو خواب دیکھنی والی نہ تھے
البتہ نکل سکتا ہی کہ ایمان سی بے بہرہ تھی قولہ برائی خدا کوئی عاشق نور اللہ کی اس
فقرہ کو اقول برائی خدا کوئی اس فقرہ کو کہ بلکہ ابوبکر برکت الخ ساتھ فقرہ ماقبل کی کہ اسلام
او متقدم بر اسلام ابوبکر بوده او ساتھ فقرہ مابعد کی کہ ناتجہ سبب اسلام خالد آنکہ بود کہ در
خواب دیده بود ملاوی اور کہی کہ اس عبارت سی خواب خالد کا ثبوت ہوتا ہی یا خواب

ابوبکر کا اور ریعہ کی خورش سنے خاطب پر تحسین وآفرین کری یا تشنیع ونفرین قولہ مجتہد صاحب
کی اس فقرہ کو الی قولہ مطابق کری اقول بینے وہین یا شد ہمنی دونون فقرونکو مطابق کیا تو
دونونکو نہایت مطابق پایا اور کسیطرحکا اسمین تخالف نہین ہی اسلئے کہ مجتہد صاحب مثل
کل فرقہ امامیہ کی نافی ایمان سیتتے خلیفہ اول ہین اور مولانا شوستری علیہ الرحمہ
بہی مثل کل فرقہ امامیہ کی مثبت اسلام ظاہری ابوبکر مثل اسلام ظاہری کل منافقین کی
ہین اور ان دونون باتونمین اسمین کسیطرحکا تناقض اور تخالف نہین ہی بلکہ علماء اہل سنت
بہی بہ نسبت کل منافقین کی اسی بات کی قایل ہین کہ ظاہر مین مسلمان اور حقیقت مین بے ایمان
تہی پس اگر علمای شیعہ بہی ابوبکر کو اہل نفاق سے سمجہکر اسکی قائل ہوئی تو کیا قباحت
لازم آئی قولہ کہ ان لوگون کو دشمنی اور عداوت نی کیسا اندہا اقول حقیقت مین کور مسلی
وہ ہی کہ جسکو محبت ثلثہ نی ایسا اندہا کر دیا ہی کہ عبارت فارسی تک کا بہی مضمون نہین سوجہا
نعم حب الشی یعمی ویصم وانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور قولہ
ایسے صدیق کی ایمان کا انکار کرتی ہین اقول ایسی صدیق کو کہ مصداق سے برعکس
نہند نام زنگی کافور رہی کذیب سمجہکر اسکی ایمان کا انکار کرتی ہین قولہ جسکو خدا نی بذریعہ
رویاء صادقہ اقول تدعی رویاء صادقہ علی ابوبکر کی خود کاذب ومفتری ہے مولانا
شوستری نی رویاء صادقہ علی خلافہ کی ثابت کیا ہی نہ ولایت ابوبکر کی اندہے
ایمان ابوبکر کو ڈہونڈہتے پہرتی ہین مگر کہین خواب وخیال مین بہی نہین دکہائی دیتا تب جہوٹے
خواب بناتی ہین سے این خیال ست ومحال ست وجنون قولہ اگر کوئی کہے کہ
قاضی نور اللہ شوستری نی اسلام کا اقرار کیا ہی اقول امور واقعی کو فرض کرنا کیا حقیقت
مین قاضی علیہ الرحمہ مثل کل شیعہ کی اسلام ظاہری کا اقرار کرتی ہین اور ایمان حقیقی کا

شل کل شیعہ انکار کرتی ہین آو یہی حال مجتہد صاحب کا بہی ہی قولہ غیبر صاحب کی
نبوت کو دل سے سچ جانا اور حضرت کی دعوت کو دل سی قبول کیا اقول اگر اسی امر کا
آپ ثبوت کر دیتی تو ہماری اور آپکی جھگڑا ابہی سے ہو گیا ہوتا آج بارہ سو برس کا زمانہ گذرا
اور لاکہون شیعی اسی ہوس خام مین مر گئے مگر الحمد للہ کہ ایک فقرہ بہی اس دعوی سی ثابت
نہو سکا بہلا آپ بیچاری ایک جہوٹا خواب ابوبکر کی واسطے بنا کی اور بدرجہ خواب خالد
کو خواب ابوبکر ٹہرا کی کیا ثابت کیجی گا قولہ سو بفضلہ تعالی قاضی نور اللہ کی اقرار سی ثابت
ہو گیا اقول محض غلط اور نہایت دروغ بیفروغ ہی کس عبارت سی کس فقرہ سی کس
لفظ سی قاضی علیہ الرحمہ کی ثابت ہو گیا کہ ابوبکر نبی نبوت کو دل سی سچ جانا اور دعوت
کو دل سی مانا عبارت مذکورہ مین تو فقط مسلمان ہونیکا ابوبکر کی ذکر ہی دل سی سچ جانا اور
دل سی قبول کرنا کس لفظ کا مفہوم ہی مسلمان ہونا مستلزم سچ جاننی کا نہین ہی ورنہ کل منافقین
مصدق نبوت دل سی ہو جائین قولہ تصدیق قلبی کا مرتبہ نہ تہا اقول حاشا وکلا
کہ تصدیق قلبی ابوبکر مین سکیے جیسی بہی گئی ہو آجتک نہ کوئی شیعہ اسکا معتقد ہی نہ قیامت
تک ہوگا قولہ انکی تکذیب کی لیی انہین کی شہید ثالث کا اقرار کافی ہی اقول
مخاطب کی تکذیب کی لئی بہی عبارت شہید ثالث کی کافی اور وافی ہی کہ اسمین تصدیق
قلبی ابوبکر کا اسمین ذکر ہی نہین ہے بلکہ فقط مسلمان ہونیکا ذکر ہی اور خواب خالد کا ذکر
ہی نہ خواب ابوبکر کا نیز ابوبکر جو بظاہر مسلمان ہوئی تو بسبب خواب خالد کی ہوئے کہ وہ
خواب مذکر بشارت کا بن ہوا انکا متعلق قولہ ہمنے مانا کہ ایمان اور اسلام مین فرق ہے
اقول یہ بات ایسی ہی کہ اگر نحوشی نمانے لگا تو جتنی مقامات پر نص قرآنی بل تو لوٹا منا
جاک ماری ماننا پڑیگا آری بعض مقامات پر جیسا کہ سابق بیونا اشارہ ہوا اسلام و ایمان

رو ہوتہ ادہر بہی ہین اور سب عبارت شہید ثالث نفعاً اسلام ہی پر دلالت کرتی ہی تو ابتدا
مین کیون لکہا تہا کہ ہم اونکی ایمان کا اثبات کرتے ہین **قولہ** لیکن ہم ابوبکر صدیق کا ایمان
بہی امیر المومنین علی مرتضے کی اقرار ہی ثابت کرتی ہین **اقول** کہ شہید ثالث کی اقرار ہی
ثابت کیا اب کہتے ہین جناب امیر کی اقرار ہی ثابت کیجیگا تمکو تو لیاقت فہم سخن کی بہی نہین ہی
تم کلام جناب امیر علیہ السلام کیا خاک سمجہوگی **قولہ** تار و پود کو درہم و برہم کئی دیتی ہین **اقول**
تار و پود ایمان ابوبکر امیاد درہم و برہم نہین ہی کہ تمہاری سلجہائی سی سلجہجائی علمای اہلسنت
نی بارہ بارہ سو پانچی کی ڈاڑہیونکی کہچڑیان بنائین جب بہی بارہ سو برس ہوئی کہ اتبک نہ
سلجہا اٹہانےکی کاریگرتک بہی بہت متوجہ رہی اور بہت طلائی نقرئی تقریرین سجہین مگر
کوئی سجاوٹ بکار آمد صورت زیبای حضرت ابوبکر نہوئی **قولہ** اونہی بزرگون کے
بیخبری پر افسوس کرین **اقول** ہمکو تمہاری بزرگونکی بیخبری پر البتہ افسوس ہی کہ اپنے
صحاح مین احادیث نفاق ابوبکر مثل حدیث غصب فدک و حدیث جیش اسامہ اور حدیث
قرطاس اور حدیث سقیفہ و امثال انکی لکہکر کیون بیچاری ابوبکر کی تار و پود ایمان کو درہم و برہم کرگئی
کہ اب تک اوسکی سلجہانے مین سنیونکی جان پر بنی ہی مگر کچہ نہین بن پڑتی **قولہ** علامہ حلی
نی شرح تجرید مین لکہا ہی **اقول** علامہ حلی علیہ الرحمہ نی بغرض ابطال دعوی سابق الاسلامی
ابوبکر جسکی اہلسنت فخریہ مدعی ہین اس حدیث کو کتب اہلسنت سی احتجاجاً علیہم لکہا ہی اور ظاہر
ہی کہ جو کلام الزاماً لخصم لکہا جائیگا وہ ضرور ہی کہ کتب خصم سی لکہا جائی چنانچہ ابن [illegible] سنی نے
بہی اسکو نقل کیا ہے پس جو کلام کہ بقول اہلسنت ہو شیعہ اہلسنت کو اوس سی الزام دیسکتی
ہین اور اہلسنت کو نہین ہوسکتا کہ شیعون کو اوس سی الزام دین **قولہ** علامہ حلی نے
علی مرتضے کی زبان سی **اقول** اگر زبان حضرت علی مرتضے صلوات اللہ وسلامہ علیہ

کی سمجھنے کی مخاطب کو لیاقت ہوتی تو اس کلام کو ہرگز زبان پر نہ لاتا کہ جس سی دعوے
صدیقیت و فاروقیت شیخ عتیق اور اونکی رفیق شفیق کا کاذب اور سرمایۂ فخر و مباہات از
سرتاسر باطل ہوجاتا ہی اور باوجود کذب صدیقیت اور فاروقیت کی ہوس اثبات
ایمان کمال بوالہوسی ہی اسلیے کہ بنا برینکی ایمان خود بخرق اجماع مرکب باطل ہوجاویگا
بدینوجہ کہ اجماع کل امت اسی پر ہی کہ یا خلیفہ جی موصوف بصدیقیت اور ایمان سے تھے یا
موصوف بکذبیت اور بی ایمانی تھی پس قول بعدم صدیقیت باوجود ایمان ایک قول ثالث
ہی کہ جس سی خرق اجماع مرکب ہوا جاتا ہی عذا ہو باطل بالاتفاق لیکن ہم قطع نظر اسی
کی کہ سکتے ہین کہ اس عبارت سی فی نفسہ بھی اثبات ایمان ابوبکر نہین ہو سکتا ہی بچند وجہ
اولا یہ کہ غرض اون حضرت کی اس کلام بلاغت نظام سی کہ مجمع عام مین علی المنبر فرمایا
ابطال دعوای ہوا خواہان ابوبکر و عمر ہی جو بزعم باطل اسنے بعلت سابق الاسلامی و
سابق الایمانی ابوبکر کو لقب صدیق اکبر دیتے تھی اور اونکی لیی فضیلت سابق الاسلامی
ٹھہراتی تھی پس وہ حضرت ردا و ابطالا لزعمہم الفاسد فرماتی ہین کہ اگر بزعم باطل تمہاری
سبقت اسلام اور ایمان موجب صدیقیت ہی تو مین صدیق اکبر ہون اسلیے کہ اسلام اور
ایمان میں متقدم ہی نہ اسلام اور ایمان ابوبکر کا جو تمہاری عقیدہ مین اسلام اور ایمان حقیقی
ہی گو حقیقت مین فقط ظاہری ہی پس اونحضرت نی اطلاق ایمان ابوبکر پر نہین کیا مگر بنا بر
عقیدۂ ہوا خواہان ابوبکر کی جیسے خدا نی براہ التہکم ضرورین اطلاق الٰہ معبودان باطل پر نہین کیا
مگر بنا بر عقیدۂ باطل اہل باطل کی اور اسیطرح سی حضرت ابراہیم نی شمس و قمر کو رب نہین کیا
مگر بنا بر عقیدۂ اہل باطل کی کما صرح بہ علماء التفسیر پس بنا بر اس اطلاق کی اگر کوئی مومن کسی کافر
سی کہی کہ الوہیت خداوند کریم کی قدیم ہی اور الوہیت تمہاری آلہہ کی حادث ہی یا یہ

سے کہے اوس سے جو مسیلمہ کذاب کی نبوت کا قایل ہی کہ نبوت خاتم الانبیا پیشتر از نبوت مسیلمہ
ہی تو آیا کوئی اوس مومن کو مصدق الوہیت الٓہہ باطل یا مصدق نبوت مسیلمہ کذاب کہہ سکتا
ہی ایسے معنی سے اس کلام جناب امیر سے تصدیق اسلام اور ایمان حقیقی ابوبکر نہین ہوسکتی ثانیاً
بقرینہ اونکے روے خطاب طرف ہوا خواہان ابی بکر کی ہی اور وہ اسلام اور ایمان کو مترادف
جانتے ہین اور واقع مین بہی کبہی مترادف ہوتے ہین جیسا کہ ہمنے سابق مین بیان کیا پس
اگر جناب امیر علیہ السلام نے بہی اس مقام پر دونونکو مترادف لیا ہو تو ابوبکر کی لیے زیادہ از اسلام
کوئی امر ثابت نہوگا اور ہم کا مسلام اعم ہی ایمان حقیقے سے جیسا کہ آیۂ قل لم تومنوا ولاکن
قولوا اسلمنا مین ہی فلا دلالۃ للعام علی الخاص باحدی الدلالات الثلث اور اگر قرینہ خطاب
سے بہی قطع نظر کیجاوے تو لا اقل یہ محتمل ہی واذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال پس جب تک
مخاطب کوئی دلیل عدم ترادف مین اس مقام پر قائم کرے ایمان حقیقے ابوبکر کا کلام جناب امیر
علیہ السلام سے ثابت نہین کرسکتا ثالثاً جب معلوم ہی کہ اطلاق لفظ ایمان کا ایمان حقیقی اور
ایمان ظاہری دونون پر آیا ہی جیسا کہ جناب باری فرماتا ہی یاایہا الرسول لایحزنک الذین
یسارعون فی الکفر من الذین قالوا اٰمنا بافواہہم ولم تؤمن
قلوبہم اور پہر فرماتا ہی ومن الناس من یقول اٰمنا باللہ و
بالیوم الاٰخر وما ہم بمؤمنین اور بحق منافقین مین سورہ منافقین مین فرماتا ہی ذالک بانہم
اٰمنوا ثم کفروا فطبع علی قلوبہم فہم لایفقہون اور پہر فرماتا ہے
ان الذین اٰمنوا ثم کفروا ثم اٰمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفراً
الغرض جب اطلاق ایمان کا ایمان ظاہری پر بہی ہوا پس کہان سے ثابت ہوا کہ قول
جناب امیر علیہ السلام مین جو ایمان کہ لفظ اٰمنت سے مراد ہی وہی ایمان بلفظ اٰمن ابوبکر

سی ہی مراد ہو بلکہ ہم کہتے ہین کہ ایک جگہ ایمان حقیقی یعنے ظاہری و باطنی دونو مراد ہی
اور دوسری جگہ فقط ایمان ظاہری مراد ہی پس حضرت مخاطب نی دونوایا نونکو ایک طرح کا ہونا
کہان سے ثابت کیا اور کیونکر سمجہی کہ ایمان ابوبکر اور ایمان جناب امیر ایک تہا تفاوت ما بین السماء
والارض فرق آسمان وزمین ہی درمیان ایمان حقیقی اور ایمان ظاہری کی آری کوئی حرف
تشبیہ بہی اس جملہ ہوتا تو مخاطب کو بظاہر اسکا گمان ہو سکتا تہا مثلاً یون ہوتا کہ انت
کما ان ابوبکر لیکن بحمد اللہ وہ بہی تو نہین ہی اور اگر ایسا ہوتا تب بہی اتحاد دونوایا نونکا کلیۃً
نہین ہو سکتا تہا اسلیئے کہ تشبیہ کی لئی اتحاد فی بعض الوجوہ کافی ہی ورنہ زید کالاسد
مین زید کی لیئے دم ہونا بہی ضرور ہوتا پس اس مقام مین وجہ تشبیہ ہی مین فقط اقرار لسانی کافی
تہا یہ کچہ ضرور نہین ہی کہ دونون مین تصدیق جنانی بہی ہو اور مشبہ کو جو کہ محبث ہی تو اسی
تصدیق جنانی مین ہی نہ اقرار لسانی مین جیسا کہ کل منافقین مین پایا گیا تہا کہ مصداق یقولون
بافواہہم مالیس فی قلوبہم کی تہی اور جب خود جناب امیر علیہ السلام خطبہ شقشقیہ مین کہ باعتراف
مجد الدین فیروزآبادی اور ابن اثیر جزری صاحب قاموس و صاحب نہایہ کلام جناب امیر
ہی نفاق حضرات ثلثہ ثابت کرین اور حق حضرت ابی بکر مین لقد تقمصہا ابن ابی قحافہ وھو یعلم ان
محلی منہا محل القطب من الرحی یعنے بتحقیق کہ تکلف و تصنع سے پہن لیا قمیص خلافت کو
ابوبکر نی مکر و خدع و فریب خلیفہ جی بن بیٹہے حالانکہ خوب جانتا تہا کہ حقیقت مین آسیای
خلافت سوای میری گرد کسیکے نہین پہر سکتے ہی تو اس صورت مین آنحضرت کی کلام سی
ایمان حقیقی ابوبکر ثابت کرنا نہایت خوش فہمی مخاطب ہی واضح ہو کہ یہ سب گفتگو ہماری
تنزلاً ہی ورنہ یہ حدیث کتب اہلسنت کی ہی کہ ہمارے علمای الزاماً للخصم لکہا ہی کما اشرنا الیہ
پس الزاماً ابطال صدیقیت مقبول ہی فان اقرار العقلاء علی انفسہم مقبول دون لانفسہم اور

انزراہ ثبوت ایمان مقبول نہیں ہی جیسا کہ مخاطب اس حدیث کو ازراہ اثبات ایمان بزعم
ناسد اپنی قبول کرتا ہی اور ازراہ ابطال صدیقیت نہیں قبول کرتا حالانکہ چونکہ حدیث اوسکے
مذہب کی ہی اوسکو ہر طرح سے قبول کرنا لازم ہی **قولہ** ایمان بہی اونکا ثابت کر دیا **اقول**
ایمان ظاہری جو بمنزلہ مرادف اسلام ہی کوئی اوسکا منکر نہ تہا کلام ایمان حقیقی میں ہی جو تصدیق
جنانی پر موقوف ہی اور ہرگز کلام جناب امیر میں تصدیق جنانی کا ذکر نہیں ہی **قولہ** اگر نور اللہ
شوستری کی قول سی **اقول** نہ علامہ شوستری کی قول سی ایمان حقیقی ثابت ہوا نہ
قول جناب امیر علیہ السلام سی بلکہ دونوں کی قول سی سابق الاسلامی باطل ہو گئی اور یہ امر
اہلسنت کا مایہ الافتخار تہا اور اسی پر لقب صدیقیت دینی کا مدار تہا الحمد للہ کہ صدیقیت بروایات
مقبولہ مخاطب مبدل بکذبیت ہو گئی آری ساتھ کذبیت کی ایمان ظاہری کا بہی ثبوت ہوا
اور ہم اوسکی منکر نہیں ہیں بلکہ منکر ایمان حقیقی خلیفہ صاحب کی ہیں اور رد وہ اس مقام پر بخرق
اجماع مرکب باطل ہو گیا کما اشرنا الیہ اور جب ایمان ظاہری ثابت اور ایمان حقیقی
باطل ہو گیا ایسا ہی ایسا نام نفاق ہی کیا قدرت خدا کی ہی کہ جس جس کلام سی مخاطب ایمان
ثابت کرتا ہی اوسی سی نفاق ثابت ہوتا جاتا ہی وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء **قولہ**
اونکا یہ قول کہ خلیفہ اول از ایمان بہرہ نداشت **اقول** جس ایمان سی خلیفہ صاحب بہرہ
تہی وہ ایمان حقیقی ہی اور وہ ثابت نہوا بلکہ بجای اوسکی نفاق ثابت ہوا **قولہ** الحمد للہ
علی ذلک **اقول** الحمد للہ علی ثبوت النفاق **قولہ** ایمان کو ابوبکر کی ایسی قدر و عزت اور شہرت تہی
اقول ہاں تو ایمان ابوبکر کی نزدیک وقعت و عزت و شہرت سب کچھ تہی کہ ادہنوں نے بغرض طلب خلیفہ بننے کی ایسا
کیا تہا لیکن شیعوں کی نزدیک جیسی وقعت اور عزت ہی اوسکو خوب معلوم ہی اور جیسی ایمانکی اونکی
شہرت ہی وہ بہی اوسکو خوب معلوم ہی کہ اونکی حق میں بزرین نفاقی کی سبب ہی ایمان حقیقی

لب پہنین آتا ہی بلکہ کبھین وہم وخیال مین ہی نہین گذرتا **قولہ** اسلام مین کامل ہوتی یا
معاذاللہ منافق ہوتی یا طمع دنیا سی ایمان لائی ہوتی **اقول** تردید کی کچہ احتیاج نہین ہے
قضیۃ مانعۃ الجمع اور مانعۃ الخلو نہین بلکہ شیعونکا اعتقاد یہی کہ خلیفہ صاحب ساتہہ کل ان
صفات کی موصوف تہی **قولہ** افتخار کیون کرتی **اقول** سبحان اللہ کیا خوش فہمے
حضرت مخاطب ہی کہ جناب امیر تو دعوی ابوبکر کا برسر منبر علی رؤس الاشہاد باطل کرین
اور حضرت ابوبکر کی الٹی بجای صدیقیت وصف کذبیت ثابت کرین اور مخاطب باغیرت مبالغہ
اوسپر افتخار کرین اور کہین کہ جناب امیر افتخار کرتی ہین جناب لا افتخار فرماسے بلکہ مناسب
ہی کہ بجای افتخار افجار افتجار فرمائی یعنی غاصبین خلافت غاصب القاب بہی تہی
قولہ سوم اس روایت سی یہ بہی ثابت ہوتا **اقول** اس سوم کو اور اس سی پیشتر
بہی دوم کو اصل اعتراض سی کچہ واسطہ نہین ہی وہ اعتراض کہ خود مخاطب نی شیعون کی
جانب سی اپنی اوپر کیا تہا بقولہ اگر کوئی سے کہے کہ قاضی نوراللہ شوستری نی اسلام کا
اقرار کیا ہی اور مجتہد صاحب نی ایمان سی انکار فرمایا ہی اسکا جواب ہم چند طرحسی دیتی
ہین انتہے پس کوئی منصف مخاطب کی دوم وعلی الخصوص سوم کو اس اعتراض سی ملاکر
اور دیکہی کہ اوسکو جواب اعتراض سی کیا علاقہ ہی دوم مین اگر ایمان بزعم مخاطب ثابت
بہی ہوا تو قول جناب امیر سی نہ قول مولانای شوستری سے حالانکہ اوپر دعوی کیا تہا
کہ ایمان لانا ابوبکر کا مولانا شوستری کی روایت سی ثابت کرتی ہین اور سوم مین یہ
بیان کیا کہ مسلمان ہونا ابوبکر کا بطمع دنیا تہا قاضی نوراللہ شوستری کی بیان سے
باطل ہو گیا اوسکو قاضی کی اقرار اسلام اور مجتہد صاحب کی انکار ایمان ابوبکر سی کیا علاقہ
ہی کہ وہ اعتراض اس سی کیونکر دفع ہوا غرض ہماری اس تطویل سی فقط اثبات تخبط

حضرت مخاطب ہی کہ مثل ناقہ عشوا کی ہر طرف ہاتھہ پاؤن پٹکتا ہی اور کچہ بنائی بن نہین پڑتا
ہی قولہ ابو بکر صدیق کی اسلام اور ایمان کی نسبت جو علماء امامیہ کا قول ہی کہ وہ صرف ظاہر
مین اسلام لائی تہی اقول سچ ہی یہی قول کل علماء امامیہ کا ہی کہ انہین سے مولانای
شوشتری بہی ہین اور اس روایت مین انکی کیا اسلام اور ایمان ظاہری اور حقیقی سے
بحث نہین ہی اور بجز اسکی کہ ببرکت خواب خالد ابو بکر مسلمان ہوے کوئی لفظ اسپر نہین
دلالت کرتی کہ اقرار نبوت بصدق دل کیا اور للہ وفی اللہ کیا اور بطمع دنیا نہین کیا تو ہم
حیران ہین کہ اس روایت مولانای شوشتری کو قول علماء امامیہ سی مخالفت کیا ہی
مخاطب کو لازم تہا کہ وجہ مخالفت توضیح و تصریح بیان فرماتا ادعای بے سروپا نہ تہا قولہ
اور کاہنونکی کہنے سی بطمع خلافت مسلمان ہو گئی تہی اقول یہ بات بہی سچ ہی علماء امامیہ
کا اتفاق اسی پر ہی اور احادیث معصومیہ بہی اسی پر بالتصریح دلالت کرتی ہین اور اس
مضمون کو کسیطرحسی مخالفت روایت مولانا شوشتری سی بہی نہین ہی اسلئے کہ مضمون روایت
اسیقدر ہی کہ خواب خالد سبب ایمان ابو بکر ہوا اس مراد سبب سی ضروری ہی کہ سبب قریب
لیا جاوی اسطرح پر کہ خواب خالد یاد وہ قول کاہنین ہوا اور طمع خلافت سراپا جہالت غالب
آئی اور یہی سبب ہوا مسلمان ہونیکا نہ یہ کہ ابتغاء لمرضات اللہ مسلمان ہوئی قولہ وہ بالکل
غلط ہی اقول وہ ہرگز غلط نہین ہی بلکہ آپکا غلط کہنا بالکل غلط ہی اور آپ خود غلط اندر
غلط اندر غلط ہین اور اگر آپ خود غلط نہ تہی تو اپنی دعوی پر کوئی دلیل بیان کرتی قولہ لیکن
قاضی صاحب کی شہادت سی جسمین انہون نی ابو بکر کو سابقین اولین مین بیان کیا
اقول حاشا و کلا کہ قاضی صاحب نی ابو بکر کو سابقین اولین سی کہا ہو بلکہ خالد بن سعید کو
سابقین اولین سی کہا اور مثل جناب امیر علیہ السلام کی سابق الاسلامی ابو بکر کو باطل کیا اور

جو اسلام ابو بکر کی سے لئے ثابت کیا وہ موخر از اسلام جناب الہ ثابت
کیا نہین معلوم کہ حضرت مخاطب کس عبارت سے کس لفظ سے ابو بکر کا سابقین اولین سے
ہونا ثابت کرتے ہین مصداق سابقین اولین ہونیکی لئے بہت شرطین ہین کہ مقدم اون شروط
کا ایمان اور تصدیق بالجنان ہی وہ ابو بکر کی لئے ثابت ہی نہین ہی پھر ابو بکر سابقین اولین سے
کیونکر ہو گئے بعد چند مومنین متوفین کی فقط بظاہر مسلمان ہونے سے کوئی شخص سابقین اولین سے
نہین ہو جاتا جب تک سبقت ایمانی اور تصدیق جنانی نہ ثابت ہو اور بحمد اللہ روایت
قاضی نور اللہ رحمہ اللہ کی کسی لفظ کو اسپر دلالت نہین ہی پس ادعای مخاطب از سر
باطل اور علیہ صحت سے عاطل ہی **قولہ** اونکی اگلی پچھلی جھوٹی ہو گئی **اقول** اس درشت
زبانی سے کیا فائدہ جناب والا ہمارا جی نہین مانتا کہ ہم بھی مثل آپکی ایک دعوی بلا دلیل کرین
اور آپکی علمار کی ستر پشت تک جھوٹا و مفتری اور کذاب اور خائن اور فاجر اور آثم کہہ کر
درگذر کرین ہاں اوس ہی اسکا اثبات کسی اور بی اسکو قبول کرائی آپکی جان چھوڑ دین آپ صحیح مسلم
کی کتاب الجہاد کی باب حکم الفئ کو اوسمین ملاحظہ فرمائی وہ حدیث کہ جسمین حضرت خلیفہ
ثانی بخطاب وقعاب جناب امیر علیہ السلام اور عباس سے فرماتی ہین فلما توفی رسول اللہ
قال ابو بکر انا ولی رسول اللہ فجئتما تطلب میراثک من ابن اخیک ویطلب ہذا میراث
امرأتہ من ابیہا فقال ابو بکر قال رسول اللہ لا نورث ما ترکنا صدقۃ فرایتماہ کاذبا آثما غادرا
خائنا الی ان قال ثم توفی ابو بکر فکنت ولی رسول اللہ وولی ابی بکر فرایتمانی کاذبا آثما
غادرا خائنا الحدیث یعنی ہرگاہ رسول اللہ نے وفات فرمائی ابو بکر نے کہا کہ مین وارث رسول اللہ ہون
پس تم دونو ای عباس و علی اوسکی پاس آئے پس ای عباس تو طالب میراث ابن اخ کا
ہوا اور یہ یعنی علی اپنے عورت کی باپ کی میراث کا طالب ہوا پس کہا ابو بکر نے کہ ہم نہ

نے کہا ہے کہ ہم کسیکو ورثہ نہیں دیتے جو سب ہمنے چھوڑا وہ صدقہ ہے پس یقین کیا تم دونون نے
ابوبکر کو جھوٹا گناہگار فریبی دغاباز خائن پس جب ابوبکر مرا اور مین خلیفہ وارث رسول اللہ اور
وارث ابوبکر ہوا ایسے جانا تمنے مجکو بھی جھوٹا گناہگار دغاباز چوٹا مال مردم خوار انتہی اور اسی حدیث
کو شیخ بخاری والی نے صحیفہ روایت کیا ہے مگر چرایا ہے یہ کیا ہے کہ بجائے کاذبا آثما غادرا خائنا کے
کذا و کذا لکھہ دیا ہے اور جھوٹے دغاباز ہونیکی تصریح کردی ہے پس اگر خلیفہ صاحب سچے ہین تو خلیفہ
جناب امیر علیہ السلام کہ جنکی شان مین یہ ورد الحق مع علی حیث دار متفق علیہ ہے جھوٹے دغاباز ہین
اور اگر جھوٹے ہین تو بھی اپنا مطلب یہی ہے اب آپکو اپنی عمر عزیز ہی کی قسم ہے کہ بانصاف
فرمایئے کہ پیروان صادقین علیہم السلام کی اگلی پچھلے جھوٹی ہین یا پیروان کاذب وغادر دغاباز
کی اگلی پچلی جھوٹی ہین قولہ علما و مجتہدین کی قولونکو باطل کیا بلکہ اپنی صاحب الامر کی قول
کو بھی رد کیا اقول اللہم احفظنا من شر کل غبی و غوی خدایا اس الٹی سمجھ کا کیا علاج ہے
چاہتا ہے مخاطب خوش فہم ہمارا کہ قول مجمع علیہ کل علما و مجتہدین کو بوجہ ایک نص معصومی کے
ایک روایت احادسے ہو کہ منسوب کسی معصوم کی طرف بھی نہین ہے باطل کرے حالانکہ ائمہ
بمفاد خذ بالمجمع علیہ ودع الشاذ النادر قول مجمع علیہ سے اخبار احاد ما قول یا مطروح کرتی ہین اگر
مخالف مجمع علیہ ہو چہ جائے آنکہ ہرگز روایت مخالف مجمع علیہ فرقہ حقہ نہو اصلی کہ غایۃ ما فی
الباب روایت قاضی علیہ الرحمۃ سے ثبوت اسلام ابوبکر ہوتا ہے نہ ایمان اور نہ تصدیق بالجنان
اور اسلام اور ایمان ظاہری ابی مجمع علیہ فرقہ حقہ ہے جیسے عدم ایمان حقیقی و عدم تصدیق
جنانی متفق علیہ فرقہ حقہ ہے پس ان دونوں باتونمین کونسا تناقض اور تضاد ہے کہ ایک دوسری
کا مبطل ہو وہ قدرے تفصیلاً قولہ امام مہدی صاحب کا بھی یہی قول ہے اقول آپ بہت صحیح اور درست
فرماتے ہین اسی بارہ مین ہم آپکی شہادت قبول کرتے ہین خالق الکذوب قد یصدق سچ ہے

اور مجتہدین کے پیرو دونونکی اگلی عرض قول مجمع علیہ کے واسطے تو باطل پیرو دونونکی تناقض کر دیا ہے

کہ آنحضرت نی یون ہی فرمایا ہی اور جو کچہ اونہون نی فرمایا ہم اوسکا ایمان لاتی ہین اور کفر تلبلیا بالجبت والطاغوت پس اگر روایت سابقہ اسکی مخالف ہوتی تو ظاہر اوسکا معارض کرسکتے مگر بحمد اللہ کہ کسی طرح سے مخالف اسکی نہین ہی قولہ الغرض ان روایتون سی اسلام اور ایمان ابوبکر صدیق بخوبی ثابت ہوا الی قولہ منکر نص قرآنی ہی **اقول** الغرض انہین روایتون سی کفر و نفاق ابوبکر کا اور کذبیت اون جہوٹی صدیق کی بخوبی ثابت ہوئی اور فقال لصاحبہ کی لفظ سی یہ بہی بنص قرآنی ثابت ہوا کہ مومن کی صاحب کافر بہی ہوتی ہین اور صحاب کفر کی رذائل اور درکات جو ہین اونکو علمائی اہلسنت بہی تسلیم کرتے ہین اور ابوبکر بسبب کفر نفاق کی اونکی مصداق بہی ٹہری پس باوجود اسکی جو اونکی صحابت کفری و نفاقی سی انکار کری اور اونکی رذائل کو نافی وہ منکر چند نصوص قرآنی ہے **قال المخاطب لعقام ہداہ اللہ سبل السلام** آٹہوان اعتراض آٹہوین فضیلت پر مبنی اوپر بیان کیا ہے کہ لاتحزن ان اللہ معنا سی ثابت ہوتا ہے کہ جب ابوبکر صدیق نی کفار کو در غار پر آپہنچا ہوا دیکہا تو بخیال اسکی کہ حضرت کو صدمہ نہ پہنچی اندوہگین ہوئی تب حضرت نی فرمایا کہ لاتحزن ان اللہ معنا کہ کچہ غم نکر خدا ہماری ساتہہ ہی اور معنا مین ضمیر جمع متکلم کی ہی اسلئے فرمایا کہ اوس معیت مین خدا کی ابوبکر سب شریک ہووین پس پیغمبر صاحبؐ نی ابوبکر کو بہی اوس معیت مین اپنی شامل کرلیا اسپر چند طرح سے امامیہ اعتراض کرتی ہین **اول** اسطرح پر کہتے ہین کہ حزن ابوبکر کا طاعت تہا یا معصیت اگر طاعت تہا تو پیغمبر خدا کا طاعت سی منع کرنا ثابت ہوتا ہی اور اگر معصیت تہا تو عصیان ابوبکر ثابت ہوا دوسری ابوبکر کو خدا اور اوسکی رسول کی قول پر یقین نتہا اور باوجودیکہ اپنی آنکہہ سی غار مین بہت سی نشانیان حفاظت کی دیکہین مثل کبوترون و عنکبوت وغیرہ کی مگر تب بہی اونکو یقین حفاظت پر نہوا اور خوف کی ماری

زور زور سے رونا شروع کیا اور ہر چند پیغمبر خدا نے جھڑکا اور زجر و توبیخ باز رکھنا چاہا مگر وہ نہ
اور چلانے سے باز نہ آیا تیسری یا ابوبکر کا رونے اور چلانے سے یہ مقصد تھا کہ کفار آواز سن لیں اور
پیغمبر اور اصحاب کو گرفتار کر لیں اور اسیواسطے حضرت اونکو سمجھاتے اور رونے سے باز رکھتے تھے
لیکن وہ باز نہ رہتے تھے اور اپنی بدنیتی اور فساد باطنی کو رونے کے پیرایہ میں ظاہر کرنا چاہتے تھے
بلکہ بعض دانشمندوں نے اسقدر اور بھی بڑھا دیا ہے کہ جب ابوبکر کا رونے سے کام نہ نکلا
اور کافروں نے آواز نہ سنی تب اونہوں نے اپنا پاؤں غار سے باہر کر دیا کہ کفار دیکھ لیں اور
غار کے اندر گھس آویں کہ اوسیوقت خدا کے حکم سے سانپ نے اونکے پاؤں میں کاٹا اور مجبور سے
اونہوں نے اپنا پاؤں اندر کھینچ لیا چوتھے جب ابوبکر کا مطلب پاؤنکے باہر کرنے سے بھی حاصل
نہوا اسلئے کافروں نے آکر حضرت کو غار میں نہ پکڑا تب اور طرح سے پیغمبر خدا کو تکلیف دینا
شروع کیا یعنے حضرت علی کی یاد کرنے لگے اور اونکی تنہائی پر اپنا رنج ظاہر کرنے لگے تب پیغمبر خدا
نے فرمایا کہ لاتحزن کہ اے ابوبکر اپنا رنج علی کی تنہائی پر ظاہر نکر ان اللہ معنا خدا ہمارے اور علی
کے ساتھ ہے پانچویں ان اللہ معنا سے دو معنے مراد لیتے ہیں ایک یہ کہ خدا ہمارے اور علی کے ساتھ
ہے دوسرے یہ کہ ابوبکر سے پیغمبر خدا نے کہا کہ خدا ہمارے ساتھ ہے یعنے ہماری نیکی پر اور
تمہاری بدی پر مطلع ہے ہمکو نیکی کا صلہ اور تمکو بدی کا بدلا دیگا ان تقریروں کو سنکر ہر شخص کو
حیرت ہوگی اور زانوے تحیر سے سر نہ اوٹھائیگا اور تعجب کریگا کہ یہ اعتراض ہیں یا جنونکی
بڑ ہیں جواب سے ہیں یا دیوانوں کی جھک ہے بلکہ جو لوگ عقل و دانش رکھتے ہیں اونکو یقین ہے
اسکا ہوگا کہ یہ تقریریں کسے عالم یا مجتہد کی زبان سے نکلی ہونگی مگر جس کسیکو شک ہو وہ
احقاق الحق اور مجالس المومنین وغیرہ کو کھولکر دیکھے کہ انہیں تقریروں کو شہید ثالث نے کس
آب و تاب سے لکھا ہے اور ملا محسن مشہدی نے ان تقریروں پر کیسا فخر کیا ہے اور ہم اب

مطلب المکائد نی بجواب تقریر خاتم المحدثین کی اسی پر کیسا کچھ ناز کیا ہی بلکہ مولانا صاحب پر
بڑا طعنہ کیا ہی کہ اونہون نی قاضی نور اللہ شوستری کی تقریر کو بعینہ نقل نہین کیا اور ان
لفظون سی اپنا غصہ ظاہر کیا ہی کہ ناصب را می بایست کہ این عبارت جناب قاضی را نقل میکرد
بر آن انچہ می توانست وارد میکرد تراشیدن تقریری از طرف خود و نسبت نمودن بطرف شیعیان و بعد
ازان بجواب ان مشغول شدن از اعظم مکائد این ناصب است اب ہم اون تقریرونکا خلاصہ
تو نکہ چکی اصل عبارت کو بھی سے لکھتے ہین اور نہایت ادب سی خدمت مین حضرات شیعہ
کی عرض کرتی ہین کہ وی ذرا انصاف فرماوین کہ یہ تقریرین ایسی ہین کہ اوپر کوئی تازہ
کری یا ایسے ہین کہ اونسی شرماوی ہماری نزدیک اگر کسی دانشمند یا صاحب حیا و
شرم کیطرف ایسی تقریرون کو کوئی منسوب کری تو ضرور رد و اوس نسبت کو اپنا عار و ننگ
سمجھیگا اور ایسی پوچ اور بیہودہ باتونکی انتساب سی شرماویگا معلوم نہین کہ قاضی صاحب
اور ملا صاحب نی ان تقریرونمین کونسی مضامین حکیمانہ درج کیی ہین اور کیسی جواہر بیش بہا
اونمین رکھی ہین جنپر اونکو اور اونکی معتقدین کو اسقدر ناز و افتخار ہی ہم تو اونمین ایک بات
بھی ایسے نہین پاتی جو بیہودگی سی خالی ہو اور ایک لفظ ایسا نہین دیکھتی جو سفاہت
اور رکاکت سی محفوظ ہو ــه زپای تا بسرش ہر کجا کہ می نگرم ہر کرشمہ دامن دل
میکشد کہ جا اینجاست ہماری نزدیک تو شاہ صاحب قدس اللہ سرہ نی بڑا احسان
قاضی صاحب اور ملا صاحب پر کیا تہا کہ اونکی تقریرونکو بلفظہ نقل نہ کیا اور فضیحت اور
رسوائی سی اونکو بچایا لیکن چونکہ حضرات امامیہ کو اونکی تشہیر ہی منظور ہی اسلئے اب ہمنی
بمجبوری اونکو نقل کر دیا اگرچہ ہمکو ایسی بیہودہ تقریرونکی جواب مین لکھنا اوقات کا ضایع
کرنا ہی مگر تنبیہا للسفہا کچھ لکھتی ہین یقول المتمسک لا تیہ علی ابن ابیطالب ع

ہم سنے بہی اوپر بیان کیا ہی کہ ابوبکر کا اطلاع حزن و بیقراری جو مستتبع گریہ و زاری تہا اور قریب
با فشای راز رسول ایزد دیگر تہا اگر او واقعی تہا تو سبب تہنے اوپر بیدینی اور بی ایمانی کی تہا کہ تصدیق
بوعدۂ خدا و رسول باوجود دیکہنی علامات اور امارات حفظ و حراست کی نکی اور اگر او تصنعی تہا
تو دلالت اوسکی بیدینی اور بی ایمانی پر ظاہر تر ہی اور اگر ایک ادنی چہوکرہ کسیکے ساتہ ہو
اور مالک اوسکا کہین اپنی دشمنونسی چہپ رہی ہی اور وہ رونا پیٹنا شروع کری اور
قلق و اضطراب ظاہر کری گو مالک اوسکو سمجہاوی تاکہ وہ تسکین پاوی اور راز پوشیدہ
افشا نہو جای مگر ایسے غلام کو لوگ نمکحرام کہینگے گو وہ کہی کہ مین اپنی واسطی نہین روتا ہون
بلکہ تمہاری ہی واسطے روتا ہون لیکن یہ کہنا اوسکا اور مالک کا سمجہانا موجب اسکا ہوگا
کہ عقلا اس فعل غلام کو ممدوح کہین بلکہ جو عاقل سنیگا یہی کہیگا کہ یہ چہوکرہ بڑا پاجی نمکحرام تہا کہ
مالک گرفتار ہی کہ اونکی فکر کی ستے گو وہ مالک اپنی قسمت سی بچ گیا ہو یہ چاہی اسکی کہ
ایک پیر فرتوت بقول مخاطب واسطی یاری اور مددگاری کی ساتہ ہوا اور پہر اوس سے
ایسی حرکت ناشایستہ عمل مین آوی پس جسطرح مالک کا سمجہانا دافع عار و شنار واسطے
غلام کی نہوگا بعینہ اسیطرحسی جناب رسول خدا کا ابوبکر کو بقول تمہاری لاتحزن ان اللہ معنا
کہکر سمجہانا موجب دفع عار و شنار ابوبکر کیواسطی نہوگا اور اگر فرض کیا جاوی کہ جناب رسول خدا
باین لفظ یعنے بصیغۂ نہی کہ اصل اوسکی واسطے حرمت کےہی نہ سمجہاتی بلکہ بلفظ دیگر مثل سکتا ان اللہ معنا
سے سمجہاتے تب بہی فعل قبیح کا قبح اوس سے ہرگز بر طرف نہوتا چہ جای اینکہ وہ صیغہ ہو جسکی دلالت بالاصالۃ
اوپر ایک فعل قبیح کی ہی کما ستعرف اور حضرت مخاطب جو اسکا دعوی کرتی ہین کہ ابوبکر
بخیال اسکی کہ حضرت کو صدمہ نہ پہنچی اندوہگین ہوئی یہ ایک دعوای محض بلادلیل ہی شیعہ
اسکو کب مسلم کرتی ہین نہ آیت کا کوئی لفظ اسپر کسی دلالت سی دال ہی نکوئی حدیث

بقول شیعہ اسپر دلالت کرتی ہی پہر آپکو کہانسے ثابت ہوا کہ ابو بکر کسواسطی روتی تہی
کیون نہین جائز ہی کہ بمکر و فریب روتی ہون یا از راہ جبن و بزدلی و بی ایمانی بوعدۂ خدا
و رسول ؐ روتی ہون جیسا کہ اعتقاد شیعہ انکی روایتون سی ہی اور اگر فرمائیی کہ ابو بکر
خود ہی اسکی منظہر ہوئی ہین کہ مین اپنے واسطے نہین روتا ہون بلکہ آپکی واسطی روتا
ہون تو ہم اولاً ابو بکر کا کہنا ہی نہین مسلم رکہتے اسلئی کہ ناقل اسکی مسلم اور بخاری ہین جنکے
ہزارون روایتین ہم کذب و افترے علی اللہ جانتی ہین اور ثانیاً اگر ہم تسلیم بہی کرین تو
جب ہم خود فعل ابو بکر کو محمول بر مکر و فریب کرتی ہین تو قول ابو بکر کو بدرجۂ اولی محمول بر
خدع و فریب کرینگی حضرت مخاطب کو اپنی ہم اور ابو بکر ہی کی قسم ہی کہ ذرا انصاف کو
راہ دیکر فرمائین کہ جو لوگ حضرت ابو بکر کو بشہادت حضرت عمر بقول جناب امیرؑ کاذب اور
خائن اور غادر اور آثم کما فی صحیح المسلم سمجہتے ہین وہ کیونکر قول و فعل ابو بکر کو محمول بر کذب و خدع
و فریب نکرین اور کیونکر انکی اس فرمانیکو کہ مین آپکی واسطی روتا ہون عذر تقصیر بدتر از تقصیر
نہ سمجہین علاوہ اسکی اختلاف بیانی آپکا کہ مبتنی اوپر اختلاف بیانی حضرت ابو بکر کی ہی اول
دلیل ہی اوپر کذب و خدع کی کبہی تسلی دینی رسولخدا کو مبتنی اوپر جانب کاذبی کی کرتے
ہین جیسا کہ پیشتر اس سی آپنے فرمایا اور کبہی مبتنی اوپر اسکی کرتی ہین کہ آپ واسطی غمگین
نتہی بلکہ جناب رسول خدا کیواسطی غمگین تہی جیسا کہ اسجگہ آپ فرماتی ہین اور کبہی مبتنی اوپر
مقتضائی بشریت کی کرتی ہین جیسا کہ آگی چلکر فرماینگا الغرض یہ قلق اور اضطراب تقریر نہین
ہی مگر ایک فعل قبیح چہپانیکیواسطی آپکی معتقدین ان باتونکی بنائی کو مان لین تو مان لین بہلا شیعہ
کب مانتی ہین اسلئے کہ ابو بکر کو اصحاب کفر و نفاق سی جانتی ہین قولہ اہ معنا مین ضمیر جمع متکلم
کی بہی اسلئی فرمایا کہ اوس معیت مین خدا کی ابو بکر بہی شریک ہو وین اقول جواب معنا

تنقیح و توضیح تمام ہم رد فضیلت ہشتم مین بیان کر چکی ہین اور چند طرح کی جوابات دیکھی ہین منجملہ انکی
یہہ ہی کہ اطلاق صیغہ جمع اوپر واحد کی محاورہ فصحا و بلغا مین اور کلام خدا مین بہت ہی اور
انا اور نحن سی ذات واحدہ متعددہ مراد ہی اور اس مقام پر کلام حضرت مخاطب بہی اسکا موید
ہی اسلئے کہ سطر سابق مین آپ فرماتی ہین کہ جب ابوبکر صدیق نی کفار کو در غار پر آپہنچا ہوا
دیکہا تو بخیال اسکی کہ حضرت کو صدمہ نہ پہنچی اندوہگین ہوئی اس سی صاف سمجہا گیا کہ اپنی
واسطی اندوہگین نہ تہی اور صاحب ازالۃ الخفا نی بہی تصریح اسکی کی ہی کہ جب جناب رسولخدا
نی ابوبکر سی پوچہا کہ ہمکی سے لینے تو کیون روتا ہی تب ابوبکر نی فرمایا کہ مین اپنی واسطی نہین
روتا بلکہ آپکی واسطی روتا ہون اور ظاہر ہی کہ جس چیز کیواسطی انسان اندوہگین ہو اوسمین تسلی
اور تسکین دینا کسی شخص کا ایک امر مرغوب ہے پس تسلی دینا جناب رسولخدا کا ابوبکر کو فقط
اپنی ہی واسطی تہا نہ یہ کہ اپنی واسطی اور خود ابوبکر کیواسطی بہی تہا پس اس صورت مین بقول جناب
محصل ان اللہ معنا کا یہ ہوا کہ ای ابوبکر تو اپنی واسطے تو غمگین ہی نہین ہی باقی رہا میری
واسطی بہی اندوہگین نہو کہ اللہ میری ساتہہ ہی بنابر اسکی معنا کا بیچ معنے معیی کی ہونا خود آپ ہی
کی اقرار سی ثابت ہو گیا اور قائلین وحدہ لا شریک لہ کی نزدیک حضرت مخاطب کا شرک
با ابوبکر باطل ہو گیا والحمد للہ و ہذا من سوانح الوقت **قولہ** اول اعتراض پر کہتی ہین کہ حزن ابوبکر کا
طاعت تہا یا معصیت **اقول** ہرگز یہ تقریر اعتراض شیعہ نہین ہی کاذب
مفتری ہی جو شخص کہ مدعی اسکا ہی کہ یہ تقریر شیعہ ہی آج قریب ہزار سال کی زمانہ گذرا
کہ شیخ مفید علیہ الرحمہ نی اسکا انکار کیا اور اس تقریر کو تراشیدہ ابو الحسین خیاط جو دوستداران ابوبکر
سی تہا سمجہا لیکن آجتک کسی سنی سے یہ نہو سکا کہ کتب شیعہ سی اس تقریر کو ثابت کر کی
قول شیخ مفید علیہ الرحمہ کو باطل کر دیتا کسقدر حضرات باغیرت ہین کہ اوسی خرقہ پارینہ خیاطی

مین آج تک پیوند لگاتی ہین اور ویسی کہنہ جرکینہ سی بشست وشو لباس فاخرہ
ابوبکر کو بناتی ہین غافل بس ہی کہ شیعہ جب دیکہین گی تو اوسکو چیر پہاڑ ڈالین گی اور بی تکلف
خلیفہ صاحب کی پردہ دری کر ڈالین گی مصدیق اس مقال کی امر تکذیب مخاطب سراپا
کذب واحتیال کی عبارت مجالس ہی کہ اوسمین مذکور ہی کہ از جملہ حکایات مفیدہ شیخ مفید علیہ
الرحمۃ آنست کہ در مجالس خود از ابو الحسین خیاط رئیس معتزلہ نقل نمود گفت روزی یکی از
شیعۂ امامیہ نزد من آمد و اظہار نمود کہ رئیس ایشان او را فرستادہ کہ سوال نماید از آنکہ
حزنی کہ از ابوبکر در غار واقع شد حضرت رسالت بقول خود لاتحزن ازان نہی فرمود طاعت
بود یا معصیت اگر طاعت بود پس نہی آنحضرت منع از طاعت باشد و اگر معصیت بود پس
عصیان ابوبکر ثابت شود ابو الحسین گوید چون آن سوال از و شنیدم گفتم کہ امروز جواب
را بگذار و پیش آن رئیس برو و از و سوال کن کہ خوفی کہ موسی را بود و حق تعالی بقول خود لاتخف
منع فرمود طاعت بود یا معصیت اگر طاعت بود پس خدای تعالی نہی او را از طاعت
کردہ باشد و اگر معصیت بود معصیت موسی لازم آید آن سائل نزد رئیس خود رفت چون
بازآمد گفتم کہ رئیس تو از ان سوال چہ جواب داد گفت مرا نصیحت نمود کہ دیگر با او آشنائی مکن
و بعد از نقل حکایت مذکورہ جناب شیخ فرمود کہ صحت این برمن ظاہر نیست و دور نیست
کہ ابو الحسین آن حکایت را از پیش خود وضع کردہ باشد و اگر راست بودی کہ کسے از
رؤسای شیعہ محرک آن سوال بودی ہر آئینہ آن رئیس در دفع معارضۂ ابو الحسین
تقصیر نخواستی نمود و آنچہ بخاطر میرسد آنست کہ ابو الحسین چون آن شخص را قوی گمان بردہ
خواستہ بود کہ بوضع آن حکایت تقبیح حال امامیہ نماید انتہی بلفظہ مصنفین اس عبارت کی
دیکہنی سے دریافت کرینگی کہ یہ تقریر اعتراض شیعہ نہین ہی بلکہ قطع و برید ایک خیاط کی

ہی بنا بر اسکی ضرور تھا کہ مخاطب تقریر اعتراض اول کتب شیعہ سی ثابت کرتا بعد

جواب ہوتا اور بنا اپنی بنائی بات کا جواب دینا مصداق مثل کالتی نقضت غزلہا انکاثا

ہوتا ہے۔ یہ بعینہ مثل اوس زن مکارہ نابکارہ کی کہ اپنی بنی ہوئی کو آپ ہی کہوئی اعتراض شیعہ

اہتمام پر اوس تقریر ہی جو قاضی علیہ الرحمہ نی احقاق الحق مین بیان فرمایا ہی اور آپ نے

بعد اوسکی نقل کی جوابات دیئی اور اوسکی سی جی بھرایا ہی اور بنا بر جواب اوپر اوسی تقریر خیالی کی

ٹہرایا ہی کما یتضح عنقریب قولہ دوسری ابوبکر کو خدا اور اوسکی رسول کی قول پر یقین تہا

اقول یہ اعتراض ایک جزو ہی اوسی اعتراض اول کا جو کلام قاضی علیہ الرحمہ مین مذکور ہی

اور منتظم بیان مخاطب اصل تقریر کی طرف سی ظاہر ہو جاتا ہی کہ بیان بنای کلام الحق خوف

پر ہی اور وہان کلام مستنبط ہی اوپر اظہار خوف و قلق و اضطراب و انزعاج اور بکا کی جو

مستوجب افشار راز خدا و رسول تہا اور ان دونون باتون مین بڑا فرق ہی جیسا کہ عنقریب

ظاہر ہوگا **قولہ** تیسری ابوبکر کا رونی اور چلانی سے یہ مقصد تہا **اقول** ابوبکر نی اپنی مقصد

دلی کا حال تو شاید اپنی دوستون سی بیان کیا ہوگا شیعیان علی ابن ابیطالب کو کیا

معلوم مگر ہم اہلسنت سی ازروی انصاف ابوبکر وی کی قسم دیکر پوچھتی ہین کہ اگر کوئی غلام یا

خدمتگار کسیکا ایسی حرکات کری کہ جس سی افشار راز مالک لازم آوی تو ایسی غلام اور خدمتگار

کو عقلا کیا کہین گی حضرت ابوبکر کا اس شریف مذ چہل تو خموش با این ریش و فش اظہار خوف

و ملال اس درجہ کرنا کہ جس سی قلق اور اضطراب اور انزعاج اور بکا اعضا و جوارح پر طاری

ہو اسکی کیا معنی پس اگر شیعہ کہین تب بہی جو سنیگا یہی کہیگا کہ یا مقصد ابوبکر گرفتار کرانے کا

رسول خدا کو تہا تا کہ کفار سی کچہ دنیا کا حاصل ہاتہ آوی یا مثل فرارات عن الزحف کی جن کا

اعدد مبتلا ہی اور رعب ایمان بوجہ عدم نصرت خدا و رسول باعث اسکا تہا ہرکیف ان حرکات کے

ہر طرح سے دلالت اوپر سوء حال حضرت ابو بکر کی ہی **قولہ** یعنی دشمنون نی استدلال دیا ہی
بڑا دیا ہے **اقول** پاؤن بڑہانیکا ابو بکر کے خود مخاطب بہی اقرار کرچکی ہین فرق اسیقدر ہی
کہ علت اونکی اپنی سوراخ مار بند کرنا فرمایا ہی اور یہ سبب اسکی ہے کہ آپ اونسی حسن اعتقاد
رکہتی ہین ورنہ کوئی دلیل اسپر قایم نہین ہی اور شیعونکی نزدیک چونکہ نفاق ابو بکر کا ثابت
ہی وہ خواہی نخواہی اس حرکت کو بہی مثل جملہ افعال کی محمول حرکت نفاقی پر کرینگی اور دلیل
شیعونکی اسپر سانپ کا کاٹنا ہی اگر نیت بخیر ہوتی تو ہرگز ایسی وقت مین کہ حیوانات
دیگر مثل کبوتر و عنکبوت محکوم مشیت الہی اور سرگرم حفاظت بالہام کبریائی تہی بلکہ نباتات
بہی مثل درخت مغیلان کی جو بحکم ایزد قہار در غار پر آگیا تہا جیسا کہ بعض روایات مین ہے
کیون سانپ ابو بکر کو کاٹتا اور جادۂ اطاعت سی سرکشی کرتا پس در حقیقت شیعون ہی
کا قول درست معلوم ہوتا ہی اسلئے کہ سانپ کا کاٹنا ابو بکر کو عین حفاظت رسول خداؐ کی تہی
اگر مجبوری ابو بکر پاؤن کہینچ نہ لیتے تو بیشک افشائی راز رسول خدا ہوجاتا **قولہ** چوتہی جب
ابو بکر کا مطلب پاؤنکی باہر کرنیسی بہی حاصل ہنوا **اقول** مطلب جو تہی ابو بکر کو تو خدا جانی ہم کو تو
اونکی حرکات مخفیہ سی سوائی نفاق کی بوی وفاق نہین آتی جسوقت کہ باظہار قلق و اضطراب
و بکا قریب بافشائی راز ہوئی تو کیون نہین جائز ہی کہ رسول خدا نی بقول آپکی واسطی تسلی
اور تشفی ہی کی وجہ بکا کو بقول خود لم تبکی سے یعنی کیون روتا ہی کمانی ازالۃ الخفا مکرر پوچہا ہو
اور حضرت ابو بکر نی ہر دفعہ بغایت اضطراب بمقتضای آنکہ دروغگو را حافظہ نباشد
ایک نئی وجہ بیان فرمائی ہو پس جسطرح ایک دفعہ یہ بیان فرمایا کہ سانپ کی کاٹنی سے
روتا ہون دوسری دفعہ کہا کہ آپکی واسطی روتا ہون جیسا کہ آپ خود معترف ہین اوسیطرح اوسی
دفعہ یا تیسری دفعہ یہ بہی بیان کیا ہو کہ آپکی واسطے روتا ہون کہ قریب ہی کہ گرفتار دست

وست کفار ہوکر شہید ہو جاتی اور علی کیو اسطی یہ روتا ہون کہ وہ تو شہید ہی ہوگئی ہونگی پس
اگر شیعون نی اسکی روایت کی تو ہمین کونسا خلل در کیا اجتماع النقیضین اور کون
شریک الباری لازم آیا کہ کوئی عقل اوسکو قبول نہین کرتی **قولہ** پانچوین ان اللہ معنا سی دو
معنی مراد لیتی ہین **اقول** بابت مین توجیہات بیان ان اللہ معنا کی گذر چکی اوس سی مخاطب
کو معلوم ہوا ہوگا کہ شیعونکی نزدیک توجیہ کلام انہین دونو معنونپر موقوف نہین ہی بلکہ جائز
ہی کہ بلحاظ حضرات اہلسنت ہم اوس سی درگذر کرین جب ہی حضرت ابو بکر کی لئے کچھ
نفع اور شیعونکی لئی کچھ ضرر نہین ہی بلکہ امر بالعکس ہی **قولہ** ان تقریرونکو سنکر ہر شخص
محو حیرت ہوگا **اقول** ہر شخص نفرمائیی بلکہ اپنا سا ہر سنی فرمائیی **قولہ** او تعجب کری گا
اقول ہمکو تو ہمین کچھ تعجب نہین ہی بلکہ تعجب اسمین ہی کہ سب آیہ سی شیعہ کو تو کب
حضرت خلیفہ اول کا بدلائل و براہین ثابت کئی دیتی ہین پہر کیونکر حضرات اہلسنت اوس سی
فضیلت ابو بکر کی ثابت کرتی ہین اگر کچہ بہی شرم و حیا ہوتی تو پہر اس آیت کا نام نہ لیتی **قولہ**
یہ اعتراض ہی کہ مجنونونکی بڑ ہی جواب ہی کہ دیوانون کی جہک ہی **اقول** جہک مارتی
ہوگو وہ کماتی ہو کیا کہتی ہو بطریقہ علم کلام نقض و ابرام ہی و بلا وجہ درشتی اور بد زبانی
پاجیونکا کام ہی جواب بات کا بات ہی اور پاجی پن کا جواب جوتہ اور لات ہی حضرت
مخاطب کو اعتراضات شیعہ نی باؤلا کر دیا جب جواب نہین سوجھتا تب دوسرونکو دیوانہ
او مجنون کہتی ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ اگر خصم آپکا برسر انتقام آویگا تو آپکی کیا حقیقت سب
آپکی ثلاثہ کی گت بناویگا تعجب ہی کہ تیری زبان شیعیان سی تو حضرات اہلسنت
نالان او گریان ہین اور آپ اونہین سی زبان درازی کرتی ہین اور مآل کار سی نہین
ڈرتی کہ اگر ادہر سی بہی تیزی کی تہپڑونکی بوچہار ہوگی تو حضرات کی اگلی پشتون کی

پیشانی حضرات ثلثہ آب شکار ہوگئی سے چہ کردی با کا م خواندہ بیکار بسر خود دانا بنادانی نشکستی ۔ چو سنگ انداختے بر روی دشمن ۔ حذر کن کاندر آماجش نشستے قولہ کہ انہین تقریرونکو شہید ثالث نے کس آب وتاب سے لکھا ہے اقول اگر عنادی اور مکابرے پیش نظر مخاطب نہوتی تو شہید ثالث کی تقریرونکو بعینہ اوسی آب وتاب سے نقل کرتا اور اوسکا جواب دیتا اور گرچہ ثانی تقریرونکو نہ بیان کرتا طرفہ یہ کہ باوجود مکابرہ کی تقریرونکی پھر بھی جواب نہو سکا بجز ایک تقریر خیالی کی کہ اوسکی جواب الجواب مین بلا فہم مقصود ایک عالم کی خاک اپنی سر پر اوڑائی اور پھر بھی کچھ بن نہ آئی اور باہمہ شور وشین مصداق جیع بحنفنے چنین ہو کما ستعلم عنقریب قولہ ملا خضر مشہدی اقول ہم نہین جانتی کہ یہ بزرگ کوئی تمہاری بزرگوار وسے ہین یا تمہاری والد ماجد کی بزرگوار وسی ہین ہماری علما مین کوئی مشتہر بملا خضر نہین ہی قولہ صاحب تقلیب المکائد نی بجواب تقریر خاتم المحدثین اقول صاحب تقلیب المکائد نے آپکی خاتم المحدثین بحدث اکبر واصغر کی کیا دی ومکاری بنقل عبارت قاضی علیہ الرحمۃ ظاہر کردی ہی کہ اعتراض شیعہ کی تقریر اور ہی اور شاہ جی کی تقریر اور ہی شاہ جی نی بکذب وفریب ایک تقریر خود تراشیدہ کو شیعونکی طرف بلا غرض منسوب کیا اور یہی عادت جبلی انکی ہی کہ کل تقریرین ساختہ وپرداختہ اپنی شیعون کی طرف نسبت دیتی ہین اور کسی کتاب شیعہ سی نقل نہین کرتی اور پھر جوابات مین تقریر ہای خود ساختہ کی کیسی کیسی نازونخرون سی شگفتے مین اور اٹکھیلیان کرتی ہین و لنعم ما قیل سے خرجو سر کشیش کند بخندہ بر گردون زند جواب چونکہ مخاطب نی بخوف افتضاح اپنی خاتم المحدثین کی عبارت تحفہ اہتمام پر نقل نہکی کہ کیادی اونکی بلا نی عبارت قاضی علیہ الرحمہ سی ظاہر ہو جائیگی اسلئے مناسب معلوم ہوا کہ ہم عبارت شاہ جی اور عبارت

صاحب تقلیب علیہ الرحمہ اسمقام پرنقل کرین تاکہ منصفین کی نزدیک فرق درمیان تقریر
قاضی علیہ الرحمہ کی اور تقریر خودساختہ شاہ جی کی معلوم ہوجائی اور حضرت مخاطب کا بے
خدع اور فریب ذبط اور خلط درمیان تقریر قاضی علیہ الرحمہ کی اور درمیان تقریر خیاطی کی
ظاہر ہوجائی پس واضح ہو کہ عبارت تحفہ مسروقہ شاہ جی یہ ہی کہ اپنی مکائد جزئیہ مین فرماتی
مین گویند اہلسنت جبان را بر شجاع در مقدمۂ خلافت و امامت کہ بنای کار آن بر شجاعت
و دلیری ست و جنگ و قتال با کفار و تجہیز جیوش لازمۂ آن منصب است ترجیح دہند
ایضاح این مہم آنکہ شجاعت حضرت امیر چیزیست کہ در تمام عالم ضرب المثل و در جمیع آفاق
شہرہ و علم ست و ابوبکر صدیق جبان بود بدلیل قولہ تعالی اذ یقول لصاحبہ لا تحزن معلوم
شد کہ ابوبکر در غار محزون بود و حزن درین قسم معارک امتحانیہ دلیل جبن ست انتہی صاحب
تقلیب المکائد اسکی جواب مین فرماتی ہین چون اہلسنت بر فضیلت ابوبکر باین آیۂ کریمہ
تمسک جستند علمای شیعہ در جواب ایشان گفتند کہ آیۂ مذکورہ ہرگز دلالت بر فضیلت
ابوبکر نمیکند بلکہ دلالت بر منقصت او البتہ میکند چنانچہ قاضی نور اللہ شوستری در احقاق الحق
گفتہ و کیف یتوہم حصول منقبۃ لہ فی حضور الغار و قد ظہر فی الغار خطارہ و زلتہ لانہ لما دخل
فی الحرز الحریز و المکان المصون بحیث یامن اللہ تعالی علی نبیہ بما ظہر لہ من الآیات
من تعشیش الطائر و نسج العنکبوت علی بابہ و لم یثق بالسلامۃ و لا صدق بالآیۃ و اظہر الحزن
و المخافۃ حتی غلبہ بکاؤہ و تزاید قلقہ و انزعاجہ و لجأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی تلک الحال الی مقاساتہ
و رفق الی مداراتہ و نہاہ عن الحزن و زجرہ و نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوجہ فی الحقیقۃ الا الی زجر عن القبیح
و لا سبیل الی صرفہ الی المجاز بغیر دلیل لا سیما و قد ظہر من جزعہ و بکائہ ما یکون من شدۃ فساد
الحال فی الاخفاء فہو اتی نہی عن استدامتہ و قمع منہ و لو سکن نفسہ الی ما وعد اللہ تعالی نبیہ

۱۷ جبان
بہ معنی نا مرد و بز دل
۱۲

وصدقہ فیما اخبر بہ من نجاتہ لم یحزن حیث ان یکون اٰمنہ ولا انزعج قلبہ فی الموضع الذے
یقتضے سکونہ فای فضیلۃ فی الغار لیفتخر بہا لابی بکر لولا المکابرۃ واللہ اوہذا انتہی حاصل یہی
کہ کیونکر توہم کیا جا سکتا ہی کسی تعریف کا واسطے ابوبکر کی بیچ ماجرای غار کی حالانکہ اونکی
خطا اور لغزش وہان ظاہر ہو گئی اسلئے کہ ہرگاہ وہ داخل ہوئی ایسی مقام محفوظ اور مکان
مصئون مین کہ خداوند تعالی نی اپنے نبی کیواسطے جای امن وامان ٹہرایا اور نشانیون کو
اپنی حفظ وحمایت کی برملا دکہلایا جیسے کبوتران وحشی کا اوس جگہہ بحکم خدا نشیمن کرنا اور
انڈی دینا اور عنکبوت کا درپر جالا لگانا غرض آیات وعلامات طمانینت بخوبی ملاحظہ
کئی تب بہی خلیفہ صاحب نی اعتماد قول وفعل خدا ورسول پر نکیا اور وثوق بسلامت و
عافیت حاصل نہوا اور آیات حفظ خداوندی کی تصدیق نکی اور اعلان اور اظہار حزن وخوف
بیجا شروع کیا یہانتک کہ غلبہ کیا اونپر بکائی اور زائد ہوا قلق اور اضطراب اور انزعاج
یعنی بیقراری اور بی صبری اور ازجا رفتگی اونکی یہانتک کہ جناب رسولخدا کو رنج وغم اوٹہانا
اور ابوبکر کو سمجہانا پڑا اور زجر ومنع کیا رسول خدا نی ایسے اظہار حزن وملال سی جو
مورث افشائی راز تہا اور نہی رسول کی بنا بر معنی حقیقی کی نہین ہی مگر منع کرنا ایک فعل
قبیح سی اور بیدلیل طرف معنی مجازی کی جانا جائز نہین ہی خصوصاً ایسے مقام پر جہان
جزع وفزع اور بکا موجب خرابی حال اختفا ہو اور امر ایسے اضطراری نہ تہا کہ بلاقصد وعمد دفعۃً
سرزد ہو گیا ہو ورنہ احتیاج منع نہوتی بلکہ جب اس حالت پر استدامت ہوئی تو حاجت منع
ہوئی اور اگر سکون ہوتا اونکی نفس کو ساتہہ اوس وعدی کی جو خدا نی اپنے نبی سی کیا تہا
اور تصدیق رسول کی کرتی اوس خبر مین جو رسول نی دی تہی اپنے نجات کی دست کفار
سی تو ہرگز ایسا حزن ایسے مقام امن مین نہ ظاہر کرتی اور نہ بیقرار ہوتا دل اونکا ایسی مقام مین

جو مقتضی طغیان نفس تھا پس کیا نسبت ہو ابابکر کو بعض علماء مین جو اہلسنت کی لائق موجب
افتخار ہو بلکہ اگر انصاف کرین اور بحکم برادر انصاف کو راہ دین تو یہ حرکت ناشائستہ انکی
موجب عار و شنار ہی نہ باعث افتخار ماسوا انصاف اس تقریر شستہ و رفتہ بار بط
وضبط کو علماء زمان اور اسکو لکھی ہوئی تقریر پر نقش ملا دین کہ باہم کسقدر فرق ہی یہ ہی تقریر
شیعونکی کہ جسمین بحث ہی کہ حزن ناصبی سی ہی نہ یہ تمام خاص ہین کہ مقام اضطرار تہا
جو طلیعہ جی کی لئی عارض ہوا اور مستتبع اظہار بیزاری اور گریہ وزاری تھا جو موجب افشای راز
برگزیدہ خداوند باری تہا اور متفرع اوپر عدم اعتقاد قول خدا و رسول کی تہا نہ وہ تمام تقریر کہ جو انکی
وزیر صاحب نی کترا کر جسمین بحث مطلق حزن سی کی ہی اور معارضہ حزن بیجا بحزن بیجا انبیاء کیا ہے
اور صیغہ نہی کو جو ایک فعل قبیح کی بعد ہی متاول کیا ہی ساتھ اس صیغہ نہی کی جو بعد ایک فعل
حسن کی ہی جو انبیاء سی واقع ہوا کہ اسمین کسیطرح گنجایش اسکی نہین ہی کہ نہی کو معنی اصلی پر کوئی
محمول کرسکی اسلئے کہ عصمت انبیاء مانع ہی سے معنی اصلی پر محمول کرنیسی اور نہ وہ مباحث تقریر کہ جو
ملا ہی بباطلی نی سی اپنے تحفہ مسروقہ مین بیان کی کہ متعلق حزن وخوف کو دلیل جبن ٹہرایا حالانکہ کلام
اکیب حزن وخوف خاص مین ہی جو مبتنی اوپر عدم تصدیق آیات اور عدم ایمان بقول خدا و
رسول کی ہی اور بصورت افشائی راز خدا و رسول ہی اور بدیہیات جلیہ سی ہی کہ جبن کو علماء مطلقاً
صفات ذمیمہ سی شمار کرتی ہین اور حزن وخوف کو عند نزول البلاء و قبل نزول البلاء مطلقاً مذموم
نہین جانتی بلکہ حقیقت مین حزن وخوف مثل شک ویقین کی کیفیات طاریہ علی النفس سی ہی
فی نفسہ حسن و قبح اور امر و نہی اور تکلیف اور مواخذہ انسی متعلق نہین ہوسکتا مگر باعتبار سوابق
اور لواحق کی کہ امور اختیاریہ سے ہوتی ہین مثلاً شک ویقین کے سوابق سی سبب نظر و فکر و تامل کرنا اور اسکو اعتقاد
خلاف سے پاک کرنا اور ترک تقلید آباء و اجداد کرنا اور لواحق یقین سے اعتراف حق بلسان و ارکان کرنا اور ترک

سلہ یعنی الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ۱۲ ۱۲

خصومت ولداد ساتہہ ارباب حق کی کرنا اور اوسکی مقتضے پر عمل کرنا تاکہ مصداق جحدوا
بہا واستیقنتہا انفسہم کا نہو جیسا کہ جو اونکی شرح سلم مین بیان سے تصدیق واذعان
نہین بخوبی تحقیق کیا گیا ہی اسیطرح حزن وخوف بہی سے فی نفسہ متعلق بحسن وقبح نہین ہوسکتا ہی
مگر باعتبار سوابق و لواحق کی جو امور اختیاریہ سے ہوتی ہین پس اگر سوابق اور لواحق بجا ہین تو حزن
وخوف بہی بجا اور حسن ... ہے اور اگر سوابق و لواحق بیجا ہین تو حزن وخوف بہی بیجا
اور قبیح ہی پس سوابق سے ہی مثلاً کہ لحاظ ظالم ظلمہ جسوقت کہ نوبت بیجان ومال وعرض پہنچے
اور کوئی مانع اور عائق اور حافظ حامی اونکی ظلم کا نہو پس اس مقام پر حزن وخوف بجا ہی اور
فعل حسن سے ہے اور عقلا اسکو مذموم نکہینگے بلکہ ایسے مقام پر خوف نکرنا عین سفاہت
وقاحت اور محمول بر تہور مذموم ہی اور فاعل اوسکا ملوم اور ضروری ہی کہ خوف معصومین
اسی قسم کا ہو جیسا کہ مقتضای عصمت ہی اور سوابق حضرت ابوبکر سے یہ امر نتہا بلکہ خلاف
اسکی تہا اسلئے کہ ہمارے دست رس ظلمہ کی لئی مانع اور عائق حفظ وحراست خداوندی تہی
اور وعدہ و ضمانت جانب خدا سے بقول رسول مقبول اونکو معلوم ہوچکا تہا اور آیات اور
علامات حفظ خدا مثل تعشیش الطایر ونسج العنکبوت وغیرہ خود اپنی انکہونسی دیکہتی ستے
پس ایسے وقت کا حزن وخوف نہایت بیجا اور فعل قبیح اور مبتنے بر عدم ایمان بقول خدا
ورسول تہا پس ایسے خوف اور حزن مخصوص کو جو مبتنے اوپر عدم ایمان کی ہی خوف
وحزن معصومین پر قیاس کرنا قیاس آسمان بر زمین ہی اور چند درجہ بالاتر از قیاس شیطان
معین ہی ... چہ نسبت خاک را با عالم پاک یہ تہا ذکر بعض سوابق کا اب لواحق کا
ذکر بہی سن لیجئی پس لواحق سے ہی مثلاً ثبات وقرار اور صبر وسکون ووقار وقت لحوق
حزن وخوف خصوصاً اوس مقام پر جہان کوئی امر واجب کنندہ ثبات وتحمل ہو مثلا امر خدا

به ثبات قدم وعدم فرار عن الزحف یا حکم خدا بعدم افشای راز خدا و رسول پس حسنی مقام خوف
اور حزن مین یہ ثبات قدم اختیار کیا اور صبر و تحمل کو راہ دیا اوسنے نہایت فعل حسن کیا اور
عقلا کی نزدیک قابل مدح و ثنا ہوا اور معصومین علیہم السّلام کو عصمت سے مانع ہی کہ خلاف
اسکی عمل مین لاوین پس خوف و حزن اونکا جسطرح باعتبار سوابق کی قبیح نہ تہا باعتبار لواحق کے
بہی قبیح نہین ہو سکتا ہی برخلاف خوف و حزن ابوبکر کہ جس طرح باعتبار سوابق کی قبیح
تہا اوسیطرح باعتبار لواحق کی بہی قبیح تہا اسلئے کہ بعد لحوق خوف و حزن بیجا کی ثبات قدم
اور صبر و تحمل کو ایک ذرہ بہی کار فرما نہوئی چنانچہ فرارات اونکی عن الزحف اسپر شاہد عادل
ہین اور بالخصوص مقام غار مین اظہار قلق و اضطراب اور جزع اور بیقراری اور گریہ و زاری کہ
موجب افشائی راز خدا و رسول تہی اوسنے عمل مین آئی پس یہ حزن و خوف خاص جو
مستتبع عار و شنار اور مستلزم ایذای رسول ایزد کردگار تہا اسکو حزن و خوف انبیا و معصومین سے
کیا نسبت جو کوئی ایک کو دوسری پر قیاس کری پس یہ قیاس بہی وہی قیاس آسمان بر زمین
اور چند درجہ بالاتر از قیاس شیطان لعین ہی اب صاحبان انصاف بتلائین کہ آیا نہی
جو بعد ایک حسن کی ہو سکتا ہو اوس نہی کی جو بعد ایک قبیح کی ہو مساوی ہو سکتی ہی اور کس
نہی کو لیاقت اسکی ہی کہ تسلئے اور تشفیے پر محمول ہو اور کس نے کو سنئے اصلی پر محمول کرنا
ضروری ہی جسکو ایک ذرہ بہی عقل ہوگی وہ خواہی نخواہی اوس نہی کو جو بعد وقوع ایک فعل
قبیح کی ہوگی حرمت پر محمول کریگا اسیوجہ سے جناب قاضی صاحب علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اس
مقام پر نہی کو محمول سے معنے مجازی پر کرنا موجب ہی کہ عقل کسے قائل کی اسکو جایز نرکہے
گی اور اسیوجہ سے جناب مفتی صاحب علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ناصبے رامی بایست کہ این عبارت
جناب قاضی را نقل میکرد و بر آن آنچہ می توانست رد میکرد و تراشیدن تقریری از جانب خود

ونسبت دادن بطرف شیعیان وبعد ازان بجواب ان مشغول شدن از اعظم مکاید این ناصبی است
قوله بلکہ مولانا صاحب پر طعنہ کیا ہی اقول جب تمنی تقریر تراشیدہ آپکی مولانا کی اور تقریر اصلی قاضی
علیہ الرحمہ کی دونو نقل کردی تو یقین ہی کہ منصفین آپکی مولانا کو ہدف طعن بہتان
ملام کرین کہ جواب اپنے خصم کی تقریر کا دینا تہا اور مخالف کی کرچونٹی وار سو کنا تہا
نہ یہہ کہ خود ہی اپنے نازک ہاتہونسی اپنے سر پر مارین اور خود ہی سسپر سنبھالین قولہ
اب ہم اون تقریرونکا خلاصہ تو لکہہ چکی اقول ایک تقریر باضبط وربط بگاڑکر خیند تقریرین
بی سروپا لکہین اور اوسکا نام خلاصہ رکہا کہ جسمین کہین سی جا ی فرار ملجای اور کوی ملجا
اور ماوا جان بچنی کا ٹہر جاوے لیکن شیعہ کب اس مکروفریب مین اتے ہین اور کب اس
کیادی کا دہوکا کہاتے ہین قولہ اصل عبارت کو لکہتی ہین اقول اصل عبارت کو تو خود
صاحب تقلیب المکائد علیہ الرحمہ نی لکہہ دیا ہی لیکن تمنی اصل عبارت شاہ جی کو نہ لکہا کہ جسمین
دونو باہم ملانے سے کیادی شاہ جی ظاہر ہوجاتی قولہ اور نہایت ادبسی خدمت
حضرات شیعہ مین الی قولہ ما انجاست اقول ہم بہی بعد اسکی کہ دونو عبارتین
شاہ جی اور قاضی علیہ الرحمہ کی نقل کرچکی نہایت تر از نہایت داب ادب سی خدمتمین
حضرات اہلسنت کی عرض کرتی ہین کہ وی ان دونو تقریرونکو ملاوین اور ذرا انصاف
کرین کسقدر آپسمین فرق ہی کجا ایک خوف وحزن خاص کو باعتبار سوابق اور لواحق کی بی دینی
اور بی ایمانی ٹہرانا اور کجا مطلق خوف وحزن کو دلیل عین ٹہرانا تشتان ما بین السماء والارض
اور بعد اسکی ذرا غور فرماوین کہ اپنی تقریر مہمل کا خود جواب دینا اور اوسپر اسقدر نازو نخرہ
کرنا صاحبان شرم وحیا ی عثمانی کا کام ہی یا عار وننگ کا مقام ہی اور یہہ کیسی کیادو مکار کے
شعبدہ کارسے ہے یا بی غیرتے اور بیحیاسے فواحش بازارسے سہے

جب دانشمندوں اور علماء کا حال یہ ہی تو واسی بر حال جہلا بلکہ کسی ادنی سے ادنی
جاہل سے بھی یہ گمان نہیں ہوتا کہ ایسے لچر اور بیہودہ حرکت کرے کہ اپنی تقریر بیہودہ کو
دوسرونکی گلی منڈھے اور پھر اپنی بیہودگی پر ناز و غمزہ فرماوے اور خدا و خلق خدا سے نشرماوے معلوم
نہیں کہ شاہ صاحب اور مخاطب صاحب کو یہ کونسی باتعال لکھا تھا سمجھ میں آئی کہ جواہر بیش بہا کی
جگہہ جھوٹی سوتی تو کہائی اور عوام کو دام فریب میں لائے ہم تو ہر دو ان لوگونکی روبہ بازے
اور حیلہ سازی کی ایک بات بھی ایسے نہیں پاتے جو بیہودگی سے خالی ہو اور ایک لفظ
بھی ایسا نہیں دیکھتے جو سفاہت اور رکاکت اور حماقت اور وقاحت اور فضاحت اور
شناعت اور رذالت اور خداعت سے مملوہ ہو سقہ زبانی تابسر شش ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست قولہ ہمارے نزدیک تو شاہ صاحب نے بڑا
احسان الی قولہ نقل کر دیا اقول ہمارے نزدیک تو شاہ جی نے جو کچھ احسان کیا حضرات
اہلسنت پر کیا کہ جو تقریر شیعوں کی جگر سوز اہلسنت تھی اور انکی خرمن تشکیب کو سرتا سر جلاتی
تھی اور جیتے جی دوزخ کی کناری لگاتی تھی شاہ جی سے اوسکو بخدع و فریب بالکل بدل دیا
اور بہ تبرد تازگی تقریر ابلہ فریب آتش صدور نی اہلسنت پر آب پاشی کی اور اپنی فضیحتے اور
رسوائی بکذب و فریب اپنے اوپر گوارا کری اور استعمام پرچہ طلب والا تقام نے بعوض احسان شاہ جی
اونپر یہ احسان کیا کہ عبارت شاہ جی کو نقل نکیا باین خوف کہ اگر کوئی منصف اس عبارت
کو عبارت تقریر قاضی علیہ الرحمہ سے ملاویگا تو شاہ جی کی فضیحتے اور رسوائی بکذب و فریب
ظاہر اور عیاں ہو جاوینگے لیکن اس پردہ پوشی سے کیا حاصل کہ پیشتر اوس سے صاحب تصنیف المکائد
علیہ الرحمہ کشف عورات شاہ جی بنقل عبارت تمامہ نے علیہ الرحمہ کر چکے ہیں اور اونکی
ستمگری اور بیحیائی اور چپیر ستے کو کہ ایک شیوہ بد ذات لا اعلام سے بھی بڑھی ہوئی ہے کا اظہار

علی رؤس الاسلام شہر کرینگی ہین آری گدہی پرچڑہانی کی تفسیر باقی رہ گئی ہی وہ بہ
انشاء اللہ فی یوم الوقت المعلوم عمل مین آجاینگی قولہ اگر یہ ہمکو لیسے بیہودہ تقریرونکی
اقول اگرچہ ہمکو بہی ایسی بیہودہ خودساختہ ہیں تقریرونکی جواب مین کچہ لکہنا اوقات کا
ضایع کرنا ہی مگر تنبیہا للسفہا والجہلا والاغبیا والاشقیا کچہ لکہ دیتی ہین **قال**
المخاطب المقام ہداہ اللہ **سبل السلام** بہ نسبت پہلی اعتراض کی کہ حزن
ابوبکر کا طاعت تہا یا معصیت اگر طاعت تہا تو پیغمبر صاحب نی کیون منع کیا اگر معصیت تہا
تو ابوبکر کا گنہگار ہونا خدا کی کتاب سی ثابت ہو الجواب الزامی یہ ہی کہ اللہ جل شانہ
نی جو خطاب حضرت موسیٰ سی کیا ہی کہ لا تخف انک انت الاعلیٰ اور حضرت لوط سی
فرمایا ہی کہ لا تحزن انا منجوک واہلک اور پیغمبر خدا سی فرمایا ہی کہ لا یحزنک قولہم اس سی
ظاہر ہوتا ہی کہ حضرت موسیٰ اور حضرت لوط کو خوف تہا اور پیغمبر خدا کو کافرونکی باتون
سی رنج ہوتا تہا خدا نی اونکی اطمینان اور تسلی کی لئی لا تخف ولا تحزن فرمایا پس ہم
شیعیان پاک سی پوچہتی ہین کہ اون پیغمبرون کا خوف طاعت تہا یا معصیت
اگر طاعت تہا تو خدا کا طاعت سی منع کرنا ثابت ہوتا ہی اگر معصیت تہا تو انبیاء
معصومین کا گنہگار ہونا ثابت ہوتا ہی پس جو کچہ وہ اسکا جواب دینگی وہی ہماری طرف
سی سمجہین اسکی جواب مین قاضی نور اللہ شوشتری نی مجالس المؤمنین مین بہ ضمن
حکایات مفیدہ شیخ مفید کی بجواب تقریر ابو الحسن خیاط رئیس معتزلہ کی لکہا ہے کہ انبیاء
کی عصمت بدلیل عقلی ثابت ہی اسلئے جو نہی اونکی نسبت ہی وارد ہی ظاہر سے
معنے مراد نہیں ہو سکتے اور ابوبکر کی عصمت ثابت نہیں اسلئی جو نہی اونکی شان میں
ہے اوسکی ظاہری معنے مراد لینگے بقیاس عبارہ مضمون آن یا معنی است لیکن انبیاء

رالازارتکاب قبیحی کہ فاعل آن مستحق ذم میشود وبواسطۂ دلیل عقلی کہ بر عصمت انبیا واجتناب
ایشان از گناہان قایم گشت موجب عدول از ظاہر شد از ظواہر آن آیات عدول میکنیم
وہرگاہ اتفاق حاصل باشد در آن کہ ابوبکر معصوم نبود واجب است کہ اجرای نہی کہ در شان آن
واقع شدہ بر ظاہر آن کہ قبح حال ابوبکر است بماند بجواب اسکی ہم یہہ کہتی ہین کہ خوف کو
معصیت مین شمار کرنا ہی غلط ہی اور انبیاء علیہم السلام نی جو خوف کیا اور خدانی اونکو
اوس سے مطمئن کیا اوس نہی کو بلا ضرورت ظاہر سی عدول کرنا ہی لغو ہی بلکہ خوف کو معصیت
قرار دیکر عمدا انبیا پر تہمت کرنا ہی اور جو فرقہ انبیا کی عصمت کا قائل نہین ہی اوسکو تقویت دینا ہے
حالانکہ خوف منجملہ اون امور بشریت کی ہی جنسی کسی بشر کو خواہ وہ نبی ہو خواہ امام ہو خواہ ولی ہو
چارہ نہین اور سبیر خدا کے طرف سے ہے مواخذہ نہین ہے
چنانچہ حضرت موسے اور ہارون کو حکم ہوا کہ فرعون کو جاکر سمجہاؤ اور
اوسکو دعوت ایمان کی کرو تو اونہون نے خوف کیا اور یون کہا کہ ربنا
اننا نخاف ان یفرط علینا او ان یطغی کہ خداوندا ہمکو خوف ہوتا ہی کہ کہین وہ ہمپر زیادتی
نکری تب اللہ نی مطمئن کیا اور فرمایا کہ لا تخافا اننی معکما کچہہ خوف نکرو مین تمہارے ساتہ ہون بس
ذرا غور کرنیکا مقام ہی کہ جب حضرت موسی اور ہارون باوجود نبوت کی خوف کرین اور خدا کیطرف سے
اسطرف پر اونکو عتاب نہ ہوی اور اونکی نبوت مین فرق نہ آوی تو اگر حضرت ابوبکر صدیق نے جو بالاتفاق نبی نہ تہی
نہ معصوم خوف کیا تو کیا گناہ کیا بلکہ جسطرح جیسے خدانی حضرت موسی اور ہارون کو اننی معکما کہکر
مطمئن کردیا اسی طرح پیغمبر خدا نی ان اللہ معنا فرما کر ابوبکر کو مطمئن کردیا ہمکو شیعہ ظلمت کی
سمجہہ پر نہایت تعجب آتا ہی کہ ابوبکر صدیق کی محزون نہ معصوم اور رنج لاحق ہونیسی خوف
کو بہی گناہون مین داخل کردیا اور ایک ابوبکر کی ذمہ گناہ ثابت کرنی کی لئی تمام پیغمبرونکی

نسبت معاصی کا الزام لگایا اور بلا ضرورت الفاظ خوف کو انکی حقیقی ظاہری معنی سے
عدول کیا لیکن جب کہ جا بجا قرانمین الفاظ خوف کی انبیا آکی نسبت وارد ہین
اور مفسرین نی اوسکی ظاہری معنی مراد لئی ہین اور کسی نی خوف کو معصیت اور گناہ
اور نقص مین شمار نہین کیا ہی تو ایک شہید ثالث کی کہنی سی کچہہ نہین ہو سکتا چنانچہ آیہ
فاوجس منہم خیفۃ کی تفسیر مین علامہ طبرسی نی جو محققین شیعہ سی ہین لکہا ہی کہ فلما
امتنعوا عن الاکل خاف منہم وظنّ انہم یریدون سوءً افقالوا ای قالت
الملآئکۃ لاتخف یا ابراہیم کہ جب فرشتون نی حضرت ابراہیمؑ کی ساتہہ کہانا نہ کہایا
تو وہ ڈری اور گمان کیا کہ کہین یہ لوگ کچہہ بری سی پیش آوین تب ملائکہ نی کہا ای ابراہیم
کچہہ خوف نکرو اور ہمسی نہ ڈرو ہم آدمی نہین ہین پس خوف دور کرنیکی لئی جو کلمات تشفی و تسلّی
کی بہ لفظ لاتخف یا لاتحزن کلام الہی یا احادیث نبوی مین مذکور ہین اونکو از قبیل اوامر
نہی کی تصور کرنا جو اونکا معاصی کی منع کی لئی مستعمل ہین بڑی غلطی ہی ورنہ اگر یہہ امر تسلیم
کر لیا جاوی کہ جہان لفظ لا جو حرف نہی کا ہی استعمال کیا جاوی وہان مراد نہی عن المعصیت ہو
یا جہان کسی شی کی نہی بیان ہوا اوس سی اوسکا وقوع ہونا بہی ضروری سمجہا جاوی تو ہزارون اعتراض
ائمہ کرامؑ پر ایسی وارد ہونگی کہ سوای اونکی عصمت کی دوسرا جواب حضرات امامیہ سے بن نہ پڑیگا
مثلاً علل الشرایع مین لکہا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا ہی کہ یا علی
لاتتکلم عند الجماع ولا تنظر الی فرج امرأتک ولا تجامع امرأتک بشہوۃ امرأۃ
غیرک کہ ای علی نہ کلام کر وقت جماع کی اور نہ دیکہہ اپنے عورت کی شرمگاہ اور نہ صحبت کر اپنے
بی بی سی اور کسی عورت کی شہوت پر پس اگر کوئی پوچہی کہ حضرت علیؑ یہہ کام کرتی تہی یا نہ کرتی تہی اگر نہ کرتی تہی
تو وہ قاعدہ باطل ہوا جاتا ہی کہ نہی شئی وقوع شئی پر دال ہے اور اگر کرتی تہی تو وہ فعل

طاعت تہا یا معصیت اگر طاعت تہا تو پیغمبر خدا نے کیون منع کیا اگر معصیت تہا تو امام معصوم
کا گنہگار ہونا ثابت ہوا اگر کوئی یہ جواب دے کہ امام معصوم ہوتے ہین اسلئے اس نہی کو از قسم
نہی عن المعصیت ہی از ظاہر آن عدول نکنیم تو ہم بہی بمجبوری یہ کہنے لگینگے کہ ابو بکر صدیق
بہی محفوظ تہے اسلئے ہم بہی نہی لاتحزن ان اللہ معنا کو از ظاہر آن عدول نکنیم ای یارو ایسے
صریح اور صاف بات کو عناد اور عداوت سے کیون معما اور پہیلی بنا دیتے ہو اور سیدہی
سیدہی بات کو کسلئے مشکل کئے دیتے ہو ذرا انصاف کرو کہ اگر کوئی دوست کسی دوست پر
صدمہ پہنچنے سے رنج کرے اور وہ دوست اوسکو مطلع کرے اور کہے کہ کچہ خوف نکر اللہ ہمارا
مددگار ہے تو یہ کہنا از قبیل تشفی اور تسلی کی ہی یا از قسم زجر و توبیخ اب اگر تشفی و تسلی کی قسم سے ہے
تو لاتحزن ان اللہ معنا کو بہی اوسی قسم سے سمجہو خدا کی آیتون کی تحریف لفظی نکرو اور یہ خیال
نکرو کہ نہی کی حرف کا استعمال واسطے منع اور زجر و توبیخ کی ہوتا ہی بلکہ واسطے ترحم
اور شفقت کی بہی ہوتا ہی چنانچہ اگر قرآن مجید کی لفظون پر کوئی غور کرے تو اوسکو خود معلوم ہوجائیگا
کہ اکثر جگہہ خدا نے پیار و محبت مین بہی حرف نہی کا استعمال کیا ہی چنانچہ پیغمبر خدا سے فرمایا ہی
کہ لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ کہ بہت جلدی زبان نہ کہولدیا کرو اور میری کلام کو پورا سن لیا کرو
اور دوسری مقام پر فرماتا ہی کہ فلا تذہب نفسک علیہم حسرت کہ لوگون کی پیچہے تیری جان
نہ جاتی رہے تو اونکی لئے اپنی جان نہ دے تو کیا ان کلمات کو بہی معنی حسب زجر و توبیخ کی بہی
سمجہینگے اور تحریک لسان اور ذہاب نفس کو معصیت اور ذم تصور کرکے بلحاظ عصمت
حضرت کی ظاہر سے عدول کرینگے اور اگر ان کلمات کو رحمت اور شفقت پر محمول کرینگے
تو اپنے دعوی کی سفاہت کی قایل ہونگے اعتراض دوسرا کہ ابو بکر کو خدا اور رسول پر کچہہ
یقین نتہا اسلئے باوجودیکہ نبی سبب [illegible] نشانیون [illegible] حفاظت کی دیکہ رہے [illegible]

مجانی لگی اسکا جواب یہ ہی کہ ہائی ہائی کرنا اور زور زور سی چلاتا ابو بکر صدیق کا کسی
طرح پر ثابت نہین ہی اسلئے کہ قرآن مجید سی تو حزن کرنا ثابت ہوتا ہی اور حزن کی
معنی نوحہ اور فریاد کی نہین ہین اگر کوئی خاص لغت کی کتاب حضرات امامیہ کی ایسی ہو
کہ جو الفاظ صحابہ کبار کی شان مین ہوں انکی کچہ معنی ہی علیحدہ اسمین لکھی ہون تو ہم نہین
جانتی ورنہ حزن کی معنے غم کی ہین نہ ہائی ہائی مچانی اور زور سی چلانی کی جسکو نور اللہ شوستری
نی احقاق الحق مین لکہا ہی سے غلبہ بکا وہ وزاری قلقہ واضطراب علاوہ اسکی خود مفسرین
امامیہ کی تفسیر پر خیال کرنا چاہیے کہ انہون نی حزن کی کیا معنی لکھی ہین اسی واسطے ملا فتح اللہ کاشانی
نی خلاصۃ المنہج مین اسکا ترجمہ کیا ہی کہ چون گفت پیغمبر یار خود را اندوہ مخور اور علامہ طبرسی
نی فرمایا ہی لاتحزن ای لاتخف پس ہمکو سراسر حیرت ہی کہ قاضی صاحب نی حزن
کی معنے نوحہ و فریاد کی کہانسے نکالی **بقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام**
سابق مین بیان ہو اکہ یہ تقریر اعتراض شیعہ نہین ہے بلکہ تراشیدہ ابو الحسن خیالات شیعہ مطلق حزن و خوف
سی بحث کرتے ہین مطلق نہی سی بحث کرتی ہین بلکہ ایک حزن و خوف خاص سی بحث کرتی ہین
جو ابو بکر کی لئی غار مین بوجہ عارض ہوا بلکہ بوجہ بی ایمانی و عدم تصدیق قول خدا و رسول عارض ہوا جسمین
بیقراری اور گریہ وزاری تہا اور باعتبار سوابق اور لواحق کی بجز امر قبیح کی کسیطرح سی اوسکی لئی کوئی
محمل صحیح نہین نکل سکتا اور اسیطرح ایک نہی خاص سی بحث ہی جو بعد اسکے فعل
قبیح کی واقع ہوئی کہ جسکو بحر بحنی اسلئے حقیقی کی معنے مجازی پر حمل کی لیاقت نہین
ہی اور باوجود اسکی اگر کوئی اسکے معنے مجازی تشفی پر حمل بھی کری تب بھی مطلوب اہلسنت
نہین حاصل ہوسکتا ہی اسلئے کہ اگر کوئی قباحت قلق و اضطراب ایک کافر کی مثل افشائی
راز کی لازم آوی تو ممکن ہی کہ بنظر عدم فوت مقصود کی ایک کافر بھی تسلی اور تشفی

دیا جاوی فضلاً عن المنافق المظہر بلسانہ التوافق اور جب یہہ تقریر اعتراض خودساختہ
خیاط ٹہری تو شیعونکو اسکی رد وجواب کی کچہ ضرورت نہین ہی اور جو کچہہ اس تقریر کے
جواب مین لکہنی والے ہیلے سرو پا لکہین یا کولی موچی صاحب کہنہ ہزار رسالہ کو از سر نو
بچہین یا کوئی بساطی صاحب اپنے بساط پر نئی ڈہنگ سے جماوین یا کوئی اونکی
معتقد صاحب ایک عالم کی خاک اپنے سر پر اوڑاوین کلاہ وطرہ ابا می فاسد علی الفاسد ہم
قولہ جواب الزامی یہہ ہی اقول یہ جواب الزامی سی جو بعد اسکے خود مذکور فرمایا شیخ کلم
ایسے ہوش وحواس باختہ ہوگئی کہ ذکر جواب تحقیقی بہول گئے یہہ بعینہ وہی جواب جسکا جامہ ہزار
سال کا بیش اس زمانہ سی پیش اوسی خیاط مذکور نی واسطی ستر عورات ابوبکر کی قطع
کیا تہا اور بریسمان صدق وکذب سوزن شہد تدا اونکی قامت زیبا پر سیا تہا اور ہر چند شیعون نے
چیر پہاڑ کر اوسکی پرزی اوڑا دیئی مگر ابتلک ہوا خواہان حضرت ابی بکر اسمین جوڑ پیوند لگاتی
اور بڑا الگوتا بناتی ہین اوسکو مار مار کر زبردستی پہناتی ہین اور اونکی فضائح کو چہپاتی ہین
لیکن جسکو خدا نی ایک خلق کثیر کی سامنی از شرق تا غرب رسوا کیا ہو اوسکی فضائح کسیکے چہپانے
سی نہین چہپتی قولہ حضرت موسیٰ کو اور حضرت لوط کو خوف تہا اقول بنا بر تقریر
غنیہ کی جب تک مماثلت خوف انبیا اور خوف ابوبکر مین نہ ثابت کیجاوی تب تلک قیاس اسکا
دوسری پر قیاس مع الفارق ہی پس ثابت کرنا چاہیے کہ حضرت موسیٰ اور حضرت لوط ۲ اور
جناب رسول خدا بہی بعد اسکی کہ مثل ابوبکر کی ایک مامن حفظ وحراست مین پہنچ چکی تہی اور
خدا نی وعدہ حفظ وحراست بہی کیا تہا بلکہ آیات اور علامات حفظ وحراست مثل
تعشیش الطائر ونسج العنکبوت سب دیکہا یا تہا پہر بہی ان بزرگونکو اطمینان نہ حاصل
ہوا اور اسدرجہ خوف وحزن طاری ہوا

کہ باوجودیکہ کہ مقام سقیفہ بکوت تھا اکہ خلاف رضای ندا باف شاور راز خدا لازم تھا
مگر ان انبیاء کی مثل ابوبکر کی کچہ اسکا لحاظ نکر کی قلق و اضطراب و بیقراری اور گریہ وزاری
کو شروع کیا ایسے ہنگام مین خدا نے ان پیغمبرون سے لاتخف اور لاتحزن فرمایا ہتا
پس جب تک یہ سب حالات نفاق دلالات العیاذ باللہ انبیاء کی لئی حضرت عمر کے
ثابت نکریں تب تک دونو خوف و حزن ایک نہین ہو سکتی ہو اتی لہ فذلک قولہ بجواب
تقریر ابو الحسن خیاط اقول سابق مین بیان ہوا کہ تقریر خیاط کی تقریر شیعہ نہین ہے پس
برادران اہلسنت کی خیاط کو ضرور تہا کہ اس تقریر کہ تقریر شیعہ ہونا اونکی کسی کتاب معتبر
سی ثابت کرتی لیکن قریب ہزار سال کی زمانہ گذرا کہ کسی سنی سی اثبات اسکا نہو سکا
پس اس صورت مین اسکا جواب شیعونکو دینا کچہ ضرور نہین ہی باوجود اسکی علی التنزل
شیخ مفید علیہ الرحمہ کی وہ جواب معقول دیا کہ قابل قبول فحول ذوی العقول ہی اور اہلسنت
ابتک اوسکی ترجیح و تاب مین اور مثل ابوبکر کی عجب قلق و اضطراب مین ہین کہ کچہ بنائی
نہین بن پڑتی دیوانونکی طرح اوکھڑی پکھڑی باتین بی سروپا بکتے ہین اور اوسی سی اپنا جی خوش
رکہتے ہین کما لایخفی قولہ و ہذہ عبارۃ مضمون آن آیات نہی ہست اقول یہ تقریر
باتو قیر ایجاب مبتنی ہے اوپر چند مقدمہ کی ایک یہ کہ مطلق امر و نہی یعنی صیغہ
افعل ولا تفعل حقیقۃ موضوع واسطے وجوب اور حرمت کی ہی اور یہ وہ بات ہے
کہ محققین اہل اصول کا اسپر اتفاق ہی اور بکثرت دلائل عقلی اور نقلی کتاب اور سنت سی
علم اصول فقہ مین اسپر قایم ہین از انجملہ قولہ تعالی فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ
ان تصیبہم فتنۃ الخ یعنی چاہیے کہ ڈرین خلاف کنندگان امر خدا اس بات
سی کہ پہنچی انکو کوئی بلا دنیا مین یا عذاب دردناک آخرت مین و قولہ تعالی

مامنعك ان لا تسجد اذ امرتك یعنی کون چیز مانع ہوئی تجکو سجدہ کرنی سے
جس وقت کہ کہا مینے تجکو با سجد قال البیضاوی بعد اذ امرتک دلیل علی ان مطلق الامر
للوجوب والفور یعنی توبیخ شیطان بمخالفت امر یزدان دلیل ہی اوپر اثبات کے
کہ مطلق امر موضوع حقیقۃ واسطی وجوب اور فوریت کی ہی اور جو لوگ کہ قائل اسکی ہین
کہ امر للوجوب ہی اونکو چارہ اس سی نہین ہی کہ قائل ہون نہی مین اصالت حرمت کی
بدلیل قولہ تعالی ما نہاکم عنہ فانتہوا یعنی خدا و رسول جس کام سی تمکو نہی کرین
اوس سی باز رہو اور جب باز رہنا واجب ہوا اسلیے کہ انتہوا امر ہی اور امر للوجوب ہے
تو یہی معنے حرمت کی ہین اسواسطی کہ جس شے سی باز رہنا واجب ہی اوسکو حرام
کہتی ہین اور جب ثابت ہوا کہ حقیقۃ امر و نہی واسطے وجوب و حرمت کی ہی پس
بدیہیات سی ہی کہ معنے حقیقے سی بلا قرینہ صارفہ طرف معنی مجازی کی جانا جائز نہین ہے
دوسرا مقدمہ یہ کہ بدلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ ثابت ہی کہ انبیا معصوم ہین اور کافی
ہی واسطی اثبات اس امر کی تنزیہ الانبیاء جو جواب تخطیۃ الانبیاء المسنت مین لکہی گئی ہے
اور باوجود گذرنی سیکڑون برس کی آجتک اوسکا جواب نہین ہو سکا اور بدیہیات سی
ہی یہ امر کہ عصمت مانع ہی اس سی کہ کوئی نہی اوسکے بارہ مین متعلق واقع ہو کسی امر قبیح کی
ہو سکی تیسرا مقدمہ یہ ہی کہ ابوبکر مثل انبیاء کی معصوم نتھے چنانچہ ابوبکر کے
معصوم نہونے پر کل امت کا اجماع ہی بلکہ بتپرست پرستے و شراب خوارے و
حرام کاری ایام جاہلیت یہ امر جلا ہی بدیہیات سی ہی پس کوئی ضرورت داعی اسکے
نہین ہی کہ جو نہی اونکی بارہ مین ہو وہ خواہی نخواہی مصروف معنی حقیقے ظاہری سے
کیجاوی پس حاصل ان مقدمات بدیہیۃ جلیۃ کا یہ ہی کہ کلیۃ جو نہی انبیا کی بارہ مین ہی

بضرورت عصمت ضروری ہی اور شئ حقیقت ظاہری سی مصروف الی المعنی المجازی
ہوا حضرت ابو بکر کی لئی یہ امر ضروری نہین ہی بلکہ بلا وجہ معنی حقیقی ظاہری سی عدول کرنا جائز
ہی نہین ہے یہ تقریر دعا بعینہ اہلسنت سے تھے کہ جسکا نام حضرت مخاطب نے
جواب الزامی رکھا ہی اور اس تقریر کی اوٹھا دینے کی لئی ضروری ہی کہ کسی مقدمہ کو مقدمات
ممہدہ سی باطل کرین لیکن حضرات اہلسنت سی از متقدمین تا محدثین کسی صاحب سے
یہ نہ ہوسکا کہ کسی مقدمہ کو ان مقدمات سی رد کرین بلکہ متاخرین محدثین نی از جانب خود
بیہودہ تقریرین بنا کے بی سروپا جواب دئی اور اپنی اور دوسرونکی اوقات عزیز کو
ضایع کیا کما سمعت وتسمع تفصیلاً قولہ بجواب اسکی ہم کہتی ہین اقول یہ سوال
از نسیان اور جواب از نسیان ہی قولہ خوف کو معصیت مین شمار کرنا ہی غلط ہی اقول
یہ کیا مہمل اور لغو کلام ہی کسنے مطلق خوف کو معصیت کہا بلکہ بعض خوف کو ہم بھی معاصی
و طاعت شمار کرتی ہین مثلاً وہ خوف جو انسان کو بلحاظ نارضی کردگار و غضب خدا و رضا
اور دخول نار کی عارض ہوتا ہی اور باعث توبہ و استغفار عبد کا ایزد کردگار رہتا ہی
پس ایسا خوف ہرگز معصیت نہین اسکو معصیت مین شمار کرنا ہم بھی غلط کہتی ہین کلام
اور بحث اوس خوف مین ہی جو غیر انبیا مین موجود نہی ہوا ور معارک کارزار مین صورت
فرار عن الزحف ہوا ور مقام غار مین باعث افشاء راز رسول ایزد کردگار ہو اگر یہ خوف
معصیت نہ تہی تو خدا کیون ایسے خوف سی نہی فرمائی اور فارین کی حق باء بغضب
من اللہ کیون فرمایا قولہ اور نہی کو بلاضرورت ظاہری سی عدول کرنا ہی لغو ہی اقول
حضرت مخاطب خود لغو ہین اور اونکا ہر کلام لغو ہی اور بالخصوص یہ کلام لغو تر از ہر لغو
ہی کیونکہ اس سی نہین ہوتا کہ مطلق نہی سی متبادر معنی حرمت ہونیکا انکار ہی یا اقرار

اگر انکار ہی تو اپنے اجداد کی تصریحات کا کتب اصول مین کیا جواب دیتے ہین اور
اگر اقرار ہی اور بخصوصیت مقام بقیام قرائن صارفہ عن المعنے الحقیقی اس مقام پر سہنے
کو محمول بر معنے تسلی فرماتی ہین تو مثل شیعون کی معنی اصلے حقیقی سے عدول
کرتے ہین پھر معنے اصلے سے عدول کرنے کو لغو کیونکر ٹھہراتے ہین اور
شیعون نی کب معنی تسلے سی اس مقام پر عدول کیا ہی ہان آری ان معنون کو اصلے
نہین ٹھہراتی جیسا کہ سنی برخلاف تصریحات اپنے علماء اصول کی ٹھہرایا ہی اور جب یہ معنے
اصلی نہوئی تو ضرور ہی کہ محتاج بقرینہ ہون اور قرینہ انبیا مین عصمت انبیا ہی اسی لئی
شیعون نی جہان کہین نہی متعلق با نبیا ہی وہان بتقضای متعلق نہی سی کہ حرمت سے
عدول کیا ہی طرف معنی تسلے وغیرہ کی مثل نہی قبل از وقوع فعل تقدماً للحفظ کما فی قولہ
تعالی ولا تطع منہم آثما او کفورا لیکن اسکی لئی ضرور نہین ہی کہ جو نہی متعلق بغیر
انبیا ہی اوسمین بھی خواہی نخواہی بلا وجہ عدول کرین آری اگر کوئی وجہ عدول قایم ہو
تو کرینگی اور اگر غرض یہ ہی کہ جو نہی متعلق بخوف ہی مطلقاً خواہ نسبت بانبیا ہو خواہ نسبت بغیر انبیا
ضرور ہی کہ معنی اصلی حرمت سی عدول کرکی معنے تسلے پر محمول کرین تو یہ اول بحث ہی
اسلئے کہ خوف انبیا بسبب عصمت کی کسیطرح قبیح نہین ہوسکتا ہی پس معنی اصلی حرمت
اوسمین مراد لینا جائز نہین ہی بخلاف خوف غیر انبیاء کی کہ باعتبار سوابق اور لواحق
کی قبیح ہوسکتا ہی جیسا کہ یہی خوف ابوبکر مین بالخصوص غار مین اور بالخصوص فرار مین
صف جنگ سی احد اور خیبر اور حنین مین ظاہر ہوا قولہ بلکہ خوف کو معصیت قرار دیکر عمداً انبیاء
پر تہمت کرتا ہی **اقول** ہرگز شیعہ خوف انبیاء اور اوصیاء کو معصیت نہین ٹھہراتے
بلکہ عدم معصیت انبیا مین تنزیہ الانبیاء لکھتے ہین تہمت انبیاء پر کرنیوالا وہی فرقہ

گمراہ ہی جو کہ تخطیۃ الانبیاء کرتا ہی اور معصومین کی خطائین ثابت کرتا ہی **قولہ** جو فرقہ
انبیاء کی عصمت کا قائل نہین **اقول** وہ حضرات اہلسنت و جماعت ہین جنکی بعض
علماء یہانتک قائل ہین کہ کافر صادق اللہجہ بہی نبی ہو سکتا ہی فضلا من الفاجر **قولہ** تقویت
دیتا ہی **اقول** تقویت دینی والی وہ نالایق ہین جو معنے ظاہری سی عدول نہین کرتی
اور آیات متشابہات سی معنی ظاہری مراد لیکر خطائے انبیاء ثابت کرتی ہین نہ وہ لوگ کہ
جو انبیاء و اوصیاء کو ازاول عمر تا آخر ہر گناہ صغیرہ و کبیرہ سی معصوم جانتی ہین یہانتک کہ
خطای اجتہادی بلکہ اجتہاد تک انکی نسبت نہین جائز رکہتی بلکہ ما ینطق عن الہوی کا ایمان لائی ہین
قولہ حالانکہ خوف منجملہ اون امور بشریت سی ہی **اقول** یہ بات سچ ہی مگر انبیاء اور غیر
انبیاء مین بہت فرق ہی کہ انبیاء کا خوف بدلیل عصمت کبہی بیجا نہین ہو سکتا اور باعتبار
سوابق اور لواحق کی خواہی نخواہی حسن ہوگا اور خوف غیر انبیاء کبہی جا اور کبہی بیجا اور کبہی
باعتبار سوابق ولواحق حسن اور کبہی قبیح ہو سکتا ہی جیسا کہ ہمنی خوف ابی بکر مین بیان کیا کہ
محض بیجا تہا اور نہایت قبیح تہا **قولہ** اور اوسپر خدا کیطرف سے بہی مواخذہ نہین سے ہے
اقول اگر مراد یہ ہی کہ بالخصوص بعض خوف خاص پر مواخذہ نہین ہی تو مسلم ہی ہم بہی
کہتے ہین کہ بعض خوف پر جیسے جو خوف کہ بجا اور حسن ہی اوسپر مواخذہ نہین سے ہے
جیسے خوف انبیاء اور اوصیاء مطلقا کہ بسبب حسن ہونیکی قابل مواخذہ نہین ہی بلکہ
بعض خوف کو ہم عین طاعت و عبادت و عین ایمان سمجہتے ہین جیسے خوف خدا
اور خوف عذاب اپنی سیئات اعمال پر لیکن خوف ابوبکر اس قسم کا نہ تہا بلکہ خوف بیجا
اور قبیح اور عین بی ایمانی تہا کما مر اور اگر مراد یہ ہی کہ مطلق خوف قابل مواخذہ نہین ہی
تو غیر مسلم ہی اور دعوای بلا دلیل ہی اس دعوای کاذب پر کاش کوئی جہوٹی سے بہی

دلیل نوکری ہوتی اگر مطلقاً ہر خوف مین مواخذہ نہین ہی تو آیہ و نہی ہدایہ اتخشونہم فاللہ
احق ان تخشوہ ان کنتم مومنین مین ذم اونکا خوف کفار سی کیون وارد ہوا یا انکنتم مومنین شعر اسکا ہی کہ جس طرح
خوف خدا
مین ایمان ہی ہا وسیطرح اس مقام پر خوف از کفار مین بی ایمانی ہی اور پھر تعریف مومنین
مجاہدین مین فرمایا سے یجاہدون فی سبیل اللہ و لا یخافون لومۃ لائم
پس ہرگاہ عدم خوف از لائمین ممدوح ہوا تو خوف از لائمین البتہ مذموم ٹھہرا اور پھر فرماتا
ہی فلا تخشوا الناس واخشون یعنی جن مقامات مین کو خوف نار ہی منع کیا گیا
ہی وہان آدمیون سی نہ ڈرو بلکہ خدا سی ڈرو الغرض ایسے مقامات کا خوف البتہ مذموم
اور قابل مواخذہ ہی پس ہر خوف پر مواخذہ نہونا محض باطل ہو گیا اور مدعا بینات سی ہی
کہ جو خوف آنکی شیوخ کبار کی واسطے سبب فرار مقابلہ اور مقاتلہ کفار سی ہوتا تھا اگر جای
مواخذہ نہ تھا تو کیون خداوند تعالی نی آیہ من یولہم یومئذ دبرہ نازل فرمایا اور
کیون فقد باء بغضب من اللہ سی بھگوڑون پر اپنا غضب ظاہر کیا اور کیون ماواہ
جہنم و بئس المصیر سی جہنم کو اونکا بازگشت قرار دیا افسوس ہی کہ حضرت مخاطب
عمدۃ کلمات معہ جناب رسالت مآب مین موجود نتھی ورنہ صحابہ فارین اور مرتدین متخلفین
از جہاد کیطرفسے بذریعہ سند حاصل کردہ از صدر وکالت فضولی کرتی اور مدین تقریر
دلپذیر درگاہ خدا اور رسول مین معذرت خواہ ہوتی کہ فرار و تخلف بعلت خوف ہی اور
پایا جانا معلول کا عند وجود العلۃ ضروری ہی اور خوف امور بشریہ سی ہی بس سے
ہر شیء وولی کو مجبوری ہی اور کسے طرح قابل مواخذہ نہین ہی تو فارین غضب خدا مین اور
متخلفین خصوصاً الثلثۃ الذین خلفوا دوری از رحمت خدا مین بمقتضای امن باشد مین تخلف
عن جیش اسامۃ کما فی الملل والنحل گرفتار ہوتی قولہ چنانچہ حضرت موسیٰ مرا ہون ع

اقول جب کل افعال کل انبیاءؑ اور اوصیاءؑ کی بدلیل عصمت حسن ہیں تو لاریب کہ خوف
انکا بھی بجا اور حسن تہا نہ مثل خوف ابوبکر کی بیجا اور قبیح بالجملہ ذکر موسیٰؑ و عیسیٰؑ و ہارونؑ
و ابراہیمؑ کا مخاطب کو کچھ فائدہ نہیں دیتا جب تک عصمت ابوبکر کو ثابت نکریں یا عدم
عصمت انبیاءؑ ثابت نکریں و انی لہ ذلک کاش اسیقدر ثابت کر دیتا کہ ان انبیاءؑ کو بھی
باوجودیکہ خدا کی طرف سے وعدہ حفاظت ملا اور آیات حفاظت بھی مثل تعشیش الطائر
و نسج العنکبوت دکھائے گئی پھر بھی قلق و اضطراب و بیقراری اور گریہ و زاری لاحق ہوئے
اور تصدیق بوعدہ خدا و رسول صلعم نہیں ہوئی اور پھر بھی خوف لاحق رہا تب البتہ دونو خوف
یعنی خوف انبیاءؑ اور خوف ابوبکر یکساں ہو جاتی و اذ لیس فلیس **قولہ** اس خوف پر انکو عتاب
نہووی **اقول** خوف بجا اور حسن پر عتاب کی کیا وجہ **قولہ** خوف کیا تو کیا گناہ کیا **اقول**
گناہ یہ کیا کہ خوف بیجا اور قبیح کیا بلکہ گناہ کیسا عین کفر اور بے ایمانی کی کہ تصدیق قول خدا
و رسولؐ کی نکی **قولہ** ابوبکر کو مطمئن کر دیا **اقول** ہمکو کلام اسمین نہیں ہے کہ خدا اور رسولؐ کسی کافر
کو لمصلحۃ مثل عدم افشائے راز مطمئن کریں خصوصاً ساتھ دکھانے آیات حفظ و حراست کی مثل
تعشیش الطائر و نسج العنکبوت کی لیکن کلام اسمین ہے کہ ابوبکر کو باوجود اس سب کے
اطمینان نہوا اور اظہار بیقراری اور گریہ و زاری کی کاربند ہوئی کما سیجئ من صحاحکم پس
یہی دلیل کفر اور نفاق اور بے ایمانی کی ہے **قولہ** ہمکو شہید ثالث کی سمجھ پر نہایت تعجب
آتا ہے **اقول** ہمکو حضرت مخاطب کی سمجھ پر نہایت تعجب آتا ہے کہ اظہار حزن و غم و
خوف ابوبکر کو کہ مستلزم ہے بے یقینی اور عدم ایمان بوعدہ خدا و رسولؐ اور عدم تصدیق آیات
حفظ کی تہا کیونکر گناہ بلکہ کفر و نفاق نہیں کہتا اور اس خوف کفر و نفاقی کو ساتھ خوف مستحسن انبیاءؑ
معصومین کی کیونکر مساوی کرتا ہے **قولہ** ایک ابوبکر کی ذمہ گناہ ثابت کرنیکی لئے **اقول**

سے تمنے ایک ابوبکر کی نسبت گناہ ثابت نکرنیکی لئے خوف کو قابل مواخذہ نرکھا اور کل
فارین عن الزحف کو اور کل متخلفین اور قاعدین عن الجہاد کو خدا سے خوف نکرنے پر اور
کفار سے ڈرنے پر معذور کردیا **قولہ** تمام پیغمبروں کی نسبت معاصی کا الزام لگایا **اقول**
الزام معاصی انبیاؑ جب ہوتا کہ خوف انبیا سے العیاذ باللہ مثل خوف ابوبکر کے مبتنی
بر کفر ونفاق وعدم ایمان بوعدۂ خدا ورسولؐ ہوتا اور ہمنے انبیاء کی بعلت عصمت عدول
معنی اصلی ظاہری حرمت سے نہوتی اور ہرگاہ انبیاؑ اور ابوبکر مین فرق آسمان وزمین پایا
گیا پھر معصیت ابوبکر سے معصیت انبیاؑ کیونکر لازم آئی **قولہ** الفاظ خوف کو اونکے
حقیقی ظاہری معنی سے عدول کیا **اقول** کلام مہمل ہے کسنے خوف کی معنون سے
عدول کیا ہی کی سے ہمنے اصلی حرمت سے عدول کرنیکو خوف کی معنی سے معدول کرنا فرماتے
ہین نہین معلوم کہ یہ غباوت ہے یا غوایت ہے **قولہ** الفاظ خوف کی جو انبیاؑ کی نسبت وارد
ہین اونکو مفسرین نے اونکی ظاہر معنی مراد لئے ہین **اقول** بیشک جہان جہان خوف انبیاؑ
ہی اونکی ظاہری معنے مراد ہین کوئی خوف کی باطنی معنی نہین ہین لیکن خوف انبیاؑ بجا اور
مستحسن ہے اور خوف ابوبکر بیجا اور مستہجن **قولہ** کسینے خوف کو معصیت اور گناہ اور نقص شمار
نہین کیا **اقول** اگر خوف حسن انبیاؑ کو معصیت اور گناہ اور نقص نہین کہا ہے تو اونکی معصومیت
کی وجہ سے اسکو لازم نہین ہے کہ خوف ابوبکر کو بھی معصیت اور گناہ بلکہ کفر وعدم ایمان باللہ کیونکی
شمار کرے **قولہ** تو ایک شہید ثالث کی کہنی سے کچھ نہین ہوسکتا ہے **اقول** خوف انبیاؑ کو
حسن اور خوف ابوبکر کو کفر ومعصیت کہنیوالی فقط شہید ثالث نہین ہین بلکہ دنیا بھر کے
شیعہ ہین اور اسپر تفریع اگرچہ بالفعل کچھ نہین ہوسکتا ہے تاہم اسقدر ہوسکتا ہے کہ مجالس خاص
شیعہ مین آپ کھڑی نہین ہوسکتی اور ضرورت اسکی پڑجاتی ہے کہ مثل شیوخ کبار کی رو بفرار

لاتی ہین اور سوتی اوبار ہو جاتی ہین قولہ چنانچہ آیۂ فاو من منھم خیفۃ مین اسے اقولہ بڑے
غلطے ہی اقول یہ بڑی سے غلطے اون اشقیا کی ہی جو تخطیۃ الانبیا ٹر سکتے ہین لیکن جو
لوگ نہی کو معنے اصلی حرمت سی بداعیۂ عصمت معدول کرکی تنزیہ الانبیا کو رکہتی ہین وہ
ہر چہوٹی بڑی سے غلطے سی مبرا ہین لیکن اس سی آپکے حضرت ابوبکر کو جنکی عصمت کاونکی
بت پرستی اور شراب خواری نی خاک مین ملایا ہی کیا ملیگا پس جونہی کہ اونکی بارہ مین ہے
ہمکو کیا وجہ اور کیا غرض کہ معدول عن ظاہر الحرمتہ کرین آپنی اونکو اپنا پیر بنایا ہی خلیفہ جی
ٹہرایا ہی آپ جو کچہ اونکی حق مین کرین بہت بجا ہی مگر مشکل یہ ہی کہ آپ دوسرونسے
بہی وہے بات کروانی چاہتے ہین یہ بیجا ہی قولہ جہان لفظ لا جو حرف نہی کا ہے
استعمال کیا جاوی وہان مراد نہی عن المعصیت ہوا اقول لڑکی میزان خوان بہی جانتی
ہین کہ لا ہر جگہ حرف نہی نہین ہے بلکہ اکثر حرف نفی بہی ہی اور سکنے اسکا دعوی کیا کہ ہر
لانہی عن المعصیتہ ہی آری آپکی محققین علما اصول اسکی تصریح کرتی ہین کہ اصل نہی للحرمتہ
ہی جیسا کہ اصل امر للوجوب ہی لیکن یہ کچہ ضرور نہین ہی کہ ہر جگہ اصلی معنی مراد ہون بلکہ جب کوئی
قرینہ صارفہ نہوگا تب اصلی ہی معنے مراد ہونگی اور انبیا اور اوصیا مین عصمت قرینۂ صارفہ
ہی کہ وہ ابوبکر مین نہین ہے اور اس امر کو ہر لانہی عن المعصیتہ ہو نسی کیا علاقہ گر ہماری
مخاطب عشق حضرت ابوبکر مین ایسے از خود رفتہ ہین کہ ہر بات مونہہ سی بی ٹہکانی کی نکلتی ہے
قولہ ہزارون اعتراض ائمہ کرام پر اقول خداوند قہار زبان اوس بدلگام بدانجام سے
معترض اشقیین سی قطع کری جس سے نام اعتراض بر ائمۂ کرام علیہم السلام وعلی جدہم آلاف
التحیتہ والسلام نکلتا ہی اعتراض بر کرام اونہین اشقیائی لیام کا کام ہی کہ جنکو طیب ولادت
سی بہرہ نہین ہی کیا بغیرتی اور نادانی ہی قیاس کرنا مال رجس بالاذہان او رنجس الاعیان کو

اوپر انوار پاک خداوند منان کی کجا نطفہائی ناپاک مشرکین اور زادہ ہائی فواحش عاہرہ
اور کجا معصومین مطہرین سلالۃ کتا فی اصلاب طاہرہ وارحام طاہرہ تو ابو بکر کو عمر پر قیاس
کرنا چاہیے نہ ابوجہل کو پیغمبر پر ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک قولہ کہ سوای اونکی
عصمت کی دوسرا جواب حضرات امامیہ سی نہ بن پڑیگا اقول دوسرا بن پڑے یا
نہ بن پڑے آپکا مونہہ تو ٹوٹنی کی واسطے تو یہی جواب عصمت انبیاء اور اوصیا کافی اور
وافی ہی اسلئے کہ مقام مانحن فیہ مین مدار جواب شیعہ اوپر عصمت کی ہی یعنی اصل سے
دلالت اوپر وقوع حرمت کی کرتی ہی مگر معصومین مین بقرینہ عصمت ماؤل ہی اور ابو بکر
مین چونکہ باتفاق عصمت منتفی ہی اور وقوع خوف اور حزن بیجا باظہار اضطراب و بیقراری
اور گریہ وزاری بھی کتب اہلسنت سی ثابت ہی کما مر مجملاً و سیجی مفصلاً پس شیعون کی
پاپوش کو غرض نہین ہی کہ ابو بکر کی بارہ مین سے کو معنی اصلی سی معدول کرین قولہ پیغمبر خدا
حضرت علی سی فرماتی ہین اقول جیسے خدا پیغمبر سی فرماتا ہی لا تطع منھم اثما
او کفورا پس بضرورت عصمت دونوں ماؤل ہین نہ نہی ابو بکر قولہ بمجبوری یہ کہنی
لگین گی کہ ابو بکر صدیق بھی محفوظ تھی اقول واقع مین یہ جواب مجبوری کا ہے جب
جواب کچھ نہ بن پڑی تو بجز ایسے مہملات و خرخرفات کی بکنے کی اور تمکو چارہ کیا ہے
اسی جگہہ سی تمہاری عاجزی جواب سی ظاہر ہی تمنے بنای الزام شیعہ مسلمات شیعہ پر
رکھی ہی اور صدر کتاب مین کہا ہی کہ اونہین کی معتبر کتابون سے ہم اونکو الزام دیتی ہین
اب جب اس مقام مین کچھ نہین بن پڑتے تو بنای جواب اوپر محفوظیت ابو بکر کے
کرتی ہو اب تمپر واجب اور لازم ہی کہ بنا بر اپنی اقرار کی محفوظیت ابو بکر کی کسے غیر معتبر
ہی کتاب سی شیعونکی ثابت کرو تم خوب جانتی ہو کہ شیعہ اونکی ایمان ہی کو نہین مانتی

بلکہ انکو کافر اور منافق جانتی ہین پہر اونکی محفوظیت کو کب مسلم کرینگی پس شیعون کی
مقابل مین یہ جواب دینا نہایت جہک مارنا اور گو کہانا ہی علاوہ اسکی اگر محفوظیت سے معنی
عصمت از گناہ ہی تو تم خود اقرار کر چکی ہو کہ ابوبکر معصوم نہین تہی اور اگر بمعنی عصمت از
معصیت نہین ہی تو معصیت ابوبکر سی کون امر مانع ہے کہ کسیکو ضرورت تاویل
معنی اصلی سے نے سی ہوا اور ہم نہین سمجہتے کہ دعوای محفوظیت کس وجہ سی ہی آیا بت پرستی
سی یا شرک سی یا نفاق سی یا ارتداد سی یا شرب خمر سی قبل اسلام یا بعد اسلام اگر محفوظ
ہوتی تو تریدون عرض الدنیا کی مصداق کیون ہوتی اگر محفوظ سے ہوتی تو متولین الدبر
سی کیون ہوتی اور ناکثین بیعت خدا و رسول سی بفرار عن الزحف کیون ہوتی آری اگر بعد
خلافت اہلسنت کی نزدیک محفوظ ہو گئی ہون تو ہو سکتا ہی مگر شیعونکی نزدیک تو یہ
خلافت سراپا جلافت عین ارتداد ہی فلا تغفل **قولہ** از ظاہر آن عدول میکنیم **اقول**
بسیار بیجا میکنید کہ بدون عصمت مانعہ از معصیت از ظاہر معنی عدول میکنید پس شمارا باید
کہ از معنی جملہ اہل معاصی و فسق و فجور عدول کنید چہ نہی فرعونی و ہامانی و نمرودی و شدادی
و دست از اسلام چہ از کرستانی ہم بردارید و بدہریت گرائید **قولہ** صاف ہانکو عناد اور
عداوت سی کیون متہا اور پہلے **اقول** صاف بات تو یہی ہی کہ باوجود دیکہنی آیات
حفظ خداوندی کی ابوبکر کا اظہار قلق و اضطراب اور جزع و فزع دلیل نفاق ہی تم اسکو چہپانا
ستانا و چاہو پہلے بوجہو **قولہ** اور سیدہی سچے بانکو کس لیے شکل کہنی دیتی ہو **اقول**
سیدہی سچی بات تو یہی ہی جو تم سن چکے شیعونپر تو اسکا قایل ہونا بہت سہل
اور آسان ہی اگر سنیون پر مشکل پڑی تو شیعونکی بلا سی **قولہ** اگر کوئی دوست
کے دوست پر صدمہ پہنچنے سی رنج کری **اقول** اثبات دوستی ذمہ دوستان

ابوبکرہی سشیعہ تواونکو دشمن حضرت رسالت مآب اہلبیت رسالت سمجھکی جو مناسب
بحال دشمنان ہی سب کہین سگے آپ چاہین خوش ہون چاہین ناخوش ہون و
قولہ تو یہ کہنا ازقبیل تشفے او تسلی کی ہی کہ از قسم زجر و توبیخ کی سب اقول اگر دوست
کی حق مین کہتا ہی او رخوف او رحزن اوسکا بجا اور درست اور مستحسن ہی تو از قسم تشفی
اور تسلے ہوسکتا ہی اور اگر کوئی دشمن باظہار جزع و فزع و قلق و اضطراب افشائی راز
کرکی نکرا یذا رسانی مین سب ہے اور خوف اور حزن اوسکا بیجا اور مستہجن ہی تو بیشک زجر و
توبیخ پر محمول کرینگی سے ہرسخن جای و ہر نکتہ مقامی دارد قولہ آیتو نکی تحریف لفظی
نکروا اقول تحریف لفظی تو حضرت عثمان محرق القرآن نی کی اور تحریف معنوی تم کرتی
ہوکہ بلا وجہ و بلا قرینہ معنی اصلے سی عدول کرتی ہو قولہ اور یہ خیال نکروکہ نہی کی حرف
کا استعمال واسطی منع اور زجر و توبیخ کی ہوتا ہی اقول یہ بات تم اپنی گروگھنٹالون کو کیون
نہین سکہادیتی کہ وہ نہی کو بمعنے حرمت کبہی نکہین قولہ بلکہ واسطی ترحم اور شفقت کی
اقول ترحم اور شفقت او رعنایت اور محبت کوئی معنے اصلی نہین ہین بلکہ بقرائن صارفہ
عن المعنے الاصلی مراد ہوتی ہین برخلاف معنی اصلے ظاہری کی کہ جسمین احتیاج قرائن
نہین ہی یہ جائی اینکہ معنی اصلی پر قرائن بہی قایم ہون جیسے مانحن فیہ مین باظہار جزع و
فزع و قلق و اضطراب کہ مفضی بافشاء راز خدا و رسول تہا و لاریب فی حرمتہ قولہ لاتحرک بہ
لسانک الی اقولہ تو ان کلمات کو بہی قاضے صاحب زجر و توبیخ کی کلمے سمجہین گی اقول
ہرگز نہ سمجہین سگے اور کہین گی کہ معصومین مین بدلیل عصمت اول او رعدم باب ابوبکر معنی
حرمت او رمعصیت پر محمول ہونگی قولہ بلحاظ عصمت حضرت کی ظاہری عمل کرینگی
اقول ہان بیشک کرینگی لیکن ابوبکر مین تو نکرینگی قولہ اور اگر ان کلمات کو حرمت

اور شفقت پر محمول کرینگے تو اپنی دعوی کی سفاہت کی قائل ہونگی **اقول** دعوائے
سفاہت اور حماقت اور ضلالت اور غوایت اور بلاوت یہ ہی کہ کوئی شخص بلا وجہ اور بلا
ضرورت داعیہ اور بلا قرینہ صارفہ معنیٰ اصلئے حرمت سی عدول کر کی معنیٰ رحمت
اور شفقت پر محمول کری اور جس جس مقامات پر کوئی قرینہ صارفہ عن المعنی الاصلے موجود
ہی جیسے نحن فیہ مین کہ عصمت مانع حمل علی المعنے الاصلی ہی پس یہ مقامات محل نزاع
بحث سی بالاتفاق خارج ہین پس سفیہ جاہل یا متعصب متجاہل وہ ہی جو غیر معصومین کو
معصومینؑ پر قیاس کرتا ہی **قولہ** دوسرا اعتراض کہ ابوبکر کو خدا و رسول پر کچہ یقین نہ تہا
اقول وعدہ خدا و رسولؐ پر یقین نکرنا یہ ایک جرم ہی کہ جسکا منشا اس مقام پر بجز بیدینی
اور بی ایمانی کی اور کچہ نہین ہو سکتا ہی آپ ہی اپنے ایمان سی کسی صاحب ایمان کا فتوی ان
دیجئے کہ جسکو وعدہ خدا و رسولؐ پر اعتماد نہوا ہوا اور پہر وہ مومن حقیقے کہلایا ہو اگر یقین درست
ہوتا تو حزن بخوف اپنی جان کی لئی یا بقول آپکے بلکہ بقول کاذب و افکی جناب رسول خدا کی لئے
باوجود دیکھنے آیات کے ہرگز نہ عارض ہوتا **قولہ** وہ رونی اور ہای ہای مچانیلگے **اقول** رونا اور ہائی ہائی مچانا
ایک جرم دیگر ہے علاوہ عدم تصدیق وعدہ خدا و رسولؐ کہ جس سے افشا راز خدا و رسولؐ ہوتا تہا اور
ایذا خدا و رسولؐ تہی اور موذیان خدا و رسول مصداق لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرہ ہین جیسا کہ
خود جناب باری نی فرمایا ہی **قولہ** جواب یہ ہی کہ ہائی ہائی کرنا اور زور زور سی چلانا
ابوبکر صدیق کا کسیطرح پر ثابت نہین ہے **اقول** سچ ہی اور بجا فرماتی ہین کہ آپکے
نزدیک ثابت نہین ہی بسبب اسکی کہ محبت ابوبکر کی آنکہون پر پردی ڈالی ہین نعم
حب الشئے یعمی ویصم لیکن شیعہ تو بدلیل عقل و نقل ثابت کئی دیتے ہین لکن اقول
پس اسوجہ سی کہ حزن و غم اور خوف و ترس ایسے امور قلبیہ سے ہے کہ اگر انسان

اسپنے تئین سنبھالی اور ضبط کرتی تو ہرگز دوسرے شخص پر منکشف نہین ہو سکتا ہی آری اگر ضبط
نکرے تو مظہر اوسکی اعضا و جوارح باضطراب و بیقراری و گریہ و زاری ہو جاتی ہین پس اگر حزن
وخوف ابوبکر محض امر قلبی ہوتا اور ابوبکر نے ضبط اوسکا کیا ہوتا تو پیغمبر کو اوسکی منع فرمانی
کی یا بقول تمہارے تسکین و تسلی دینی کی کیا ضرورت تھی اور حزن قلبی ابوبکر سے
انتظام امور دنیا اور آخرت مین کونسا خلل آیا جاتا تھا جسکے رفع کرنے مین خدا اور رسول کو یہ
اہتمام ہوکر ضرورت منع کرنیکی یا تسکین دینی کی پڑے پس لاریب لاتحزن منع تھا
اوس حزن وخوف سے جو مستلزم افشائی راز خدا اور رسول اور مبطل مصلحت استتار فی
الغار تھا اور وہ نہین ہو سکتا ہی مگر وہ حزن جو مستتبع شور و غل و بکا ہوا اور وہ خوف جو مصدا
صداہی بیکل اور بیجا از زیر و بالا ہوا اور اگر فرماوی کہ یہ اہتمام فقط از راہ محبت و دوستی
تھا کہ حزن قلبی ابوبکر چند ساعت کا بھی گوارا ای خاطر خدا و رسول تھا تو ہم اسکی جواب مین
عرض کرینگی کہ محبت اور دوستی بعد الایمان اور فرع ایمان ہی اور ہم ابتدای کتاب سی تا اینجا
اور از اینجا تا آخر کتاب کفر و نفاق حضرات ثلثہ ثابت کرتی ہین اور جس آیت سی آپنی کوئی
جہوٹے فضیلت بہی نکالی تہی اوسی جگہہ سے سچا نفاق ثابت کر دیا اور قول سابق
مین ہمنے بیان کیا کہ تصدیق نکرنا وعدہ خدا و رسول کی اور باوجود دیکھنی آیات خدا کی
کی پہر ایمان نہ لانا اور یقین امن و امان نکرنا اور اظہار حزن وخوف کرنا عین دلیل کفر و
نفاق ہی اور باوجود ثبوت کفر و نفاق دعوای دوستی و محبت خلاف عقل ہی یہہ
دلیل عقلی لیکن ثانیا سنیے یعنی دلیل نقلی پس قول آپکی محدثین اور مفسرین کا ہی چنانچہ آپکے
محدث کامل شاہ ولی اللہ صاحب کتاب ازالۃ الخفا مین صحیح بخاری و مسلم سی ناقل ہین
فارتحلنا والقوم یطلبونا فلم یدرکنا منہم الا سراقۃ بینا و بینہ قدر رمح او رمحین او ثلثۃ

یل نقلی
ضعیف وضع
ربع سکہ

قلت یا رسول اللہ ہذا الطلب قد لحقنا فقال لاتحزن ان اللہ معنا حتی اذا دنی فکان بیننا
وبینہ فرس لہ فقلت یا رسول اللہ ہذا الطلب قد لحقنا وبکیت قال لم تبکی قال قلت اما واللہ
لا ابکی علی نفسی ولاکن ابکی علیک ترجمہ حدیث یعنی خود حضرت ابوبکرؓ سے سرگذشت بیان فرماتے
ہین کہ پس ارتحال کیا ہمنے اور قوم نے ہمارا تعاقب کیا پس نہین پایا ہمکو کسی نے مگر سراقہ
نے کہ درمیان ہمارے اور درمیان اوسکے بقدر ایک نیزہ یا دو نیزہ یا تین نیزہ کی فاصلہ
ہوگا پس کہا مینے کہ یا رسول اللہ یہ ایک شخص پہنچ گیا پس حضرتؐ نے فرمایا لاتحزن ان اللہ
معنا تا اینکہ وہ اور قریب ہوگیا پس کہا مینے کہ یا حضرت وہ اور قریب ہوگیا یہ کہکی مین رویا
پس حضرتؐ نے فرمایا کہ کیون روتا ہی کہا مینے کہ مین اپنی لیے نہین روتا ہون آپکی لیے
روتا ہون لئے اس حدیث سے چند فائدہ حاصل ہوتے ہین ایک تو یہ کہ حضرت ابوبکر
کو اسقدر خوف غالب تہا کہ جو ہی یہ نہین شخص تہا کہ کسقدر فاصلہ سراقہ سے تہا
ایک نیزہ کہ دو نیزہ کہ تین نیزہ دوسری باوجود فرمانے رسول خدا کی لاتحزن ان اللہ معنا پہر
بہی رفع اضطراب و بیقراری نہوا اور نوبت گریہ وزاری پہنچے تیسری حزن ابوبکر گریستن
و بکا کردن تہا نہ فقط حزن قلبی جو کہ تہی نزول سکینہ مخصوص بکسکون باکہ تہا بسکون بافتح ورنہ
نوبت باضطراب و بیقراری و گریہ وزاری نہ پہنچے خصوصاً بعد فرمانے لاتحزن ان اللہ
معنا کی پانچوین صدیق کا بکمال صدق واسطے کہنا کہ مین اپنے واسطے نہین روتا
ہون بلکہ آپکی واسطے روتا ہون اسپر دلالت کرتا ہی کہ ان اللہ معنا سے ضمیر جمع سے
فقط رسول خدا مراد ہین نہ ابوبکر کہ اونکو اپنا کچہ غم سے تہا پس معنا مین اونکو داخل کرنا
لغو اور بیکار رہتا یہ تہا کلام محدثین کا اب سنیے کہ اپنے بڑے مفسر قاسم ضیا صاحب
بیضاوی مین یون کر گذارش کرتے ہین لئہ یعنے ابوبکر کا ان منہ عنہا اگر معنی نازعات میتے دہم

بوقاموس کو ملاحظہ فرمائیے کہ توضیح اوسکے تعلق وصیحہ کرتی ہین اب قابل ملاحظہ یہ بات
ہی کہ جناب مولانا ی شوستری کی عبارت مین سب جسکے آپ ناقل ہین اسیقدر ہی کہ حتی
غلبہ بکاءہ وترایدقلقہ وانزعاجہ پس غلبہ بکا باقرار مسلم وبخاری وقلق وانزعاج باقرار قاضی
بیضاثابت ہوگیا اب فرمائیے کہ مولانا شوستری نی آپکے محدثین اور مفسرین سے
بڑھکر کونسے بات زیادہ کہی کہ جسکے آپ فکر ابطال اور انکار مین پڑی ہین اور جب
صیحہ بہی داخل مفہوم انزعاج ہوا تو اگر ہائی ہائی نہو تو وائی وائی سہی اور اگر یون ہی سن
نہو تو یون یون سے الغرض ہر طرح سی بکا ی بیجا یا صدا رصدای بیجا ثابت گیا اور آپکا
فرمانا کہ رونا اور ہائی ہائی مچانا ثابت نہین ہی باطل ہوگیا **قولہ** حزن کی معنی غم کے
ہین نہ ہائی ہائی مچانے **اقول** تہہ تڑین اس سمجہ پر یہ کسنے کہا کہ حزن کی معنی سلائے
ہائی مچانی کی ہین جناب والا حزن کی سعنے غم واندوہ ہی کی ہین خواہ بوجہ خوف ہو
یا بوجہ دیگر لیکن حزن وغم دو قسم کا ہوتا ہی ایک محض قلبی کہ انسان اوسکا ضبط کری
دوسری یہ کہ بگریہ وزاری وقلق وبیقراری انسان اوسکا مظہر ہو لیکن حزن ابوبکر قسم ثانی
ہی سے تہا جیسا کہ ہمنی قول مفسرین اور محدثین سے ثابت کیا اور احقاق الحق
مین زائد اوس سے نہین ہی کہا تہا اور کوئی لغت خاص اور کتاب خاص کی تصنیف کی
شیعونکو کیا حاجت ہی اور اگر تصنیف بہی کرتی تو آپ اوسکو کب مانتی ہمکو کتب عامہ
سے اپنے مطالب کی اثبات کی لئی الزاما علی المخالف کافی ہین لطف اسمین سے ہے کہ
جسکے جوتی اوسے کا سر **قولہ** حزن کی کیا سعنے سلکھے ہین **اقول** جسنے اندوہ کی
معنے لکہی اوسنے محض قلبی سے قید نہین کی اور جسنے تعبیر بخوف کیا اوسنی بطور تسمیۃ
المسبب باسم السبب کیا اسلئے کہ وہ حزن وغم جسکا اظہار بکا وقلق وانزعاج ہوا سبب

اتعجب آتاہی علماء شیعہ سی کہ اونہوں نی ابوبکر صدیق کی ایک شب کی خوف
[illegible] کو اونکی کفر و نفاق کا نتیجہ سمجہا اور جو دیکہ اونکا عقیدہ
[illegible] تک ہر لحظہ [illegible]

و

ہمارا

ہوا ہی اور

موسیٰ نی خود اللہ جل شانہ

اور اوسکی لشکری مجہی قتل نکر والیں سب

اسکا خوف نکر تو امن و امان میں رہیگا بلکہ علامی با امتیہ ی

ایسے موقع پر اقرار کیا ہی کہ نہ اوس سی انکار کرسکتے ہیں نہ اوسمیں تاویل

بودلیس حضرت علی کی حضرت موسیٰ سی افضل ہونی پر بیان کی ہی اوسمیں یہی تقریر کی ہی
کہ حضرت موسیٰ جب مصر سی مدین کو جاتی تھے تب وہ خائف و ہراسان تھی فخرج منہا
خائفاً یترقب اور حضرت علی ہجرت کی رات کو بعوض پیغمبر کی بستر پر بفراغ خاطر
سوتی تھی اگر کچہ بہی خوف ہوتا تو ہرگز اونکو نیند نہ آتی اور اگر اسپر بہی حضرات شیعہ کے
خاطر جمع نہو اور ابوبکر صدیق پر خوف و ترس کی الزام لگانی سی باز نہ آویں تو ہم اونکی
اقرار سے خود پیغمبر خدا کا خائف ہونا ثابت کرتی ہیں چنانچہ صاحب تقلیب المکائد
کید ہشتاد و ہشتم کی جواب میں فرماتی ہیں کہ اگر خوف قتل و قتال نبود پیغمبر خدا چرا
مختفی بیرون رفت و حالانکہ سبب ہجرت فرمودن رسول خدا محض خوف قتل بود
بارخدایا جہہ میں نہیں آتا کہ علماء شیعہ حضرت ابوبکر صدیق کی حزن و خوف

۴۸۹ [illegible]

[illegible]

کو کس طرح اونکی عدم یقین پر محمول کرتے ہین جبکہ انبیاؑ و مرسلین کی حزن و خوف کا خود
اقرار کرتی ہین اور خاص سید انبیار کی ہجرت کا سبب محض خوف قتل کہتی ہین ہماری
عقیدہ کی مطابق ابوبکر صدیق حضرت موسیٰ سی افضل تھے کہ خائف نہوتی پیغمبر خداؐ اسی
زیادہ اطمینان اونکو نہ تہا کہ قتل و قتال سی نہ ڈرتی یہ عقیدہ تو حضرات شیعہ کا ہی کہ حضرت
موسیٰ کو خائف تبلاوین پیغمبر خدا کی نسبت قتل و قتال کی خوف کو نسبت دینی کو عیب جانین
لیکن حضرتؑ کی نسبت خوف کا خیال بھی نکرین اور اونکی تقیہ کو ہتک ابرو کی خوف
کا سبب کہین جیسا کہ تقلیب المکائد کا مولف لکہتا ہی تقیہ بجہت خوف ہلاکت جان خود
نبود بلکہ بجہت خوف ہتک عرض و ناموس بود حالی قولہ کہ دانستے کہ خوف حضرت
امیر المومنین ع نہ از ہلاکت جان بود بلکہ خوف ہتک عرض و ناموس غرضکہ ان سب باتون کے
دیکھنے سی یہ بات ثابت ہوگئی کہ الزام خوف کا ابوبکر صدیق پر کسی طرح عاید نہین ہوسکتا
اسلئے کہ اگر یہ کہا جاوی کہ اونکو خوف قتل و قتال کا تہا تو ایسا خوف باقرار علمائی شیعہ
انبیارؑ کو بھی ہوا ہی اور اگر یہ کہا جاوی کہ اونکو قتل و قتال کا خوف نہ تہا بلکہ ہتک ابرو کا
تہا اوسکا خوف حضرت امیر المومنین علی مرتضےٰ کو بھی ہوا ہی جو باعتقاد شیعہ سب نبیونؑ
سی افضل اور سب پیغمبروں سے بہتر تہی بالحاصل قرآن مجید کی آیتین و ائمہ کی حدیثین اور
علماء امامیہ کی اقوال اسپر شاہد ہین کہ حضرت ابراہیم سی پیغمبر جو خدا کی خلیل تہی اور حضرت
موسیٰ سی نبی جو خدا سے باتین کرتی تہی اور حضرت سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا سی رسول
جو خدا کی خاص محبوب تہی اور حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ سی امام جو پیغمبرؐ کی وصی اور
خدا کی شمشیر تہی اور سب پیغمبروں سی افضل اور بہتر تہی قتل و قتال کی خوف اور عزت اور آبرو کے
خوف و ڈر سی محفوظ نہین رہے تو اگر ابوبکر صدیق بھی خوف و ترس سے نہ بچی ہون تو کیا عجب ہی لیکن بحکم

نہایت تعجب آتا ہی علمار شیعہ سی کہ اونہون نی ابوبکر صدیق کی ایک شب کی خوف
پر اسقدر زبان درازی کی اور اونکی خوف کو اونکی کفر و نفاق کا نتیجہ سمجہا باوجودیکہ اونکا عقیدہ
ہی کہ تمام ائمہ کرام اول سی آخر تک پیدایش کی زمانہ سی موت کی وقت تک ہر لحظہ
و ہر ساعت خوف مین رہی اور امام اول سی لیکر امام آخر الزمان تک سب کی سب تقیہ
کرتی رہی ایک بہی ائمہ اثنا عشر سی ایسا نہین ہوا کہ جسکی عمر خوف و ترس مین نہ گذری
ہو اور ایک لحظہ بہی خوف سی مہلت پائی ہو آخر تقیہ سبکی بنا امر خوف پر ہی ایمان کا
جزو اعظم قرار دیا گیا اور التقیۃ دینی و دین آبائی امامت کا کلمہ مقرر کیا گیا پس جبکہ ائمہ
کرام باوجودیکہ موت و حیات اونکی اختیار مین کہ جب تک چاہین زندہ رہین ملائکہ اونکی حکم
مین کہ جو چاہین وہ کرین نگاہ مین اونکی وہ تاثیر اگر پہاڑ کیطرف دیکہین وہ بہی پہٹ جاوی
بازو مین اونکی وہ قوت کہ اگر ایک ہاتہہ دکہاوین تو ہزار جن قتل ہو جاوین علم کا وہ
حال کہ جو کچہ ہوا اور ہوگا سب سی آگاہ جو کچہ گذرا اور گذریگا سب سی واقف اعجاز کے
یہ کیفیت کہ عصا ہاتہہ سی گرا دیوین اژدہا ہو جاوی کفار اور منافقین کیطرف اشارہ کرین
الکدم مین سبکو نگل جاوے اور پہر باوجود ایسی قدرت اور طاقت اور اعجاز کے تمام عمر خوف اور
ترس مین رہین اور اپنی امامت کا دعوی تک نکرین جان و آبرو کی ڈر سی کسی سی سچ بات نکہین اگر
کسے اپنی اخص خواص سی کوئی راز کی بات کہنی کہون تو دروازی بند کرلین ڈرتے
ڈرتے اپنی شاگردون کو علوم دینی کی تعلیم دین اور اگر ایک ناصبی سامنی آجاوی تو اونکا
کرجاوین سے اپنے مخلص اصحاب پر لعنت اور تبرا کرنے لگین اور حضرات شیعہ اونکی
خوف و ترس پر کچہ بہی طعنہ نکرین اور اونکی امامت اور فضیلت پر اوس سی کچہ شبہ نلاوین
بلکہ اوس خوف کو بہترین عبادت سمجہین اور تقیہ کو ائمہ کرام کا دین سمجہین اور ابوبکر صدیق کی

ایک شب کی خوف پر بسقدر زبان درازی کرین اور اونکی خوف و ترس کو اونکی کفر و نفاق کی
دلیل سمجھین باوجودیکہ نہ ابوبکر صدیق کی اختیار مین موت و زندگی تھی نہ ملائکہ اونکی تابع فرمان تھی
نہ علم ما کان و ما یکون اونکو حاصل تھا نہ اتنے ہزار جن کی قتل کر دینی کی اونکو طاقت تھی معلوم
نہین کہ حضرات شیعہ ائمہ کرام کی خوف مین اور ابوبکر صدیق کی خوف مین مابہ الامتیاز کیا قرار دیا ہے
کہ وہی خوف ائمہ کی حق مین فضیلت ہو اور ابوبکر صدیق کی حق مین نقص و عیب ہو ببین تفاوت رہ
از کجاست تا بکجا لیکن اگر ہم شیعون کی عقیدی کی موافق خوف کو انبیا اور ائمہ کی نسبت بسبب
معصوم ہونی اونکی ظاہر سے عدول کرین اور اون آیات کی نسبت جنسی خوف اونکا ثابت
ہوتا ہی از ظواہر آن عدول بھی کرین تو بھی کچھ حاصل نہین ہوتا اسلئے کہ علاوہ انبیا کی خدا کی
کلام سی مومنین کا بھی خائف ہونا ثابت ہوتا ہی چنانچہ اللہ جل شانہ فرماتا ہی کہ ان
الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ ألا تخافوا
ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون کہ جو لوگ کہتی ہین کہ خدا ہمارا پروردگار
ہی اور پھر مضبوط رہتے ہین اونپر ملائکہ یہ کہتی ہوئی نازل ہوتی ہین کہ لا تخافوا ولا تحزنوا
کہ کچھ خوف نکرو اور کچھ حزن نکرو پس اس سی اون مومنین کا جو اپنی ایمان پر نہایت مضبوط ہوتی
ہین خائف اور محزون ہونا ثابت ہوا اور ایک دوسری جگہ پر اللہ جل شانہ مومنین سی فرماتا ہی
کہ ولا تحزنوا وانتم الاعلون کہ کچھ غم نکرو تمہین کو غلبہ ہوگا پس معلوم نہین کہ ان
آیتون مین جو مومنین کی نسبت لفظ لا تحزنوا کا ہی یہ بھی زجر و توبیخ کیواسطے ہی یا تسلی اور تشفی
کی لئی پس یہ تو ظاہر ہی کہ قاضی صاحب بھی اسکا اقرار نکرینگی کہ یہان بھی زجر و توبیخ کی لئی
ہی بلکہ یہی فرماوینگی کہ تسلی و تشفی کی لئی ہے تو پھر ہم نہین سمجھتی کہ ابوبکر صدیق کی شان مین
جو لفظ لا تحزن کا ہی اوسکو کسطرح زجر و توبیخ کی لئی بیان کرتے مین تعجب کی بات ہی کہ

ایک ہی کلمہ لا تحزن ہزار جگہ واسطے تسلی اور تشفی کی استعمال کیا جاوی اور ایک جگہ واسطے
زجر و توبیخ کی ہان اگر کوئی قرینہ عتاب و خفگی کا پایا جاتا تو ہم تسلیم کرتی کہ ابوبکر صدیق سے
نسبت کلمہ لا تحزن واسطے زجر و توبیخ کی ہی سو وہ بھی نہین اسلیے جسطرح مومنین کی
نسبت خدا نی فرمایا کہ لا تحزنوا اور آگی بیان کیا کہ ابشروا بالجنة کہ کچہ غم نکرو تمہاری واسطے
بہشت موجود ہی یا ارشاد کیا کہ لا تحزنوا وانتم الاعلون کہ کچہ غم نکرو تمہین کو غلبہ
ہوگا اوسیطرح پر ابوبکر صدیق سے بھی پیغمبر نی فرمایا کہ لا تحزن ان اللہ معنا - کچہ غم
نکرو خدا ہماری تمہاری ساتھہ ہی پس بظاہر دونون مین کچہ فرق پایا نہین جاتا اسلیے اگر ان
آیتون میں لا تحزنوا واسطے تسلی اور تشفی کی ہی تو اس آیت مین بھی تسلی کی لئی ہی اور اگر ان
واسطے زجر و توبیخ کی ہی تو یہان بھی لیکن باوجود اتحاد الفاظ اور تطابق قراین کی لا تحزنوا کو
ان آیتون مین تسلی پر اور یہان عتاب پر محمول کرنا موجب ہزار حیرت ہی اور باعث
صد ہزار تعجب ہی لیکن ہم حضرات شیعہ کو معذور سمجھتی ہین کہ اگر الفاظ قرآنی سے انکی
حقیقی معنے مراد لین تو تصدیق اکبر کی صدیقیت کا اقرار کرنا پڑتا ہی اور اگر اقرار کرین تو مذہب
ہاتھہ سی جاتا ہی پس بجز اسکی کہ قرآن کی تحریف معنوی کرین اور کلام اللہ کی لفظونکی نئی نئے
معنی بناوین اور کچہ چارہ نہین ہی ، دست بیچارہ چون بجان نرسد ، چارہ جز پیرہن دریدن

نیست ، یقول المتمسک بولایة علی بن ابیطالب علیہ السلام

جو کچہ آپنے اوپر لکھا اوسکی یہی معنی ہی اپنا قلم چلایا اور آپکی یا بکار انکار رو ثبات نبلا یا اور
اگر آپ پر اونہین ثبات فرسودہ انکار کو جلوہ گر کرتی ہین تو پہر جناب ہمکو انکی طرف
رغبت نہین ہی مگر بنظر آپکی پہر ہم باول خاستہ و ناخواستہ بہ خاطر آپکی کرینگی اور اول سے
آپکی آگی یوں ہر گے گویا اول رغبت تہا اور بعد اسکی خطبہ قوت یا فقط آپکی مروت سی ہو

بہرکیف جن جن خوفونکا ان آیات مین سنیون نے ذکر کیا ہی یا خوف حسن اور بجا ہی یا مورد نہی
نہین ہی یا متعلق بمعصومین ہی کہ جسکا حسن ہونا بدلیل عصمت ثابت ہی کوئی بھی مین سی مثل
خوف ابوبکر کی باعتبار سوابق ولواحق کی بیجا اور قبیح اور مبنی بر عدم تصدیق قول خدا ورسول اور
مستتبع قلق اور بیقراری اور گریہ وزاری اور مستلزم افشائی راز رسول اور خداوند باری نہین قولہم
حضرت موسیٰ نے کہا کہ اخاف ان یقتلون **اقول** جواب تقریر خوف ابوبکر بخوف
موسیٰ یہ وہی بجوزۂ شوہار ہزار سالہ ہی کہ جسکا نشوونما خانہ خیالی مین ہوا اور فرسودہ انظار
علما وفحول سابقین ولاحقین ہی معلوم نہین کہ کبتک حضرات اہلسنت لباسہای تقریرات
جدیدا وسکو پہنا پہنا کر ہر محفل مین نچاوینگی اور گائی ہوئی راگ گاوینگی حالانکہ ہم بشرح وبسط تمام
بیان کر چکی ہین کہ خوف انبیاء اور اوصیا باعتبار سوابق ولواحق کی مستحسن اور خوف ابی بکر
بعد وعدۂ خدا ورسول اور دیگر آیات حفظ وحراست کی نہایت قبیح اور مستہجن تہا اور نیز مقام
اول مین بضرورت عصمت مصروف عن الظاہر اور نیز مقام ثانی مین بعدم ضرورت داعیہ
عن الصرف محمول علی الظاہر ہی پس قیاس احدہما علی الآخر قیاس مع الفارق ہی
بالجملہ اگلی اگلی بچھلون نے فریب دہی عوام پر کمر باندہی ہی اور اندیشۂ قتل کو درمیان مقیس اور
مقیس علیہ کی ایک علت جامعہ ٹہرا کی دونو خوفونکو یکسان کر دیا ہی حالانکہ یہ جامع محض غلط ہی
خوف ابوبکر تہا مگر خوف جان جسکے وجہ سی ہر ہر لڑائی سی جان بچاکر بہاگتی تہی اور مصداق
ولیتم مدبرین کی ہوجاتی تہے مگر چونکہ غار مین راہ فرار سبب آجانی کفار کی مسدود تہی بلبلا کر
رونی پیٹنے لگی اور افشائی راز خدا ورسول کا کچھ خیال نکیا برخلاف حضرت موسیٰ کہ وہ براہ
خدا مین قتل ہوجانی کو اور شہادت پانیکو فوز عظیم جانتے تہی اور اپنی جان جانی سی خائف تہی
مگر اسواسطی کہ ایسا نہو کہ میری قتل ہوجانی سی ادای رسالت مین جو مقصود خداوند جل شانہ ہی

برہمی ہو جائی اور چونکہ کوئی تدبیر شرمجمسے واقع ہوئی مقصود خدا مین نہین پڑی تو شاید یہ امر
موجب نارضامندی خدا ہو پس حقیقت مین یہ خوف راجع طرف خوف خدا کی ہی چنانچہ
آپکی بڑی مفسر قاضی بیضا صاحب توجیہ حسن خوف موسیٰ مین فرماتی ہین اخاف ان یقتلون
قبل اداء الرسالة اور تحت قولہ نخاف ان یفرط علینا فرماتی ہین ان یعجل علینا بالعقوبة ولا یصبر
علی اتمام الدعوة واظہار المعجزة سے غرض حضرت موسیٰ کی یہ ہی کہ مین خوف رکھتا ہون
اسکا کہ قبل ادا کرنی تیری رسالت کی مجھی قتل کری اور تعجیل عقوبت کری اور اسقدر مہلت نہ دی
کہ تیری دعوت کو مین پورا ادا کر سکون اور تیری آیات معجزہ کو دکھا سکون پس اس سی ثابت ہوا
کہ حضرت موسیٰ کو جان جانی کا خوف نتھا بلکہ حکم خداوندی کی عمل مین نہ آنیکا خوف تھا اور ہم نے
پیشتر اس سی بیان کیا ہی کہ خوف خدا مین عبادت ہی الحاصل قطع نظر از عصمت انبیاء وجود دلیل
حسن خوبی کل افعال انبیاء کی ہی ہمنے حسن ہونا خوف موسیٰ کا تمہاری بڑی معتبر تفسیر سے
ثابت کر دیا اب تمکو چاہئے کہ حسن خوف ابوبکر کو کوئی ہماری غیر معتبر ہی کتاب سی ثابت کر دو تب
ایک خوف کو دوسری خوف پر قیاس کرو ورنہ تمہارا قیاس بدتر از قیاس اول من قاس ہی
قولہ تب خدانی فرمایا لا تخف انك من الآمنين **اقول** کیون خدا پہ
افترا کرتی ہو کہین خدانی خاف ان یقتلون کی بعد لا تخف انك من
الآمنين نہین فرمایا بلکہ آیہ فلما راها تهتز كانها جان کی بعد لا تخف انك
من الآمنين ہی دعوی حفظ قرآنی کی تو بڑی بڑی اور موقعہ کی ٹھوکرین کہانی سلیسے اگرچہ ہی
غیرت ہو تو چلو بھر پانی مین ڈوب مرو **قولہ** حضرت موسیٰ جب مصر سی مدین کو جاتی تھی **اقول**
کہان بہکی کدھر چلی ذرا ہوش مین آؤ عقل کی ناخن لو گفتگو ہماری تمہاری بنسبت ادن خوفون
کی ہی جو موردنہی ہین کہ تم مطلق خوف منہی عنہ کو حسن کہتی ہو اور نہی کو محمول بر تشفی کرتی ہو اور ہم

اسکو نہین مانتے پس بحث نہین ہی مگر خوف منہی عنہ مین اور بالاتفاق خوف موسیٰ وقت
سفر مدین سے منہی عنہ تہا اور اوسکی مستحسن ہونیمین کیسی آجتک بحث نہین کی پہر اوسکا ذکر
کرنا اس مقام مین محض لغو اور گفتگو اوسمین خروج از محل نزاع ہی آری جب انسان عاجز
ہوتا ہی تو ایک شاخ سی دوسری شاخ پہ جاتا ہی اور اسیطرح سی سرود خارج از آہنگ
گاتا ہی الا انتری انہم فی کل وادٍ یہیمون ۝ قولہ حضرت موسیٰ کی خائف ہونیکا
ایسے موقع پر اقرار کیا ہی اقول اس موقع کی خصوصیت کی کچہ ضرورت نہین ہی علماء امامیہ
نی کسے موقع پر انکار خوف موسیٰ سے نہین کیا ہی آری خوف موسیٰ کی مستحسن ہونیکا بفرض
عصمت ہر موقع پر انکار ہی اور خوف ابوبکر کی قبیح اور غیر مستحسن ہونیکا سبب گریہ بکا اور افشاء
راز خدا اقرار ہی قولہ جو دلیل حضرت علی کی حضرت موسیٰ سی افضل ہونی پر اقول شیعون
کی لئی فضیلت جناب امیر پر بہت دلایل لامعہ اور حجج ساطعہ مین مثل آیۂ انفسنا وانفسکم اور
مثل حدیث انا وعلی من نور واحدٍ ومن شجر واحدٍ و علماء امتی کانبیاء
بنی اسرائیل فما ظنک براس الرؤس فی رئیس الرؤساء
والمیر الامراء جیسا کہ بتوضیح تمام اپنی مقام پر مذکور ہین پس شیعونکو اس دلیل کی کیا
حاجت ہی اگر آپ سچی تہی تو تمام عالم اور تمام کتاب کیون کہا گئی ایسے تدلیسات ابلیسی سے
کیا کام نکلتا ہی قولہ فی الحاشیہ صحیح ہو کہ حضرت موسیٰ نی ایک ہی مرتبہ خوف نہین کیا
اقول حضرت موسیٰ نی ایک مرتبہ خوف کیا یا سو مرتبہ یا ہزار مرتبہ کیا جو کچہ کیا بہت خوب
اور بہت مستحسن کیا اسلئے کہ معصوم تہی اور افعال انکی مثل افعال ابوبکر مستبنی بر بیدینی اور بی
ایمانی نہ تہی کہ جس سی عدم تصدیق قول خدا و رسول اور عدم وثوق بآیات خدا و افشائی
راز خدا و رسول لازم آوی قولہ فیارت شیعونکو سانپ کی شکل پر دکہلایتب ہی حضرت موسیٰ

درگئی **اقول** ہان ڈر تو گئے مگر دلکی چلائی تو نہیں افشا راز خدا اور رسول تو نہیں کیا الغرض
جس جس جگہہ پر اور جس جس طرح پر خوف حضرت موسیٰ کو لاحق ہوا وہ مستحسن تہا اور توجہات
حسن خوف خود تمہارے مفسرین نے کی ہی وقد قال بعض العرفا فی توجیہ ہذا الخوف و لعمری
ما احسن ما قال لیست مخافۃ موسیٰ ارونق الجہل فی الوری ومکان یحشی عین الجہال
ولا عدے **قولہ** فیہا خدا نے حضرت موسیٰ سے وعدہ کر لیا تہا **اقول** آپکو کہان سے ثابت
ہوا کہ وعدہ خدا انتما ومن اتبعکما الغالبون بہ نسبت غالب آنیکی اوپر ساحرین
کی تہا اور پیشتر از خوف موسیٰ ہو چکا تہا تا خوف موسیٰ کا بیجا ہونا لازم آوے آپ پر واجب
تہا کہ پہلے اس اپنے دعوے کو کتب شیعہ سے ثابت کرتے تب ایسی بات منہہ سے نکالتے
لیکن سفاہت کا کیا علاج ہے اور ہم کہتے ہین کہ جسکو کچہ بہی عقل ہے وہ یہ سمجہتا ہے کہ ارشاد
فرمانا جناب باری کا کہ جب خوف لاحق ہوا حضرت موسیٰ کو تب لا تخف
انک انت الاعلے کہا یہ دلالت کرتا ہے کہ خوف قبل از وعدہ علو و غلبہ تہا اور بعد از وعدہ فقط
ہر گز حضرت موسیٰ کو مثل ابو بکر کے خوف نہین لاحق ہوا اور رو رو کے سپے نہین اور کسطرح کا
افشا راز خدا اور رسول نہین کیا ومن ادعی خلاف ذلک فعلیہ البیان **قولہ** فیہا باوجود وعدہ
الٰہی کے حضرت موسیٰ کی خوف و اندیشہ کا کوئی محل نہ تہا **اقول** آخر آپ سے ضبط نہو سکا
اور جو کفر و زندقہ دل مین تہا وہ نکل ہی پڑا اسے می تراود چہ کنم انچہ در آوند دست بخاطر
ابو بکر آپ نے خوف حضرت موسیٰ بیمحل ٹہرا ہی دیا اور یہ آپنے کوئی امر جدید نہین کیا دلیس ہذا
اول قارورۃ کسرت فی الاسلام بلکہ پیشتر آپکی اشقا الاشقیا صاحب تخطیۃ الانبیا سے
بپاس حفظ ناموس انبی شیخ ثلثہ کی کل انبیا کو خاطی اور مرتکب افعال قبیحہ ٹہرا چکا ہی
مگر الحمد للہ تخطیۃ الانبیا رقی اوسکی کند والی اور کوتوڑا کہ جسکا آجتک باوجود گذرنے صدہا سال کی

جواب نہوگا بالجملہ اول تقدم وعدۂ الٰہی کتب شیعہ سی ثابت کرنا چاہئی تب یہ کلمہ پوچ
وباطل مونھ سی نکالنا چاہیے حالانکہ نص قرآنی او پر تاخر وعدہ کی صریح ہی کما تقدم قولہ
فیہا دلیل عدم رضا و وعدہ الٰہی اقول بیان رضا او رعدم رضا کا ذکر کرنا دلیل بالیجو لیا ہی
اس مقام پہ ذکر عدم وثوق اور عدم ایمان بقول خدا و رسول ہی قولہ فیہا تو ہزار درجہ صدیق
اکبر سی بڑھکر الزام حضرت موسیٰ پر ہو سکتا اقول سچ ہی حضرت موسیٰ کو بھی غلبہ بکا اور قلق
اور انزعاج ہوا اور ایمان بآیات خدا نہین لائی اور افشای راز خدا و رسول ابوبکر سی ہزار درجہ
بڑھکر کیا ذالک سلطان الذین کفروا فویل للذین کفروا من النار قولہ فیہا منکرین نبوت پیغمبرون پر
طعنہ کر سکتے ہین اقول حضرت سلامت شیعین نبوت نی جو کچھ کیا وہ ہرگز منکرین نبوت سے
نہو سکا سے ہیچ کافر نکند انچہ مسلمان کردند ✦ آخر بیعت یزید ہی مسلمانون ہی نی کی تھی کر اوسمین بڑے
بڑے مسلمان خلیفہ زادے ابن عمر ابن الخطاب بھی تھی کما تری فی صحیح البخاری والمسلم اور خاندان نبوت
کا قلع قمع مسلمانون ہی کی ہاتھ سی ہوا بالجملہ آپکو بخوبی معلوم ہی کہ صاحب تخطیۃ الانبیا منکرین
نبوت سی تھا بلکہ سواد اعظم حضرات اہلسنت وجماعت سی تھا وہنی کس قبیح کو باقی رکھا کہ جسکے
نسبت طرف انبیا علیہم السلام کی نہین دی نعوذ باللہ من ذلک الکفر والزندقۃ والالحاد
قولہ خود پیغمبر خدا کا خائف ہونا ثابت کرتی ہین اقول مگر معرض گزارش میں نگارش
مین آیا کہ ہم خائف ہونی انبیا اور ائمہ سی منکر نہین ہین لیکن اونکی خوف کو بعض وجہ عصمت
بیجا نہین کہ سکتے بلکہ نہایت بجا اور مستحسن بلکہ عین عبادت سمجھتی ہین برخلاف خوف منافقین
کہ کیف از نابکار کو پشت دیکر دو بعز ایلاتی تھی اور افشار راز خدا و رسول صلعم کرنیکی لئی چلاتی
تھی آپ گالی ہونی رنگ لگاتی ہین ہم بھی مجبوری ہین کی آگی مین بجاتے مین قولہ
سمجھ مین نہین آتا اقول جب عقل پر تعصب کی پردی پڑی ہین تو کیا خاک سمجھوگی قولہ

صدیق کی حزن وخوف کو کس طرح اوسکی عدم یقین پر محمول کرتی ہین اقول اسطرح سی کہ باوجود
وعدۂ خدا و رسول اور دیکہنی آیات خدا کی پہر بہی رونا پیٹنا شروع کیا اور افشاء راز خدا و رسول
کرنیکی قولہ مرسلین کی حزن وخوف کا خدا اقرار کرتی ہین اقول ہان اقرار کرتی ہین مگر مثل خوف
ابوبکر از راہ بے یقینی اور بی ایمانی کی نہین کہتی اور اگر بعد وعدۂ خدا اور دیدن آیات وہ سب
رونی پیٹنی ہوتی تو البتہ آپ اونکی خوف کو مثل خوف ابوبکر کہہ سکتی تہے واذ لیس فلیس قولہ
سید الانبیاء کی ہجرت کا سبب محض خوف قتل کہتی ہین اقول یہ خوف ایسا مستحسن تہا کہ خدا
نی اس سی نہی نہین فرمائی بلکہ بعوض اوسکی حکم ہجرت باخفا فرمایا ورنہ ابوبکر نی از راہ بے یقینی
اوسکی ظاہر کرنیمین کوتاہی نکی مگر خدا نی اوس دشمن باطنی کی شر سی اپنی نبی کو محفوظ رکہا
قولہ ہماری عقیدہ کی مطابق ابوبکر حضرت موسیٰ سی افضل نہ تہا اقول اور ہماری عقیدہ کے
مطابق تمہارا ابوبکر سی بمدارج اعلی وافضل تہی فما ظنک بالمومنین فضلاً عن الانبیاء والمرسلین
فان المنافقین فی اسفل السافلین قولہ قتل وقتال سی ڈرتی تہا اقول انبیاء بلکہ ادنی مومنین بہی
بعد وعدۂ حفظ خدا اور دیکہنی آیات خدا کی ہرگز نہین ڈرتی چنانچہ آپکی بیضاوی صاحب فرماتی
ہین کہ بعد اسکی کہ عصا اژدہا بنا اور حضرت موسیٰ ڈری پس خدا نی لاتخف فرمایا وما قال له
ربہ ذلک اطمانت نفسہ حتی ادخل یدہ فی فمہا واخذ بلحییہا
یعنی ہرگاہ خدا نی یہ اطمینان بخشا اونکا دل ایسا مطمئن ہوگیا کہ بے خوف و خطر اپنی ہاتہون کو
اژدہی کی منہ مین ڈالکر وہ نکالا اوسکی کلہ پکڑ لئی پس اگر ابوبکر کو بہی کچہ بہی ایمان ہوتا بعد وعدۂ
خدا اور دیکہنی آیات خدا کی ہرگز نہ ڈرتی علاوہ اوسکی انبیاء کا خوف قتل و قتال مستتبع گریہ و زاری
وقلق و بیقراری و افشاء راز خدا و نہ بہی نہ تہا اور ایسا ہی قتل و قتال سی مستلزم فرار نہ تہا بخلاف
خوف ابوبکر کہ از ایشان سے بہاگتی تہی اور غار مین چلاتی تہی شتان ما بینہما قولہ

عیب نہ جانین اقول البتہ کیونکر عیب جانین کہ معصومین کو ہر نقص و عیب سے مبرا جانتے ہین
قولہ علی کی نسبت خوف کا خیال بھی نکرین اقول جو خوف کہ ابوبکر کو تہا کہ جس سے اوسکی سراسیمگی اور بے ایمانی پر ستشہد ہم ادنی مومن کی نسبت بھی ایسے خوف کا خیال نہین کرتے فضلا عن المعصومین قولہ جیسا کہ تقلیب المکائد کا مؤلف لکہتا ہے اقول جو کچہ صاحب تقلیب نے لکہا بہت درست لکہا اگر اونکو بھی خوف جان ہوتا تو مثل ابوبکر کی لڑائیون سے وہ سب بہاگ جایا کرتے اور رسول خدا کو نرغہ کفار مین تنہا چہوڑ دیتے قولہ الزام خوف کا ابوبکر پیچہ پر کسیطرح عاید نہین ہو سکتا اقول ہمنے بخوبی ثابت کیا کہ الزام خوف کا ابوبکر پر باعتبار سوابق اور لواحق دونون کے عاید ہو سکتا ہے باعتبار سوابق کے بے ایمانی اور بے یقینی اوسکی بہ نسبت وعدہ خدا پر اور باعتبار لواحق کے رونا پیٹنا چلانا افشاء راز خدا و رسول کا بلا ضرورت مخاطب کیا الزام چاہتے ہین قولہ تو ایسا خوف باقرار علمای شیعہ انبیا کو بھی ہوا اقول غلط کہتے ہو ہرگز علمای شیعہ اسکا اقرار نہین کرتے اسلئے کہ خوف انبیاء کا مثل خوف ابوبکر کی قبیح اور مذموم اور مستعقب اور منہی عنہ تہا قولہ تو اسکا خوف حضرت امیر المومنین علی مرتضی کو بھی ہوا اقول خوف ہوا لیکن بعدم تصدیق قول خدا و رسول نہین ہوا اور مستلزم رونے پیٹنے کا نہین ہوا اور موجب افشاء راز خدا و رسول نہین ہوا اور مورد نہی من اللہ والرسول نہین ہوا قولہ سب نبیون نے افضل اقول آپ جیسا ابوبکر سب مخلوقات سے اول اور ارذل تہے قولہ الحاصل قرآن مجید کی آیتین اقول الحاصل قرآن مجید کی آیتین اور مسلم اور بخاری کی روایتین اور علمای سنیہ کی اقوال سب اسی پر شاہد ہین کہ حضرت ابراہیم اور خاتم الانبیاء اور افضل الاوصیاء کا خوف مثل خوف ابوبکر مبنی بر بدیقینی اور بے ایمانی اور بے یقینی کی تہا اور خوف ابوبکر کا عین کفر و الحاد اور مستلزم مشاقۃ اللہ اور ایذاء اللہ والرسول تہا لیکن ہمکو نہایت تعجب آتا ہے کہ علمای سنیہ

کیونکہ خوف بیجا اور بیجا مین فرق نہین کرتی اور خوف کفری و نفاق کو ساتہہ اوس خوف کی جو
عین ایمان بلکہ طاعات اور عبادات خدا سے تہا مساوی کرتی ہین اور خوف نفاقی کری
ہی کی چہپانی کی لیئی انبیا اور معصومین پر زبان درازیان کرتی ہین اور بالکلیہ دین و ایمان سی
ہاتہہ اوٹہا کو بخوف خدا بخاطر ابوبکر خوف معصومین کو بہی بیجا اور بیمحل اور قبیح اور مستہجن کہتی ہین قولہ
خوف کو اونکی کفر و نفاق کا نتیجہ سمجہا اقول سچ ہی ابوبکر مین ایسا ہی سمجہا اسلیئے کہ اونکی کفر و
نفاق کی قائل ہین اور دلیل اسکی اس مقام پر عدم تصدیق قول خدا و رسول اور رونا پیٹنا اور
افشاء راز خدا و رسول کا کرنا ہی اور چونکہ معصومین ہین العیاذ باللہ کفر و نفاق کی قائل نہین ہین تو
اونکی خوف کو نتیجہ ایمان سمجہتے ہین برخلاف اونکی جو انبیاء کو مثل ابوبکر معصوم نہین سمجہتی ہین بجا بے
بیجا اونکی یہی ہی کہ دو نو خوفون کو کفر و نفاق ہی کا نتیجہ کہین جیسا کہ مخاطب نی خوف حضرت
موسیٰ کی بیمحل اور بیجا ہونیکا اقرار ہی کردیا قولہ ائمہ کرام اپنی قولہ ہر ساعت خوف مین رہی
اقول کس خوف مین رہی جو عین ایمان تہا نہ مثل خوف ابوبکر کہ نتیجہ کفر و نفاق تہا اور منہی
عنہ من اللہ والرسول تہا قولہ آخر تقیہ جسکی بنا سراسر خوف پر ہی اقول عجب نافہمی کا کام پڑا ہی
کہ کچہ نہین سمجہتا کہ کہان سی کہان جاتا ہی خوف بیدینی اور بی سمجہی یقینا ابوبکر کو شامل کرتا ہی ساتہہ
خوف مقامات جواز تقیہ کی حضرت سلامت آشنا تو سمجہے کہ جس جس مقام پر تقیہ کو شیعہ
جائز جانتی ہین وہان کا خوف منہی عنہ کہان ہی اوس خوف کا مثل خوف ابوبکر کی مذموم اور قبیح
ہونا آپنے کہان سی ثابت کیا ہی حسن و خوبی پر اوس خوف کی اسقدر کافی ہی کہ خدا و رسول
نی اوس خوف سی راضی ہوکر حکم بجا لانے تقیہ دیا اور الا ان تتقوا منہم تقاۃ اور تقیۃ کما فی البیضاوی
فرمایا اور اس بارہ مین الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان نازل کیا اور عمار یاسر کی تقیہ کی حدیث
اور جناب رسول خدا کا فرمانا ان عادوا فعد تحت اس آیہ واقعی ہی کہ بیضاوی مین موجود ہی جس جگہ

سے صحیح بخاری مین التقیۃ الی یوم القیامۃ موجود ہی اور لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ اور قال
رجل مؤمن من آل فرعون یکتم ایمانہ بھی کلام خدا مین موجود ہی کہ لکھتے ہین بحث التقیۃ مفصلاً انشاء
اللہ تعالی الغرض ۔۔ یہ محض تقیہ تھا یا نہی بدلیل یکتم ایمانہ و بدلیل قلبہ مطمئن بالایمان اور
خوف ابو بکر و عمر کا آپ ہی کہ جو تقیہ مین کفر و نفاق جانتے ہین پس قیاس ایک کا دوسری پر سراسر
جہالت و نادانی ہی **قولہ** موت و حیات اونکی اختیار مین ہے **اقول** اس نافہمی مین آپکا کچھ قصور نہین
آپ معذور ہین یہ قصور فہم اوسی مبادرتی کا اور اوسی بیہودہ و رکنہ خیال کا ہی کہ حدیث کی ائمہ کو تو ن
باختیار ہم کہ معنون مین انہون نے نافہمی سے اختیار کیا یہ نہ سمجھے کہ جس طرح اختیار کی معنی ان شاء فعل و ان
شاء لم یفعل کی ہین اوسیطرح اختیار بمعنی اصطفا و پسند کردن بھی بہت آیا ہی کما قولہ تعالی
اخترتک لنفسی و فی قولہ تعالی اخترتک بکلامی و برسالاتی و فی قولہ اختار موسی من قومہ سبعین
رجلا و کما فی قولہم اختار الدنیا علی الآخرۃ و فی قولہم اختار البصریون اعمال الفعل الثانی والکوفیون
الاول و فی قولہم اختار الخلیل الرفع وابو عمرو النصب پس غرض اس قسم کی احادیث سے یہ ہی کہ انبیا
اور ائمہ علیہم السلام لقاء خدا کو پسند کرتے ہین اور مثل عمر اور ابو بکر کی موت سے کارہ نہین ہین خوف
مرگ سے لرزاں نہیں مثل حضرات ثلثہ کی بھاگتے نہین کجا یہ معنی کجا وہ معنی جو نافہم سمجھے مگر اپنی
چونکہ نافہمون کا مذہب اختیار کیا ہی آپکو ضرور ہی کہ انہین کی معنون کو اختیار کیجیے ہماری معنی
آپکو ناپسند ہی ہونگے ہمین ہمارا کیا اختیار ہی ہم کلمہ حق سنا دیتے ہین آئندہ آپکو اختیار ہے سنیے یا نہ سنیے اگر سنتے تو
سنی کیون نہ تھے **قولہ** ملائکہ اونکی حکم مین ہین الی قولہ سبکو تحمل جاوی **اقول** یہ باتین جو آپنے قدرت و اختیار
کی ہین سچ ہی کہ شیعہ اسکی قائل ہین کہ ایزد کردگار نے انبیا اور ائمہ علیہم السلام کو مخصوص باین
کرامات و معجزات کیا ہی اور مثل اہلسنت کی ہرکون برہنہ زرہ گرد اور ہر مجذوب و دیوانہ صحرا
نوبرد اور ہر کاشت مصرعہ و فقر کو صاحبان مقامات و درجات کا نہین جانتے اور

جناب رسول خدا کو ان جمیع فضائل مین ساری دنیا سی افضل و اعلی سب سمجھتے ہین لیکن باینہمہ
کل انبیا اور ائمہ کو تابع حکم و مرضی خدا جانتے ہین پس جس جگہ ان لوگون کو حکم کسی امر کے
اظہار اور اعلان کا ہوتا تھا وہان بجا اوری فرمان خدا مین سر مو کوتاہی نکرتے تھے اگرچہ نوبت
بجان و مال و ہتک حرمت بظاہر پہنچے جیسا کہ جناب سید الشہدا روحی لہ الفداء نے کیا اور جس
جگہ حکم خدا باخفا و استتار و توقی الغار ہوتا تھا اگرچہ کفار و منافقین استہزا کرین تو ہان کچھ استہزا
کی پروا نکرکے حکم خدا کی تعمیل فرماتے تھے اگر مستہزئین کو کچھ بھی دین و ایمان سی بہرہ ہوتا تو اتنا
تو سمجھتے کہ قوت و قدرت انبیا و ائمہ اطہار علیہم السلام محض مستعار ہے اور قوی تر کل موجودات سے
حضرت ایزد کردگار ہے اور خود فرماتا ہے ولو شاء ربک لآمن من فی الارض
کلہم جمیعا پس باوجود اس قدرت و اختیار کے انبیا و اوصیا کا معرض خوف و قتل
مین پڑنا اور امثال فرعون کو چار چار سو برس تک دعوی انا ربکم الاعلی پر چھوڑ دینا نہین ہے
مگر کسی وجہ سے پس وہی وجہ تقیہ انبیا و ائمہ کی لئے کافی ہے قولہ تمام عمر خوف و ترس مین رہے
اقول آری مقتضای عقل و شرع یہی ہے کہ انسان دوستون پر اعتماد کرے اور اپنے دشمنون سے
ہمیشہ خائف رہے عادی کی کید و مکر سے غافل ہونا مین حماقت ہے لیکن اس خوف کو کوئی عاقل قبیح نہین
کہتا ہے خدا و رسول نے ایسے خوف و ترس کو کبھی منع نہین فرمایا قولہ اور اپنی امامت کا دعوی تک نکرین
اقول جھوٹی کی ہو نہین کہ کسی امام علیہ السلام نے دعوی امامت نہین کیا کس امام نے حجج و دلائل قاہرہ
او معجزات باہرہ سے اعلی طالبین کی اپنے امامت پر قائم نہین کی کس امام نے اتمام حجت منکرین
پر نہین کیا اگر کسی عاقل کی یاد نہین کرتے کہ دنیا کی لاکھون عقلا کی نزدیک امامت یا نبوت کسی
کی بہ عموم کلمہ یہ ہو ربی حجت اور دلیل لافی ثابت ہو جاتی بلکہ وہ کل دنیا والون سے کہی کہ مین ہرگز امام
نہین ہون مگر لوگ زبردستی اسکو امام اپنا پیغمبر بنالین اگر نبوت و امامت ایسی ہی بات ہے

تو تعجب ہی کہ حضرت مخاطب اور اونکی اوستاد جی کیون نہین ہچکتے نام اور سوئے بنیگی بلکہ حق تو یہ
ہی کہ باوجود سعی و کوشش بسیار کی اب تک امامت کہ شیعونکی سب سے غرض حاصل ہوئی ہا امامت مسلمانون
کی کون پونچہی آپکے نزدیک امامت خلافت مصنوعی ابوبکر سی بہی نہایت آسان تر ٹہرے
اسلئے کہ اوسمین بہی بڑی بڑی اہتمامات بلیغہ سقیفہ بندی اور اخذ بیعت مین بطمع و سے
حکومت شام و ریاست مصر لوا یالت مین اور افسری فوج اجنود عمدہ عطاسی مال سفت کہ
عبارت خمس و زکوۃ سے ہی کرنا پڑی تہی اور نہایت حسن تدبیر اور حسن انتظام کی ضرورت ہوئی
تہی چنانچہ بڑی دادا پیر آپکی ازالۃ الخفا مین فرماتے ہین کہ وقت بیعت ابوبکر چند مشکلین پیش
آئین از انجملہ یہ کہ سادات اہلبیت نے بیعت سی تقاعد کیا لیکن خلیفہ ثانی نے آب حسن تدبیر و تشخیص
فتنہ کو بجہایا یعنے خانۂ اہلبیت جلایا ظاہرا اسی سبب سے خلیفہ ثانی فرماتی تہی کہ بیعت ابی بکر کانت
فلتۃ وقی اللہ شرہا کما فی صحیح البخاری فی کتاب الحدود یعنی بیعت ابوبکر ایک لغزش ناگہانی تہا
کہ خدا نے اوسکی شر سی بچایا الغرض بنا جای تعجب ہی کہ خلافت مصنوعی مین تو یہ اہتمام ہوئے
اور امامت حقہ بقول آپکی بے کچہ کیے سنی امامونکو حاصل ہو گئی یہ بات تو ہمارے سمجہ مین ہرگز نہین آسکتی
حضرت مخاطب اپنی برادران حاکمین سے جیسا چاہین ارشاد فرماوین وہ البتہ مان لین گے چونکہ
عقل الحاکم فی الدبر مشہور ہی **قولہ** کسی سی سچ بات کہین **اقول** تم جہوٹی ہو انہون نی سبہی سے
سچ بات کہی دشمنون سی جو حکم تقیۃ بیان فرمایا حالت تقیہ کے لئے وہی حکم سچا تہا اور دوستون سی جو حکم
غیر تقیہ مین بیان فرمایا غیر حالت تقیہ مین بہی حکم سچا تہا ~ ہر سخن جای و ہر نکتہ مقامی دارد تو اگر فرق مرا
بکنی زندیقی **قولہ** اپنی اصحاب خواص سی کوئی اسرار **اقول** سخن سراز البتہ عقلا کرتے ہین کہ اصحاب خواص ہی سی کہین
اور عامہ کی منہہ پر دروازہ بند کرین **قولہ** لوڈرتی ڈرتی اپنی شاگردونکو علوم دینی تعلیم کرین **اقول** یہ تو اہم
فرمایا کہ اونہون نے کبہی امامت کا دعویٰ ہی نہین کیا پہر اونکی شاگرد کہانسے جمع ہو گئی جنکو علوم دینی تعلیم کرتے تہی

حضور مثل امام جعفر صادق علیہ السلام کی کہ چار ہزار شاگرد آئے ہین اگر یہ لوگ دین کیواسطے اونکی پاس نہین جمع ہوتی تھی تو کیا عمر اور ابوبکر کیطرح اونکی پاس بہی لوگ بطمع دنیا مال و منفعت لینی کو جمع ہوتے تھی الغرض عقیدہ حقہ اہل حق اس بارہ مین یہی ہے کہ ائمہ علیہم السلام مین جن لوگون نی تقیہ کیا بحکم خدا ورسول کیا اور جنہون نے نکیا بحکم خدا و رسول نکیا اور بعد اتمام حجت خدا اپنی دشمنون سے تقیہ کیا نہ دینداروں سی اور اہل دین اونکی فیوض سی مطلقاً بقدر ذرہ بہی محروم نہی اور کفار اور منافقین جس طرح فیض انبیا سی محروم رہے اوسی طرح فیض ائمہ سی حرمان نصیب ہے قولہ ایک ناصبی سامنے آجائے اقول آری اگر وہ ناصبی مثل ثانی تہین یا ثالث ثلثہ صاحب فتنہ و فساد و دراز دست ہی تو اوسکی سامنے اظہار سخن راز سی انکار ضرور ہی قولہ اپنے مخلص احباب پر لعنت اور تبرا کرنی لگین اقول حقیقت مین کل لعنت اور تبری کا مرجع طرف مؤسسین اساس ظلم کی ہوتا ہی مگر خدائی مخالفین کی کان اور آنکہو نپر پردی ڈالی ہین اور دلون کو اندہا کیا ہی کہ وہ نہین سمجھتے ہین چنانچہ مشہور ہی کہ معاویہ علیہ اللعنہ نی معاویۃ الہاویہ نی بعض مؤمنین کو تکلیف دے کہ جناب امیر علیہ السلام سی سر منبر تبرا کرین اونہون نی منبر پر جا کر کہا ان علی ابن ابی طالب امیر المؤمنین والمعاویہ یا مرنی ان العنہ فلعنہ اللہ علیہ حاضرین کو دل سے سمجھے کہ جناب امیر سی تبری کیا حالانکہ اونہون نے معاویہ پر لعنت کی قولہ ائمہ کرام کی خوف مین اور ابوبکر کی خوف مین مابہ الامتیاز کیا قرار دیا ہی اقول اتنی ہی سمجھ ہوتی تو راہ ہدایت سی راہ ضلالت پر کیون جاتے الحمد للہ کہ یہ امتیاز ممیزین کو حاصل ہی بچند وجہ اول خوف ائمہ محمود تھی نہی ہے اور خوف ابوبکر مذموم ہی دوم خوف ائمہ معصومین مقارن عصمت ہی اور خوف ابوبکر خاطی مقارن بخطا سوم خوف ائمہ بفرمودہ خدا و رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور خوف ابوبکر بر خلاف فرمودہ خدا و رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چہارم خوف ائمہ مستبنی اوپر عین ایمان و ایقان کے ہی اور خوف ابوبکر اوپر عدم تصدیق اور توثیق بوعدہ خدا و رسول اور عدم ایمان آیات خدا ہے

پنجم خوف ائمہ مستتبع سکے اوقوع کا نہین ہی اور خوف ابوبکر مستتبع ہی ایک امر شنیع کا کہ خدا اور
رسولؐ کو منظور ایک امر کا استتار اور ابوبکر کو بہ طینتی منظور اوسکا اعلان و اظہار ہوا بالجملہ
اگر آپ ائمہ اور ابوبکر مین کچھ فرق سمجھتے تو دونکی نقل مین ہی فرق سمجھتے لاحول ولا قوۃ الا
باللہ کجا ائمہ ہدیٰ اور کجا عبد العزی کجا نار اور کجا نور کجا کوہ کی کیڑی کی چمک اور کجا شعلہ طور
لا تستوی الظلمات والنور ولا الظل ولا الحرور ولا یستوی اصحاب النار
اصحاب الجنۃ اصحاب الجنۃ ہم الفائزون آپکی نزدیک فرعون و موسیٰ اور ابوجہل اور جناب
رسول خدا یکسان ہین یہ تو فرماسیے کہ ابوبکر کی شان مین کونسا آیہ تطہیر آیا اور کونسا آیہ مباہلہ خدا نے
نازل فرمایا کونسا سورہ ہل اتی اور تراکمان لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ بکر کہا گیا
الغرض فرق درمیان ائمہ طاہرینؑ کی اور اخوان من کان من الکافرین کی بہت خوب روشن
اور جلی اور مثل آفتاب نصف النہار کی منجلی ہی پس اسی وجہ سی ہم فرق بین حقیقۃ الفریقین کرتے
ہین اگر آپکو بہی خدا ہدایت دی تو آپ بہی سمجہین قولہ علاوہ انبیا کی خدا کی کلام سی مومنین کا بہی
خائف ہونا ثابت ہوتا ہی اقول نہ انبیا اور اوصیا کی خوف کا ہمکو انکار ہی نہ خوف مومنین کا انکار ہی
بلکہ ہمنی مکرر بیان کیا بعضی اقسام خوف نہایت مستحسن بلکہ عین طاعت اور عبادت خدا ہین کلام اوس خوف
مین ہی جو مثل خوف ابوبکر کی قبیح اور مستہجن ہی کہ مبتنی اوپر عدم تصدیق وعدۂ خدا و رسولؐ
اور مستتبع گریہ و زاری و بیقراری و افشای راز رسولؐ خدا و دنیاداری ہی اور مستلزم فرار عن الزحف
ہی قولہ اللہ جل شانہ فرماتا ہی ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل
علیہم الملائکۃ الخ اقول جس خوف کا ذکر اس آیہ وافی ہدایہ مین ہے
وہ خوف جان و مال انہین وہ خوف از کفار اشرار نہین وہ خوف دنیاوی نہین بلکہ خوف اخروی
ہی اور یہ وہ خوف مصداق خشیۃ اللہ ہی جو مامور من اللہ ہی اور مومنین کی لئی دار دنیا مین عین عبادت

اور طاعت ہی اور سبتنی ہر کمال و دین و ایمان ہی پس اس خوف کہ ذکر کرنا سعابہ مین اوس
خوف کی جو سزا سر سیدینی اور معصیت خدا و رسول سہی کا حضرت مخاطب ہی توضیح اسکی
اس طرح پر ہی کہ جناب باری بہ نسبت مومنین کاملین کی فرماتا ہی کہ جن لوگون نی ربنا اللہ
کہا یعنے ایمان بخدا لائی اس طور پر کہ اوسکی ذات اوصفات اور احکام سب کا ایمان لائی
پس داخل ہو گئی تحت مین اسکی کل ضروریات ایمان ثم استقاموا بعد اسکی اوس ایمان پر اور
مقتضائی ایمان پر مرتی دم تک ثابت قدم اور مستقل ہی رہے یعنی مثل صحابہ مرتدین کی مرتد
نہین ہو گئی سا ایسے کامل ایمانو نپر وقت مرنیکی یا قبر مین یا وقت بعث و نشور کی یا تینون وقتون
مین علی اختلاف التفسیر ملائکہ رحمت جانب پروردگار سی بہ بشارات نازل ہونگی اور
اونسے کہینگی تم لوگ نہ ڈرو ہولہای قیامت اور عقابہای جہنم سی اور غمگین نہو واسطے
فوت ثواب کی یا بوجہ معاصے سابقہ کی کہ وہ مغفور ہین اور بشارت لو بہشت عنبر سرشت
کے وہ بہشت کہ جسکا دار دنیا مین انبیا کے توسط سی وعدہ کیا تہا پس باتفاق مفسرین اس آیہ مین بیان حال دنیا
نہین ہی بلکہ بیان حال اوس وقت کا ہی جسوقت انسان دار تکلیف سی خارج ہو جاتا ہی پس یہ خوف
جسکا ذکر اس آیہ مین ہی دار دنیا مین نہایت مستحسن او عین ایمان اور طاعت تہا اور نہی لا تخافوا
کو جو خارج از دار تکلیف اطلاق کی گئی ہے نہی تکلیفی تحریمی ٹہرانا ممکن نہین ہی اور کلام ہمارا نہی
تکلیفی مین تہا کہ بالاصالۃ للتحریم ہی نہ ہر نہی مین خواہ دار تکلیف مین ہو خواہ دار آخرت مین
پس ذکر اس سے نہ کا محض فیہ مین دلیل کمال غباوت یا غوایت ہی قولہ پہر ایک دوسری جگہ
پر اللہ جلت شانہ مومنین سے فرماتا ہی لا تحزنوا و انتم الاعلون اقول جناب والا آپ
ہزار بار لا تحزنوا نکالین مگر مثل لا تحزن ابوبکر کی ہو گا اسلئے کہ نہ تصدیق کرنا وعدہ خدا و رسول کی
کی اور نہ ایمان لانا ساتہ آیات خدا کی اور رونا پیٹنا چلانا کہ جس سی افشاء راز خدا و رسول ہو

سے ہمنے آنکی کتابون سے ثابت کردیا پس اگر اس لاتحزنوا مین سے آپ یہ سب باتین ثابت
کردیجیگا تو ہمکو کیا عذر ہوسکتا ہی اسمین کہ ہم اس لاتحزنوا کو بھی مثل لاتحزن ابوبکر کی محمول
نہی تحریمی پر کرین کیونکہ یہان عصمت مانعہ عن الحمل علی التحریم نہین ہی خصوصاً نظر بسیاق و
سباق آیہ کہ جسکو آپنی اپنی مطلوب کی موافق سمجھہ کی بسنت سارق القرآن چرا ڈالا ہی یہ کونسی حق پوشی
و بیدینی ہی اور اس پر سے پن ہی بجز خسر الدنیا والآخرۃ وذلک ہو الخسران المبین کی کیا فائدہ
ملتا ہے حقیقت حال یہ ہی کہ خداوند تعالیٰ بہ نسبت اون کچی مسلمانونکی جو جہاد مین جانیسے
وہن اور سستے کرتی تہی یون فرماتا ہے لاتھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین حاصل مضمون ہدایت مشحون یہ ہی کہ جناب باری فرماتا
ہی اکر سب کچی مسلمانو ای سست یقینو جہاد مین جانیسے سستی مت کرو اور تم مین سے جو
لوگ شہید راہ خدا ہون اونپر اسقدر حزن و غم کرو جو جہاد سے تمکو مانع ہو یا مثل شیوخ ثلاثہ
کی تمہاری لیی صورت فرار عن الزحف ہو اسلئے کہ غلبہ از جانب خدا تمہاری ہی لیی مقرر کیا
گیا ہی اگر تم سچا ایمان بخدا و رسول لائی ہو تو جیسا ہم کہتی ہین ویسا کرو یعنی سستی مکرو اور رنج
غم نی اور خوف والم سی مثل حضرات ثلاثہ کی بہاگ نکہڑی ہو پس انتم الاعلون گویا علت
لاتھنوا لاتحزنوا کی ہی جیسے ان اللہ معنا علت لاتحزن کی ہی یعنی ای کمبخت کیون روتا
پیٹتا ہے خدا ہماری ساتہہ ہی ہمکو بچائیگا اوسی طرح سے یہان بہی جناب باری فرماتا ہی
ای کمبختو ای بے نصیبو کیون جہاد فی سبیل اللہ سے جان چراتی ہو کیون مری جاتی ہو کیون
روتی پیٹتے ہو خدا تمکو غالب کریگا یہ جبن و اضطراب تمہارا عبث ہی پس لاریب کہ نہی لاتھنوا
نہی تکلیفے تحریمی ہی کیونکہ بالاتفاق جہاد فی سبیل اللہ مین وہن اور سستی کرنا حرام ہی پس یہ
بقرینۂ سیاق سنے لاتحزنوا بہی اگر تحریمی ہو تو کیا قباحت ہی اور مراد حزن سے یہان بہی وہی

حزن ہو سکتا ہی جو اشال یار غار کی ایسی غار مین موجب عار اور صف جنگ مین مورث فرار
اور رو تی ہو برائی الکفار العجار ہوتا تھا اب نظر کیجیے طرف قرینہ سیاق کے کہ ان کنتم مومنین
اسپر دلالت کرتا ہی کہ یہ وہن اور حزن مقتضائی ایمان نہین ہی بلکہ مقتضائی بی ایمانی سے ہی
اور لاریب کہ جو بات مقتضائی بے دینی اور بے ایمانی ہی وہ حرام ہی پس نہی تحریمی ہوئی و
ہذا ہو المطلوب والحمد للہ اور قطع نظر اس سی کہ ہم دونو نہیون کا تحریمی ہونا ثابت کرین ہم ایک
مختصر بات یہ کہتی ہین کہ آپ مدعی ہین کہ دونو سے لا تحزن اور لا تحزنوا کی ایک ہی قسم کے
ہین ہم اسکو بپاس خاطر عاطر مسلم رکھتے ہین لیکن نہی لا تحزنوا وانتم الاعلون
کی مقید ہی بہ شرط ان کنتم مومنین کی جسکا مودی یہ ہی کہ حزن کرنا شان مومنین سی
نہین ہی اور جب یہ حزن خلاف ایمان ہوا تو جو حزن کہ لا تحزن ان اللہ معنا مین ہی
وہ بھی ضرور ہی کہ خلاف ایمان ہوا اسلئے کہ بقول آپکی دونو حزن اور دونو نہی ایک ہی قسم کی
ہین پس ایک باہم دو جدا نہین ہو سکتے تو ضرور ہوا کہ حزن لا تحزن بھی بی ایمانی سے ابو بکر کے
دلیل محکم ہوا اور ہمارا مطلب اس سی زائد نہین ہی اب آپکو اختیار ہی کہ نہی کی جو معنی چاہیے
قرار دیجیے قولہ قاضی صاحب بھی اسکا اقرار کرینگے کہ نہی زجر و توبیخ کے لئی ہی اقول
کیون قاضی صاحب کی اقرار کا مانع کون ہی اور اگر بالفرض یہان کوئی مانع ہو تو ابو بکر مین جنکا بیچارہ رونا
پیٹنا ہم آپکی کتابون سے ثابت کر چکی کون مانع ہی قولہ یہی فرماوینگے کہ تسلی اور تشفی کی لئے
ہی اقول نعوذ باللہ اگر تسلی تمہارے ہوتی تو ایسا ہی کہتے کہ ہمین ابو بکر کی جان سے بچے سو
بخیریت شیعہ و سنی تو اسکے ملنے کی قولہ پھر ہم نہین سمجھتے اقول ہندی کی چندی
کرکی تو سمجھاتی ہین پھر بھی اگر نہ سمجھے تو ایسی سمجھ پر پتھر پڑین قولہ ہزار جگہ واسطی تشفی اور تسلی
کے اقول نہی اگر ہزار جگہ واسطے تسلی کی ہی تو لاکھ جگہ واسطے تحریم کی ہی اور بلا قرینہ

واسطے تحریم ہی کی ہی قولہ اگر کوئی قرینہ عتاب او خفگی کا پایا جاتا تو ہم تسلیم کرتی اقول
معنے اصلی مین قرینہ کی کیا حاجت قرینہ معنی تاویلی کی لئی چاہیے علاوہ اسکی شیعون کی
نزدیک سیکڑون قرینہ مین اونی قرینہ یہ ہے کہ جب قبیح حرکات ناشائستہ ابوبکر صدیق مثل عدم توقیر آیات خدا
عدم تصدیق بوعدۂ خدا او قلق او انزعاج اور بکا او قصد افشائی راز خدا و رسول ہمنی تمہاری
کتابو نسے ثابت کردیا تو کیونکر ہوسکتا ہی کہ خدا و رسول ایسے افعال قبیح پر راضی ہون
ان اللہ لا یامر بالسوء وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی ولا
یرضی لعبادہ الکفر قولہ تمہاری واسطے بہشت موجود ہی اقول سابق مین گزرا کہ
حکم احیای دار تکلیف نہین ہی بلکہ حکم اموات ہی فالقیاس اوہن من قیاس اقل من قاس
قولہ اوسی طرح سے ابوبکر صدیق سی بھی اقول سبھنے خود نہی لاتہنوا ولا تحزنوا اور نہی
کو ماثل ہونا جائز کہا ہی فتدبر قولہ پس بظاہر دونوین کچھ فرق نہین پایا جاتا ہی اقول البتہ
بظاہر فرق نہین ہی ورنہ ظاہر بینون کو نظر آتا لیکن بباطن کچھ فرق ہی کہ باطن بینونکو نظر آتا
ہی فارجع الی ما فصلنا قولہ لا تحزنوا واسطے تسلی اور تشفی کی ہی اقول بکو کہ تمسک
بکوگی ہم سب کہتی ہین کہ لانسلم کہ ہر جگہ واسطے تسلی و تشفی کی ہی وقد بینا اسند قولہ
باوجود اتحاد الفاظ و تطابق قرائن اقول لانسلم تطابق القرائن اسلئے کہ جن خوفونکا تمنے
ذکر کیا ہے سب مین سوابق اور لواحق ابوبکری کا اثبات نہین کیا قولہ صد ہزار تعجب ہی اقول
اکثر یہ منشا تعجب حقیقی جہالت ہی ہی قولہ لیکن ہم حضرات شیعہ کو معذور سمجھتی ہین اقول
لیکن شیعہ تو حضرات اہلسنت کو نہین معذور سمجھتے ہین بلکہ معاقب و معذب جانتی ہین قولہ الفاظ قرآنی سی اونکی
حقیقی معنی مراد لین اقول شیعہ ہمیشہ حقیقی ہی معنی مراد لیتی ہین چنانچہ اس مقام پر بھی
نہی کو معنی حقیقی حرمت پر محمول کیا ہی تمنے البتہ معنی مجازی تشفی و تسلی ابوبکر کو

کفروالحادسی بچانی کی لئی مراد لیا ہی **قولہ** صد تقیت کا اقرار کر
سنئے حقیقے حرمت کی سے نہ سی مراد لئی اور اوسی سی کذب
قولہ اگر اقرار کرین تو مذہب ہاتہہ سی جاتا ہی **اقول** تم اگر
تو تمہارا مذہب ہاتہہ سی جاتا ہی اور اول الخلفا قابل نفرین ٹہ
کی تحریف لفظے باسقاط سیاق وسباق کرو اور تحریف معنوی
لفظون کی نئی نئی معنے گڑہو اور کچہ چارہ نہین ہی سو
چارہ جز قیادہ مدین نیست **وقال المخاطب** **اقرہ**
السلام اگر اسپر بہی حضرات شیعہ کی ہو لونین کچہ
یہ کہنی لگی کہ ہم نے مانا کہ خوف گناہ نہین اور لاتحزن تسلے کا کلمہ
کہ ابو بکر صدیق کو کامل الیقین پیغمبر صاحب کی وعدہ پر اور خدا کی حفاظ
خوف نہوتا اوسکا یہ جواب ہی کہ خود حضرات شیعہ کا اقرار ہی
پر خفا ہوتی تہی اور فرماتے تہی کہ چپ رہو اپنی گفتگو فاش نکرو اور وعدہ تمام
لمحہ کہہ سکتا ہی کہ پیغمبر صاحب کو بہی اپنی خدا کی وعدہ پر اور حفاظت پر
انشائے رازکی کرتے تہی اوس سی پیغمبر صاحب نہ گہبراتی اور بار بار ابو بکر
خفا ہوتی پس جو اوس لمحہ کو حضرات شیعہ جواب دین وہی ہما
لیکن اگر کوئی ذرا بہی غور کری تو موافق اصول اور عقائد شیعہ کے
نسبت خوف وحزن کا اطلاق ہو ہی نہین سکتا اسلئے کہ اگر وہ
مین خائف تہی تو ہم پوچہتے ہین کہ اونکو اپنی جان کا اندیشہ ا
یا پیغمبر صاحب کی ایذا و مصیبت کا خوف اگر اونکو اپنے جان

لسروہ دشمنون سی ملی ہوئے تہی اور راز فاش کرنا چاہتی تہی اسلئے کہ اگر وہ کافرون سی ملے
ہوئی تہی تو پہر اونسے اونکو کیا ڈر ہوتا اور اگر کافرونسے ملی ہوئی نہین تہی بلکہ اونکو کافرون
کی طرفسے خیال اپنے اور ایذا پہنچنے کا تہا تو اس سی دو باتین ثابت ہوتی ہین ایک یہ کہ
کفار بہ سبب ایمان اور رفاقت پیغمبر کی ابوبکر صدیق سی ایسے دشمنی رکہتی تہی کہ اونکی قتل
کی درپی تہے تو اس سی وہی بات ثابت ہوئی جسکا ہم دعوی کرتی ہین دوسری یہ کہ سبب
ابوبکر صدیق کا ارادہ راز فاش کرنیکا نہ تہا اسلئے کہ جن لوگون سی خود اونکو خوف تہا اونکی
ڈر سی غارمین چہپے ہوئی تہی اونہین پر اپنا راز ظاہر کرتے اور اپنی آپکو معرض ہلاکت مین ڈالتے
اور اگر یہ کہا جاوی کہ ابوبکر صدیق کو خوف پیغمبر صاحب پر صدمہ پہنچنے کی خیال سے تہا تو یہ
خوف ہزار اطمینان سے بہتر ہی اور ایسے عیب پر ہزار ہنر قربان ہین اور ایسی خوف کو
حضرات شیعہ گناہ کیا اگر کفر بہی سمجہین مگر ہم ثواب کیا ہزار ایمان سے بہتر سمجہین گی اور
سمجہتی ہین اور اسی خوف سی حضرت صدیق اکبر کی صدیقیت کا اعتقاد کرینگی اور کرتے ہین
اسلئے کہ اگرچہ ابوبکر صدیق کو پیغمبر صاحب کی جان اور سلامتی پر یقین کامل تہا مگر جب اونہون
نی دیکہا کہ شاہ ہر دوسرا بادشاہ دین و دنیا ایک غار تنگ و تاریک مین رونق فزا ہی اور جس
طرح چاند کسیوقت ابر مین چہپ جاتا ہی اسی طرح ماہ نبوت غار مین چہپا ہوا ہی اور جسکا مقام
عرش و کرسی ہی وہ ایک تنگ جگہ مین قیام فرما ہی تو یہی حالت پیغمبر کی ابوبکر کی دل کو پارہ پارہ
کرتے تہی اور اونکو بیچین کر رہی تہے چنانچہ ابوبکر صدیق کا اول غار مین جانا اور اوسکو صاف
کرنا اور سب سوراخون کو اپنے قبا چاک کر کی بند کرنا اور پیغمبر صاحب کو بلانا اور اپنے زانو
پر سلانا اسپر شاہد ہی اور پہر ایسے دردناک حالت مین جب اونہون نی کفار کو در غار پر دیکہا تو
بخیال ایذاء پیغمبر کے جو کچہ صدمہ اونکی دل پر ہوا ہوگا اوسکو وہ جانتی ہین یا وہ عاشق جانے

جسکا معشوق اوسکے سامنے کسی تکلیف وایذا مین مبتلا ہوا ہو اور دشمن اوسکی اوپر حملہ آور
ہوئے ہون اوسوقت کوئی اوس عاشق مسکین کی کیفیت دیکھی کہ اوسکو اضطراب ہوتا ہی یا وہ
اطمینان سی بیٹھا رہتا ہی ہان جسکو عشق ومحبت سی خبر ہی نہو وہ عاشق صادق کی خوف واضطراب
پر طعنہ کرے تو کیا کری اے بھائیو اول ذرا پیغمبر صاحب کی ساتھہ محبت پیدا کرو تب جو پیغمبر صاحب
کی جان نثار رستے اونپر الزام لگاؤ مگر جب تمکو محبت ہی نہین ہے تو تم اوسکی حقیقت کیا جانو

تو نازنین جہا نے و ناز پروردہ ✤ ترا ز سوز درون ونیاز ما چہ خبر
چو دل بمہر نگارے نہ بستہ ای ماہ ✤ ترا ز حالت عشاق بینوا چہ خبر

ای شیعیان پاک ذرا مہربانی کرکی اپنی شہید ثالث کی موشگافیونپر غور کرو کہ ابوبکر صدیق
کی حزن وغم کی نسبت کیا کچہ زبان درازی فرمائی اور [illegible] من جزعہ
[illegible] کنکر اونکی شان گشائی گروہ تحریر اونکی خاک مین
ملگئی اور سب تقریر اونکی ہبا ؑ منثورا ہوگئی آخر انہین باتونپر خیال کرکے اصلی خوف اور حزن
سی انکار فرمایا اور اوسکو تصنع اور بناوٹ پر محمول کیا اہل انصاف سی امید ہی کہ ذرا اول انکا اور اسکو
بہی سنین اور دیکہیں کچہ سحر بیانی اور جادو زبانی اوس بیان مین حضرات امامیہ نی کی ہے اور پہر
احسنت وآفرین کہین اور اسکا کچہ خیال نکرین ایک دعوی کو چہوڑکی دوسرا دعوی کیون کرتے
ہین اور ایک امر کا اقرار کرکے اوس سے منکر کیون ہو جاتے ہین اسلئے کہ یہ امر خاص اسی
بحث کی ساتہ مخصوص نہین ہی بلکہ ہر کلیہ اور ہر جزئیہ مین اس شان کا ظہور ہی ابہی کیا ہی جب
مباحث امامت وخلافت کی آوینگی تب دیکہنا کہ یہ حضرات کیسا رنگ بدلتی ہین اور کیسی
نئی نئی گل بوٹے سے تقریر ونکو زینت دیتی ہین ے شاہد لربائی من بکند از برائے من
نقش ونگار ورنگ وبو تازہ بتازہ نو بنو جب حضرات امامیہ نی دیکہا کہ حزن وخوف کے

اثبات سی محبت صدیق اکبر کے ساتھ پیغمبر صاحب کی ثابت ہوتی ہی تب اس دعوے
کو چھوڑکر یہ دعوی کیا کہ ابوبکر کو کچھ خوف نہتا بلکہ واسطے فاش کرنی راز کی جزع و فزع کرتی
تہے جیسا کہ رسالہ حسنیہ مین لکہا ہی کہ غرض ایش ازین جزع و فزع و فریاد براے آن بود کہ تا کافران
را اطلاع گردانیدہ آنہا بدانند کہ درین غار است و ملا خضر مشہدی نی لکہا ہے کہ وایضا
مما اشتہر من لدغ الحیۃ ایاہ انما کان یمد رجلہ بریدہ اظہارا سرا مع
کہ جب ابوبکر کا کام رونی اور پیٹنے سے بہی نہ نکلا تب پاؤن بڑہا دیا کہ اوسکو دیکہکر کفار اندر
غار کی سے چلے آوین تب خدا نی سانپ کو حکم دیا اوسنی پاؤن مین انکی کاٹا تب بجبوری پیغمبر صاحب
کا راز فاش ہونسی بچا اسکے جواب مین ہماری زبان سی کوئی بات بہی نہین نکلتے اور
ایسے حکیمانہ تقریر کے تردید ہمسی ہو ہی نہین سکتے اگر از شرق تا غرب اور از جن تا انس
جمع ہون تب بہی کسی سے یہ عقدہ حل نہوگا فی الحقیقت جو صاحب تقلیب المکائد نے
اپنے بزرگونکی تقریر نقل نکرنے پر مولانا صاحب قدس اللہ سرہ پر غصہ کیا ہی وہ نہایت ہی بجا
تہا اگر وہ ان تقریرونکو نقل کر دیتے اور بلفظہ ان عبارتونکو لکہہ دیتے تو حقیقت مین مذہب امامیہ
کی پہر کسیکو کیا کلام رہتا اور پہر ابوبکر صدیق کی فضیلت کو کوئی کس طرح ثابت کر سکتا ای یارو
انصاف کرو اور حضرات امامیہ کی مجتہدین کی غزارت علم پر لحاظ فرماؤ کہ جو بات ہی وہ حکیمانہ
جو قول ہے وہ محققانہ بقول المتمسک بولائیہ علی بن ابیطالب علیہ السلام
ہم بموجب آیات قرآنی سے ثابت کر چکی کہ بعضے از اقسام خوف گناہ ہین اور بعضے مین
طاعت اور عبادت ہین لیکن خوف ابوبکر محض گناہ تہا بلکہ سبقتے بر بد دینی اور بے ایمانی تہا
اسلئے کہ اذعان بقول خدا و رسول نکیا اور ایقان آیات حفظ و حراست نکیا اور خوف بیجا اوسکو
بہچل کیا اور مظہر اس خوف کا گریہ وزاری و قلق و بیقراری ہوا کہ جس سے قریب بافشا راز

خداوند بالسے ہوا بعد ان حرکات ناشایستہ کی چاہین نہی کو تسلی پر محمول کرین یا تحریے
کہین اہل انصاف کو اختیار ہی جیسا کہ تردید قول سابق مین ہم لکہچکے حضرت مخاطب اوسکی
جواب مین ہر طرف تاپتی ہین کبہے تو مطلق خوف کو مستحسن سکتے ہین اور دلیل استحسان مجوزی
خوف با نبیاؑ لگتی ہین اور کبہی خود سوچتے ہین کہ بعد از وعدۂ خدا و دیدن آیات خدا خوف مستحسن نہین
ہوسکتا بلکہ محض بیجا ہے تب جواب مین فرمانی سگتے ہین کہ یہ حرکت بیجا و نامستحسن فقط ابو بکر ہی
سی نہین ہوئی بلکہ انبیاؑ سے بہی ہوئی پس جو شیعہ بہ نسبت فعل نامستحسن انبیاؑ کی جواب
دینگی وہی جواب ہم ابو بکر کے فعل نامستحسن کا دینگی چنانچہ بیشتر اس سے حضرت مخاطب بیجا
و بیمحل ہونی خوف حضرت موسیٰؑ کی مدعے ہوچکی اب بکمال صدق ایمان جناب رسول خداؐ
کا بہی خائف بخوف بیجا ہونا بیان فرماتی ہین باین دلیل کہ اگر خائف نہوتی تو ابو بکر کو کیون
بار بار رونے چلانی سی افشاء راز کرنیسے منع کرتی تہی اور یہ خوف بہی بعد وعدۂ خدا اور بعد
مشاہدۂ آیات خدا کی تہا تو مثل خوف ابو بکر قبیح و بیجا اور العیاذ باللہ مثبت بد دینی اور بی یقینی
جناب رسول خداؐ ہوا اب حضرات شیعہ اسکا جواب دین یہی مقصود حضرت مخاطب کا
اور ہم جواب از خوف موسیٰؑ دیچکی اور قبل اسکی کہ جواب از خوف رسول خداؐ دین خدمت مین کچہ
مسلمانونکی گزارش کرتی ہین کہ وای برین مسلمانی کہ محض بخاطر ایک بت پرست چہل سالہ بدکار
کی انبیاؑ کبار کا بدکردار ہونا ثابت کیا جاوی اور تخطیۃ الانبیاء کیے جاوی اور حیرت یہ ہی کہ اپنی
پیغمبر کی طرف افعال قبیحہ کی نسبت دین اور شیعون سی اوسکا جواب مانگین کیون یارو کیا
شیعہ ہی فقط مسلمان ہین اور وہ حضرت شیعون ہی کی پیغمبر ہین جو تم شیعون سی
جواب مانگتی ہو بہر کیف تم جو چاہو افترے اور بہتان اپنے پیغمبر پر باندہو لیکن ہم اونکو اپنا پیغمبر
برحق اور معصوم عن کل الصغائر والکبائر جانکر جواب دیتی ہین کہ وہ جواب ہرگز ابو بکر کی طرف سی

نہیں ہو سکتا ہے تو ضیح ہو کی یہی کہ باتفاق کل شیعہ و سنی ابو بکر کا خائف ہونا ثابت
ہی بلکہ منظہر خوف تعلق وانزعاج و بکا ہونا بھی ہمنے سنیونکی معتبر کتابوں سے ثابت کردیا اور خود
مخاطب خائف ہونیکا مقر ہی غایۃ الامر مطلق خوف کو قابل مواخذہ نہیں سمجھتا اور ہمنے اشتمال
خوف ابو بکر کا قابل مواخذہ ہونا بدلائل و براہین قاطعہ ثابت کردیا کما مر اب آئی خوف جناب
رسولخدا پر پس ہرگز خائف ہونا آنحضرت کا بعد از وعدۂ حفظ خدا اور بعد از نزول آیات خدا
ثابت نہیں ہی بلکہ اونکو ایسا اطمینان تہا کہ بقول آپکی ابو بکر کی تسلے اور تشفے کرتی تہی پس
اگر کوئی ملحد بیدین اور کوئی زندیق اشقے الاولین والآخرین مثل حضرات اہلسنت کی اون حضرت
کی منع ہونیسے ابو بکر کو سعی اور چلانی سی اور زجر و توبیخ اظہار راز پر کرنیسے دلیل اونکے
خائف ہونی پر لاوی تو جواب اسیسے ملحدونکا یہی کہ جسطرح سے جناب باری نی اپنے رسول
مقبول سے وعدۂ حفاظت و نصرت فرمایا تہا اسیطرح پر حکم استتار سے و انفار اور خروج بشب تار
کا سے فرمایا تہا اور ابو بکر اپنے غلبۂ بکا اور اظہار قلق و ضطراب بیجا سی چاہتے تہی کہ بیجا آور ی
مین اس حکم خدا کی خلل پڑے اور استتار منجر باعلان و اظہار ہوجاوی جناب رسول خدا اس حرکت
بیجا سی کہ سراسر خلاف رضائی خدا سے متناذی ہو کر بار بار اوسکو منع اور زجر فرماتی تہی پس اس
منع کو اوپر خوف بی یقینی کی محمول کرنا نہایت بی یقینی اور بیدینی حضرات اہلسنت ہی کیا ایک
فعل ہدایت اور کیا فعل ضلالت یہ نہیں سمجھتے کہ عدم تصدیق بوعدۂ خدا جو ابو بکر سی سرزد ہوئی
عین ضلالت ہی اور جناب رسول خدا کا اوس ضلالت سی منع فرمانا عین ہدایت ہی فما لہولاء
القوم لایکادون یفقہون و قاتلہم اللہ انی یوفکون **قولہ** وہی ہماری طرفسے قبول فرماوین **اقول**
شیعونکا جواب تو سے آپنے دیکھا کہ ابو بکر پر کیا اب ضرور ہی کہ سے اوسجواب کی جگہ کبہی واقی
لک ہذا اور جو حاشیہ پر اس مقام کی روایت کو بہر او شیخ عبد الرزاق لاہجی فلسفی لکہی ہی اور اوس

روایت سے اہتمام جناب رسول خدا پر کیا ہی کہ باوجود اطمینان دہی جبرئیل کے بھی مطمئن نہوئے
منشاء اوسکا سوء فہم مخاطب ہی اگر جناب رسول خدا جبرئیل کی اطمینان دہی سے مطمئن نہوئی تو پہر
کیا ابوبکر اور عمر کے جو اثنائی میں اونکو تنہا چھوڑ کر بھاگ کہڑے ہوتی تہی اطمینان دہی سے مطمئن
ہونی سکتی تہے یا حکم خداوندی فاصدع یا تومر عمل ہی مین نہین لائی اور مثل ابوبکر کی بجز رونی چلانی
کی اوسنے کوئی کار ادائی رسالت عمل ہی مین نہین آیا بالجملہ چونکہ امر فاصدع بما تومر مین کوئی کلمہ
طمانیت نہ تہا بلکہ فقط حکم ادائی رسالت تہا پس آنحضرت نی شکایت مستہزئین و مانعین عن ادائہ
کی کہ وہ تعمیل حکم بوجہ کمال نہین ہونی دیتے اور چونکہ کوئی تدبیر اونکی دفع شر کی بجھ سے نہین بن پڑتی
مین ڈرتا ہون کہ مبادا عدم تکمیل دعوت موجب ناراضامندی خدا ہو اور بعد اسکی کہ حضرت جبرئیل
نی مژدہ جانفزای انا کفیناک المستہزئین جو دلالت اوپر سزا پانی اون ملاعین کی کرتا تہا گوش حق
نیوش مین پہونچایا وہ حضرت مطمئن ہو گئے اور کمال خوشی اور خورمی سے پوچھنی لگے
کہ ای جبرئیل اس مژدہ جانفزا کا وقوع کسوقت عمل مین آیا حالانکہ وہ ملاعین سب ابہی تہوڑے
دیر ہوئی کہ میری پاس سے تہے حضرت جبرئیل نی جواب مین فرمایا کہ ہان سب ابہی وقوع اسکا ہوا بہلا
اس حزن و خوف کو سبکا مرجع طرف خوف خدا کی تہا خوف بیدینی اور بی یقینی ابوبکر سی اور اونکی
ہونی چلانی مین باوجود دیکہنے آیات خدا کی کیا واسطہ اور کون مناسبت ہی جو آپ قیاس احدہما
علی الآخر کرین **قولہ** موافق اصول و عقاید شیعہ کی حضرت صدیق کی نسبت خوف و حزن
کا اطلاق ہو سکے نہین سکتا **اقول** خوف کو کون پوچہتا ہی موافق اصول و عقاید شیعہ کی تو ابوبکر
پر سوائی کفر و نفاق کی کسی چیز کا اطلاق ہو ہی نہین سکتا ہے **قولہ** الی کہ اگر وہ اقرار کرین
کہ ابوبکر صدیق حقیقت مین خائف تہی **اقول** جس امر کو ہمنے آپکی کتابون سے ثابت کر دیا وہ
اظہار خوف و بیقراری اور سبکر نیوذاری ہی کہ مقتضے باشارہ انتقاد رسول ہی با سے قصد ملیم لمر

نہ خوف حقیقت مین تہا یا ازراہ مکر و فریب تہا یہ خدا کو معلوم ہی احتمال دونو ہو سکتی ہین اور دونون
کی انتہا بیٹہی پر سب ہے قولہ ہم پوچہتی ہین کہ اونکو اپنے جان کا اندیشہ اقول اگر خوف واقعی
تہا تو بی شبہ ایسا ہی اندیشہ تہا خواہ اندیشۂ جان ہو خواہ ابن ربیعہ کی کہنہ نعال کا ڈر ہو قولہ
یا پیغمبر صاحب کی ایذا و مصیبت کا خوف اقول ابوبکر تو بقول مسلم و بخاری اسکے مدعی تہی
کہ شیعہ ابوبکر اور مسلم اور بخاری تینون کو صادق نہین جانتی اور کہتی ہین کہ اگر ایک فدائی ہی خیال
ابوبکر کو پیغمبر کا ہوتا تو کبہی پیغمبر کو تنہا زغۂ کفار مین چہوڑ کر نہ بہاگتی قولہ تو یہ قول باطل ہوا جاتا ہی کہ وہ دشمنون
سی ملی ہوئی تہے اقول اگر خوف فقط بخدع و فریب تہا تو اس قول کی صحت مین کیا شبہ
ہی کہ پیشتر ہی سی ملی ہوئی تہی اور اگر خوف واقعی تہا تو لاریب کہ جان بچنی کی ملحسی تہا اور یہ خیال بہی تہا کہ
اسیوقت بچ جانا مال مرنیا ہاتہہ لگی یا بجملہ افشاء راز سے منشا کہ ذریعہ کفار سی ملجانیکا قرار دیا قولہ تو پہر اوسنے
اونکو کیا ڈر رہتا اقول خوف خدا کا ہونا تو ظاہر ہی لیکن خوف واقعی بسبب قبل ملجانیکی اوسکے
بہی پایا جانا مین کوئی شک نہین ہوسکتا اور افشاء راز رسول اللہ صلعم اوسی خوف کی شانے
کی تدبیر تہی قولہ دو باتین ثابت ہوتی ہین ایک یہ کہ کفار بسبب ایمان اور رفاقت اقول
آری یہ بات ٹہیک ہی مگر نہ ایمان حقیقی تہا نہ رفاقت تہی بلکہ ایمان نفاقی تہا اور رفاقت
بطمع دنیا سے تہے کما ثبت من قولہ تعالی تریدون عرض الدنیا قولہ جن لوگونسے انکو خوف تہا انکی قولہ
اونہین پر اپنا راز ظاہر کرتے اقول آری جن لوگونسی خوف تہا اونہین سی ملجانیکے لئی راز رسول اللہ ظاہر
کرتی تہی تا کہ جان بہی بچ جاوے کہ جسکی ڈر سے رہتی تہی اور اس حسن خدمت کے صلہ مین کہ ہمنی رسول خدا کا
بہید بتایا تہا کچہ ہاتہہ بہی لگ جاوی آپکی نزدیک خوف ابوبکر کا ساتہہ افشاء راز رسول اللہ صلعم کی جمع ہونا گویا کہ اجتماع نقیضین
ہی یہ کیسی اولٹی سمجہ ہے کہ علت و معلول کو نقیضین سمجہتے ہین یہان تو خوف ہی علت افشاء راز
ہے یعنی کہ اگر خوف کفار نہوتا تو کفار سے ملجانیکا ارادہ نکرتی اور اگر ملجانے کا ارادہ کرتی

تو افشاء راز بے نکرتی **قولہ** اپنی آپکو معرض ہلاکت مین ڈالتی **اقول** معرض ہلاکت سی نکلنی
ہی کی لئی تو افشاء راز رسول اللہ کیا پہر معرض ہلاکت مین پڑنا کیسا آری اگر کفار سے قصد
مجانی کا نکرتی تو ابوبکر اپنے بیٹی اور بیٹی ہی سے اپنے تئین البتہ معرض ہلاکت مین سمجھتے
ہتی گو حقیقت مین نظر بحفظ اللہ ولرسولہ جائی امن و امان مین ہون بہر کیف جو حرکات ابوبکر سی
صادر ہوئی آسکی اتنا بو نسے ثابت کردی گئی باقی رہا یہ کہ یہ خیال کس وجہ سی صادر ہوئی لیکن چونکہ
ہم ابوبکر کو مرد کہن سال گرگ باران دیدہ سرد و گرم چشیدہ جانتی ہین انکی کل حرکات کو محمول سون
تدبیر بر جان بچانے کے اور دنیا ہاتہ آنی کی کرتی ہین اس طرح پر کہ انہون نی اسپنے طرف
سی تدبیر کامل کی خواہ بمساعدت تقدیر چلی یا نہ چلی اب آپکو کوئی چارہ نہین ہی جز اسکے کہ
یا مثل شیعونکی ان حرکات ثابتہ از کتب اہلسنت کو تدبیر حصول دنیا اور تدبیر دفع خوف عن
نفسہ الشریفہ پر محمول سمجھئے یا حماقت اور بیوقوفی ابوبکر کے قائل ہوجئی کہ جنسے ایسے حرکتین
بیجا اور بیکار اور لغو ہوئین کہ جس سے اپنی پاؤن مین خود کلہاڑی ماری تہی **قولہ** اگر کہا جاوے
کہ ابوبکر صدیق کو خوف پیغمبر صاحب پر صدمے پہنچنے کی خیال سی تہا **اقول** پیغمبر صاحب پر صدمے
پہونچنے کا خیال اگر ہوتا تو کفار ہی کی ہاتہ سے صدمہ پہونچنے کا خیال ہوتا اور بد بیمارے ہی
ہی یہ امر کہ پیغمبر کا خیال نہین ہو سکتا ہی مگر بعد از ایمان بخدا و رسول و بعد تصدیق بقول
خدا و رسول اور ابوبکر کا ایمان اگر درست ہوتا اور تصدیق بقول خدا و رسول
حفظ و حراست خدا مین کی ہوتی اور ایات خداوندی پر وثوق حاصل ہوا ہوتا تو ہرگز صدمہ پہنچنے
کا خیال خواب مین سے نہوتا جیسا کہ جناب رسول خدا کو نہوا اور بقول تمہاری ان اللہ معنا کہہ کر
ابوبکر کو تسلی دیتی تہی پس سے بہی پایا گیا کہ جسکا ثبوت خوف قبیح کرنے سے ہی اقل دلیل ہے
اسکی کہ پیغمبر صاحب کا ہرگز خیال نہ تہا بلکہ اپنا ہی خیال تہا **قولہ** تو یہ خوف ہزار اطمینان سے بہتر ہے ہ

اقول خوف صدمہ پہنچنی کا مطلقاً بعد دیکھنے آیات حفظ و حراست کی مستثنے ہین کفر و بیدینی
و بی یقینے پر ہی پس ایسے خوف کفر و بیدینی کا ایک لطیفان سی بہی بہتر ہونا کوئی صاحب
ایمان مسلم نہین کر سکتا ہی **قولہ** ہزار ایمان سی بہتر ہی **اقول** ایک ایمان بحق سی عالم امکان مین
کسی چیز کا بہتر ہونا محض جہل ہی و ماذا بعد الحق الا الضلال **قولہ** اسی خوف سی حضرت صدیق
اکبر کی صدیقیت کا اعتقاد کرتے ہین **اقول** سچ ہی جب تصدیق بقول خدا و رسول انکی اور تصدیق باٰیات
خدا انکی تو اسی لقب کی سزاوار ہین سہ برعکس نہند نام زنگی کافور **قولہ** اگرچہ ابوبکر کو پیغمبر صاحب
کی جان اور سلامتی پر یقین کامل تہا **اقول** دروغگو را حافظہ نباشد ابہی خود فرما چکی ہین کہ پیغمبر صاحب کو
صدمہ پہونچنی کا خیال تہا جب ہر طرح کی سلامتی کا یقین تہا تو صدمہ پہنچنی کا خیال کیا معنے یہ
تو خیال خیال محال اور اجتماع النقیضین ہی اور صدر بحث صفحہ ۱۳ مین بہی آپ خود لکہ چکی ہین کہ جب
کفار در غار پر آپہنچے اور درمیان پیغمبر کے اور انکی کچہ فاصلہ نرہا اوسوقت یار غار بہی گہبرا گیا اور
خیال کرنے لگا ایسا نہو کہ کفار غار مین چہپے ہونی سی آگاہ ہو جاوین اور مبادا پیغمبر صاحب پر کچہ
صدمہ پہنچاوین وہ غم کرنیلگا انتہے اور پہر بعد تین سطر کی فرما دینگے کہ جب اونہون کفار کو در غار
پر دیکہا تو خیال ایذاء پیغمبر کی الخ ان عبارتون سی بدلالت مطابقی صریحی واضح ہو گیا کہ ابوبکر کو کفار
ہی سے صدمہ پہنچنی کا گمان ہوا پس صاحبان انصاف غور فرماوین کہ آیا یہ گمان باطل ساتھ
یقین کامل سلامتی کی جمع ہو سکتا ہی پس اس مقام پر مکر و فریب اور خلط و خبط اور تہافت اور
تناقض کلام مخاطب قابل تماشای صاحبان انصاف ہی **قولہ** کہ جب اونہون نی دیکہا کہ شاہ
ہر دو سرا الی قولہ دلکو پارہ پارہ کرتی تہی **اقول** اسمین کچہ شک نہین کہ پیش خدا اونکا رتبہ مقام
عرش اور کرسی سی بہی سب سے اعلی تر تہا مگر جب مصلحت خدا نظر بامتحان عباد مقتضی اسی کی تہی کہ
انبیاء اولی العزم کی لئی دنیا مین تحت علاوہ ہم اور بارگاہ بیکسی اور مسند [illegible] اور [illegible]

نہ قرار دیا جاوی بلکہ گویا فرش سنجاب اور بالش تودۂ تراب نہ مخمل اور قاقم اور سنجاب ہو جیسا کہ
زہد موسیٰؑ او عیسیٰؑ اور نوحؑ مین منقول ہی پس لاریب کہ نظر بہ رضائی خدا یہ لوگ انہین حالات سے
خوشش و خورم تہی اسے چین سی ایذا تہی راحت رنج سے اور جب خود جناب باری نی غار
کو محل امن وامان قرار دیا ہو اور مصلحت خدا اسوقت یہین ماہ نبوت کی استتار مین ہو ورنہ قادر تہا اسپر
کہ ظلمت کفر کو تشتیت الجائی و دفعۃً کہو دیتا لیکن جب خدا نی ایسا کیا اور اوسی غار تنگ و تار کو
اپنے برگزیدہ کی لئی بمصلحت وقت پسند کیا اور پیغمبر نی ہی اپنے صدق یقین سی اوسیکو
پسند کر کی برضای تمام و اطمینان تمام وہان قیام پذیر ہو لئی پس ابوبکر کون مہربان تر خدا سے تہا
جو ان حالات کو قبیح تصور کری اور اوسپر اسقدر روئی اور چلاوی کہ جس سی افشاء راز خدا لازم آوی
طرفہ یہ ہی کہ اگر اسے حالات زہد سمات پر رونا اور پیٹنا تہا تو خیال اسکا اسی پر موقوف تہا کہ جب
کفار کو در غار پر دیکہے تب رونی لگی اور قبل اسکی اور بعد اسکی سب بے ایسی رقت طاری نہو تو اس سے
صاف ظاہر ہی کہ ابوبکر کی دلکو یا اوسکے پیٹ کو پارہ پارہ کرنے والا نہ تہا مگر خوف کفار
اور ہمنے بیان کیا کہ یہ خوف ساتہ یقین حفظ و حراست خدا کی جمع نہین ہو سکتا ہی آپ فرمائی
کہ بیدینی اور بی یقینی ابوبکر مین کیا شک رہا اور اول دلیل اوپر اسکی کہ ابوبکر کا رنج و ملال بخوف
ایذار کفار تہا نہ اس راہ سی کہ مقام اونحضرت کا غار تیرہ و تار تہا کلمہ ان اللہ معنا ہی کہ آپ نی فرمایا کی
مین کہ غرض اس کلمہ سے حفاظت اور نصرت خدا کی ہی اور ظاہر ہے کہ اسکو تعلق برفع ایذاء
کفار سے ہی نہ رفع تنگی و تیرگی غار سی پس معنی ان اللہ معنا سی غرض یہ ہی کہ خدا شر کفار سی
حافظ ہوگا اور یہ غرض نہین ہی کہ وہ غار تیرہ و تار قصر قیصر یا قصر یاقوت و گہر بن جای گا اور وسیع
تر از بصرہ ختای نظر اور روشن تر از شمس و قمر ہو جائیگا اور فرش سندس و استبرق اوسمین
بچہ جائی گا اور ماہ نبوت اوسی غار مین درخشان ہو جائی گا اور تکلیفات بالکلیہ مبدل براحت

ہوجائینگی بہرکیف جب آپکی تین تین جگہ اقرار کرنیسے خوف از کفار ثابت ہوگیا پس اسی خوف
کو بعد دیکھنے آیات خدا کی ہم متنبہ بیدینی اور بی ایمانی پر کرتے ہین قولہ چنانچہ ابوبکر صدیق بہی
غار مین اسی قول اسپر شاہد ہی اقول سابق مین تفصیل تمام بیان ہو چکا کہ یہ شاہد کاذب ہی اور
ابوبکر کی مصدقین کی بنائی بات ہے قولہ جو کچہ صدمہ انکی دلپر ہوا ہوگا اوسکو وہی جانتی ہونگی
اقول جو صدمہ کہ اونکو از راہ بیدینی اور بی یقینی ہوا یا اوسکو وہی جانتی ہونگی یا کچہ آپ بہی جانتے
ہونگی جو بیدینون اور بی یقینون سے ہوا خواہ ہین قولہ یا وہ عاشق جانی جسکا معشوق اقول وہ
عاشق کامل زلف خوشخصال اور معشوق اونکی سراپا غنج و دلال جانتی ہونگی ہم سابق مین لکہہ چکی ہین کہ
ہر عشق جنون اور ہر عاشق دیوانہ ہی اور ہر معشوق بقول ابن جوزی ابلیس بالکل ہی پس اطلاق عشق و معشوق
کر خلاف عرف قرآن و حدیث ایسی مقامات پر بدعات فرق ضالہ صوفیہ سی ہی حضرت مخاطب کے پیر ہین قولہ
ای بہائیو دلون مین پیغمبر خدا کی ذرہ محبت پیدا کرو اقول ای سنیو کی بہائیو تو فی اللہ خدا سی محبت پیدا کرو اور جانو کہ مرد
خدا راہ خدا مین ہر تکلیف و ایذا کو عین راحت سمجہتی ہین نہ مثل ابوبکر اوسپر روتی پیٹتی چلاتی نہین
ہین اور پہر کچہ محبت پیغمبر بہی پیدا کرو تا اونکی اور اونکی اولاد اور انصار کی موذیون سے تبرا کرو شیعونکی
دل اون حضرت کی دشمنونکی ظلم و بیداد سے جلی بہنی ہوئی ہین اور جانتی ہین کہ ع بدکردن
شمر ہم زید کردن اوست ÷ خون شہدا تمام بر گردن اوست سنیون کی درد دل اور سوز و گداز
کی تمکو کیا خبر ہے اونکا محرم تمہاری عید ہی اونکا ماہ غم تمہاری خوشی کی کلید ہی ع

نازنین جہانے و ناز پروردہ ÷ ترا ز راز نہان و نیاز ما چہ خبر
چو دل بہر نگارے نہ بستہ اے مہ ÷ ترا ز حالت سوز و گداز ما چہ خبر

قولہ ای شیعیان پاک ذرا مہربانی کر کی اقول ای سنیان ناپاک از نجاست مشرکان
ناپاک ذرا مہربانی فرما کی سب اپنی گرو جی صاحب کی ہوشگافیون پر غور کرو کہ ابوبکر کی حزن و غم اور بیقراری

کی تاویل مین کہا کچھ باتین بنائی ہین اور دار حزن اس جگہ اسپر ٹھہرایا کہ جسکا مقام اونکی نزدیک اسی
وار رفاقی ہی مین عرش و کرسی سے تھا وہ غار تنگ و تار مین تھا اور ماہ نبوت چند ساعت ابر استتار مین تھا
کہ جس سے ابوبکر کی نگاہ مین دنیا تیرہ و تار ہو گئی تھی اسی سبب سے روتی پیٹتی چلاتی تھے
لیکن حیف ہی کہ روز سقیفہ بندی باوجود ایسے غروب ہونی ماہ نبوت کی کہ پھر تا قیامت طلوع نہوگا
کچھ نہ رویا اور نہ چلائی بلکہ جو لوگ فرط غم سے منکر یوت ہوئی اونکو سمجھا بجھا کر اپنے ساتھ لیا اور نعش
مطہر کو بی غسل و کفن چھوڑ کر فکر خلافت مین دوڑ گئی اور شریک تجہیز و تکفین نہوئی کما فی الملل والنحل
الغرض مخاطب نی سبب حزن مین بیان بی بنیاد کو سلانیکا ادا اور جو سبب اصلی حزن تھا یعنی خوف
کفار بقصد اضطراب کبھی اوسکا اقرار کیا اور کبھی انکار تا بیدینی و بی یقینی ابوبکر پایہ ثبوت کو نہ
پہونچی مگر الحمد للہ کہ ساری تقریر پر کرو فریب اونکی خاک مین مل گئی اور بہر طرح بیدینی اور
بی یقینی اونکی سنیون کی معتبر کتابون سے ثابت ہی کر دی اب اہل نصفت سی امید ہی کہ ذرا متوجہ
ہو کر رنگ برنگ کی سحر بیانیون اور چرب زبانیون کو اہلسنت کی سنین اور چاہین اونپر تحسین اور
آفرین کرین اور چاہین ہزار ہزار نفرین چنانچہ اس مقام پر کاہی دعوای یقین کامل ابوبکر بحفظ و
حراست جان اور سلامتی خیر الانس والجان کاہی کہ وہ مستلزم عدم خوف ابوبکر ہی اور گاہی
اونکا خائف ہونا صدمہ رسانی کفار سی بیان ہوتا ہی اور کبھی مقتضای بشریت کہا جاتا ہی اور
گاہی علت گریہ و زاری یہی خوف ٹھہرایا جاتا ہی اور کبھی علت اوسکی ماہ نبوت کا غار تیرہ و
تار مین پوشیدہ ہونا اور کبھی سانپ کا کاٹنا اور کوئی اسکا کچھ خیال نکری کہ ایک دعوے کو
چھوڑ کر دوسرا دعوی کیون کیا کرتی ہین اور ایک امر کا اقرار کر کی اوسکی منکر کیون ہو جاتی ہین
اسلئے کہ یہ امر اسی خاص بحث کی ساتھ مخصوص نہین ہی بلکہ ہر کلیہ اور ہر جزئیہ مین اس شان
کا ظہور اور اس اختلاف بیان کا وقوع ایسا ہی کیا ہی جب مباحث خلافت اور امامت

ںکا تماشا دیکھنا کہ یہ حضرات کیا کیا رنگ بدلتے ہیں اور کیسی نئی نئی گل بوٹون
زینت دیتی ہین سے شاہد دلربائی میں ہیکند از برائی سن نقش و نگار رو
قتازہ تو بتو کبھی خلافت ابو بکر کو بحکم رسول اللہ کہتی ہین اور حضرت عمر کو اس قول
تخلف فما استخلف من ہو خیر منی یعنے رسول اللہ کما فی صحیح المسلم کا ذب جانتی
ں امامت صلوۃ خلافت کو مخصوص بابوبکر کرتی ہین اور اب امامت صلوۃ کو
صلوا خلف کل بر و فاجر سے کبھی بحکم رسول اللہ اور کبھی بحکم عائشہ صدیقہ زوجہ
حاح مین حدیث انکی کہ صواحبات یوسف کی بہی تصحیح کرتی ہین اور جب اس
ین نکلتا ہی تو بنا چاری ہمتمسک باجماع امت ہوتی ہین اور جب اجماع کا بہی ثبوت
م تصحیح روایات مسلم وغیرہ ای بستہ اشہر نہین ہوتا ہی تو فقط بیعت عمر اور ابو عبیدہ
بوت خلافت کی کافی اور وافی جانتی ہین کما صرح بہ التفتازانی فی شرح المقاصد
ہی حضرت خلیفہ خلیفہ ساز بلا حجت و دلیل بیعت بہی کرین اور خود بہی اوسکو
یا اوسکی فاعل پر حکم قتل بہی جاری کرین یہ ایک نمونہ ہی بسم اللہ خلافت کا
ی بڑے کہیل اور بڑی بڑی تماشے ہین کہ خلیفہ صاحبونکی خلافت تا بہ شر آخر اور
ن ہی شرح وقایہ مین ہی کہ خلیفہ صاحب پر حد شرب خمر جاری کیجاویگی اسلئے
ین اسلام ہی ایسے اسلام کو سلام کہ جسکی خلیفہ صاحب شارب الخمر ہون قولہ
امیہ نے دیکھا کہ حزن و خوف کی اثبات سی اقول استغفر اللہ کیسی محبت بلکہ
وجود دیکھنے آیات خدا کی محض بیدینی اور بے شیعتے پر دلیل ہی کما فصلنا قولہ
و چوڑکر اقول بالکل دروغ بیفروغ ہی آجتک کوئی امامیہ منکر خوف ابوبکر نہو
ابو سے ثابت کیا کہ حزن و فرح منظور خوف ہوئی پہر شیعونکا کلام یہ ہے

کہ اگر یہ خوف کہ جسکی مظہر ہوئی جزع و فزع سبب تہا تو دلیل اسکی ہی کہ پیشتر ہی سے کفار سے ملے ہوئے
تہے پس یہ خوف تصنعی ہی اونکی ثبوت بدینی کی لئی کافی ہی اور اگر خوف حقیقی تہا تب
بہی بسبب عدم تصدیق قول خدا و رسول کی اور عدم ایمان بآیات خدا ثبوت بدینی ابی بکر
کی لئی کافی ہے **قوله** بلکہ واسطے فاش کرنی راز کی جزع و فزع کرتی تہی **اقول** جزع و فزع
کرنا تو ہر طرح سے واسطی فاش کرنی راز ہی کی تہا خواہ خوف حقیقی ہو خواہ تصنعی ہو تصنعی مین
پیشتر سے ملے ہوئے تہی خوف حقیقی مین اب بذریعہ افشاء راز ملنا چاہتے تہی الغرض خود خوف
کرنا ہی ایک جرم و بدینی ہی اور جزع و فزع کرنا واسطی افشاء راز کی جرم دیگر پس اثبات ایک
جرم بدینی سے انکار جرم بدینی دیگر لازم نہین آتا ہی **قوله** جیسا کہ رسالہ حسینیہ مین ہے
اقول صاحب رسالہ حسینیہ منکر خوف ابوبکر نہین ہین بلکہ اونکا اولاً مظہر خوف ہونا اور اس خوف
کا منصوصات در بدینی ہونا ثابت کیا ہی اور ثانیاً حسد اور خیانت اونکی بغوغا و فریاد واسطی افشاء
راز خدا و رسول کی بیان کیا ہے کہ یہ دوسری بدینی ہی پس اس مقام پر یک نشد دو شد
کہنا چاہیے نہ یہ کہ ایک دعوی چھوڑنا اور دوسرا اختیار کرنا ہی **قوله** ملا خضر مشہدی نی لکہا ہے
اقول ہان ہمکو ہم نہین جانتی مگر اسبات کو مانتی ہین مصداق اسکا سانپ کا کاٹنا ہو سکتا ہی
ورنہ کیا وجہ ہی کہ جسوقت مین حیوانات کیا نباتات تک تابع فرمان تہی چنانچہ روضۃ الصفا
مین درخت ببول کا در غار پر آگر سد راہ کننده ہونا اور کبوتروں کا انڈے دینا اور مکڑی کا جالا تننا لکہا ہی
پس ایسے وقت مین سانپ نی کیون نافرمانی کی اور کیون ایذا پہنچائی یہی دلیل اوسکی فساد
نیت ابوبکر کی ہی پس یا افشاء سے بعد از منظور نظر خلیفہ صاحب کی تہا یا بہاگ جانا کیونکہ بہاگنی
مین تو بڑے استاد تہی اور مشتاق تہی جیسا لڑائیوں کی مجمع عام مین فرار کا قرار پر مقدم سب جانتے
تہی تو غار مین کب حاضر تہی پس ملا مشہدی نی تسامح کیا کہ مقصود بریدہ لکہا ہے امرہ لکہا اور دیدہ

الفرار من الفار رہ لکہا قولہ اسکی جواب مین ہماری زبان سے کوئی بات نہین نکلتی اقول
کہانتک زبان سی بات نکلی گی بقدر مقدور آپنے شل ابو بکر کی باب غار مین بہت غل مچایا
اور گویا جبل ثور کو اپنی سر پر اوٹہایا لیکن آخر کار خطاب سراپا عتاب قال اخسئوا فیہا ولا تکلمون
جانب پروردگار سے پہنچا پہر اب کیونکر منہ سی بات نکل سکی اور حکم مالک سی کیا زور چل سکی
فالحمد للہ الذی افحم الاعادی فلا یستطیعون قیلا و ما جعل اللہ
للکافرین علی المومنین سبیلا شیعیان علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی کل
باتین حکیمانہ علی النہج القویم اور ملہم من اللہ العزیز الحکیم ہین و من یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا
کاش پہلے ہی سی یہ سمجہی ہوتی کہ شیعونکی سخنان لاجواب کا جواب ہمسی ہو سکیگا تو بقدر زق
زق اور بق بق کیون سکے اور کیون سے اپنے سر پر ایک جہان کی خاک اوڑائی اور ناحق سے اپنے
ثلثہ کا نفاق پوشیدہ سب پر عیان کرایا سے ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد ساعد سیمین خود را
رنجہ کرد قولہ اگر از شرق تا غرب اقول فی الحقیقۃ اگر سنیان شرق و غرب جمع ہون تو شیعون
نی جو عقدی خلافت ثلثہ مین ڈالی ہین وہ حل نہونگی یہ شیعون ہی کا کام ہی کہ سنیونکی گرہ مین
کہولکر پولین ڈہیلے کر دیتی ہین چنانچہ اپکی مولا شاہ جی کی مکر و فریب کی قلعی ہمنی اونکی نقل عبارت
اور مولانا شوستری کی نقل عبارت سی کہولدی کہ جو شخص دونو عبارتونکو ملاویگا او سپر صاف کہل جاویگا
کہ آپکی مولا جی پہلی نمبر کی اور خود آپ دوسری نمبر کی جعل ساز ہین اسلئے کہ اونہون نی یہ فریب
کیا کہ نقل عبارت مولانا شوستری نہین کی اور آپنے یہ فریب کیا کہ نقل عبارت اپنی مولا جی
کی نہکی تاکہ ایسا نہو کہ کوئی دونو عبارتونکو ملا کی کذب شاہ جی کو سمجہ لی مگر الحمد للہ کہ ہمنی بخوبی سمجہا دیا پہر
اگر اسپر بہی کوئی نسمجہے تو اوسکی سمجہہ پہ پتہر پڑین بس اگر غزارت علم نہین دنیا بازیچہ کہاں ہی تو پہر کیون
غزارت علم علمائی اہلسنت کی قائل ہو نہین کیا عذر ہو سکتا ہے قولہ فی الحاشیہ شیخ صدوق

کی بناوٹ ہی یا ملا مجلسی کی تہمت ہی اسلئے کہ کسی اہلسنت نی آجتک دعوی نہین کیا **اقول** نہ
کسیکی بناوٹ ہی نہ تہمت ہی بلکہ تہمت اوسکی ہی جو بیدلیل مدعی تہمت ہی اور دعوی کرنا کسے
اہلسنت کا شہادت علی النفی ہی جو کسیطرح قابل قبول نہین خصوصا غیر مدلل ہی ہان اگر صدوق
اسکا دعوی کرتی کہ یہ امر مجمع علیہ اہلسنت ہی یا کتب اہلسنت مین مرقوم ہی تو آپ بظاہر کہہ سکتی
کہ کسی کتاب مین موجود نہین ہی یہان تو بیان ایک مناظرۂ خاص کا ہی بہ نسبت ایک ناصبی
خاص کی کہ جیسے بعض شیعہ سی یہ گفتگوئی باطل کی ستے اور ضرور نہین ہی کہ کل اہلسنت کی
نزدیک بہی قابل اعتبار ہوا وہ کل فرقہ ویسے ہی حماقت مین گرفتار ہو اور نہ رہج فی الکتب اور
متداول فی الخطب بہی کرین ہان اگر اوس ناصبی مناظر کی کوئی کتاب خاص اس قسم کے
مناظرات کی آپکی ہاتہہ لگی ہوتی اور اوسمین یہ تقریر نہوتی تب بہی فی الجملہ آپکی سخن کو گنجایش ہوسکتی
ہرچند ہم کہہ سکتے تہی کہ جایز ہے کہ اس مناظرۂ خاص کو اوسنے نہ لکہا ہو اور کیونکر لکہتا حالانکہ
امام علیہ السلام کی طرف سی جواب دندان شکن پاچکا تہا پس بظاہر وہ ناصبی اس زمانہ کی لوگون
سے باحیا تر تہا کہ باوجود جوابہای دندان شکن پانیکے پہر اوسنے نہین لتہ ہای کہنہ کو دہو دہو کر اپنی
آگی رکہتے ہین **قولہ** اگر یہ کہا جاوی کہ مراد نواصب سی خارجی دشمن اہلسنت ہین **اقول** خارجی
ناصبی اہلسنت خواہ آپ انمین دشمن ہین یا دوست ہم تینوںکو مثل ثلاثہ کی ناصب عداوت اہلبیت
ظاہر ہین جانتے ہین کلام اسمین ہے کہ جب خود آپ صد روایت مین ناقل ہین کہ مبتلا شدم
بمباحثہ بدترین نواصب اور یہ نہین ہی کہ بدترین خارجی تو کیا ضرورت داعی اسکی ہی کہ نواصب سے
خوارج مراد لئی جاوین اور اہلسنت مراد نہ لئے جاوین اور جو ملا مین جو حدیث مین تصریح اسکی ہی کہ وہ مناظر مثل اہلسنت کے
بحدیث موضوع الخلافۃ ثلثون سنۃ بعدی کا قایل تہا اور ظاہر ہی کہ خوارج اس حدیث کی کب
قایل ہین پس نواصب سی خوارج مراد لینا کمال دانشمندی کا مطلب ہی حسن فہم ہی آپ ہم

مخاطب ہی پوچھتی ہین کہ اگر اسنے تئین نواصب سے نہین جانتی ہین تو اونکا یہ کہنا کہ اہلسنت نی اب تک یہ دعوی نہین کیا کہ پیغمبر صاحب ابوبکر کو اونکی بابری جانے کے خیال سے غار مین لیگئی اونکو کیا مفید ہی اسلئے کہ مناظرہ مذکورہ تو ساتھ بدترین نواصب کی تھا نہ ساتھ بہترین اہلسنت کی اور اگر مخاطب اپنی تئین نواصب سی جانتی ہین والامر فی الواقع کذلک اور اسیوجہ سی تحاشی نواصب یعنی اہلسنت کی اس قول سی کرتے ہین تو یہ بہی مخاطب کی لئی کچہ مفید نہین ہی اسلئے کہ کل نواصب اہل سنت کا قائل اس قول باطل ہونیکا کسی نی دعوی نہین کیا ہی بلکہ ذکر ایک ناصبے خاص کی قایل ہونیکا ہی جو بدترین نواصب سی تہا پس آپکے شہادت اس بات پر کہ وہ ناصبی خاص بہی اسکا قایل نہ تہا یہ شہادت علی النفی ہی جو کسی طرح قابل قبول نہین ہوسکتی کما فصلنا سابقاً **قولہ** فہا تو وہ بہی بعید از قیاس ہے **اقول** جب ناصبی سی خارجی مراد لیا ہی تو یہ بیوجہ ہی اور خلاف صدر اور متن حدیث ہی پس آپکا بعید از قیاس کہنا بنائی فاسد علی الفاسد ہی علاوہ اسکی جواب تنزلی یہ ہی کہ بعید از قیاس کہنا بعید از قیاس ہے قیاس خارج کا نواصب پر بمقتضای الکفر ملۃ واحدۃ اسطرح کر سکتے ہین کہ کیون نہین جائز ہی کہ وہ خارجے مثل ناصبیون کی حدیث الخلافۃ ثلثون سنۃ کا قائل ہو اور جسطرح نواصب حدیث متواتر اثنا عشر خلیفۃ بعدی بعدد نقباء بنی اسرائیل کی تاویل تعمیم خلافت از راشدہ و غیر راشدہ کرتی ہین اوسے طرح وہ خارجی سے حدیث ثلثون سنۃ کو تاویل کرتا ہو اور جب نواصب کو بکہ اونکی خلیفہ زادے عبداللہ عمر کو امثال یزید سی بیعت کرنے مین اور اوسکو خلیفہ بنانے مین گو غیر راشد کہین کچہ باک نہو تو اوس خارجے کو خلافت جناب امیر علیہ السلام مین کیا تامل ہوسکتا ہی گو معاذ اللہ اپنے زعم باطل مین غیر راشد ہی کہے پس بنا بر اسکی تقریر جواب امام علیہ السلام باحسن وجہ تمام ہی اور اگر کوئی ناصبے مثل مخاطب کی اوس خارجی کیطرف سی کہی

کہ غیر راشدہ کا ہمراہ لینا کچھ ضرور نہ تہا تو ہم اولاً کہین گے کہ وہ خارجی سوائی ابوبکر کی سب کو
تو غیر راشد نہین سمجہتا پس جسکو وہ مثل ابوبکر کی راشد سمجہتا ہی اوسکو کیون نہ حضرتؑ نی ہمراہ لیا
نہ اہلکے پہر بہی جواب امام علیہ السلام کا تمام رہا اور ثانیاً ہم کہتے ہین کہ غیر راشد مین کیا عیب
ہے کہ ساتہ نہ لیا جاوے الٹی کہ خلیفۂ رسول اللہؐ کو بنا بر اصول مذہب اہلسنت سب کے
فسق و فجور کرنا خود جائز ہے اور فسق و فجور باعث عزل خلیفہ صاحب نہین ہو سکتا ہی چنانچہ
صاحب شرح وقایہ فقہ حنفیہ مین تصریح فرماتے ہین کہ امام صاحب پر حد شرب خمر جاری
نکرنا چاہیے کہ موجب ہتک اسلام ہی اگر آپ کو اعتبار نہو تو شرح وقایہ کتاب کمیاب نہین
ہی بلکہ دست فرسود اطفال دبستان ہی کسی لڑکی کی ہاتہہ سی لیکر دیکہہ لیجیئی ہمکو بڑا تعجب ہی کہ
شراب خواری اور زناکاری امام صاحب کی تو موجب ہتک اسلام نہو اور حد جاری کرنی
موجب ہتک ہو جاوی بہرکیف جب خلافت اور امامت کی سا ایسے مدارج عالیہ ٹہیری ہا
کہ حد شرع اونسے ساقط کی گئی تو غیر راشد کی ساتہہ لینی مین کیا نقص تہا کیون نہین جائز ہی کہ خلفاء
کی لئی مثل اصحاب بدر کے ایک حکم خاص اعملوا ما شئتم کا کیا گیا ہو یعنی زنا اور لواطہ ساتہہ
بنین اور بنات کی اور شراب خواری اور قمار بازی اور دست درازی اوپر اخوات اور امہات کی جو
فعل قبیح و شنیع چاہو کرو سب تمکو معاف ہی **قولہ** فیہا صاحب تقلیب اکابر کی اولاد اور احفاد سے
اقول الحمد للہ کہ صاحب تقلیبؒ نی نقل عبارت قاضی علیہ الرحمہ آپ کی بڑی گرو جے
کی بناوٹ ثابت کر کی اونکی موہنہ مین تہوک دیا اونکی اولاد احفاد ابناہم اللہ نی آپکی چہو سے
گرو جی کے پیٹہہ پر تہوک دیا کہ اونکی کتاب کی دہجیان اوڑادین اب بغیر از جواب بتقاضا اسکا کچھ
اونکا ذکر زبان پر لانا بعید از حیای عثمانی ہی بہرکیف بناوٹ شیخ صدوق اور مجلسی علیہما الرحمہ
کی تم سے ثابت نہ ہو سکی اور تمہارا دعوی بیدلیل اور پوچ اور لچر ہو گیا اور تمہی نے بناوٹ تمہارے

اور تمہاری خاتم المحدثین با لتصنیف کی بخوبی نقل عبارت ثابت کردی پس امثال مجلسی و
شوستری کذب وافترا سے بری اور تم اور تمہارا غوئی دہلوی انتہے کی کتاب و مفتری ٹہری
قال المخاطب اقتام ہداہ اللہ سبل الاسلام زبان اعتراض زین
فضیلت پر او ربہنے بیان کیا ہی کہ جب ابوبکر صدیق محزون اور غمگین ہوئے اور اونکو
اسی قدر اضطرار ہوا تب اللہ جل شانہ نے اپنی تسلے اونپر نازل کی جسکا بیان خدانے ان لفظون سے
فرمایا ہی کہ فانزل سکینتہ علیہ پس حضرات امامیہ چند طرح سے اعتراض کرتی ہین اول یہ کہ
علیہ کی ضمیر راجع طرف پیغمبر خدا کی ہی نہ ابوبکر صدیق کی اسلئے اسکی یہ معنی ہین کہ نازل کی
تسلے اپنی خدانے اوپر پیغمبر کی جواب اوسکا یہ ہی کہ حزن و خوف تو ابوبکر صدیق کو تھا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو پس اگر علیہ کی ضمیر راجع طرف پیغمبر خدا کی ہو تو آیت کی یہ معنی ہونگی کہ
جب ابوبکر صدیق کو خوف اور اضطراب ہوا تو پیغمبر نے اوسنے کہا کہ کچھ غم نکر و اللہ ہماری
ساتھ ہی پس خدانے اپنی تسلے پیغمبر پر نازل کی اس عبارت بیجوڑ او ربے ربط کو دیکھکر کون
شخص ہی جو نہ ہنسیگا اور کسکو اسپر تعجب نہوگا کہ خوف اور اضطراب تو ابوبکر کو ہوا اور پیغمبر خدا
اونکی تسلے کریں اور خدا کی تسلے پیغمبر صاحب پر نازل ہو اگر حضرات امامیہ یہ فرماوین کہ
پیغمبر خدا کو بھی خوف تھا اسلئے خدا نے اونپر تسلی نازل کی اوسکے جواب مین ہم کہین گی کہ
حضرات امامیہ جب ابوبکر صدیق پر خوف کی سبب سے طعنہ جبن اور نامردی کا کرتی ہین تو پھر آپ
اوسی خوف کو کس منہ سے حضرت صلعم کیطرف منسوب کرتی ہین اور اگر ہم حضرت کا خائف
ہونا تسلیم بھی کرلین اور روا سطے ازالہ خوف حضرت کی تسلے کا نزول حضرت پر قبول کریں تو
عبارت آیہ کی لایق اصلاح معلوم ہوتی ہی یعنے بجائی ان لفظون کی جو خدا نے فرمایین
کہ اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ کی اسطرح پر الفاظ آیت کی ہونے

چاہیے تھی کہ فانزل اللہ سکینتہ علیہ فقال لصاحبہ لاتحزن کہ پہلی خدا نی اپنے تسلی حضرتؐ پر
نازل کی اور جب حضرتؐ کا اطمینان کامل ہوگیا تب حضرتؐ نی ابوبکر سے کہا کہ کچہ غم نکرو
خدا ہماری ساتھہ ہی ورنہ آیت کی لفظون سی تو یہ معنی جو حضرات شیعہ کہتی ہین نہین بنتے اسلئے
کہ سب پہلے الفاظ سے صاف یہ معنی ظاہر ہوتی ہین کہ پیغمبر خدا نی ابوبکر کو محزون دیکہکر فرمایا کہ لا
تحزن ان اللہ معنا کہ کیون محزون ہوتی ہو خدا ہماری ساتھہ ہی پس حضرتؐ کی اس کہنے
سی خدا نی اپنے تسلی ابوبکر پر نازل کی تاکہ اونکا حزن و غم جاتا رہے پس اے یارو سوچو کہ
آیت کی معنے اس طرح پر بنتے ہین جو ہم کہتے ہین یا اوسطرح پر جو تم کہتے ہو دوسرا اعتراض
کہ اللہ جل شانہ کو ابوبکر صدیق پر تسلے نازل کرنا منظور ہوتا تو ضرور پیغمبر خدا کا ذکر کرکی ابوبکر کا
ذکر کرتا اسلئے کہ خدا نی بغیر شرکت رسولؐ کی کبہی کسی پر تسلی نازل نہین کی چنانچہ قاضی نور اللہ
شوستری نی اس تقریر کو ضمن حکایات مفیدۂ شیخ مفید کی نہایت آب و تاب سی لکہا ہے
اور اس تقریر کو عسیر الجواب سمجہ کر یہ فرمایا کہ چون این سخن را گوش ناصبان شنید باعث
حیرت ایشان گردید و در حلیۂ خلاصے ازان جان ایشان بلب رسید اور صاحب تقلیب المکائد
نی اوسکو اپنے کتاب مین بلفظہ نقل کرکی اسپر بڑا ہی ناز کیا ہی چنانچہ ہم اوس عبارت کو بلفظہ
لکہتے ہین اما اہل انصاف سی التماس کرتی ہین کہ ذرا غور کرین کہ قاضی صاحب نی اپنی
سدو طبیعت سی کیسے جہوٹی موتی نکالکر اپنی مقلدین کی نذر کیی ہین اور دوسری بہی اونکو
گوہر گران بہا سمجہ کر وہ تاج بنائی ہوئی ہین کو سر آنکہہ کہولکر نہین دیکہتا کہ اونکی موتے
جہوٹی ہین یا سچے وہو ہذا آنچہ کاشف صحت بیان منکور تواند بود آنست کہ مقتدایان مشایخ
ما رضوان اللہ علیہم افادہ فرمودہ اند کہ خدای تعالی ہرگز در ہیچ جاے کہ یکی از اہل ایمان با
حضرت پیغمبر بودہ انزال سکینہ نمودہ الا آنکہ نزول آن شامل جمیع ایشان داشتہ چنانچہ

ودر بعضے آیات فرمودہ کہ یوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین ثم انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین ودر آیہ دیگر گفتہ فانزل اللہ سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین وچون با آنحضرت غیر از ابوبکر در غار نبود لاجرم خدای تعالی آنحضرت را در نزول سکینہ منفرد ساخت واورا بآن مخصوص گردانید وابوبکر را باو شرکت نداد وگفت فانزل اللہ سکینتہ علیہ وایدہ بجنود لم تروہا پس اگر ابوبکر مومن مے بود بایستی کہ خدای تعالے درین آیہ اورا جارے مجرای مومنان می نمود ودر عموم سکینہ داخل می فرمود ای قولہ بنا بر این نزول سکینہ مخصوص او شدہ باشد وابوبکر بواسطہ عدم ایمان از فضیلت سکینہ محروم ماندہ باشد و ایضا نص قرآنی اباء دارد ازان کہ در آیہ غار سکینہ بر غیر رسول ؐ باشد خلاصہ اس ساری تقریر کا یہ ہے کہ خدا نے جہاں تسلے مومنین پر نازل کی ہے تو وہاں اول رسول ؐ پر نازل کی اور بعدہ مومنین پر کسی جگہ فقط مومنین پر تسلے نازل نہین کی تو کیونکر ممکن ہی کہ غار مین پیغمبر صاحب ؐ کو چھوڑکر فقط ابوبکر پر تسلے نازل کی ہو پس اسے ایسی ابوبکر کا عدم ایمان ثابت ہوا اسلیے کہ اگر وہ با ایمان ہوتی تو بشمول پیغمبر ؐ کی ضرور اونپر بھی خدا تسلے نازل کرتا لیکن یہ دعوے قاضی صاحب اور اونکی مشایخ کا کہ یہ امر خلاف نص قرآنی کی ہی کہ تسلے فقط مومنین پر خدا نازل نہین کرتا محض غلط ہی کسے آیت سی صراحۃ کیا کنایۃ بھی تو یہ بات نہین پائی جاتے کہ تسلے سوای پیغمبر کی دوسری پر تنہا نازل نہین ہوئی ہا ںاگر دو چار جگہ مومنین پر بشمول سیدنا اور رسول ؐ کی تسلے نازل کرنیکا ذکر آیا ہے تو اس سی انکار نزول تسلے سی بلا شمول رسول ؐ کی مومنین پر لازم نہین آتی تاہم اگر فرض کیا جاوے کہ کسی جگہ قرآن مجید مین ذکر نزول سکینہ کا فقط مومنین پر نہوتا تب بھی یہ عرض درست تہا کہ خدا اپنی فضل سی نزول سکینہ کا فقط مومنین پر بلا شمول رسول ؐ کی ہونا تسلیم نہین کر سکتے مگر حضرات امامیہ مین سلف تا حال کوئی افقہ قرآن تو ہوا ہی نہین اور شاید شیخ صاحب نے

اور اونکی مشائخ کرام نی از اول تا آخر قرآن مجید کو تمام عمر مین ایک مرتبہ بھی دیکھا تک نہین ورنہ اس نص صریح سی انکار کرتی اور
اس نص وعدہ کی مخالفت نہ فرماتی کہ خدای تعالی ہرگز ہیچ جا بھی ذکر کی انزال ایمان باحضرت بعد از
انزال سکینہ نہ فرمایا چنانچہ اب ہم حضرات امامیہ کو نشان دیتی ہین کہ نزول سکینہ تنہا
مومنین پر باشمول پیغمبر صاحبؐ کی سورۂ انا فتحنا مین دو مقام پر مذکور ہی اگر شک ہو تو قرآن
مجید مین سے اس سورہ کو نکالکر دیکہہ لین کہ اللہ جلشانہ پہلی رکوع مین فرماتا ہی
هو الذی انزل السکینة فی قلوب المومنین لیزدادوا ایمانا مع ایمانهم
اور پہر تیسری رکوع مین ارشاد کرتا ہے اذ یبایعونك تحت الشجرة فعلم ما
فی قلوبهم فانزل السکینة علیهم پس ای مومنین ذرا غور سے ان آیتونکو پڑہو
اور دس بیس قرآنونکو ملاؤ کہ کسے مین یہ تو نہین لکہا ہی کہ هو الذی انزل السکینة فی
قلب رسوله و قلوب المومنین یا فانزل السکینة علی رسوله و علیهم
اگر عرب سی عجم تک ہند سی ایران تک کسی قرآن مین علی رسوله کا لفظ ہو تو تم سچے تمہارے
مجلسیے سچے اور اگر کسے مین یہ لفظ نہو اور ایران اور کوفہ کی قرآنونمین بہی فانزل السکینة علیهم
لکہا ہو تو پہر تم سے انصاف کرو کہ تم اور تمہارے قاضی اور اونکی متقدمین و مشائخ جہوٹے
ہین یا سچے آہی یارو افسوس کرنیکی بات ہی کہ صد ہا برس گذر گئی کہ مباحثہ ہو رہا ہی لوگ آجتک
کسے نی سورۃ فتح کو نکالکر بہی نہ دیکہا اور فانزل السکینة علیهم پر خیال نکیا اور اب تک مومنین
قاضی صاحب کی جہوٹی قول پر نازہی اور اونکی فضیلت اور قابلیت پر افتخار ہے اور سب سے
زیادہ افسوس اس پر ہے کہ حضرات امامیہ مین سے دو چار ہی ایسے شخص نکلینگی جنکو قرآن
کی سورتونکی نام بہی یاد ہون اور دو ایک بہی ایسے ہونگی جنکو الحمد شاہ اور قل ہو اللہ کی سوائی
کلام اللہ کی دو چار رکوع حفظ ہون ورنہ خدا کی فضل سی سب کی سب قرآن شریف سے بے علم

کلام اللہ سے ناواقف اور یہ ناواقفیت یہ شوخی کہ اہلسنت وجماعت کی مقابلہ مین قرآن شریف کی سند پیش کرتی ہین سب جنکے زبان پر ایک ایک لفظ قرآن مجید کا اور جنکی دلمین ایک ایک حرف کلام اللہ کا لکھا ہوا ہے پس یہ غلطی تماشے صاحب اور اونکی مشایخ کبار کی قرآن مجید کی ناواقفیت سی ہوئی ہی اسلئے ہم اونکو معذور سمجھتی ہین اور اونکی غلطی سے درگذر کرتی ہین تیسرا اعتراض کہ اگر ضمیر علیہ کی فانزل اللّٰہ سکینتہ علیہ مین راجع طرف ابی بکر کے ہو تو خلل سے انضمار لازم آتا ہی اسلئے کہ پہلی سب جتنے ضمیرین یا خرجہ اور لصاحبہ وغیرہ مین ہین وہ سب رسول کیطرف راجع ہین اور پہلی آگی جو ضمیر وایدہ مین ہی وہ بھی راجع طرف پیغمبر کی ہی تو کیونکر ممکن ہے کہ ضمیر علیہ کی بیچ مین راجع طرف ابوبکر کی ہو جواب اوسکا یہ ہے اصل تو ضمیر کا عود چاہئے کہ اقرب مذکورات کی طرف ہو سو اس مقام پر ابوبکر ہین اس سے کہ اونہین کیطرف لصاحبہ کا اشارہ ہی دوسری تخلل ضمیر جب ہو کہ وایدہ عطف ہو فانزل اللّٰہ پر حالانکہ وایدہ عطف ہی اوپر فقد نصرہ اللّٰہ پر پس تخلل ضمیر بے واقع نہین ہی تیسری تخلل فی الضمیر قرآن مجید مین اکثر جگہ ہے جیسا کہ ان الانسان لربہ لکنود وانہ علی ذلک لشہید الخ مین ہی پس جو اعتراض نزول سکینہ کا ابوبکر پر تہا دہ اور فضلہ تعالی نازل ہونا تسکین کا ابوبکر پر ثابت ہوا اور جو کچہ تماشے صاحب اور ملا صاحب اور اونکی مشائخ اور مقلدین سے لکہا پڑہا تہا وہ سب باطل ہوا اور اوسکی بیہودگی اور سفاہت کا حال بھی سب پر ظاہر ہوگیا اور نہ فقط ہم اہلسنت ان اعتراضات کو بیہودہ سمجھتی ہین بلکہ بعض حضرات امامیہ کتنے مین شرما کر تو اقرار سے تہی ہین اوسکی سفاہت کا جیسا کہ صاحب مجمع البیان طبرسی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہے وقد ذکرت الشیعۃ فی تخصیص النبی صلعم فی ہذہ الآیۃ فی السکینۃ کلاما رأینا الاضراب عن ذکرہ احری لئلا ینسبنا ناسب الی شئ یعنی کہ شیعون نے اس آیت مین تسلی کو

پیغمبر صاحب کی ساتھ مخصوص ہونے پر ایسی باتین لکھی ہین کہ ہم اونکا نہ لکھنا بہ مناسب
سمجھتے ہین تاکہ کوئی کہنے والا ہمکو بھی کچھ کہنے نہ لگی پس ان علامہ کی لفظون سی صاف
ظاہر ہی کہ وہ باتین جو شیعہ ذکر کرتی ہین ایسے پوچ اور بیہودہ ہین کہ انکو بیان کرنی سے
اونکی شرم آتے ہی غرضکہ اب اچھی طرح پر معلوم ہوگیا کہ ان آیتون سے وہ فضائل حضرت ابوبکر
صدیق کی ثابت ہوتی ہین جو اوپر ہمنے بیان کئی اور جو اعتراضات شیعونکی ہین وہ بالکل
پوچ اور بیہودہ ہین اور سیاق آیت بھی اسے پر شاہد ہی اسلئے کہ اگر ان آیتون مین ابوبکر صدیق
کی ذکر کرنے سی اونکی رفاقت اور نصرت کا بیان منظور نہوتا تو یہ کوئی موقع انکی نفاق کی اظہار
کا نہ تھا کہ یہ بات خود حضرات امامیہ جانتے ہین اور دلمین سمجھتے ہین مگر صرف اپنی مذہب
کی تعصب کی سبب سی ایسے صریح اور صاف آیت سی انکار کرتے ہین اور باوجود کہ ملجائی
امر حق کی فضیلت افضل الصحابہ کا اقرار نہین فرماتی ہین اور اپنے سی تاہم ایسے آیات کی انکار
سے مستحق جہنم بناتی ہین نعوذ باللہ من شرور انفسہم ومن سیئات اعمالہم **یقول المتمسک**
بولایتہ علی بن ابی طالب علیہ السلام جو کچھ اوپر آپنے ظاہر کیا تھا
تو ہین سے آگے پہنچی ہم جواب بھی داخل کر چکے اب جو بیان ظاہر کرتے ہین اوسکو بھی ہم مجمل
رد و قدح کئے دیتی ہین اور اگر تسکین باطن آپکی نہوگی تو پہر بعون اللہ و احمدہ کی سے
ہم حاضر ہین مفصل کلام حکمت فرجام آپکا اس مقام پر یہ ہی کہ اگر ضمیر علیہ کی راجع طرف رسولخدا
کی کیجاوی تو ایسا تخلل معنون مین پڑیگا کہ کلام خدا معاذ اللہ قابل مضحکہ و ملعبہ ہو جائیگا کہ جو سنی
گا اوسکو سمینے نظر آئیگا بلکہ ایسا غلط فاحش اور لغو فاش ہو جائیگا کہ اوسکے
اصلاح دینے ضرور پڑیگی جواب اجمالی اسکا یہ ہی کہ بعضے قدمائی مفسرین اہلسنت مثل
نجاج وغیرہ کی مصرح اسکے ہین کہ ضمیر علیہ کی علی التعیین راجع طرف رسولخدا ہی کی سے

اور اکثر مفسرین متقدمین و متاخرین معتبرین اہلسنت مثل قاضی بیضاوی جلالین وغیرہ کی مرقومین
در بارہ اسکی کہ ہو سکتا ہے کہ ضمیر جناب رسول خدا صلعم کیطرف پہری جیسا کہ یہی احتمال اول ہی
اور ہو سکتا ہے کہ طرف ابوبکر کی پہری جیسا کہ یہی احتمال ثانی ہی چنانچہ کل تفاسیر موجودہ اہلسنت
مین بعد لفظ سکینتہ علیہ کے علی النبی موجود ہی پس جب کل متقدمین اور متاخرین کی نزدیک
ارجاع ضمیر علیہ طرف رسول خدا کی جائز بلکہ بعضون کی نزدیک واجب اور کسیکی نزدیک بہی معنی
قابل مضحکہ نہوئی تو اس صورت مین ایسے معنون کو قابل مضحکہ کہنا حماقت اور جہالت اور
نا فہمی اور نادانی کل مفسرین اہلسنت کی ثابت کرنا ہی اسلئے کہ ایسے معانی مضحکہ کے
کلام خدا مین مجوز نہوئی اور جبکہ مخاطب اپنی کل علماء کی ایسے نالایقی کا قایل ہوجاوے تو
ہمارے نزدیک کچہ قباحت اسمین نظر نہین آتی کہ شیعہ فقط پاس خاطر عاطر مخاطب
کی کل قبایح سے قطع نظر کر کی جواز رجوع ضمیر کی طرف ابوبکر کی قائل ہوجائین اور کہین کہ
جس طرح جائز ہے کہ جناب رسول خدا ایک بیدین اور بی یقین کو کہ جسکو باوجود دیکہنی آیات
خدا کی تسکین نہوا اور رونا اور پیٹنا شروع کرے بضرورت عدم افشاء راز تسکین فرماوین اوسی طرح
خدائے رسول کو بہی جائز ہے کہ بضرورت عدم افشاء راز اوس بی یقین پر تسکین اتارے
وجبری و قہری نازل کرے کہ غل نمچاوی اور افشاء راز لازم نہ آئے اور جس طرح کفار کو اندہا
کر دیا اوسی طرح ابوبکر کو بجام سکون حرکت بیجا سے باز رکہی اور گونگا بہرا بنائے اور مصداق
صم بکم عمی فهم لا یرجعون کامل مین لاوی بہرکیف بنیاد اثبات ایمان ثبوت فضیلت بکری
براصل دور ہی اب جواب تفصیلی سنئے کہ جو معنی آپ قابل مضحکہ فرماتی ہین وہ ناشی ہوئی ہین
آپکی سوء فہم اور جہالت سی کہ ترکیب نحوی سے بہی آپ بی خبر ہین تصریح جملہ مفسرین مثل قاضی
بیضاوی وغیرہ ان لا تنصروہ شرط ہی کہ جسکی جزا محذوف ہی اسلئے کہ فقد نصرہ اللہ اسکی نقد

۹۰ ابطال

۹۱ تفصیلی

کہ صلاحیت استقبال نہین رکہتے پس اول آیۃ کی قاضی صاحب نی فینصرہ اللہ محذوف کیا
ہی اور فرمایا ہی کہ فقد نصرہ اللہ بجائی دلیل کی ہی کہ مقام جزا مین رکہا گیا وقد اصاب فیما قال
اور ثانیا فرمایا ہی کہ اوان لاتنصروہ فقد اوجب اللہ لہ النصرۃ حین نصرہ فی مثل ذلک الوقت
اور اس جگہہ ہونہ کی ٹہوکر کہائی ہی اسلئے کہ فقد اوجب اللہ بہی ماضی بقد ہی اسکو بہی صلاحیت
وقوع جزا نہین ہی چنانچہ محشیوں نی اسکا مواخذہ کیا ہی بعد اسکی جناب باری نی وقت فقد
نصرہ اللہ کی بیان فرمایا اذ اخرجہ الذین کفروا یعنے زمانہ ماضی مین وقت نصرت وہ تہا کہ جب
کفار نی اونکو مکہ سے اخراج کیا تہا پہر فرمایا اذ ہما فی الغار بیضاوی صاحب فرماتی ہین کہ یہ بدل ثانی ہی
اذ اخرجہ سے یعنی وہ وقت نصرت غار مین تہا پہر فرمایا جناب باری نی اذ یقول لصاحبہ بیضاوی صاحب
فرماتی ہین کہ یہ بدل ثانی ہی اذ اخرجہ سی یعنی وہی وقت نصرت وہ وقت تہا کہ جب پیغمبر ہمارا اپنی
ساتہی کو مخاطب بہ نہی لاتحزن فرماتا تہا پس محصل کلام خدا یہ ہوا کہ جب ہمارے پیغمبر کو کفار نی نکالا
اور وہ غار مین تہا اور اپنے رفیق بی توفیق کو شور و غل مچانی سی منع کرتا تہا تب نازل کیا
ایسے وقتون مین یعنے وقت خروج اور وقت غار اور وقت منع اپنی سکینہ کو اپنی پیغمبر پر کہ وہ
کسے وقت مین شل ابوبکر کے مضطر تہا او خوف بیجا اوسکو لاحق ہوا اور نہ رونا چلانا اور
تائید اور نصرت اوسکی بملائکہ کی کہ ہر چند ابوبکر درپی افشاء راز ہوا مگر ملائکہ نی چشم و گوش کفار
کو رد کر دی یہ ہین معنے صحیح اور درست مطابق تفاسیر اہلسنت پس ایسے بیان میں تو اگر
کوئی بے جوڑ اور بی ربط کہی تو بجز اوسکی بیدا نشی اور کج فہمی کی کس چیز پر محمول ہو اور اگر ایسی
مربوط مضمون پر ہنسے تو بجز دیوانگی اور جنون سرشار کی کیا اسکا مادہ قابل ہنسنے کی یہ بات
ہے کہ منظور خدا تو یہی کہ اپنے پیغمبر کی نصرت کا حال اوقات اضطرار مین بیان فرماوے
کہ ایسے ایسے وقتون مین ہمنی اوسکی نصرت اس طرح پر کی کہ اوسکی دل کو ثبات وقت اوضیا

کہ ہرگز مضطر نہوا اور خوف بیجا اوسکو لاحق نہوا اور تائید اوسکی بلائکہ کی کہ اوسکی حافظ ہی اور بنا بر
سختئہ ساختہ مخاطب محصل یہ ہوتا ہی کہ ہمنے اوقات اضطرار اور اوقات نصرت پیغمبر مین ابوبکر
پر تسلے نازل کی پہلا ابوبکر پر تسلے نازل ہوتی اور ہونی سے اوپیغمبر کی نصرت سی کیا واسطہ
ہی کہ خدا کہی کہ ہمنی اوقات نصرت پیغمبر مین ابوبکر پر تسلے نازل کی کیا خوب محتاج نصرت
تو اور شخص اور بصفت خلعت تسلی پہنی والی دوسری صاحب ہو گئی اب ہم ابوبکر کی قسم دیکر
منصفان اہلسنت سی پوچھتی ہین کہ تقریر بے جوڑ اور بے ربط اور قابل ہنسنی کی یہی یا وہ تقریر
جو ہمنی سطابق ترکیب بیان کردہ مفسرین اہلسنت بیان کی ہر چند بیان ہمارا الحمد اللہ بہت وصحیح
مگر بلحاظ اسکی کہ شاید تسکین مخاطب بغیر نزول تسکین بر ابوبکر نہو اسلئے ہم واسطے زیادتی توضیح
کی کہتے ہین کہ ہرگز ترکیب نحوی مساعد نزول تسکین بر ابوبکر نہین ہی اسلئے کہ حاصل کلام اس
مقام پر یہ ہی کہ حضرت مخاطب نی فانزل اللہ سکینتہ کو فقط متعلق باذ یقول اصاحبہ کیا ہے
اور اذ یقول کو کلام مستانف ٹھہرایا ہی غافل اس سے کہ اس مقام پر کلام خدا مین تین اذ واقع
ہوئی ہین کہ باعتبار بدلیت کی آپس مین دست وگریبان ہین اور حکم واحد مین ہین جیسا کہ ہمنے
عبارت قاضی بیضاوی سی بیان کیا پس اگر فانزل اللہ جواب ہی ایک اذ کا تو ضرور ہی کہ جواب
ہو تینون اذ کا اور چونکہ اذ اول وثانی مین لفظ صاحبہ کا نہین ہی پس ضرور ہی کہ ضمیر علیہ طرف
رسول خدا کی پہرے اور معنی کلام بلاغت نظام یہ ہون کہ ان تینون وقتون متقارب مین
ہمنے اپنی رسول ص پر سکینہ نازل کیا اور اوسکی تائید بلائکہ کی اور اگر فانزل اللہ جواب اذ نہین
ہی تو ضرور ہی کہ کہا جاوے کہ عطف ہی اوپر فقد نصرہ اللہ کی بنا و تفریعیہ یعنی خدا نی نصرت
پیغمبر اس طرح پر کی کہ اولا انزال سکینہ اوسپر کیا اور ثانیا اوسکو مؤید بلائکہ حافظ فرمایا الغرض اذ
آخر کو حکم دونو اذ اول سے جدا کر دینا نہایت ہٹ دہرمی سے ہے اور اگر فانزل اللہ فقط جواب

اذ آخر ہی تو پہر دو نوا ذ اول کا جواب کہان سے ہے بی جو ڈ اسی کو سب کہتے ہین جسمین ایک ہم
دو ہوا الازم آتی ہی **قولہ** کیسقدر اضطراب ہوا **اقول** ہان اسے قدر کہ رونی پیٹنے لگی انہا
جزع اور بیقراری کرنیلگے اور اگر نیش مار اور خوف کفار سد راہ نہوتا تو شاید اضطراب باعث
فرار سے ہوتا مگر بیچارے بری پہنسے تہی نہ جای ماندن نہ پائی رفتن نہ یارای قرار نہ راہ
فرار حضرت مخاطب خاطر جمع رکہین کہ شیعہ کچہ زیادہ اس سی نہین کہتی ہین بلکہ اسی قدر
و سعلی اثبات بیدینی اور بی ایمانی کی کافی سمجہتے ہین اسلئے کہ اگر وعدہ خدا اور رسولؐ پر یقین
ہوتا اور ایمان بآیات خدا کہ جسکو اپنے آنکہون سی بہم دیکہتے تہی لائی ہوتے تو ہرگز باوجود
منع رسول خداؐ علیہ بکا اور قلق اور انزعاج نہوتا جیسا کہ ہم بیضاوی اور بروایت ازالۃ الخفا
صحیح مسلم اور بخاری سے ثابت کرچکی **قولہ** جسکا بیان خدا نی ان لفظون سی فرمایا **اقول**
ہرگز خدا نے ان لفظون مین نام ابوبکر کا نہین لیا بلکہ علیہ فرمایا ہی کہ جسکو آپ برخلاف
کل مفسرین معتبرین اہلسنت کی مخصوص بابوبکر کرتی ہین **قولہ** اول یہ کہ علیہ کی ضمیر راجع طرف
پیغمبر خداؐ کی ہی **اقول** لاریب فیہ ورنہ وہ کلام جو اعلی مرتبہ فصاحت اور بلاغت مین ہی بی جوڑ
اور بے ربط اور بسبب تخلل ضمائر کی خلط و خبط ہوا جاتا ہی کما عرفت و ستعرف **قولہ** حزن و
خوف تو ابوبکر کو تہا **اقول** حزن و خوف تہا یا نہتا اسکا حال علام الغیوب جانی مگر لاریب
کہ باوجود دیکہنے آیات خداوندی کی از راہ بیدینی اور بی ایمانی کی مظہر خوف و حزن
باضطراب و بیقراری و گریہ و زاری ہوئی جو مقتضے بافشار راز خدا و رسول تہلیا تک کہ جناب
رسول خداؐ کو نوبت منع کرنے کی آئی **قولہ** تو آیت کی یہ معنی ہونگی کہ جب ابوبکر کو خوف و
اضطراب ہوا **اقول** محض دروغ بیفروغ اور افترا علی اللہ سے ہرگز کسی لفظ آیت کی یہ
معنے نہین ہین کہ جب ابوبکر کو خوف اور اضطراب ہوا افسوس ہی کہ آپ حضرت عثمان

محرق القرآن کی وقت مین سنتے نہین تو وہ جلاتی جاتی آپ بڑہاتی جاتی سب معنے الفاظ قرآنی کے
کہ ہم بیان کرچکی کہ جناب باری فرماتا ہی کہ ہمنے پیغمبر کی نصرت کی جسوقت کہ کافرونی اونکو نکالا
جسوقت مین کہ وہ غار مین ستہے جسوقت مین کہ اپنی ساتہی کو نہی حزن سی کرتی ستہے پس
ہمنے اپنی سکینہ کو اونپر نازل کیا اور اونکی تائید کیا لشکر کی پس جسکا ایک ذرہ بہی عقل ہوگی وہ
اس طرز بیان کو دیکہکر کہیگا کہ انزال سکینہ کو علاقہ انہین اوقات سی تہا نہ یہ کہ جب ابوبکر
کو خوف اور اضطراب ہوا اس مقام پر تین اذ تو خدا نی اپنی پیغمبر کی حال مین بیان فرمائی
ہیچ جو تہا اذ کہان ہی کہ جسکا ترجمہ یہ کیا جاوی کہ جب ابوبکر کو خوف اور اضطراب ہوا اگر اسے
طرح آپ اپنی دل سی عبارتین بناتی ہین تو ہر شخص کو اختیار ہی کہ جو جی چاہے اپنی مطلب
کی موافق بنالی **قولہ** بی جوڑ اور بے ربط **اقول** ہمنے جوڑ اور ربط بخوبی ملا دیا کہ جس
سے ابوبکر کی طرف ضمیر پہیرنا محض بی جوڑ اور بے ربط ہوگیا **قولہ** کون شخص ہے
جو یہ سنی گا **اقول** پہلی اس بات کو اپنی قاضی اور جلالین سی پوچہو جو ارجاع ضمیر طرف
رسول خدا صلعم کرتے ہین پہر جب پوچہا تو ہم کہدینگی کہ کوئی عاقل شبہ ہنسنے کا بلکہ وہ دیوانی اور
مجنون ہنسینگی جنکو سیاق اور سباق آیت سی خبر نہین اسلئی ان لا تنصروہ سی لیکر تا العلیا ہے
جناب رسول خدا کی حال کا بیان ہوتا ہی اور سب ضمیرین اونہین حضرت صلعم کی طرف پہرتی
ہین اور لاحق مین آیہ یحزنہ وسے ہے جناب رسول خدا ہی کا حال ہی یہ بیچ مین ابوبکر کہان سے
کود پڑی کہ جنکا حال بلا سبب بیان ہونی لگا اسکو بی جوڑ اور بی ربط کہنا چاہئے نہ یہ کہ بیان حال
رسول خدا صلعم سے بے جوڑ اور بی ربط کہا جاوی **قولہ** کہ خوف اور اضطراب تو ابوبکر کو ہوا **اقول**
یہی خوف اور اضطراب ابوبکر کا جو باوجود وعدہ خدا اور رسول صلعم اور دیکہنی آیات خداوندی
کی دلیل ہے اس سے اور بہی یقین ہوتا ہی کہ ناقص دلیل تہی اور اس بات کی کہ ابوبکر سکینہ خداوندی سے

محض بی بہرہ ستہا اگر سکینہ اوسپر نازل ہوا ہوتا تو مثل جناب رسول خدا کی انکو بہی کبہی خوف اور
اضطراب لاحق سے نہوتا توضیح مقال اور تفصیل اجمال یہ ہی کہ مقتضی لطف خداوندی یہی ہی
کہ محتاج الیہ ہر مقام کا قبل از لحوق اوس قباحت و شناعت کی جسکو مقام مقتضی ہو عنایت
کیا جاوی اسلئے کہ غرض اس لطف و عنایت سی بچانا ہی فعل قبیح سی پس بعد ابتلا بفعل
قبیح لطف و عنایت مین کیا لطف ہی جس طرح جناب باری فرماتا ہی کہ لولا ان ثبتناک
لقد کدت ترکن الیہم شیئا قلیلا یعنی ای پیغمبر اگر ہم تیری دل کو ثبات نہ دیتی
اور تجکو موفق ثبات قدمی پر نکرتی تو قریب ہوتا کہ تو میلان کری طرف کفار کی تہوڑا سا پس
جناب باری نی ثبات کو اپنی پیغمبر کی قبل از رکون الی الکفار عنایت فرمایا نہ یہ کہ جب رکون الی
الکفار ہو لیا تب ثابت قدمی عنایت ہوئی پس ما نحن فیہ مین اگر سکینہ ابوبکر پر نازل ہوا ہوتا
تو چاہیے تہا کہ قبل از لحوق اضطراب اور خوف نازل ہوا ہوتا تاکہ وہ خوف اور اضطراب جو
بعد وعدہ خدا و رسول اور دیکہنے آیات خدا کی محض بیجا اور قبیح تہا لاحق نہونی پاتا جس طرح
نسبت جناب رسول خدا کے نازل ہوا اور بعد اسکی کہ چند افعال قبیحہ ابوبکر سی صادر ہو چکی مثل
خوف اور اضطراب بیجا اور رونا اور پیٹنا اور موجبات افشاء راز خدا و رسول عمل مین آ
اگر سکینہ ابوبکر پر نازل ہوا تو کیا لطف اسمین ہوا یہ عینہ مثل اسکی ہی کہ بنابر تصریح امام رازی
حشویہ حضرات اہلسنت در بارۂ حضرت یوسف علی نبینا و آلہ و علیہ السلام کی تفسیر ہم بہا مین
قایل اسکی ہین کہ اوس پیغمبر برگزیدۂ خدا نے العیاذ باللہ قصد زناکاری با زلیخا کیا بلکہ نامحرم پر
دست درازی کی اور نوبت بکشادن بند زیر جامہ پہنچی اور مقام مجامعت مین بیٹہی تب حضرت نی بطور تنبیہ
کے انگشت بدندان پایا ایک دست قدرت کو پس پردہ نمودار دیکہا کہ انگشت قبیح پر انگشت
ہیکل مکتوب فی الانبیاء اوسوقت اوس حرکت ناشایستہ سی باز آئی بالآخر جناب باری

اس مقام پر ایک شرطیہ فرماتا ہی کہ ہمّ بہا لولا ان رای برہان ربّہ یعنی
حضرت یوسفؑ قصد زلیخا کرتی اگر برہان رب نہ دیکھی ہوتی لیکن اونہون نی قصد زلیخا نہین
کیا کہ پیشتر سے برہان رب کو دیکھا تہا نہ بعد صدور چند معصیتون کی اونہون نی برہان رب
کو دیکھا پس اسی طرح اگر سکینہ ابوبکر پر نازل ہوا ہوتا تو چاہیئے تہا کہ قبل اسکی نازل ہوتا کہ خوف
واضطراب بیجا لاحق ہوا ور جزع وفزع اور افشاء راز خدا بہ بیدینی و بی یقینی لازم آوے
الغرض اس بیان سے بخوبی واضح ہوگیا کہ لحوق خوف واضطراب بیجا اول دلیل ہے
اوپر عدم نزول سکینہ کی ابوبکر پر اور جب ابوبکر پر نزول سکینہ باطل ہوگیا تو ضرور ہی کہ مخصوص
بہ سکینہ رسول خداؐ ہون اسلئے کہ سوای ان دو نو احتمالون کی کوئی احتمال ثالث کا اس
مقام پر ہونا بالاجماع باطل ہی فثبت المطلوب والحمد للہ **قولہ** پیغمبر خداؐ اونکی تشفی کرین اور
خدا کی تسلے پیغمبر صاحبؐ پر نازل ہوا **اقول** اری اگر پیغمبر خداؐ پر تسلے نہ نازل ہوئی ہوتی
تو بقول تمہاری اونکی تشفی کیونکر کرتی بلکہ مثل اونکے خود ہی العیاذ باللہ رونی لگتی **قولہ** اگر
حضرات امامیہ یہ فرماوین کہ پیغمبر خداؐ کو بہی خوف تہا **اقول** سابق مین گذرا کہ امامیہ خوف انبیاءؑ
کی منکر نہین ہین لیکن اوس خوف کو بدلیل عصمت خوف مستحسن اور بجا بلکہ عین طاعت اور
عبادت خدا جانتی ہین نہ اوس خوف کو مثل خوف ابوبکر بعد وعدۂ خدا و رسولؐ اور بعد دیکہنے آیات
خدا کی قبیح اور زشت اور ناشی از بیدینی اور بی یقینی سمجہتے ہین پس جو شخص کہ ایسا بیدین اور
بی ایمان ہی وہ قابلیت نزول سکینۂ خدا کیونکر رکہیگا **قولہ** تو پہر اوسی خوف کو کس مونہہ سے
حضرتؐ کی طرف منسوب کرتی ہین **اقول** معاذ اللہ کہ ہم اوسی خوف بیدینی اور بی ایمانی
کو جو ابوبکر کو لاحق ہوتا تہا اور حضرات ثلثہ کی لئی موجب فرار عن الزحف ہوتا تہا کسی سبب
کی طرف انبیاء کرامؑ سے منسوب کرین بلکہ سابق مین گزرا کہ ہر خوف قبیح نہین ہے بلکہ بعض

خوف مین طاعت اور عبادت خدا مین اور خوف انبیا بدلیل عصمت اسی قبیل سے ہی پس
نہایت غباوت اور جہالت یا تجاہل واسطے اضلال کی ہی کہ خوف مستحسن اور مستہجن مین کوئی فرق
نکری **قولہ** تو عبارت آیہ کی قابل اصلاح معلوم ہوتی ہی **اقول** حضرت عثمان بہی ان ہذان
لساحران کو قابل اصلاح جانتی تہے جیسا کہ کتب معتبرہ قوم مین مذکور ہی لیکن اونہون نے
غلطی لفظی سمجہ کر چہوڑ دیا لیکن تعجب ہی کہ مفسرین اہلسنت کو کیا ہو گیا کہ باوجود مقدم کرنیکی رسولخدا
کو مرجع ضمیر مین پہر اس غلطی معنوی کی طرف اشارہ تک بہی نکیا پس پہلی اپنے مفسرین سے
عبارت کی اصلاح فرمائیی تب کلام خدا کی اصلاح کیطرف رجوع فرمائیی گا ؎ تو کار زمین
را نکو ساختی ٭ کہ بر آسمان نیز پرداختی ٭ اور ہمنی جواب اجمالی و تفصیلے مین معنی آیہ بخوبی واضح
کر دئی اور اوس سی ثابت ہو گیا کہ اگر ضمیر طرف ابو بکر کی پہیری جائی تو واسطے وضع تخلل ضمائر
کی اور بی جوڑ اور بی ربط ہونی کلام کی آیہ قابل اصلاح ہو جائیگا اور تخلل مخاطب خالی از جہل
اور بناء فاسد علی الفاسد ہی **قولہ** پس حضرت کی اس کہنی سی خدا نی اپنی تسلی ابو بکر پر نازل
کی **اقول** ہرگز مفاد کلام خدا نہین ہی بلکہ مفاد کلام خدا یہ ہی کہ ہمنے اپنی پیغمبر کی نصرت کی
جبکہ اونکو کافرون نے نکالا اور وہ حضرت اس اس حال مین تہے پس ہمنی سکینہ اونپر نازل
کیا اور تائید اونکی بلا ئکہ کی سے آے یا مدد سوچو تو کہ معنی آیت کی یون بنتے ہین جو ہمنی کہا یا اوس طرح
پر جو تم کہتے ہو اور خلاف سیاق و سباق بی جوڑ باتین بناتی ہو **قولہ** دوسرا اعتراض **اقول** ابو بکر
کی طرف ضمیر علیہ پہیر نے پر یہ تقریر اعتراض نہین ہی بلکہ اعتراض اوسپر تخلل ضمائر وغیرہ سے
اور یہ تقریر اثبات کفر و نفاق ابو بکر سے بعد اثبات اس امر کی کہ ضمیر علیہ طرف رسول خدا کے
پہرتی ہی جیسا کہ مفسرین اہلسنت اسی احتمال کو مقدم کرتی ہین اور شیعہ اسی احتمال کو مثل
زجاج وغیرہ قدمای مفسرین اہلسنت کی معین کرستے ہین شوق تقریر دلپذیر باین اسلوب بی تعلیمیہ

اور جس جس مقام پر جناب رسول خدا کی ساتھ مومنین تھی وہان نزول سکینہ مخصوص برسول مقبول ص
نہین ہوا بلکہ مومنین بھی شریک کرلیے گئے جیسا کہ مکرر جناب ابی نے فرمایا فانزل اللہ
سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین نہ یہ کہ فقط علی رسولہ لیکر خاموش ہو جاتا
برخلاف اس مقام کی کہ یہان فقط رسول خدا پر نازل کرکے خاموش ہو رہا اور ابوبکر کو تو شریک
نکیا ورنہ فرماتا علیہ وعلی صاحبہ یا فرماتا علیہما اور جب یہ نکیا تو سمجھا گیا کہ رفیق بن توفیق مومن نتھا
ورنہ ضرور سکینہ مین شریک رسول خدا کیا جاتا جیسا کہ اور مومنین جس جس مقام پر ہمراہ تھی شریک
کیے گئے پس بی ایمانی ابوبکر کا ثبوت کامل ہو گیا والحمد للہ یہی محصل تقریر شیعہ آب اہل
انصاف مخاطب اور اوسکی پیر غوث دہلوی علیہ ما علیہ کی تقریر دیکھین اور اس سی مطابق
کرین کہ سمجھے کیسے تقریرین توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ مین بناتے ہین اور کیا بی تامل
سر کی گاتی ہین قولہ اہلسنت کہ خدا نی بغیر شرکت رسول ص کی کسی پر تسلی نازل نہین کی اقول
جھوٹے کی منہ مین گہ کبھی کسی شیعہ نی یہ نہین کہا کہ بغیر شرکت رسول ص کسی پر تسلی نہین
نازل کی بلکہ شیعون نی یون کہا کہ جب ساتھ رسول ص خدا کی مومنین ہوتی تو بغیر شرکت
مومنین کی فقط رسول ص پر تسلی نہین نازل ہوئی جیسا کہ دلالت کرتی ہی اوپر اسکی یہ عبارت
کہ گذشت ہیچ جا نیست کہ کسی از اہل ایمان با حضرت پیغمبر بودہ اند نزول سکینہ نمودہ الا اینکہ نزول
آن نازل جمیع ایشان داشتہ انتہی قولہ جھوٹی سوتی نکالکر اقول جھوٹی کا منہ دنیا
اور آخرت مین کالا انشاء اللہ تعالی جھوٹا وہ ہے جو سچون پر جھوٹ جھوٹ افترا کرتا ہے
قولہ کوئی آنکھ کھولکر نہین دیکھتا اقول جنکو خدا نے آنکھین دی ہین وہ بیشک جھوٹی سچے
سوتی پہچان لیتی ہین اور جنکے آنکھون مین نزول آب عصبیت سے موتیا بند ہی وہ مثل تہدار
ہزار آنکھون کو پھاڑ پھاڑ کی دیکھین مگر تمیز نہوگا اور ساتھ سچی موتیونکی جھوٹی موتی ملا کردہ تو کو ابر

سمجھیں گی **قولہ** خلاصہ اس ساری تقریر کا یہ ہی **اقول** حضرت سلامت یہ عبارت عرب بے
نہین ہی کہ جسمین آپ کچھ کا کچھ بنا کی عوام کو فریب دین یہ صاف صاف فارسی دری ہی اس مین
کاٹھون کی سارے بہی کوئی پہلو نہین نکل سکتا ہی کہ جسمین آپ کچھ کا کچھ بنا دین **قولہ** کہ خدا نی
تسلے جہان مومنین پر نازل کی ہی **اقول** ہرگز کسے لفظ کا یہ مودی نہین ہی کہ جہان تسلی
مومنین پر نازل کی ہی تو وہان اول رسولؐ پر نازل کی ہی بلکہ مودائی عبارت منقولہ یہی کہ
جہان تسلے رسولؐ پر نازل کی اور مومنین بہی وہان ساتھ تھی تو فقط رسولؐ پر نازل سکے
بلکہ مومنین کو بہی شریک کر لیا اہل انصاف دیکھین کہ ان دونو مضمونون مین کس قدر فرق ہی
قولہ کسی جگہ فقط مومنین پر تسلی نہین نازل کی **اقول** لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہرگز اس عبارت
کی کسے لفظ کو دلالت اسپر نہین ہی کہ فقط مومنین پر تسلے نہین نازل ہوئی اور نہ آج تک
کسی شیعہ نی یہ دعوی کیا بلکہ دعوی یہ ہی کہ فقط رسول خدا پر باوجود ہمراہ ہونی مومنین کے
تسلے نہین نازل ہوئی بلکہ ایسے وقت مین جب نازل ہوئی تو دونو پر نازل ہوئی اور اسکو
ہرگز دلالت اسپر نہین ہی کہ فقط مومنین پر تسلے کبہی نازل نہین ہوئی فما لھؤلاء القوم
لا یکادون یفقھون **قولہ** تو کیونکر ممکن ہی کہ غار مین پیغمبر صاحب کو چھوڑ کر **اقول**
یہ ہرگز بیان شیعہ نہین بلکہ بیان اونکا یون ہی کہ کیونکر ممکن ہے کہ غار مین باوجود موجود ہونی
ابوبکر کی ابوبکر کو چھوڑ کر فقط رسولؐ پر تسلے نازل ہو گا ابوبکر کو چھوڑ کر کی پیغمبرؐ کو چھوڑ کر ان دونون
مین تمکو کچھ فرق نہین سوجھا افسوس تمہین کی الٹی کوئی سر سمجھ تمہاری پاس نہین ہی **قولہ** اسی
آیہ سی ابوبکر کا عدم ایمان ثابت ہوا الی قولہ نازل کرتا **اقول** یہ بیشک تقریر شیعہ ہی لیکن اسکو
تمہاری تقریر سابق سی کچھ واسطہ نہین ہی بلکہ یہ متفرع ہماری تقریر کا ہی کما لا یخفی علی من لہ ادنی
مسکہ **قولہ** کہ تسلے فقط مومنین پر خدا نازل نہین کرتا محض غلط **اقول** سچ ہی یہ محض غلط

ہی لیکن اسکو دعوائی مخاصمہ علیہ الرحمہ اور اونکی مشایخ کا شہزا ملیہ ہی محض غلط ہی پس یہ بعض
غلطیان تمہاری ہین کہ دعوی سب غلط کرتی ہو اور دوسرون کی طرف منسوب بھی بغلط
کرتے ہو **قولہ** کسی آیت سی صراحۃً کیا کنایۃً **اقول** اسی طرح سی کسی عبارت شیعہ سے
صراحۃً کیا کنایۃً سے یہ بات نہین پائی جاتی کہ تسلّی سوای پیغمبر کی دوسری پر تنہا نازل
نہین ہوئی بلکہ شیعہ یہ کہتی ہین کہ باوجود مومنین کی تنہا پیغمبر پر تسلی نہین نازل ہوئی اور
اگر ہوئی تو بتادو **قولہ** مومنین پر شمول نبی **اقول** یہ نہین بلکہ نبی پر شمول مومنین جب
مومنین ہمراہ ہوئے تب یہ نہین ہوا **قولہ** ذکر نزول سکینہ کا فقط مومنین پر **اقول** یہ تمہارا
دعوی تراشیدہ ہی از پیش خود اسکو تم اپنی سے غلطی کہو بیچاری شیعونکی طرف کیون
نسبت دیتی ہو **قولہ** قرآن مجید مین مذکور ہی **اقول** بی شبہ قرآن مجید مین مذکور سے
لیکن نہ مذکور ہونا تمہین نی کہا ہی شیعون نی نہین کہا ہی تم اپنی غلطی اپنی سر پر مارو۔
قولہ مگر حضرات امامیہ سی سلفاً عن خلفٍ کوئی حافظ قرآن تو ہوا ہی نہین **اقول** تمہارے
سلف و خلف کی مذہبی حافظ ہونیکا ثمرہ یہی ہوا کہ شیعونپر افترے کرنا شروع کیا بڑی بی انصافی
ہی بلکہ انتہا کی بیخبر ستے او رسی باکی ہی کہ عبارت وہ نقل کرتی ہین کہ جسکا مطلب صاف صاف
یہ ہی کہ فقط رسول خدا پر سکینہ نازل ہونا اور ابو بکر پر نہ نازل ہونا جیسا کہ رای قدما اور احتمال
اول متاخرین اہلسنت ہی دلیل بی ایمانی ابوبکر ہی اسلئے کہ جب اہل ایمان سی کوئے ساتھ
ہوا تو کیسے خدانی اہل ایمان کو چھوڑکر فقط رسول پر سکینہ نہین نازل کیا مخاطب بی انصاف
زبردستی فرماتی ہین کہ اس عبارت کا یہ مطلب ہی کہ کبھی سکینہ فقط مومنین پر رسول خدا کو
چھوڑکر نہین نازل ہوا او پھر اس دعوی کا ذب پر تشدد بر دروغ و کذب یہ ہی کہ خلف و سلف
شیعہ سی تو کبھی کوئی حافظ قرآن ہوا ہی نہین ہم جواب مین اسکی بمقتضائی ع

دروغی را بجز باشد دروسفے بجز اسکی کیا کہین کہ آپ یہ فرماتی ہین اُنکی سلف مثل شیعوں خ ثلثہ
ای حافظ قرآن تہی خصوصاً مثل حضرت عمر کی جنکی صاحبزادی علی ما نقل تفسیر درمنثور مین منقول ہی کہ
حضرت عمر نی بارہ برس مین ایک سورۂ بقر سیکہا اور اوسکی شکریہ مین بمناسبت تعدد قامت موزون
ایک اونٹ قربانی کیا اور اس بات کو کسی شاعر نی اونہین کی زبان حال یا مقال سی سلک
نظم مین کہینچا ہی کہ فرماتی تہی — دو شش سال مین عمر خود سوختم + کہ یک سورۂ بقر آموختم
اور بقول تمہاری شیعوں کی سلف مثل جناب امیر علیہ السلام کہ جنکی شان مین ملائی جامی
شواہد النبوۃ مین لکہتے ہین کہ روایات صحیحہ سی ثابت ہوا ہی کہ جناب ولایت مآب اس عرصہ
مین کہ ایک قدم کی بعد دوسرا قدم رکاب مین رکہتے تہی ختم قرآن فرماتی تہی اور اسیطرح دیگر ائمہ
صلوات اللہ علیہم جنکی گہر مین قرآن نازل ہوا اور جنکی شان مین خود جناب رسول خدا نے فرمایا
کہ یہ لوگ ہرگز قرآن سے جدا نہونگی حتی یردا علی الحوض یہ لوگ ہرگز قرآن سی واقف ہی تہے
اس سے بہی تو مخاطب نی شاید عمر بہر مین کوئی بات نکہی ہوگی بڑا تعجب ہی کہ جنکی سلف ایسی
بلید ہون کہ بارہ برس مین ایک سورۂ بقر سیکہین وہ حافظ ہو سکین اور حافظان طریقہ مصحف
ناطق حافظ نہو سکین ایک حکایت لطیفہ ظریفہ یہ ہی کہ جس زمانہ مین شہر غازی پور مین بمورد
غلط العام فصیح تہا یہ رہ نورد وادی نادانی و بادیہ گمنامی بہی حسب اتفاق وارد اوس شہر کا
ہوا تو زبانی بعض احباب اولی الالباب کی سننے کہ ایک جلسہ پیر صاحب مین کہ مریدان خاص
اور معتقدان با اختصاص سی معمور تہا اور دو سہ پانچ اہل تشیع سبب تفنن و تفریح تماشائیان
حسن مفاکہات و غرائب مکالمات اوس جلسہ مین موجود تہے اتفاقاً ذکر حفظ قرآن درمیان مین آیا
تا اینکہ بتقاضائے الکلام یجر الی الکلام نوبت بذکر مذہب شیعہ پہنچی کہ اس مذہب والون کو تو
طرف حفظ نمانہ قرآنی کی نہین ہی بعض حضرات اہلسنت از راہ مہربانی و بکمال فضولی بر سر توجہ آمدہ

تو جمائی اور یون فرمانے لگے کیونکہ شیعونکی نزدیک ترتیب قرآنی ترتیب تنزیل یزدانی
نہین ہے بلکہ ترتیب عثمانی ہی اسلئے وہ از بر کرنے کی طرف چندان متوجہ نہین ہوتے
بلکہ اعتقاد اسکا رکہتی ہین کہ پہر ایک عہد مین مامور بحفظہ ترتیب تنزیل یزدانی ہونگی اور علاوہ اسکی
کہتے ہین کہ جب ثواب ناظرہ پڑہنی کا زیادہ تر ہی تو الفاظ از بر کرنی سی کچہ ایسا فائدہ نہین ہی
دوسری[٢] صاحب از راہ کمال لطف و عنایت یون گوہر فشان ہوئے کہ ہان یہ بہی ہے
اور علاوہ اسکی انکو چندان احتیاج بہی از بر کرنے کی نہین ہی اسلئے کہ یہ لوگ نماز تراویح نہین
پڑہتے اور پڑہاتی کہ حاجت اسکی ہو ورنہ خواہی نخواہی یاد کرتے تیسری[٣] صاحب کہ نہایت
سیاہ چشم و بیباک اور بیچاری شیعون پر کلاب معاویہ سی بہی زیادہ تر غضبناک تہے
تعصب مذہبی نی اونکی سینہ پر کینہ مین جوش مارا اور یہ میٹہی باتین اونپر نہایت تلخ گذرین
لاجرم بیتاب ہو کر اپنی سیہ بختی اور سیہ کاری اور سیہ قلبی سے مثل مار سیاہ پیچ و تاب کہا کر یون زہر
اوگلنی لگی کہ یہ سب غلط ہی اور اصل یہ ہی کہ شیعونکی قلب سیاہ ہوتی ہین اونکو کلام اللہ یاد ہی
نہین ہو سکتا ہی وہ کیا یاد کرینگے یہ بات شیعونپر بہت گران گزری بلکہ خود پیر صاحب کو بہی
ناگوار گزری اسلئے کہ جو دام مکر و فریب پیری اور مریدی کا واسطے پہنسانی عوام و خواص کی بچہایا
تہا اوسکی خلاف تہا بدین لحاظ متوجہ استمالت ہو کر فرمانی لگے کہ یہ کیا گفتگو ہی بلکہ شاید یہ مضمون
بے ادا فرمایا کہ ایسا نہین ہی اسلئے کہ کل قرآن اور جزو قرآن قرآنیت مین مساوی ہی پس سورہای
قصار و طوال کو واسطے فرائض اور نوافل لیلیہ اور نہاریہ کی کیونکر از بر کر سکتے لیکن ایک مرد متقدس
مشہدی کہ وہ بہی حاضرین جلسہ سی تہا اوسکو تاب ضبط نرہی اور پیر صاحب کی طرف متوجہ ہو کر کہنی
لگا کہ مولانا صاحب آیا حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان ہم حافظ جملہ قرآن بودہ اند مولانا صاحب
سنے بعد غور و فکر کی آہستہ سے فرمایا کہ نہین اور ہان کیونکر فرماتے کہ وہ مشہدی فوراً گلا دبا اور لب

سند ہوتا تو سند کہان سی لاتی لاجرم ہوا اپن مین بٹا لگتا اور وہ اون احادیث صحاح کو سند لاتا کہ جنکا
مضمون یہ ہی کہان حضرات نی وقت ارادۂ جمع قرآن صحابۂ دیگر سی اعانت چاہی اور مشکوٰۃ
شریف مین موجود ہی کہ خلیفۂ اول نی بمشورۂ خلیفۂ ثانی کی زید بن ثابت پر تاکید جمع کرنی
قرآن کی کی چنانچہ زید جابجا سے آیات کو تلاش کر کی جمع کیا اور آخر سورۂ توبہ کو سوائے
ابو خزیمۂ انصاری کی کسیکے پاس نہ پایا اور اسیطرح آیہ سورۂ احزاب کا خزیمہ بن ثابت انصاری
کی پاس ملا کما رواہ البخاری پس اگر حضرات ثلثہ حافظ کل قرآن ہوتی تو تخصیص سلنے آیات کے
پیش فلان و بہان محض لغو اور بیمعنی ہوتی الحاصل جب پیر صاحب نی اقرار بعدم حافظیت
حضرات ثلثہ کیا تب وہ مشہدی بی تقیہ کہنے لگا کہ پس ثابت شد کہ قلب حضرت ابوبکر ہم
سیاہ بودہ است و قلب حضرت عمر ہم سیاہ بودہ است و قلب عثمان ہم سیاہ بودہ است کہ این
ہمہ را حفظ جملہ کلام اللہ میسر نشد یہ کلام بہت ناگوار خاطر حضرات اہلسنت ہوا اور دس بارہ لوگ
اونکہ کہڑی ہوئی اور جلسہ درہم و برہم ہوگیا شیعہ ہنستی ہوئی اور مشہدی کو ضحک انڈ نسک
کہتے ہوئی بتقضائی رجعوا الی اہلہم مسرورین اسپنے گہرون کو خوش و خرم پہری اور جس کسیمنے
یہ حکایت سنی حق مین اوس مقدس مشہدی کی مضمون شعر حافظ کو ادا کیا ع زچشم بد
رخ خوب ترا خدا حافظ ٭ کہ کردہ جلبہ نکوئی بجائی ما حافظ ٭ یہ کلام متعلق بہ بلعف تہا لیکن بہ نسبت
خلف کی پس بقایات خدا ہمیشہ کاملین ہر فن کی شیعون مین ہوستے ہین اور اب
بہی زمانہ کاملین سے بفضل اللہ خالی نہین ہے چنانچہ چند اسماء حافظین مفصلۂ ذیل جو کہ بلاد
دامروہہ مین موجود ہین محمد اسمٰعیل صاحب شبیر حسین صاحب غلام موسیٰ رضا صاحب محمد
اسرائیل صاحب مولوی مسعود عالم صاحب غلام احمد صاحب رحیم الدین حسین صاحب سید حسین
صاحب محلہ شاہ گنج آگرہ جناب حافظ سید جعفر علی صاحب چارحہ مین آمد حافظ سید انور علی صاحب

لکھنؤ مین اور سید افغان مرزا محمد تقی صاحب فیض آباد مین اور حافظ سید مہدی حسین صاحب
حسین گنج مین اور حافظ محمد سبحان صاحب ٹانڈہ مین اور حافظ مرزا عید بیگ صاحب سہارنپور
مین اور حافظ ولی محمد صاحب نانوتی مین اور حافظ عابد علی صاحب میرٹھ مین اور حافظ محمد حسین
صاحب بنگلور مین اور حافظ خیرات علی صاحب مفتی گنج مین اور حافظ فیض اللہ صاحب قصبہ
سیمن مین اور حافظ محمد جان صاحب فیض آباد مین اور امثال انکی اور بھی بکثرت ہین کثرہم اللہ تعالی
حضرت مخاطب ان لوگون سے ملاقات کرین اور اونسے پہلی فشانی شیعہ گری سنین اور پہر کلام اللہ
کی سماعت کرین اور بعد اسکی فرمائین کہ شیعون مین کوئی حافظ ہوتا ہی نہین ہے تاکہ مثل
دروغ گوئیم بر روئی تو صادق آجاوی آرے فرق درمیان مذہبین اس قدر ہی کہ شیعونکی
حفاظ بحمد اللہ جملہ با بصیرت ہین اور انہین مثل سنیون کے اندہی حافظ نہین ہوتی کہ تراویحون
مین سنیونکی وضو ٹہنڈہی کرتے ہین اور زبان حال انکی گویا تکلم باین مقال ہوتی ہی ع
از امتلائی معدہ مرا ریح میکشد ۔ افغان اگر کشت تراویح میکشد ۔ الغرض شیعونکی
پروردہ کلام اللہ کو تراویحون مین بیچتے نہین پہرتی اسلئے کہ تراویح کو بشہادت خود حضرت
عمر کہ البدعۃ نعم البدعۃ فرماتی تہی بدعت سمجہتی ہین اور حدیث جناب رسولخدا کو کہ کل بدعۃ ضلالۃ
وکل ضلالۃ سبیلہا الی النار از بر رکہتے ہین **قولہ** یہ نفرماتی کہ خدائی تعالی ہرگز ہیچ جا سے
کہ یکی از اہل ایمان با حضرت رسول ص بودہ انزال سکینہ نہ نمودہ **اقول** اس مقام مین مستثنی
منہ کا ذکر کرنا اور مستثنی کو چہوڑ دینا نہایت حق پوشی اور بی انصافی ہی حالانکہ بعد اسکی مذکور
ہی الا آنکہ نزول آن از شامل جمیع ایشان در شناس ہستناسی صاف یہ بات ثابت ہے
کہ سکینہ رسول ص ضروری ہی کہ شامل جمیع مومنین ہو جس وقت مین کہ مومنین ہمراہ ہون پس نہ ہونا اسکا یہ ہو الا
رسول پر تنہا سکینہ باوجود مومنین کو نازل نہین ہوتا اور اسی سے ثبوت عدم ایمان ابوبکر ہوتا ہی باین تقریر

کہ اگر مومن ہوتا تو ضرور تہا کہ انزل اللہ سکینتہ علیہ وعلی صاحبہ ہوتا یا انزل اللہ سکینتہ علیہما ہوتا
نہ یہ کہ سکینہ مومنین ضرور ہی کہ شامل رسولؐ بہی ہو کہ جسکا مودی یہ ہی کہ فقط مومنین پر تنہا سکینہ
نہین نازل ہوتا اسلئے کہ فقط مومنین پر سکینہ نہ نازل ہونے سے اور عدم ایمان ابوبکر سے کیا
واسطہ ہی جو کوئی شیعہ اسکا مدعی واسطے اثبات عدم ایمان ابوبکر کی ہوتا اور کسی شیعہ
کو کیا غرض اس سے ہی ستے کہ فقط مومنین پر سکینہ نازل ہونیکا انکار کرتا لیکن مخاطب بحذف
متعلقات قاضی علیہ الرحمہ چاہتا ہی کہ شیعونکو مدعی اوس امر کا ٹہراوی کہ جسکو اثبات عدم
ایمان ابوبکر سے کچہ واسطہ ہو مگر اس فریب دہی سے بجز خیانت اور عدم دیانت حضرت مخاطب کے
کچہ حاصل نہین ہی جسکو کچہ بہی عقل ہوگی وہ سمجہے گا کہ کہان یہ بات کہ باوجود مومنین فقط رسولؐ پر
سکینہ نہین نازل ہوا اور کہان یہ بات کہ کہین فقط مومنین پر سکینہ نہین نازل ہوا آخر شیعہ مدعی
سخن اول ہین نہ مدعی سخن ثانی لیکن نافہمی و کج فہمی مرض لاعلاج ہی قولہ اور آجتک کسی نے
بہی سورۃ الفتح کو نکالکر نہین دیکہا اقول شیعون نے تو سر بسر سورۃ دیکہی اور سنیون
کو نکال نکال کر ہمیشہ دکہلایا مگر کیا کیجئے کہ آجتک اندہی حافظو نکو کچہ نسوجہا فقط مومنین پر سکینہ
نازل ہونا تو ہی کہ شیعہ جسکی منکر نہین مگر فقط رسولؐ پر باوجود موجود ہونی مومنین کے کہین
نہین ہی کہ جس سے ایمان ابوبکر ثابت ہو سکی ورنہ کئی سو برس سے یہ دعوی شیعون کا
باقی نہ رہجاتا قولہ جنکی زبان پر ایک ایک لفظ اقول آری زبان پر فقط لفظین ہین لیکن مثل
تبی جی بہوکی میان مٹہو کیطرح یاد کر لیا ہے اور جب معانی نہین سمجہتے تو اوسپر عمل کیا کرینگی
پس البتہ مصداق کمثل الحمار یحمل اسفارا کی ہین فقط تراویح پڑہانی کے لئی سب حافظ لفظی بنی
ہین بحمد اللہ کوئی آجتک حافظ معنوی نظر نہ آیا سب حافظون کو انما مصداق ام علی قلوب
اقفالہا کا پایا و لقد حق القول فانہا لا تعمی الابصار و لاکن

تعمے القلوب التے فی الصدور قولہ ہم انکو معذور سمجھتے ہین اقول ہم آپکے دل کی آنکھوں نے معذور سمجھتی ہین لیکن پیش خدا اس افترآت پر جو شیعون پر آپ کرتی ہین ہرگز معذور نہین سمجھتے عنقریب مرتی دم آنکھین کہلین گی تو اسکا تماشا دیکہی گا قولہ تخلل فی الضمائر لازم آتا ہے اقول آپ یہ نہین سمجھتے کہ تخلل او تشتت فی الضمائر مین کیا خلل لازم آتا ہے جناب والا یہ بڑا نقص ہے کہ جس سی کلام اللہ جو اعلای مرتبہ فصاحت و بلاغت مین منتہا عجاز کو پہونچا ہے غیر فصیح ہوا جاتا ہی اسلئے کہ تشتت ضمائر قبل الذکر خلاف قیاس لغوی ہے اور باتفاق علما ای فصاحت مخل فصاحت ہی اور مشتمل ہونا کلام اللہ کا ایک کلمہ غیر فصیح پر بہی جائز نہین ہی لانہ مما یقود الی نسبتہ الجہل او العجز الیہ تعالی کما صرح بہ تفتازانی قولہ اول تو ضمیر کا عود چاہیے کہ اقرب مذکورات کی طرف ہوا اقول یہ سچ ہی مگر اوسی وقت جب اقرب کی طرف ضمیر پہیرنے سی کوئی مانع نہو اور یہان مانع قوی موجود ہی یعنی لزوم تخلل و تشتت فی الضمائر کیونکہ کل ضمائر بالاتفاق جناب رسول خدا کی واسطے ہین پس اگر بیچ مین ایک ضمیر طرف ابوبکر کی پہرے گئے تو کلام خدا بالکلیہ درجہ فصاحت سی گر جائیگا پس جب اقرب کیواسطے ایک مانع موجود ہی تو متعین ہو گیا غیر اقرب علاوہ اسکی بنا بر اس قاعدہ کی ضرور ہوگا کہ ضمیر ایدہ جو بعد اسکی ہی وہ بہی طرف صاحب کی راجع کیجیئے حالانکہ کوئی مفسر اس قول بیہودہ کا قایل نہین ہے اور نہ کسی مسلمان کا یہ عقیدہ ہی کہ تائید بملائکہ حضرت عتیق کی واسطے ہوئی گر جب آپ نزول سکینہ کو اور بعد اوسکی تائید بجنود کو جناب ختمی مآب سی چہین کر حضرت عتیق کو عنایت فرمائین گی تو دیکہئے کہ نبوت کو بہی اور حضرت کی واسطے رکہتی ہین یا اوسکو بہی چہین لیتی ہین قولہ دوسری تخلل ضمیر جب ہوگا یہ عطف ہو فانزل اللہ پر اقول یہ اور طرہ ہی کہ کمال فہم و فراست اور نحویت پر آپکی دلالت کرتا ہے

علت تحمل تشتت ضمائر تشتت ہو تا جو ضمائر کا ہی ایک کلام متسق النظام مین بلا عطف
اور معطوف کو اس سے کیا علاقہ خدا کی لئی ذرا تو عقل کو راہ دیجئی کچھ تو سمجہئی ہم کہان تک
مثل اخفش آپکو مسائل نحویہ سمجہائین اگر آپ عمر تک سنہا ئین کسی سے علمای نحو اور فصاحت
سی یاکبہی ۔۔ یہ نہین کہا کہ عطف سی تشتت ضمائر جا تا رہتا ہی اگر آپ اپنی دعوی مین سچے ہین
تو کسی عالم کی قول سی سند لائیے اور قواعد نحویہ اپنی دل سی گڑھکر نہ بنائیی علاوہ اسکی علمای
تفسیر نی ایدہ کی عطف مین اس راہ سی گفتگو کی ہے کہ جنہون نی کہا ہی کہ تائید بملائکہ غار مین
بہی ہوے اس طرح پر کہ ملائکہ واسطے حفظ و حراست جناب رسول خدا کی نازل ہوئی کہ وجوہ
کفار کو جانب غار سی پہیرتی ستے اور اونکی آنکھون پر پردہ ڈالتی تہی کہ وہ لوگ جناب رسول خدا
کو نہین دیکہہ سکتی ستے اور جناب رسول خدا کی حق مین دعا کرتی تہی اور اونکو تقویت دیتی
تے جیساکہ قول زجاج اور ابن عباس کا ہی اور آپکی تقاضے بضیانی یہی احتمال افضل اور
اقدم کیا ہی پس بنابر اسکی متعین ہوتا عطف جملہ ایدہ کا اوپر فانزل کی کہ وہ عطف ہی اوپر
اخرجہ کی پس تائید تحت اذ داخل ہو جاسے گا اور حاصل یہ ہوگا کہ جسوقت مین انزال سکینہ ہوا
تہا اوسیوقت مین تائیہ بملائکہ بہی ہوئی ستے و ہذا ہو اقرب عا بعض التاویل اور جنہون نے
کہا ہی کہ تائیہ بملائکہ بدر مین ہوئی جیساکہ قول مجاہد اور کلبی کا ہی اونکی بنا بر حاجت بارتکاب
تاویل بعطف بعیدہ ہوتی لیکن یہ عطف بعید محض بی قرینہ ہے اور خصوصیت تائید بملائکہ بدر مین
مفہوم آیہ سی خارج ہی اور جب کسی لفظ آیہ کو اوپر اس عطف بعیدہ کی کسی طرح کی دلالت نہین
ہے تو بفرض قول مخاطب ارفع محتمل ہو تشتت ضمائر کیا چیز ہوگی اور جیساکہ ثمنی جواب
اول مین کہا کہ ضمیر کا عود چاہے کہ طرف اقرب مذکورات کی ہو اگر اسی طرح کوئی شخص کہی کہ عطف کو بھی چاہیئے
کہ اوپر اقرب مذکورات کی ہو تو اسکا کیا جواب دوگی فما ہو جوابکم فہو جوابنا بجملہ مدار تشتت ضمائر

اور تشتت مرجع کی ہے اور عطف قریبہ و بعیدہ موجب اتحاد مرجع ضمائر نہیں ہے پھر کیونکر رفع
تشتت ہوا اور لاکن الفرق بین تشتت تخلل شیئ ملفوف ترہی کہ جیسا کہ سابق مین آپ نے
بیان کا نہ حکم کیا کہ رجوع ضمیر علیہ طرف رسول خدا کی جائز نہیں ہی حالانکہ بارہ سو برس ہوئے
کہ ابتک کسی مفسر نے یہ دعوی نہیں کیا اقتصار و غایت امر جس متعصبین کا یہ ہے کہ انھوں نے
کہا ہی کہ ابوبکر کی طرف بھی پھیرنا ضمیر کا جائز ہی نہ اس سے کہ تشتت و تخلل ضمائر لازم
آویگا لیکن کسی نے یہ نہیں کہا ہی کہ رسول خدا کیطرف ضمیر پھیرنی سے اصلاح آیت مین کرنا
ضرور پڑیگا بجز آپکی اوسی طرح یہان بھی آپ متعین کرتی ہین عطف اور نصرہ کی اور بلا حجت و
دلیل عطف اور اخرج وا نزل کی جائز نہین رکھتی بزعم باطل اس بات کی کہ انہین کچھ جواب
جہلا کی نزدیک جو سمجھنے عطف بھی نہین سمجھتے اشکال تخلل و تشتت ضمائر سی ہو جاوے
گا سو بحمد اللہ وہ سب بے کسیطرح سی رفع نہوا اور ایک نیا دعوی خلاف جملہ مفسرین کی جو واقع مین
سے بے محض باطل اور غلط ہی آپکی ذمہ لازم پڑا او نعم ما قیل سے ذہب الحمار لیطلب لنفسہ
قرنا فعاد و مالہ اذنان **قولہ** تیسرے تخلل فی الضمائر قرآن مجید مین اکثر جگہ ہی **اقول** لا نسلم
یہ آپکا پندار باطل ہے کلام اللہ مین کسے جگہ کوئی امر خلاف فصاحت و بلاغت نہین ہی
ورنہ بتصریح علامہ تفتازانی نسبت جہل و عجز طرف خداوند قادر علام کی لازم آوے گی
تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا **قولہ** جیسا کہ ان الانسان لربہ لکنود **اقول** دعویہاے بسیار
کی بعد یہ ایک آیت آپ نی نکالی کہ جسمین اپنی بزعم باطل مین تخلل سے اضمار سمجھے
سو اسکا تشش تفسیر بیضاوی ہی دیکھنے ہوتی کہ ایسے پوچ اور لغویات ہوسی نہ نکالتی جناب والا
یہان مرجع کل ضمائر کا ایک ہی ہی وہ بھی نہین کہ جس سی تشتت کا احتمال ہو فضلا عن التخلل
قال البیضاوی وانہ علی ذلک ای الانسان علی کنودہ لشہید آب یہ ارشاد فرماتی

کہ اگر کوئی جاہل شل آپکے کہی کہ بیان تخلل تشتت فی الضمائر سے ہے تو ہم اوسکا کہنا مانین
یا حضرت قاضے بیضاکا تحت ثلثہ مین کیا کیا تحریفین کلام خدامین کرتے ہین اور کیا کیا
موشگافیان کہاتی ہین سے فی بیر الاحد سرنی وماسشعرا **قولہ** بیہودگی اور سفاہت کاحال
سب پر کہل گیا **اقول** جب ہمنے معنے آیہ بموجب تفاسیر معتبرہ اہلسنت اور اقوال مفسرین
صحابہ وغیرہ مثل قاضے بیضاوی وابن عباس وزجاج کی لکہدیا تواب جو نسبت سفاہت
اور بیہودگی کی آپ دینگے وہ سب رجوع انہین آپکے بزرگونکی طرف ہوگی اور حقیقت یہ
ہی کہ آپکی موچی صاحب اور بساطی صاحب کی بیہودگی اور سفاہت و ضلالت اور حماقت سبکی
کہلی ہوئی ہے اور حاجت بیان نہین کہ عیان راچہ بیان سے عزیزمن جواب ست
این نہ جنگ ست کلوخ انداز را پاداش سنگ است **قولہ** جیسا کہ صاحب مجمع البیان طبرسی
نی **اقول** جناب مولانا ای طبرسے رحمہ اللہ نی اس مقام پہ بمقتضای الکنایۃ ابلغ من التصریح
بعبارت بلیغہ کفر صریح حضرت عتیق کا ثابت کیا ہی کہ مومنین سوقنین اوسکو سمجہتے ہین اور مکذبین
منافقین سے انکہونپر خدانی پردی ڈالے ہین تاکہ شیعیان علی ابن ابیطالب علیہ السلام
شرور نفوس شریرہ سی محفوظ رہین اور جب آپ کو انہ علی ذلک لشہید کا ترجمہ لفظی بہی
نہین معلوم ہوا تو آپ ان کتابون کی باریکیان کیا سمجہئے گا اگر استنے ہی لیاقت آپ
مین ہوتی تو آپ یہ رنگا ای بوقلمون سے کیون بدلتی اور شیعہ سی ستی اور سنی سے نیچر
کیون بنتے اور آپکی اوستادگردن طرور سے خرونیکا فتوای حلت کیون دیتے بالجملہ
مقدمات دلیل کو بوجہ اتم ثابت کردیا اور نتیجہ سی خاموش رہنا ایک لطف عظیم رکہتا ہی کہ
آپکو اسکی مذاق سے بہرہ نہین اپکی سے لئے اسیقدر سمجہنا کافی ہے کہ ہمین شک نہین کہ مولانا
طبرسے علیہ الرحمہ شیعہ تہی پہر وہ عقائد شیعہ سی کیسے نکر خالی ہوسکتے ہین **قولہ** جواعراض

شیعونکی ہین وہ بالکل پوچ اور بیہودہ ہین اقول آپ خود پوچ اور بیہودہ ہین جو دوسرونکو
پوچ اور بیہودہ کہکر کل اہلسنت کو زبان سے شیعہ سے پوچ اور بیہودہ کہلاتی ہین اس بیہودگی سے
آپکو کیا حاصل ہی اعجب ہمنی آپکی تقریر سے ہمنی آپکا پوچ اور بیہودہ ہونا حضرات
اہلسنت کی کتابون سی بخوبی ثابت کردیا اور نقل عبارات واضح کردیا کہ جو کچھ آپ نی کہا وہ سب
خلاف جملہ مفسرین اہلسنت ہی تو اب یقین ہی کہ اہلسنت بھی آپسے راضی نہونگے اور
الذین درماندہ وازان درماندہ ہوجائیگا لا الی ہولاء ولا الی ہولاء قولہ اگر ان آیتون مین
ابوبکر صدیق کی ذکر کرنے سی اونکی رفاقت اور نصرت کا بیان منظور نہوتا اقول وجہ ذکر
ابوبکر اس آیت مین ہم سابق مین بیان کرچکے کہ جس سے ثابت ہوا کہ اس آیت مین جناب باری
عز اسمہ اپنے نصرت کو بیان کرتا ہی کہ ایسی وقت مین ہمنے اپنی پیغمبر کی نصرت کی کہ پیغمبر
ہمارا دشمنان ظاہری اور باطنی مین گرفتار تہا غرض اوقات نصرت کا بیان کرتا ہی
کہ کس کس وقت مین نصرت کی اور کس کس طرح پر نصرت کی یہ تو نہین کہا کہ ابوبکر صدیق نی
کیا کیا نصرت کی اور کس کس وقت مین اور کس کس طرح پر نصرت کی قول خدا مین نصرہ
وانزل وایدہ کی نسبت جناب باری نی اپنے طرف دی ہی یا ابوبکر کی طرف اور اگر جیسا
آپ کہتی ہین کہ اس آیت مین محض فضیلت ابوبکر اور اونکی نصرت اور حمایت کا بیان ہی
تو چاہیے تہا کہ بجای نصرہ اللہ کے نصرہ ابوبکر اور ایدہ وجاہ ہوتا برای خدا ذرا انصاف فرمائیے
کہ جناب باری کو اگر فضیلت ابوبکر سے بیان کرنی منظور تہی تو نصرت اور تائید کی نسبت
اپنے طرف کیون دی صاف صاف کہدیا ہوتا کہ ان لا تنصروہ فقد نصرہ ابوبکر وایدہ ابوبکر
عجیب حال ہی کہ حقوق رفاقت ونصرت وتائید ابوبکر کو خدا افضال علی نے ایسی الفاظ سے
بیان فرمایا کہ فضیلت ایک طرف لاکہون آدمی اوس عبارت سی بیخبر نقیلون کی اور

کچھ نہین سمجھتے معلوم نہین کہ کس شرذمہ قلیلہ کا رعب العیاذ باللہ حضرت جل شانہ پر
چھایا کہ صاف صاف بتنصیص عبارت اون فضیلتون کو نہ بیان کرسکا مگر یہ کہا جاوے
کہ شیعون سے ڈر کر بمقتضاے مذہب شیعہ کاربند تقیہ ہوا لیکن ڈرنا سواد اعظم سے
مناسب تہا نہ شیعون سے کہ مصداق ان ہؤلاء لشرذمہ قلیلون ہین بہرکیف
یہ کلام ہمارا مطابق کلام مخاطب بافہم و فراست ہے جو سابق مین گذرا سخن اصلے اس
مقام پر اسیقدر ہے کہ ہمکو نہایت تعجب اور حیرت سے ہے اونکی فہم و فراست اور
عقل و کیاست پر کہ با وجود تحاشی از تقلید و تعصب اور ادعاے لسانی انصاف
پہر اسقدر نہین سمجھتے کہ اس آیت مین خداوند تعالیٰ تو اپنی نصرت کا حال بیان فرماتا ہے
اور امثال مخاطب زبردستی غل مچاتے ہین کہ نہین ابوبکر کی نصرت کا بیان ہے نعوذ باللہ
من شرور النفوس وسیئات الاعمال تمت دفع التحریفات عن الآیات التی سمّاھا
بالبینات ویتلوہ دفع التلبیسات عن المرویات بالاحاد و قد زعمہا من المتواترات
کما ستعلم بنآءہ بعد حین ان شاء اللہ الموفق والمعین والحمد للہ رب العالمین

صحتنامہ رمی الجمرات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۷	مخاطب	مخاطب	۱۲	۱۶	جوآب	حواب	۴۱	۱۰	توبه	تویه
۴	۱۶	البارغ	البلاغ	۱۴	۲	لبسلام	السلام	۴۶	۳	استطان لکھا ہے مداخلت	شیطان کو کہان مداخلت ہے
۵	۱۴	مزہ الجنان	مرة الجنان	۴	۱۷	أباء	أبآءنا				
۸	۱۸	تفتل	تصلی	۱۷	۱۹	العیاذا	العیاذ	۴۳	۱۵	بن	بہن
۹	۹	له	كه	۲۹	۱	متوہم	متشم	۴۹	۴	فراری	فرادی
۴	۴۳	اعوانّہ	اعوانہ	۳۱	۱۱	رؤس	روآس	۵۰	۷	التواراة	توراة
۱۲	۱۰	ضعت	صعنت	۳۹	۱۷	لہسنت	اہلسنت	"	۹	نفس ہدکا	نفس محمد بیگ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۹	۷	مہاجرین	المہاجرین	۷۹	۱۸	کذب محض اور	کذب محض	۹۷	۲	نسے	سے
۶۰	۶	بہمہ بدظنی	کچھ بدظنی			افترے	افتراے	۹۸	۱	رابعًا	سابعًا
〃	۷	سیر	بسیر	〃	۱۹	بالعاق	باتفاق	۹۹	۸	لیشاثرون	لیتناثرون
۶۳	۸	لصو	لهو	۸۲	۲	شگر	منکر	〃	۶	بذالنغی	بہذا اللغۃ
〃	۱۳	رقیوم	مقیوم	،	۲	،	ُ	〃	۱۱	اوراور	اور
۷۴	۸	یعلم	واللہ یعلم	۸۴	۶	خبکہ	خبکو	۱۰۰	۱	ل	بل
〃	۹	یکاذبون	لکاذبون	۸۶	۱۰	بعبر	معبّر	۱۰۱	۱۲	فقلک	فتلک
〃	۱۳	لاتصلح	لن یصلح	〃	۱۳	لکثر	اکثر	۱۰۸	۲	ریا	ربا
〃	۱۵	نمگسا	غمگسار	۸۸	۱	آسباب	اسباب	〃	۹	چشم ابرد	چشم وابرو
۷۵	۱۰	نعیۃ	نعمۃ	۸۹	۱۹	وتلیل	وقلیل ما هم	۱۱۵	۱۸	بینے	اپنے
〃	۱۳	خبیرا	بصیرًا	۹۰	۱۵	حسکا	جسکا	۱۱۶	۱۶	الممسک	المتمسک
〃	۱۴	بصیرًا	خبیرًا	۹۱	۶	اعتقاو	اعتقاد	۱۱۸	۴	سند	سنذ
〃	۱۵	لابعنا	الانصار	〃	۱۴	اوراسلام	ایمان اور اسلام	۱۲۳	۱۳	کوحہ	کوچہ
〃	۱۹	عوللہ	جواللہ	۹۲	۱۸	ولمایدخلے	ولما یدخل	۱۲۴	۱	اپنو	آپ تو
۷۸	۱	ہم	ہو			الایمان	الایمان	۱۲۶	۱	عنقیہ بعینۃ	عنقہ معدات
〃	۸	علی اللہ	علی اللہ	۹۳	۲	دفع	وقع			ات سیتہ	میتہ
،	۱۰	کذما	کذبا	〃	۴	باحل	باطل	۱۲۸	۹	پہروے	پیروے
〃	۱۲	اواقتد	اواشد	۹۴	۱	الاحبان	الاحیان	۱۳۳	۱۴	کقطع اللیر	کقطع اللیل
〃	۱۷	معاربہا	مغاربہا	〃	۱۷	نبذ	منذ	۱۳۷	۴	گراب سے	مگر آپ سے
۷۹	۱۳	الباسعۃ	البالغۃ	۹۵	۱۱	خو	خواہ	۱۳۸	۱۹		فقد جاءکم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٤٣	٥	بھم الکفار	بھم الکفار	١٨٦	٢	جاہونکو	جاہونکو	٢١٥	١	بی نوئی	بی ایمانوئی
”	١٩	ہن.	ہین	١٨٧	٣	اخیر بر خوفا	اخیر بر خوف	٢١٨	١٢	کسی	کسی ہے
١٤٨	٩	اسمرولھم	اسمرد لھم			دیا ہے	فرادیا ہے	٢٢٠	١٩	ین شریک	مین شریک
١٤٩	١٢	ثلاثیہ	ثلاثہ	١٩٠	٢	معصومیہ ہے	معصومیہ ہے	٢٢١	١١	حاجل	عاجل
١٥٠	١٧	بہی بہی	بہی	”	١٤	بالی	بابی	”	٦	سلع	یطمع
١٥١	٢	تیرونار	تیرہ و تار	١٩٢	”	کہنے کا	رکہنے کا	٢٢٢	١	سقیقت	حقیقت
١٥٢	١٩		منہم مغفرة	١٩٣	١٧	اہ نیک	راہ نیک	”	٦	نیتہ	نبیتہ
			واجرا عظیما	١٩٤	٢	اعدا سیہ	اعدامنہ	”	٧	یعلے	یعطی
١٥٩	١٢	مولنای	مولوی			واقرباویہ	واقرباویہ	”	٥	قاریں	ناریں
١٦٠	١	ابتداد	استبداد	٢٠٠	١٧	لاایل الو	لاایل الو				
١٦٣	١٢	تحقیقین	محققین			الفضل	الفضل	٢٢٣	١٨	من وہم	من واہم
١٦٤	١٨	احسانھم	اجسامھم	٢٠١	١٠	نثال	شامل	٢٢٥	٤	وقنین	موقنین
١٦٥	١٩	ومن اظلم	ومن اظلم	٢٠٢	٥	من الکہین	من الکفارین	٢٢٦	١	علی اللہ	علی اللہ
		من افتری	من افتری	”	١٩	فغضب اللہ	وغضب اللہ	٢٢٧	٨	او	اور
			علی اللہ	٢٠٦	٧	فطاب	خطاب	٢٢٨	١٠	سی	سے
١٦٦	١٩	رح صحابہ	رح صحابہ	٢٠٩	٦	توصیح	توضیح	٢٢٩	٢	نثانہ	شانہ
١٦٨	١٣	لی الکفار	علی الکفار	”	٩	تجری تحتہا	تجری من تحتہا	”	٤	قاب	قال
١٦٩	٦	کو لوگ	کون لوگ			الاانہار	الانہار	٢٣٠	١٦	ومن جل اللہ	ومن اھل اللہ
”	٥	رانہ	دانہ	٢١٣	٥	ہزانی الہنا	ہو فی المہاجر	”	١٧	لاتعلمہم	ولاتعلمہم
١٨٢	١٥	دروانہ مغیر	دروازہ کو مغیر	٢١٥	١	لایت	آیت	”	١٩	کلتی ہی	نکلتی ہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳۲	۳	دانابھو	داتابھو	۲۴۹	۱۵	دحقیقت	درحقیقت	۲۶۵	۱۳	حمدوجین	ممدوحین
۲۳۵	″	وستاںیشان	وحق ایشان	″	۱۶	سکو	جبکو	″	۱۷	ترسے	جبترسے
″	۱۵	کسی	کہئے	″	۱۸	بائی	جائی	۲۶۹	۲	ست شکنی	بیعت شکنی
″	۱۸	خدبتیہ	حُدیبیہ	۲۵۰	۱۲	مرور	ضرور	″	۱۸	بلامرج	بلامرجح
۲۳۹	۱۱	مانگی	جائیگی	۲۵۲	۳	بعض الرضا	بعض الرضا	″	۱۹	ازحلہ	ازجملہ
″	۱۲	بہی	سبہی	۲۵۴	۴	دیرار	برابر	۲۶۲	۱	تورسہ	توریۃ
″	۱۹	کہ اہی	کہاہی	″	۵	بن نمازب	بن عازب	″	۶	اوکو	اونکو
۲۴۰	۸	تتیدابرون	تتدابرون	″	۱۲	بن نمازب	بن عازب	″	۱۲	رضون الٰہی	رضوان الٰہی
۲۴۳	۵	ہینا	مین	۲۵۶	۴	متمام	مقام	۲۶۳	۵	جاورفت	چاورفت
۲۴۴	۱۵	معادم	معلوم	″	۹	سنسوخ	منسوخ	۲۶۴	۷	روابنون	روایتون
۲۴۵	۹	عمبارت	عبارت	″	۱۰	ملائیکے	جلائیکے	″	۱۴	نجگو	جگہ
۲۴۷	۱۹	نابت قدم	ثابت قدم رہے	″	۱۶	نہ بہ گناہ کے	نہ گناہ کے	″	۱۹	کبا	کبار
		بلکہ	بلکہ	″	۱۸	سوطوق	جوطوق	۲۶۵	۷	ای بار	ای یارو
۲۴۸	۱۳	ندا	خدا	″	″	یاوسود	باوجود	″	۱۰	شعہ	مشبہ
″	″	اسے	اچہے	۲۵۸	۱۲	کناء	کفار	″	۱۳	بجز	بعجز
″	۳	در	اور	۲۵۹	۱۰	اہل تواریخ کے	اہل تواریخ نے	۲۶۶	۲	غوف	عوف
″	۱۱	ار	آخر	″	۱۶	بعلمہ	بغلتہ	″	۱۳	بہ	یہ
″	۱۴	حسہ	حسنہ	۲۶۰	″	مالاتفاق	بالاتفاق	۲۶۸	۷	فی السیارۃ	فی العبارۃ
″	″	دبی	دیدی	۲۶۳	۲	بزملا	برملا			المنقولۃ	المنقولۃ
″	۱۵	فدا	خدا	″	۱۲	بڑے محدث	بڑی محدث	″	۱۰	سرور	ضرور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۷۹	۲	کراس	کہ اس	۲۹۳	۱۶	دجبتی	پوچھتے	۳۰۷	۵	لصدیق	تصدیق
″	۵	لوراس	اوراس	″	۱۹	مخاطب کہ تم	مخاطب سے پوچھی	۳۰۹	۱	لعل اسد	لعل اللہ
″	۱۵	من حیث الدلالة	من حیث الدلالة				کہ تم	۳۱۰	۴	تفتیہ	تنبیہ
″	۱۹	یہ قلمت	نہ قطعیت	۲۹۴	۱۲	خطاب	خطاب	″	۵	غبارت	عبارت
۲۸۱	۶	فرضی ہیں	فرضی ہیں	۲۹۵	۱۹	عذاب عظیم	عذاب عظیم کے	″	۶	غفرت لکم	غفرت لکم
″	۱۸	تلذذ	تلذذ	۲۹۶	۱۷	٥لیل	دلیل	″	۷	توجیہ	توجیہ
۲۸۲	۴	تقدتین	متقدمین	۲۹۷	۲	فاستشنا	فاستشناد	۳۱۱	۱	دعوی کلی	تو دعوے کلی
″	۵	ملمات	حملیات	۲۹۹	۱۳	واقط	وافظ	″	۲	اسکے	اسلیئے
″	۷	لوٹو تو	اور دو تو	″	″	کرنی ہے	کرتی ہے	۳۱۹	۶	ایک نام دو ہوا	ایک نام دو ہوا
۲۸۴	۱۹	ودکیونکر	وہ کیونکر	۳۰۰	۱۵	اسکے وہی ہیں	اسکے ہوئی ہیں	۳۱۷	۳	نقص فرماتے ہیں	نقل فرماتے ہیں
۲۸۵	۷	سبرکی خدا	صبر کی خدا	۳۰۱	۴	صاسب	صاحب	۳۱۸	۱	نصیرًا	بصیرًا
۲۸۶	۳	نفاق من	نفاق میں ہیں ان	″	۱۲	موجوہ ہی	موجود ہے	″	۳	بڑ رکھر	بڑ ہکر
″	۱۹	سطے ہیں	بہت صحیح ورنہ درست	۳۰۳	۱	سن	حسن	۳۲۲	۵	بچھر	کچھ
۲۸۷	۵	کرنی گو	کرنے لگو	″	۱۸	اونکی آشنا	اونکی ماں کی آشنا	″	۷	او	اور
۲۸۹	۱	توساہی	توسواے			یا نکی آشنا ہیں	ہیں	″	۱۱	العصار	القصار
″	۱۵	برمی آمدہ	برمی آمد ند	″	۱۹	اولین	دلمین	″	۱۵	کہ آیت	کہ یہ آیت
۲۹۲	۱۴	بان یارد	ہاں یارو	۳۰۴	۱۲	لکہ	بلکہ	۳۲۳	۱۷	ملبا	سبا
۲۹۳	۳	اودعلاوہ	اور علاوہ	۳۰۶	۱۰	یاایتہا الذ	یاایہا الذین	۳۲۴	۱۳	بادبار	باربار
″	″	تصدق	تصدیق	″	۱۱	بالموة	بالمودة	۳۲۵	۲	کچہ و عمل	کچھ عمل
″	۱۳	کمر دینا	حکم دینا	۳۰۷	۱	الظامون	الظالمون	۳۲۶	۶	اسے بزرگ سے	ایسے بزرگ سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳۰	۱۰	سے	سایہ	۳۳۶	۱۸	اول کاخوبہ	اولکا غزبہ	۳۶۵	۱۲	توہاسکے مین	تو اسکے صلہ مین
″	۱۱	جواب ندیا	جواب ندیا	″	″	کسیکلیے	کسیکیلیے	۳۶۸	۲	ماخیر	بالخیر
″	۱۷	سرسے	ہندسے	″	۱۹	اوروہ سوہ	اوروہ سردہ	″	۱۱	دوسرےملامت	دوسرے کو ملامت
۳۳۱	۸	ناعتبرفوا	فاعتبرفوا	″	″	جمع کردکے	جمع کردکے	۳۷۰	۱۰	خلافت	خلاف
″	۹	در	اور	۳۳۷	۲	حاجت	حاجت	۳۷۳	۱۵	اگرنادربیہ قضا	اگرنادربیہ قضا
″	۱۰	لدیھم	لدیھم	″	۴	غدرزبیری	عذرجبری	۳۷۴	۹	کی کیطرف	کیطرف
″	۱۴	سب ہی	سب سے	″	۱۸	سکی	اسکی	۳۷۵	۵	اورا	اور
″	″	سامنا	سامنا	۳۳۹	۱	ہم سروشیم	ہم سبوشیم	۳۸۲	۶	حسرالدنیا	خسرالدنیا
۳۳۲	۱	دیکھتے ہین	دیکھتے ہین	″	۹	فرمالی ہی	فرمانے سے	۳۸۸	۵	باوجودشمنی	باوجود دشمنی
″	۹	سب صحابہ	سب اصحاب	۳۴۱	۱	حفاظت	حفاظت	۳۸۹	۱۵	فلسد	فاسد
″	۱۶	اعداھم	اعدائھم	″	۵	غضباک	غضبناک	۳۹۱	۱۷	مص	محض
″	۱۸	شہدان	یشہدان	″	۶	اجہا	اچھا	۳۹۳	۷	خودخانہ	خودازخانہ
″	″	فی الکفر	فی الکفر	″	۷	عضب	غضب	۳۹۷	″	سرفاقت	برفاقت
۳۳۳	۹	سواے	سواسے	۳۴۷	۱۶	طاعضہ	فاعضہ	″	۱۹	کیسطرسے	کیسطرحسے
″	۸	قبلش	قبلش	۳۵۱	۲	مالانکہ	حالانکہ	″	۱۸	خلاصۃ المنہج	خلاصۃ المنہج
″	۱۳	منبرباری	منبرخیاری	۳۵۸	۳	اخداوند	خداوند	۴۰۰	۱۰	کدلیل	کہ دلیل
۳۳۴	۷	فی البوة	فی النبوة	۳۶۱	۵	علیہ علیہ	علیہ	″	۱۸	سلاوا	سلاؤتا
″	۱۸	ذوالقربی	ذوی القربیٰ	۳۶۲	۱۰	عقائشیعہ	عقائدشیعہ	۴۰۴	۱	رسولخدانے	رسولخداکنے
۳۳۵	۱۹	یہ عذرکہ جسیر	یہ عذرکہ جس پر	۳۶۳	۷	اورس	اوس	″	۱۶	او	اور
۳۳۶	۱۶	پہلے	پہلے	″	۸	باتہ لیا	ساتہ لیا	۴۰۷	۱	بدوابت	روایت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٤١٠	٣	یہادشاہ	بہادرشاہ	٤٣٣	٣	باوجہ	باوجود	٤٥٥	٣	مصدیق	مصدقہ
"	٦	یو	جو	"	٥	صبیاکتب	صبیانکتب	"	٥	نہود	نمود
٤١٣	١٢	ملذوبہ	مکذوبہ	"	١٦	ہل الدار	اہل الدار	٤٥٤	١٥	نوداگراز	توزاندراز
٤١٤	١	روایت لی ایک	روایت کی ہے	"	١٨	ال دار	اہل دار	"	١٦	حلوج	جوارح
"	"	فکلمارا ہے	فکلمار ہے	٤٢٥	١٢	ساحب	صاحب	"	١٧	گرفتار	گرفتار
٤١٦	٣	بزبر	بزجبیر	"	١٥	بیان ہی ہو	بیان کئے ہی ہو	"	١٨	دنیا ماجل	دنیا ہے عاجل
"	١٣	جبنی	جبنتی	"	١٩	ولتا	دلما	"	١٩	بزلی	بز:لی
"	١٥	سن	مین	٤٣٦	"	ملاقہ	علاقہ	٤٥٨	٦	لیے	[illegible]
"	١٩	برہرت	بربحرت	٤٣٧	١٣	جلبی	جائے	٤٥٩	٨	ہوکما	ہوا کیا
٤١٨	١١	لی ابن ابیطالب	علی ابن ابیطالب	"	١٩	الد	خالد	"	١٧	٥	[illegible]
٤١٩	١	سدیق	صدیق	٤٣٨	١٣	تعمی البلوب	تعمی القلوب	٤٦٢	٥	خوف بھی بچا	[illegible]
"	٥	نیت کا سال	نیت کا حال	٤٤٠	١١	احتجا ما	احتجاجا	"	١١	بجان جال	بجان جال
"	١٨	متوجہ نارشد	متوجہ عارشد	٤٤٢	٣	امیرگسی	امیرسے	٤٦٦	٥	باجود	باوجود
٤٢١	"	ممال	محال	"	٦	متردث	مترادف	"	١٤	والاقام	والاقسام
"	١٩	ساحب	صاحب	"	١٦	ہمرگاہ	ہرگاہ	"	١٩	یاوات علام	ذوات الاعلام
٤٢٢	١٢	نابکار سے	انکار سے	٤٤٤	٨	نوب	خوب	٤٦٧	٢	اگرپہ	اگرچہ
"	١٨	قدم وکما	قدم رکھا	٤٤٨	٧	علیہ سمت سے	علیہ صحت سے	"	٩	اوپر	اور
٤٢٣	١٢	عبارت	عبارت	"	١٠	نادر	نجادر	"	١٠	لادر	اور
٤٢٩	١٧	کر	کہ	٤٥٠	١٩	آب فیتاب	آب تاب	"	"	اوپر	اور
٤٣٠	٧	کی کو لئے	کے لیے	٤٥٤	٣	مخاجب	مخاطب	٤٧٤	١٩	رلومن	مرادہین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۶۸	۱۹	گنا	گناہ	۴۹۹	۱۱	قتل قتال	قتل و قتال	۵۲۵	۸	ہوزنیاے	بیدیتی سے
۴۶۹	۸	کوگ	لوگ	۵۰۰	〃	مثل	مثل	۵۲۶	۵	مسطیعون	یستطیعون
۴۷۱	۶	زائد	تزائد	۵۰۴	۴	اہتمانات	اہتمامات	۵۳۲	۱۷	نقط	نقط ۔
۴۷۲	۹	شود د	شدومد	〃	۱۰	قلنۃ	فتنۃ	〃	۱۸	ہوپا شمول	سپاپا شمول
۴۷۳	۶	اس تقریرکہ	اس تقریرکو	〃	۱۷	آزار	راز	۵۳۳	۲	فرمائی	فرماتے
۴۷۴	۱۶	حق بار	حق مین باؤ	〃	〃	اثیلہم	اثنین	〃	۱۹	بجر	بیخبر
۴۷۸	۵	زموم	مذموم	۵۰۵ ۵۰۶	۷ ۵	ولاتستوے	ولایستوے	۵۳۴	۵	سکینتۃ	سکینتہ
〃	۱۶	وجوہ	وجود	۵۱۰	۷	لعبادۃ الفکر	لعبادۃ الکفر	۵۳۶	۱۶	بمعنے	معنی
۴۸۰	۱	کرنیلگے	کرینگے	〃	۸	اوہن	اوہن	۵۴۰ ۵۴۲	۳	پیرے شب	پیر سے رب
۴۸۱	۱۹	اور ایمانی	اور بے ایمانی	۵۱۱	۱۴	زار	راز	۵۴۳	۱۹	شوق	سوق
۴۸۴	〃	قول	اقول	۵۱۳	۱۰	کانہ	بکانہ	۵۴۵	۱۳	جہوڑ	جہوٹ
۴۸۵	〃	خوان	حزن	〃	۱۵	شکرلیون	شکرکیون	۵۵۲	۲	آپکے	آپکو
۴۸۸	〃	سیب	سبب	۵۱۴	۵	اطہادانز	اظہاداہر	۵۵۳	۱	منتشق انیظام	متسق النظام
۴۹۰	۶	عمے	علیؑ	۵۱۷	۱۴	سودنی	رونے	〃	۷	واسے	واسطے
〃	۱۲	انبار	انبیا	〃	۱۹	رلزخد	رازخدا	〃	۱۴	کلے	کلبی
۴۹۱	۸	سوث	موت	〃	〃	ربابیہ	رہا یہ	〃	۱۷	رافع	دافع
۴۹۲	۶	بہسبب	بسبب	۵۱۸	۱۰	خدعی	خداعی	۵۵۴	۱	بہرکیونکیر رفع	بہرکیونکر رفع
۴۹۳	۵	۲ تحزنوا	لا تحزنوا	〃	۱۲	ر ن و ر	رعافث	〃	۱۹	لولک	ذلک
۴۹۵	۱۳	لاتخلف	لاتخف								
〃	۱۲	خاف	اخاف	۵۲۰	۱۴	اونہوان کفارکو	اونہون نے کفارکو				
۴۹۸	۱۴	مگر	مکرر	۵۲۴	۹	صلیقہ	صیغہ				

غلطنامہ ہذا مطبوعہ مطبع اثناعشری
سید حامد علی بتاریخ نوزدہم [۱۹] ماہ
جمادی الاول سنہ ۱۳۰۹ ہجری سے